UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232255
UNIVERSAL
LIBRARY

بسم الله الرحمن الرحیم نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

جون خالق بهار و خزان مالک فصل انشاء ثمرهای شیرین و میوهای رنگین از درخت زبان

پندنامه فیه تبیخ و شباب کارنامه اخلاق و آداب سپید فیه نصائح

گلستان

فی نصائح و حکایات در تصحیف نظیف بجوان جهان و میوه دلان باغ و بستان

باهتمام خادم درس بوستان کنگان اضعف الضعفاء ابوالبیان ابوالحسنات قطب الدین احمد

غفرالله الصمد بسوم ماه شعبان ۱۳۱۵ھ مطابق ماه دسمبر ۱۸۹۷ عیسوی

مطبع فاروقی واقع دهلی مطبوعه

اشتہارات

گلستان جلی قلم سعدی رحمہ اللہ

یہ کتاب اخلاق مین اپنی آپ نظیر ہے قیمت فی جلد ۸ر محصولڈاک ۱ر

بوستان جلی قلم سعدی رحمہ اللہ

یہ کتاب سعدی علیہ الرحمہ کی تالیفات سے علم اخلاق مین بے نظیر ہے قیمت فی جلد ۸ر محصولڈاک ۱۰ر

گلستان مترجم مع حواشی اُردو

لکھنؤ کے محاورہ کے موافق ترجمہ کیا گیا ہے حاشیہ پر اُردو زبان مین مسلسل ترجمہ مع خلاصہ مطالب کے لکھا ہے قیمت فی جلد ۶۰ر محصولڈاک ۱ر

مجموعۂ پنج رسالہ

یہ مجموعہ زبان فارسی مین صد پند رسالہ عبداللہ انصاری تحفۃ الملوک منہاج العابدین۔ سخاوت نامہ کے ساتھ شامل ہے لڑکون کی تعلیم اخلاق کے واسطے نہایت مفید ہے قیمت فی جلد ۲ر محصولڈاک ۰ر

مثنوی حضرت شمس تبریز و مثنوی شیخ فریدالدین عطار

یہ دونون مثنویان تصوف مین بڑے مذاق اور قدر کے لائق ہین قیمت فی جلد ۸ر محصولڈاک ۰ر

ارشاد مرشد

تصوف مین یہ کتاب لائق پسند ہے قیمت فی جلد ۸ر محصولڈاک ۰ر

پند نامہ حضرت فریدالدین عطار رح

یہ مشہور کتاب اخلاق مین ہے قیمت فی جلد ۲ر محصولڈاک ۰ر

یوسف زلیخا

یہ مثنوی حضرت عبدالرحمن جامی کی یادگار سے ہے قیمت فی جلد ۸ر محصولڈاک ۱۰ر

دستور الصبیان مترجم

اس درسی مقبول کتاب کا ترجمہ مطبع نے صاف عبارت مین کرکے طبع کیا ہے مبتدیون کے واسطے نہایت کارآمد ہے قیمت فی جلد ۱ر محصولڈاک ۰ر

انشای خلیفہ

لڑکون کی تعلیم خطوط نویسی کے واسطے نہایت مفید انشا ہے قیمت فی جلد ۳ر محصولڈاک ۰ر

انشای فائق

یہ مشہور کتاب ہے قیمت فی جلد ۱ر محصولڈاک ۰ر

رقعات عالمگیری

ہر انشا اسکے مقابل اخلاق مین نہین ہے قیمت فی جلد ۲ر محصولڈاک ۰ر

شجرۃ الامانی

یہ کتاب فارسی مین نہایت معتبر ہے قیمت فی جلد ۰ر محصولڈاک ۰ر

مفید نامہ

یہ کتاب لڑکون کی تعلیم کے واسطے بہت مفید ہے قیمت فی جلد ۲ر محصولڈاک ۰ر

چہار گلزار

یہ کتاب فارسی قواعد مین لڑکون کے واسطے نہایت مفید ہے قیمت فی جلد ۲۰ر محصولڈاک ۰ر

مصدر فیوض

اعلی درجہ کی قدر کے لائق یہ کتاب ہے قیمت فی جلد ۲۰ر محصولڈاک ۰ر

کریما مترجم

مطبع نے بامحاورہ ترجمہ کرکے طبع کیا ہے قیمت فی جلد ۱ر محصولڈاک ۰ر

مامقیمان مترجم

بامحاورہ ترجمہ کے ساتھ یہ کتاب مطبع نامی لکھنؤ نے طبع کی ہے قیمت فی جلد ۱ر محصولڈاک ۰ر

نسخۂ تعلیمیہ

بچونکی تعلیم کیواسطے مفید ہے قیمت فی جلد ۱ر محصولڈاک ۰ر

اصول فارسی

یہ کتاب مثل آمد نامہ کے ہے قیمت فی جلد ۱ر محصولڈاک ۰ر

فہرست کتاب بوستان

حمد بنام جہاندار ۲	نعت کریم السجایا ۷	سبب نظم کتاب و اقتضاء عالم ۹	
محامد بادشاہ ۱۱	مراطیع زین	مدح شاہزادہ جوان بخت جوان ۱۵	

باب ۱ در تدبیر جہاندار ۱۶ و ۵۱ حکایت و نقل و گفتار و قول و نصیحت وغیرہ

ح یکے دید ۱۷	ح شنیدم کہ در وقت ۱۸	ح پسند شنیدم کہ خسرو ۱۹	ح چہ خوش ۲۰
ح شنیدم کہ شاپور ۲۱	ح دُر یکے ۲۲ عمان	م مرا ملیس ۳۱	ک نہ بر حکم ۳۴
ح شنیدم کہ فرہاد ۳۵	ح شنیدم کہ حمید ۳۶	ح شنیدم کہ دارا ۳۷	ک الا تا بفلت ۳۸
ح خبر یافت ۳۹	ح یکے از بزرگان ۴۰	ق مرا راحت ۴۱	ح در اخبار ۴۱
ح شنیدم کہ گبرست ۴۲	ح خدا دوست ۴۴	ک مہا در بندے ۴۶	ح چنان قحط ۴۷
ح شبے در ۴۸	ک خبر داری ۴۹	ح شنیدم ۵۱	ح یکے بر سر شاخ ۵۲
ح شنیدم ۵۳	ح شنیدم کہ کیا ۵۵	ن نکو کار ۵۵	ح گریزے ۵۶
ح حکایت کنند ۵۷	ح یکے پند میداد ۵۸	ک الا تا بفلت ۵۹	ح یکے را حکایت ۵۹
ک جہان ۶۱ بسر	ح شنیدم کہ در مصر ۶۲	ح قزل سلطان ۶۳	ح چنین گفت ۶۴
ح چو البرسلان ۶۴	ح بزرگی ۶۵	ح چو دور ۶۹	ح شنیدم کہ زنہ ۷۱
ح یکے مشت زن ۷۲	ح حکایت کنند ۷۶	ک ہمی تا بر آید ۷۶	ک دلاور ۷۸
ک بہ پیگار ۷۹	ح چہ خوش گفت ۸۰	ک دو تن پرور ۸۱	ک نکو بہ رزم جنگ ۸۱
ک بیان دو بد خواہ ۸۲	ک چو شمشیر ۸۲	ک گرت خویش ۸۳	

باب ۲ در احسان ۸۵ و ۳۴ حکایت و گفتار وغیرہ

ک پدر مردہ ۸۶	ح کسے دید ۸۷	ح شنیدم کہ ۸۸	ک گرہ بر سر بند ۸۹	
ح زبان ۹۰ دانے	ح یکے رفت ۹۱	ہ بد خشہ ۹۲	تضمین چو ضناع ۹۲	
ح بزار ید ۹۳	ح شنیدم کہ مرغے ۹۴	ح کسے ہنگ ۹۴	ح یکے ز اکرم ۹۵	
ح یکے در بیابان ۹۷	ح بنالید درویشے ۹۸	ح یکے تیرت ۱۰۰	ک بخشش ۱۰۱	

ح برہ در یکے ۱۰۲	ح یکے روجی ۱۰۳	ح شنیدم کہ مردے ۱۰۴	ح شنیدم در ایام ۱۰۵
ح ندانم کہ گفت ۱۰۶	ح شنیدم کہ طے ۱۱۰	ح زنبگاہ ۱۱۱	ح یکے را خری ۱۱۲
ح شنیدم کہ مغرور ۱۱۳	ک الا اگر طلبگار ۱۱۴	ح یکے را پسر ۱۱۵	ح زناج ۱۱۵ ملکزادہ
ح یکے زہرہ ۱۱۶	ح جوانے ۱۱۸	ح کسے دید ۱۲۰	
ک بگفتیم در باب ۱۲۱	ک شنیدم کہ مردے ۱۲۱	ک چہ خوش گفت ۱۲۲ ہرام	

باب ۳ در عشق ۱۲۳ حکایت و گفتار وغیرہ

ک ترا عشق ۱۲۵	ح شنیدم کہ وقتے ۱۲۶	ح شنیدم کہ برلحن ۱۲۸	
ح چنین دارم ۱۲۹	ح یکے شاہدے ۱۳۱	ح یکے تشنہ ۱۳۲	
ح چنین نقل ۱۳۳	ح شبے تا سحر ۱۳۴	ح یکے در نشاپور ۱۳۵	
ح شکایت کند ۱۳۵	ح یکم روزہ ۱۳۶	ح طبیبے بر ی چہرہ ۱۳۶	
ح یکے پنجہ آہنین ۱۳۷	ح میان دو عم زادہ ۱۳۷	ح بمجنون ۱۳۸	
ح یکے خردہ ۱۳۹	ح قضارا ۱۴۰	ک ہ عقل ۱۴۱	
ح رئیس دہے ۱۴۲	ح گر دیدہ ۱۴۳	ح ثنا گفت ۱۴۳	
ح بشہرے ۱۴۴	ح یکے را چو من ۱۴۵	ک اگر مرد عشقے ۱۴۶	
ح شکر لب ۱۴۷	ح کسے گفت ۱۴۸	مخاطبہ شمع و پروانہ ۱۵۱	

باب ۴ در توا ضع ۱۵۲ و ۲۹ حکایت و گفتار وغیرہ

ح یکے قطرہ باران ۱۵۲	ح جوانی خردمند ۱۵۲	ح شنیدم کہ ۱۵۳	ک زمغرور ۱۵۴	
ح شنیدستم ۱۵۵	ح فقیہے ۱۵۹	ح یکے با دشاہزادہ ۱۶۲	ح شکر خندہ ۱۶۶	
ح شنیدم کہ فرزانہ ۱۶۶	ح سگے با پاے ۱۶۸	ح بزرگے ۱۶۸	ح کسے راہ ۱۷۰	
ح طمع برد ۱۷۲	ح ملک صالح ۱۷۵	ح یکے در بحر ۱۷۷	ح بخشش ۱۷۹	

ح زویرانہ ۱۷۸	ح گروہے ۱۷۹	ح عزیزے ۱۸۱
ح یکے راچو سعدی ۱۸۲	ح چہ خوش گفت ۱۸۳	ح شنیدم کہ لقمان ۱۸۳
ح شنیدم ۱۸۴	ح یکے بر بطے ۱۸۵	ح شنیدم کہ در خاک ۱۸۶
ح کسے ۱۸۷ منطقے	ح گدائے ۱۸۸	ح یکے خوب کردار ۱۸۹ ح چنیں یاد دارم

باب ۵ در رضا ۱۵ حکایت و گفتار ۱۹۱

ک سعادت ۱۹۲	ح مرا در سپاہان ۱۹۲	ح یکے اہنین غمہ ۱۹۶	ح شبے کودکی ۱۹۷
ح یکے روستائی ۱۹۷	ح شنیدم کہ ۱۹۸	ح درکوفت ۱۹۸	ح بلند اختر ۱۹۸
ح یکے مرد ۱۹۹	ح چنیں ۲۰۰ گفت	ح چہ خوش ۲۰۱	ح شتر کرہ ۲۰۱
ک عبادت ۲۰۲	ح ندانے ۲۰۳	ح شنیدم کہ نابالغے ۲۰۳	

باب ۶ در قناعت ۲۰۶ ۱۵ حکایت و گفتار

ح مرا حاجیے ۲۰۸	ح یکے باطمع ۲۰۸	ح یکے راتب ۲۰۹	
ح چہ آوردم ۲۱۰	ح شکم صومعے را ۲۱۱	ح یکے نیشکر ۲۱۲	
ح امیر ختن ۲۱۲	ح یکے نانخورش ۲۱۲	ح یکے گربہ ۲۱۳	
ح یکے طفل ۲۱۴	ح ریاضتی ۲۱۵	ح شنیدم ۲۱۵	
ح یکے سلطنت ۲۱۶	ک کمالست ۲۱۷	ح شنیدم پیران ۲۱۸	

باب ۷ در تربیت ۲۱۹ ۳۴ حکایت و گفتار مشتمل

ک اگر پارسے ۲۲۱	ح گلشن با علامان ۲۲۲	ح یکے خوب خلق ۲۲۳	ح یکے ناسزا ۲۲۴
ح عضد را ۲۲۵	ح شنیدم کہ ۲۲۶	م دو کس ۲۲۶	ح چنیں ۲۲۶ گفت
ح یکے پیش ۲۲۹	ح بد اندر ۲۲۹	ح زبان کرد ۲۳۰	ح کسے گفت ۲۳۰
ح مرا در نظامیہ ۲۳۱	ح کسے گفت ۲۳۱	ح شنیدم کہ ۲۳۲	ح بطفلے ۲۳۲
ح طریقت ۲۳۳	ح چہ خوش گفت ۲۳۴	ح سہ کس را ۲۳۵	ح شنیدم کہ در ۲۳۵
ح یکے گفت ۲۳۵	ح فریدون ۲۳۶	ک زن خوب ۲۳۸	ح جوانے ۲۴۱
ک پسر چون ۲۴۱	ح شبے دعوتے ۲۴۳	ک خرابت کند ۲۴۳	
ح در ین شہر ۲۴۴	ح گروہے ۲۴۵	ح یکے صورتے ۲۴۶	
ک اگر در جہان ۲۴۷	ح غلامی بمصر ۲۵۰	ح جوانی ہنرمند ۲۵۱	

باب ۸ در شکر ۲۵۳ ۱۵ حکایت و گفتار

ح جوانے ۲۵۵	ک نبین ۲۵۶	ح نبرد آزمائے ۲۵۷	ک شب زہر ۲۵۸
ح یکے گوسفند ۲۵۹	ک نداند کہ ۲۶۰	ح شنیدم کہ ۲۶۰	ح یکے را عسل ۲۶۲
ح برہنہ تنے ۲۶۲	ح یکے گرد ۲۶۳	ح زرہ بازبس ۲۶۳	ح فقیہے بر ۲۶۳ فقار
ک سرشست ۲۶۴	ک نخست ۲۶۵	ح بتے دیدم از عاج ۲۶۶	

باب ۹ در توبہ ۲۶۷ ۲۲ حکایت و گفتار و موعظت

ح شبی در جوانی ۲۷۴	ح کہن سالے ۲۷۶	ک جوانا ۲۷۸	ح شبے خوابم ۲۷۸
ح قضا ۲۸۰	ح فرو رفت ۲۸۱	ح یکے پارسا ۲۸۲	ح میان دو تن ۲۸۳
ح شبے خفتہ بودم ۲۸۵	مو خبرداری ۲۸۵	ح ز عہد پدر ۲۸۷	ح یکے برد ۲۸۹
ح یکے مال مردم ۲۸۹	ح گل آلودہ ۲۹۱	ح ہمین یادم ۲۹۲	ح یکے غلہ ۲۹۳
ح یکے متفق ۲۹۳	ح زلیخا ۲۹۴	ح پلیدی کند ۲۹۵	
ح غریب آمدم ۲۹۶	ح یکے را بچوگان ۲۹۶	ح بصنعا درم ۲۹۷	

باب ۱۰ در مناجات ۲۹۸ ۵ حکایت

ح تنم تنے بلرزد	ح سیہ چردہ را ۳۰۲		
ح چہ خوش ۳۰۳	ح منے در بروے از جہان ۳۰۳		
ح شنیدم کہ ۳۰۴ مستے	ت تمت ۳۰۶		

رموز فہرست

ح حکایت	ن نصیحت	ک گفتار
ق قول	م مثل	مو موعظت

بسم الله الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بمعون خلاق بہار و خزان و بفضل الفتاح آفرای تحریر بوستان سعدی شیرین زبان فرحت توامان
پندنامہ مفید شیخ و شاب کارنامہ اخلاق و آداب سرمہ فیروزہ ضعاف ابصار یعنی

بوستان معرب

مخلوط بالمتن در ترجمہ نظیریہ بمحاورات زبان اردو بطریق بلیل بگل دارد خلاف

باہتمام خادم بوستان کہ نگارش ضعیف البنیان ابو الحسنات قطب الدین احمد
غفر اللہ الصمد بار سوم بماہ رجب المرجب ۱۳۱۵ھ مطابق ماہ دسمبر سنہ ۱۸۹۷ عیسوی

مطبع نامی و فائع بکھنؤ

نمبر ۲۲۶۰

Checked 1966
CHECKED. 1951

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان نہایت رحم والا

بنام جہاندار جان آفرین
شروع کرتا ہون جہان کھنے والے اور جان پیدا کرنیوالے کے نام سے

حکیم سخن برزبان آفرین
دانا زبان پر بات پیدا کرنے والا

خداوند بخشندۂ دستگیر
مالک بخشنے والا مددگار

کریم خطابخش و پوزش پذیر
سخی گناہ بخشنے والا اور عذر سننے والا

عزیزے کہ ہرگز ورش سر نتافت
ایسا زبردست جو اوسکی درگاہ سے پھرا

بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت
جہان گیا کچھ عزت نپائی

سر پادشاہان گردن فراز
قدرت والے بادشاہون کا سر

بدرگاہ او بر زمین نیاز
اوسکی بارگاہ مین عاجزی کی زمین پر

نہ گردن کشانرا بگیرد بفور
غرور کرنے والون کو جلد سزا نہین دیتا

نہ عذر آوران را براند بجور
نہ توبہ کرنے والون کو نکالے گناہ کے سبب سے

وگر خشم گیرد بکردار زشت
اور اگر ناراض ہووے بسبب عمل بد بندے کے

چو باز آمدی ماجرا در نوشت
جب توبہ کرتے ہین معاف کرتا ہے

اگر با پدر جنگ جوید کسے
اگر اپنے باپ سے کوئی لڑے

پدر بیگمان خشم گیرد بسے
باپ ضرور اوسپر بہت خفا ہووے

وگر خویش راضی نباشد ز خویش
اور اگر عزیز عزیز سے راضی نہین ہوتا

چو بیگانگانش براند ز پیش
تو وہ غیرون کی طرح نکالدیتا ہے

وگر بندہ چابک نیاید بکار
اور جو غلام پھرتی سے کام نہین کرتا

عزیزش ندارد خداوند گار
مالک کا کبھی پیارا نہین ہوتا

وگر بر رفیقان نباشد شفیق — بفرسنگ بگریز ازو چون برق
اور جو دوست دوست پر مہربان نہین ہوتا — کوسون اوس سے بھاگتا ہے دوست

وگر ترک خدمت کند لشکری — شود شاہ لشکر کش از وی بری
اور جب سپاہی خدمت چھوڑتا ہے — تو بادشاہ لشکر کا اوس سے خفا ہوجاتا ہے

ولیکن خداوند بالا و پست — بعصیان در رزق برکس نبست
مگر آسمان اور زمین کے مالک نے — گنہگارون کا بھی رزق بند نہین کیا

دو گوش یکے قطرہ در بحر علم — گنہ بیند و پردہ پوشد بحلم
دونون جہان ایک قطرہ ہی نزدیک علم کے اوسکے — گناہ دیکھتا ہی اور رحم سے پردہ چھپاتا ہی

ادیم زمین سفرہ عام اوست — چہ دشمن برین خوان یغما چہ دوست
زمین کا ادیم اوسکا عام دسترخوان ہے — اس بخشش کے خوان پر دوست دشمن برابر ہین

اگر بر جفا پیشہ بستافتے — کہ از دست قہرش امان یافتے
جو وہ ظالم کا جلد مواخذہ کرتا — کون اوسکے غصہ سے بچ سکتا

بری ذاتش از تہمت ضد و جنس — غنی ملکش از طاعت جن و انس
بے پروا جن اور انسان کی عبادت سے — ذات اوسکی مخالف اور جنس کی تہمت سے پاک ہی

پرستار امرش ہمہ چیز و کس — ہمی آدم و مرغ و مور و ملخ
تمام مخلوق اور انسان اوسکے مطیع ہین — آدم کی اولاد ہون یا پرند یا چیونٹی یا مکھی

چنان پہن خوان کرم گسترد — کہ سیمرغ در قاف قسمت خورد
ایسا بڑا دسترخوان بخشش کا بچھاتا ہی — کہ سیمرغ کوہ قاف مین روزی پاتا ہی

لطیف کرم گستر کارساز — کہ دارای خلقست و دانای راز
پاک ہے بخشنے والا کام بنانے والا — اور خلق کا نگہبان اور بھید و لکا جاننے والا ہی

مر او را رسد کبریا و منی — کہ ملکش قدیمست و ذاتش غنی
خاص اوسکو بڑائی اور گھمنڈ زیبا ہی — کیونکہ ملک اوسکا قدیم اور اوسکی ذات بے پرواہی

یکی را دہد بر نہد تاج بخت — یکی را بخاک اندر آرد ز تخت
ایک کے سر پر نصیب کا تاج رکھتا ہی — ایک کو قسمت سے خاک مین ملاتا ہی

کلاہ سعادت یکی بر سرش — گلیم شقاوت یکے در برش
ایک کے سر پر نیک بختی کا تاج رکھا ہی — بدبختی کی کملی ایک کے بغل مین دبی ہی

گلستان کند آتشے بر خلیل — گروہے بآتش برد زاب نیل
آگ کو خلیل اللہ پر باغ کرتا ہی — ایک گروہ کو نیل کے دریا مین ڈبو کر دوزخ مین پہونچاتا ہی

گر آنست منشورِ احسان اوست
اگر وہ ہے اوسکے احسان کا پروانہ ہے
ورا نیست توقیع فرمان اوست
اور اگر یہ ہے اوسکے حکم کا حکمنامہ ہے

پسِ پردہ بینند عملہاے بد
پردہ مین جو گناہ کیے جاتے ہین اونکو دیکھتا ہی
ہمو پردہ پوشد بآلاے خود
چھپاتا ہی اوسی گناہ کو فضل و کرم سے اپنے

بتہدید گر برکشد تیغ حکم
ڈرانے کے واسطے اگر حکم کی تلوار کھینچے
بمانند کرّوبیان صمّ و بکم
ملائکہ مقرب شناٹے مین آجائین جیسے گونگے اور بہرے

وگر وردہد یک صلاے کرم
اور اگر کرم کی آواز سے پکارے
عزازیل گوید نصیبے برم
شیطان بھی اپنا حصہ مانگنے کو مستعد ہو جاے

بدرگاہِ لطف و بزرگیش بر
اوسکی بارگاہ پاک اور بزرگ مین
بزرگان نہادہ بزرگی زسر
بزرگون نے ادب سے سر جھکایا ہی

فرومانگان را برحمت قریب
عاجزون پر جلد رحم کرتا ہے
تضرع کنان را بدعوت مجیب
گڑگڑا کے دعا مانگنے والون کی دعا قبول کرتا ہی

براحوال نابودہ علمش بصیر
نہوئی بات سے بھی خبردار
باسرار ناگفتہ لطفش خبیر
نہ کہے ہوے بھید کا جاننے والا

بقدرت نگہدار بالا و شیب
قدرت سے آسمان اور زمین کا نگہبان
خداوند دیوان روز حسیب
قیامت کی کچہری کا حاکم

نہ مستغنی از طاعتش پشت کس
نہ اوسکی اطاعت سے کوئی بے پروا
نہ بر حرف اوجای انگشت کس
نہ اوسکے حکم پر کسیکو اعتراض کی مجال

قدیمی نکو کار نیکی پسند
قدیم اوسکے سب کام اچھے اور نیکی کا پسند فرمانیوالا
بکلک قضا در رحم نقشبند
حکم کے قلم سے رحم مین صورت بنانیوالا

زمشرق بمغرب مہ و آفتاب
پورب سے پچھم کو چاند اور سورج
روان کرد و گسترد گیتی بر آب
روان کیے اور زمین کو پانی پر بچھایا

زمین از تپ و لرزہ آمد ستوہ
زمین ہل چل سے بیقرار تھی
فرو کوفت بردامنش میخ کوہ
اوسکے چارطرف پہاڑ کی میخ ٹھونک دی

ہمین گستراند فرش تراب
اِس طرح سے بچھایا مٹی کا فرش
چو سجادۂ نیکمردان بر آب
نیکمردون کے مصلے کی طرح پانی پر

دہد نطفہ را صورتِ چون پری
ایک قطرہ نطفہ سے کیسی پیاری صورت بنائی
کہ کردست بر آب صورتگری
اوسکے سوا کون پانی مین صورت بنا سکتا ہی

نہد لعل و فیروزہ در صلب سنگ
لعل اور فیروزہ پتھر کے پیٹ مین بناتا ہی

گل لعل در شاخ فیروزہ رنگ
سرخ پھول سبز شاخ سے لگاتا ہے

زابر افگند قطرۂ سوے یم
بدلی سے ایک قطرہ دریا مین گراتا ہے

زصلب آورد نطفۂ در شکم
بیٹھ سے نطفہ پیٹ مین لاتا ہے

ازان قطرہ لولوے لالا کند
اوس قطرے سے چمکتے ہوئے موتی

وزین صورتے سرو بالا کند
اور اس سے سرو قد صورت بناتا ہے

بر و علم یک ذرّہ پوشیدہ نیست
نزدیک اوسکے علم کے حال ایک ذرہ کا چھپا نہین ہی

کہ پیدا و پنہان نبردش یکیست
کیونکہ ظاہر اور پوشیدہ اوسکے آگے یکسان ہے

مہیا کن روزے مار و مور
سانپ اور چینٹی کی روزی مہیا کرنے والا

وگر چند بیدست و پایند وزور
ہر چند کہ سانپ چینٹی بے ہاتھ پیر اور بے زور ہین

بامرش وجود از عدم نقش بست
اوسی کے حکم سے موجودات نیستی سے ظاہر ہوا

کہ واند جز او کردن از نیست ہست
کون اوسکے سوا نیست سے موجودات پیدا کرسکتا ہی

وگر رہ بکتم عدم در برد
پھر وہ پردۂ نیستی مین چھپاتا ہے

وزانجا بصحرائے محشر برد
اور وہان سے قیامت کے میدان مین پہونچائیگا

جہان متفق بر الہیتش
تمام جہان اوسکی خدائی کا قائل ہے

فرو ماندہ در کنہ ماہیتش
اور اوسکے بھید کا حال دریافت کرنے مین عاجز

بشر ماورائے جلالش نیافت
آدمی سوائے اوسکی بزرگی کے نہ جان سکا

بصر منتہائے جمالش نیافت
بینائی انتہائے جمال تک نہین پہونچ سکتی

نہ بر اوج ذاتش پرد مرغ وہم
وہم کا پرند اوسکی بلند ذات تک نہین اوڑ سکتا

نہ در ذیل وصفش رسد دست فہم
عقل کا ہاتھ اوسکے دامن وصف تک نہین پہونچ سکتا

درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار
اس بھنور مین ہزارون کشتیان ڈوب گئین

کہ پیدا نشد تختہ بر کنار
اوسمین سے ایک تختہ کنارے پر نہ اوبھرا

چہ شبہا نشستم درین سیر گم
کیا کیا راتون کو اس منزل مین بیخود بیٹھا

کہ حیرت گرفت آستینم کہ قم
ناگاہ حیرت نے میری آستین پکڑکے کہا اٹھ

محیط است علم ملک بر بسیط
خدا کا علم بہت وسیع پھیلا ہے

قیاس تو بر وے نگردد محیط
تیرا قیاس اوسکو نہین پاسکتا

نہ ادراک در کنہ ذاتش رسد
عقل اوسکی ذات کا راز نہین پاسکتی

نہ فکرت بغور صفاتش رسد
فکر اوسکی صفتون پر غور نہین کرسکتی

توان در بلاغت بسحبان رسید
علم بلاغت تو سحبان کا سا حاصل ہوسکتا ہی

نہ در کنہ بیچون سبحان رسید
مگر خدا پاک کا راز کوئی نہین جان سکتا

کہ خاصان درین رہ فرس راندہ اند
کہ خاص لوگون نے بھی اس راہ مین گھوڑے دوڑا دیے ہین

بلا احصی از تگ فرو ماندہ اند
موافق حدیث لا احصی کے دوڑتے دوڑتے تھک گئے ہین

نہ ہر جای مرکب توان تاختن
ہر جگہ گھوڑا نہین دوڑا سکتے یعنے کلام سیا نہین ہوسکتے

کہ جاہا سپر باید انداختن
بلکہ بہت جگہ ڈھال چھوڑنا پڑتی ہی یعنے عاجز ہونا پڑتا ہی

وگر سالکی محرم راز گشت
اوا گر کوئی راہ چلنے والا بھید جان گیا

بہ بندند بر وے درِ بازگشت
تو اوسکے پھرنے کی راہ بند ہوجاتی ہے

کسے را درین بزم ساغر دہند
اوسکو اس محفل مین پیالہ پلاتے ہین

کہ وا روی بیہوشیش در دہند
جسکو بیہوشی کی دوا پہلے کھلاتے ہین

یکی باز را دیدہ بر دوختہ است
ایک باز کی آنکھین سی دین تاکہ دیکھ نہ سکے

دگر دیدہا باز و پر سوختہ است
دوسرے کی آنکھین تو پر جلے ہوے

کسی رہ سوے گنج قارون نبرد
کسیکو خزانہ قارون کی راہ نہ ملی

وگر برد رہ باز بیرون نبرد
اور اگر مل گئی پھر باہر نہ آسکا

بترسد خردمند زین بحر خون
عقلمند کو اس دریاے خون سے ڈرنا چاہیے

کز و کس نبرد است کشتی برون
کہ اوس سے کسیکی کشتی باہر نہ آسکی

اگر طالبی کین زمین طے کنی
اگر اس راہ کو طے کرنا چاہتا ہے

نخست اسپ باز آمدن پی کنی
پہلے واپسی کے گھوڑیکی کونچین کاٹ یعنی خودی کو چھوڑ دے

تامل در آئینۂ دل کنے
دل کے آیینہ مین تامل کر

صفائی بتدریج حاصل کنے
آہستہ آہستہ صفائی دل مین حاصل کر

مگر بوے از عشق مستت کند
ہان اوسونگھ بوے عشق تجھے مست کردیگی

طلبگار عہد الستت کند
اور اقرار روز ازل کا طلبگار کردیگی

بپاے طلب رہ بدانجا بری
طلب کے قدم سے تو وہان تک پہونچیگا

وزینجا ببال محبت پری
اور وہان سے تو بازوے محبت سے اوڑیگا

بدر دیقین پردہ ہاے خیال
یقین سے خیال کے پردے چاک ہونگے

نماند سرا پردہ الا جلال
سواے ذات پروردگار کے کوئی پردہ نہوگا

دگر مرکب عقل را پویہ نیست
آگے عقل کے گھوڑے کے قدم تجھے ہین ہی دنیا سے عقل عجز ہی

عنانش بجز دست تحیر کہ ایست
اوسکی باگ حیرت نے پکڑی کہ کھڑا ہوای حیرت ہوتی ہی

زرین بحر جز مرد واعی نرفت
اس راہ کو سوار سولون کے کسی نے طے نہین کیا

گم آن شد کہ دنبال راعی نرفت
وہ راہ بھولا جو گلہ بان کے پیچھے نہین چلا

کسانیکہ زین راہ برگشتہ اند
جو لوگ اس راہ سے بھٹکے یعنے شریعت کو چھوڑا

برفتند و بسیار سر گشتہ اند
چلے تو مگر بہت پریشان ہوے یعنے منزل مقصود کو نہ پہونچے

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
خلاف پیمبر کے جو راہ چلا

کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
وہ ہرگز منزل پر نہین پہونچے گا

بسندار سعدی کہ راہ صفا
اے سعدی ممکن ہی نہین کہ سیدھی راہ

توان رفت جز بر پے مصطفے
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے سوا مل سکے

در نعت سرور کائنات علیہ افضل الصلوات

نعت مین سردار دنیا و دین کے اونپر بہتر بن رحمتین

کریم السجایا جمیل الشیم
بزرگ خصلت نیک عادت

نبی البرایا شفیع الامم
خلق کے پیغمبر امتون کے شفیع

امام رسل پیشوائے سبیل
رسولون کے سردار راہ کے پیشوا

امین خدا مہبط جبرئیل
خدا کے امانت دار جبرئیل کے آنے کی جگہ

شفیع الوریٰ خواجۂ بعث و نشر
خلق کی شفاعت کرنے والے سردار قیامت کے

امام الہدیٰ صدر دیوان حشر
نبیون کے امام قیامت کی عدالت کے سردار

کلیمی کہ چرخ فلک طور اوست
وہ کلیم کہ عرش خاص طور اونکا ہے

ہمہ نور ہا پرتو نور اوست
سب روشنیان اونکے نور کا عکس ہین

یتیمی کہ ناکردہ قرآن درست
ایسے یتیم کہ ناخواندہ یعنے اُمّی

کتب خانۂ چند ملت بشست
بہت سے مذہبون کے کتبخانہ منسوخ کیے

چو عزمش برآمیخت شمشیر بیم
جب تنبیہ کیواسطے تلوار خوف کھینچنے کا قصد کیا

بمعجز میان قمر زد دو نیم
بسبب معجزہ کے بیچون بیچ سے چاند کو دو ٹکڑے کیا

چو صیتش درافواہ دنیا فتاد
جب اوسکی شہرت دنیا مین ہوئی

تزلزل درایوان کسریٰ فتاد
نوشیروان کے محل مین کل چل پڑ گئی

بلا قامت لات بشکست خرد
لا الٰہ الا اللہ کہکے لات کی تصویر ریزہ ریزہ کردی

باعزاز دین آب عزے ببرد
دین کی عزت سے عزی کی آبرو برباد کی

نہ از لات و عزیٰ برآورد گرد
صرف لات اور عزی ہی کو پامال نہین کیا

کہ توریت و انجیل منسوخ کرد
بلکہ توریت اور انجیل کے احکام منسوخ کردیے

شبی برنشست از فلک برگذشت — تمکین وجاہ از ملک درگذشت
ایک رات سوار ہوے آسمان پر سیر کی — عزت اور مرتبہ کے ساتھ فرشتون سے گذر گئے

چنان گرم در تیہ قربت براند — کہ در سدرہ جبریل زو باز ماند
بیابان قربت مین ایسے تیز گئے — کہ سدرۃ المنتہی مین حضرت جبریل بھی رہ گئے

بدو گفت سالار بیت الحرام — کہ ای حامل وحی بر تر خرام
اونے سردار خانہ کعبہ سے کہا — کہ اے قاصد خدا کے آگے چلو

چو در دوستی مخلصم یافتی — عنانم ز صحبت چرا تافتی
جب مجھے دوستی مین خالص پایا — تو ترک صحبت کیون گوارا کی

بگفتا فراتر مجالم نماند — بماندم کہ نیروی بالم نماند
کہا آگے میرے مجال نہین — مین ایسا تھکا کہ میرے بازوون مین قوت نہین

اگر یک سر موے برتر پرم — فروغ تجلی بسوزد پرم
اگر بال کی نوک بھر بھی آگے بڑھون — نور الٰہی میرے پرون کو جلادے

نماند بعصیان کسے در گرو — کہ وارد چنین سید پیشرو
گناہون کے سبب سے کوئی گرفتار نہو گا — جسکا ایسا سردار پیشوا ہو گا

چو نعت پسندیدہ گویم ترا — علیک السلام ای نبی الورا
آپ کی کیا عمدہ تعریف بیان کرون — آپ پر سلام اے خلق کے نبی

درود ملک بر روان تو باد — بر اصحاب و بر پیرون تو باد
رحمت خدا کی آپ کی روح پاک پر ہو — آپ کے دوستون اور پیرووں پر بھی

نخستین ابو بکر پیر مرید — عمر پنجہ بر پیچ دیو مرید
پہلے حضرت ابوبکر شیخ ہادی ہین پیچھے وقت پر لیکے ایمان لائے — حضرت عمرؓ جو شیطان سرکش کے مجبور کرنے والے ہین

خردمند عثمان شب زندہ دار — چہارم علی شاہ دلدل سوار
عقلمند حضرت عثمانؓ شب بیدار — چوتھے حضرت علیؓ بادشاہ دلدل سوار

خدایا بحق بنی فاطمہ — کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ
اے خدا اولاد فاطمہؓ کے طفیل سے — کلمہ طیب پر میرا خاتمہ ہو

اگر دعوتم رد کنی ور قبول — من و دست و دامان آل رسول
اب اختیار ہو کہ میری دعا قبول کرے یا نہ کرے — میرا ہاتھ اور آل رسول کا دامن ہو گا

چہ کم گردد ای صدر فرخندہ پے — ز قدر رفیعت بدرگاہ حے
کیا کم ہو گا اے سردار مبارک قدم — آپ کے بلند مرتبہ سے بارگاہ خدا مین

که باشند مشتی گدایان ذلیل
اگر تھوڑی امت کے گنہگار

بمهمان دار السّلام از طفیل
آپکے طفیل سے بہشت کے مہمان ہون

خدایت ثنا گفت و تبجیل کرد
خدا نے آپکی تعریف کی اور عزت دی

زمین بوس قدر تو جبریل کرد
حضرت جبرئیل کو آپکی زمین بوسی کا حکم دیا

بلند آسمان پیش قدرت خجل
آسمان بلند آپکے مرتبے کے آگے شرمندہ ہے

تو مخلوق و آدم هنوز آب و گل
آپ پیدا ہوئے تو آدم پانی اور مٹی مین تھے یعنے قالبہین تیار ہوا تھا

تو اصل وجود آمدی از نخست
آپ ہستی کی جڑ پہلے پیدا ہوے

وگر هر چه موجود شد فرع تست
بعدہ جو کچھ ہوا وہ شاخین ہین

ندانم کدامین سخن گویمت
مین کچھ نہین جانتا کہ اس طرح سے آپکی تعریف بھی مجھسے ہوسکتی ہے

که والاتری ز انچه من گویمت
کیونکہ میری تعریف سے آپکا مرتبہ بہت زیادہ ہے

ترا عز لولاک تمکین بس ست
آپکے واسطے لولاک کی عزت بہت ہے

ثنای تو طٰہٰ و یٰسین بس ست
آپکی تعریف مین طٰہٰ اور یٰسین کافی ہے

چه وصفت کند سعدی ناتمام
سعدی ناقص آپ کی کیا تعریف کرسکتا ہے

علیک الصلوٰة ای نبی والسّلام
آپ پر رحمت خدا کی اے نبی اور سلام

سبب نظم کتاب

کتاب لکھنے کا سبب

در اقصای عالم بگشتم بسے
دنیا کی چار طرف مین خوب پھرا

بسر بردم ایام با هر کسے
عرصہ تک ہر ایک طرح کے آدمیونکی صحبت رہی

تمتع ز هر گوشهٔ یافتم
ہر جگہ میری خاطر ہوئی

ز هر خرمنے خوشهٔ یافتم
ہر کھریان سے مجھے ایک بالی ملی یعنے ہر جگہ کچھ کچھ حال ہوا

چو پاکان شیراز خاکی نهاد
مثل مردم شیراز کے متواضع

ندیدم که رحمت بران خاک باد
مین نے کہین نہین دیکھے رحمت خدا کی اس ملک پر ہو

تو لای مردان این پاک بوم
اس پاک زمین کے آدمیون کی محبت نے

برانگیختم خاطر از شام و روم
میرا دل شام اور روم سے اوچاٹ کردیا

دریغ آمدم زان همه بوستان
مجھے افسوس آیا کہ ایسے باغون سے

تهیدست رفتن سوی دوستان
دوستون کے پاس خالی ہاتھ جاؤن

بدل گفتم ار مصر قند آورند
دل مین سوچا کہ مصر کا قند

برِ دوستان ارمغانی برند
دوستون کے واسطے تحفہ لیجاتے ہین

مرا گر تہی بود زان قند دست
میرے پاس اگرچہ وہ قند نہین تھا
سخنہای شیرین ترا زقند ہست
مگر میرا کلام قند سے زیادہ میٹھا ہے

نہ قندے کہ مردم بصورت خورند
ایسا قند نہین جو ظاہر مین کھائین
کہ ارباب معنی بکاغذ برند
بلکہ اہل باطن کاغذ پر نقل کرلیا کرین

چو این کاخ دولت بپرداختم
جب یہ محل دولت کا مین نے آراستہ کیا
برو دہ دراز تربیت ساختم
اوسمین تعلیم کے دس دروازہ لگائے

یکی باب عدلست و تدبیر و رای
پہلا دروازہ عدل اور تدبیر اور عقل کا ہے
نگہبانی خلق و ترس خدای
نگہبانی خلق اور خوف خدا کا

دوم باب احسان نہادم اساس
دوسرے باب مین احسان کی بنیاد ہے
کہ منعم کند فضل حق را سپاس
تاکہ مالدار خدا کی نعمتون کا شکر کرے

سوم باب عشق ست و مستی و شور
تیسرا باب عشق اور مستی اور دیوانگی کا
نہ عشقی کہ بندند بر خود بزور
نہ ایسا عشق جو اپنے اوپر زبردستی لین

چہارم تواضع رضا پنجمین
چوتھا عاجزی پانچوان رضامندی کا
ششم ذکر مرو قناعت گزین
چھٹا ذکر مروت و قناعت اختیار کرنے والون کا

بہفتم در از عالم تربیت
ساتوان دروازہ عالم التعلیم کا
بہشتم در از شکر بر عافیت
آٹھوین مین شکر عافیت پر

نہم باب توبہ ست و راہ صواب
دروازہ نوان راہ توبہ اور صواب کا
دہم در مناجات و ختم کتاب
دروازہ دسوان مناجات اور ختم کتاب کا

بروز ہمایون و سال سعید
دن مبارک اور سال نیک
بتاریخ فرخ میان دو عید
تاریخ مبارک دو عیدون کے درمیان

ز ششصد فزون بود و پنجاہ و پنج
چھ سو پچپن سے اوپر تھے
کہ پر در شد این نامہ بردار گنج
یہ تا مور خزانہ موتیون سے بھر گیا

الا ای خردمند فرخندہ خوے
خبردار اے عقلمند مبارک خو
ہنرمندہ نشنیدہ ام عیبجوی
ہنرمند کو مین نے عیب جو نہین دیکھا

قبا گر حریرست و گر پرنیان
قبا چاہے حریر کی ہو یا پرنیان کی
بنا چار خشوش بود درمیان
روئی اوسمین ضرور ہوتی ہے

تو گر پرنیانی بایذا مکوش
اگر تو پرنیان ہے تو ایذا نہ دین
کرم کار فرمای و خشم پوش
بلکہ بخشش کو کام مین لانا اور میرا عیب چھپانا

اگر پیرہن پرنیاں نیست
قند نہین ہی تو میرا کلام
قندے دارد شیرین
قند سے زیادہ میٹھا ہے
قند بھی وہ قند نہین جسے
کوئی کھا جائے بلکہ
کاغذ پر لکھ کر جو کی
ہوشمند کام آیا کرے
جب یہ باب اولین فراہم ہوا
تمہاں کتاب کا پہلا باب
مقرر کیا گیا
دوسرے مین احسان
کا بیان
تواضع پانچوین مین
چھٹے مین قناعت
ساتوین مین عالم
آٹھوین مین شکر
نویں مین توبہ
اور دعا کا بیان
دسوین اور آخر کتاب مین
مناجات کا بیان
اور ختم کتاب
جمعہ کے روز مبارک مہینہ
رمضان کی پہلی تاریخ
سنہ ۶۵۵ ہجری مین کتاب
ختم ہوئی
اس کتاب کا نام
بوستان رکھا گیا
اس کتاب کی
تصنیف کے وقت
شیخ کی عمر
ساٹھ برس کی تھی
شیخ کی
تصنیف کے وقت
عمر ساٹھ برس کی تھی

نہ نازم بسرمایۂ فضل خویش
مجھے اپنی افضلیت پر ناز نہین ہے

بدریوزہ آوردہ ام دست پیش
گدائی کے واسطے ہاتھ پھیلائے ہون

شنیدم کہ در روز امید و بیم
مین نے سنا ہے قیامت مین

بدان را بہ نیکان بہ بخشد کریم
خدا نیکون کے طفیل سے بدون کو بھی بخشدیگا

تو نیز ار بدی بینی اندر سخن
تجھے بھی میرے جو کلام مین کوئی برائی ملے

بخلق جہان آفرین کار کن
خدا کی عادت کی طرح عمل کر

چو بیتی بپسند آید ت از ہزار
اگر ہزارون مین تجھے ایک بیت بھی پسند آجاے

بمردی کہ دستار ز تحت بدار
تو تجھے اپنی جوانمردی کی قسم ہے عیب جوئی نکرنا

ہمانا کہ در پارس انشای من
بیشک ملک فارس مین میری کتاب

چو مشک ست بی قیمت اندر سخن
ایسی کم قدر ہے جیسے مشک ملک ختن مین

چو ہانگ دہل ہولم از دور بود
مثل ڈھول کی آواز سے ہول میرا دور سے تھا

بغیب اندرم عیب مستور بود
باطن مین میرا عیب پوشیدہ تھا

گل آوردہ سعدی سوی بوستان
شیراز مین اپنی کتاب گویا مین باغ مین ایک پھول لایا ہون

بشوخی چو فلفل بہندوستان
کمال دلیری سے جیسے مرچ ہندوستان مین

چو خرما بہ شیرینی اندودہ پوست
چھوہارے کی صورت اوپر سے شیرینی لپٹی ہوئی

چو بازش کنی استخوانی درست
گر جب بکھولے دیکھو تو اندر مین ایک ہڈی ہے

ذکر محمد اتابک ابوبکر بن سعد زنگی طاب ثراہ

ذکر خیر مان اتابک ابوبکر بیٹے سعد بن زنگی خدا اوسکی قبر کو ٹھنڈا رکھے

مرا طبع زین نوع خواہان نبود
میرا دل یہ نہین چاہتا تھا

سر مدحت پادشاہان نبود
نہ مجھے بادشاہون کی تعریف کا خیال تھا

ولے نظم کردم بنام فلان
مگر مین نے یہ کتاب بادشاہ کے نام سے نظم کی

مگر باز گویند صاحبدلان
اس واسطے کہ صاحبدل کہین گے

کہ سعدی کہ گوی بلاغت ربود
کہ سعدی جسنے بلاغت مین سبقت پائی

در ایام نوبکر بن سعد بود
ابوبکر بن سعد کے زمانہ مین تھا

سزد گر بدورش بنازم چنان
زیبا ہے اگر مین اوسکے زمانہ مین اسطرح فخر کرون

کہ سید بدوران نوشیروان
جیسا پیغمبر نے نوشیروان کے زمانہ مین

جہاندار دین پرور و دادگر
بادشاہ دیندار اور عادل

نیامد چو بوبکر بعد از عمر
ابوبکر ایسا حضرت عمر رض کے بعد نہین ہوا

سر سرفرازان و تاج مهان — بدوران عدلش بنازای جهان
سر بلندون کا سردار اور سردارون کا سرتاج ہو — اوسکے زمانۂ عدل مین جہان کو فخر رہا ہے

گر از فتنه آید کسے در پناه — ندارد جز این کشور آرامگاه
اگر کوئی فساد سے پناہ چاہتا ہو — تو سوائے یہانکے اوسے کہین آرام نہ ملیگا

فطوبی لباب کبیت العتیق — حوالیه من کل فج عمیق
پس کیا اچھا دروازہ جو مثل خانۂ کعبہ ہو — کہ اوسکے گرد آدمی دور دور سے آتے ہین

ندیدم چنین گنج و ملک و سریر — که وقفست بر طفل و درویش و پیر
بنے ایسا خزانہ اور ملک اور حکومت — نہین دیکھی جو لڑکون اور فقیرون اور بڈھون پر وقف ہو

نیامد برش دردناک از غمی — که نتهاد بر خاطرش مرهمی
ایسا کوئی غمگین اوسکے پاس نہین گیا — جسکے درد کی دوا نملی ہو اور آرام نہوا ہو

طلبگار خیرست و امیدوار — خدایا امیدی که دارد برآر
نیک کامون کی تلاش اور امید مین رہتا ہو — اے خدا اوسکے دل کی امید بر لا

کله گوشه بر آسمان برین — همی نازد از تواضع سرش بر زمین
اگرچہ بلند مرتبہ کے سبب سے اوسکا تاج آسمان سے لگا ہو — مگر اتنک عاجزی سے اوسکا سر سجدے مین ہو

ز گردن فرازان تواضع نکوست — گدا گر تواضع کند خوی اوست
حاکمون کا عجز اچھا معلوم ہوتا ہے — فقیر کو تو عاجزی کی عادت ہوتی ہی ہے

اگر زیردستی بیفتد چه خاست — زبردست افتاده مرد خداست
زبردست کی عاجزی سے کیا فائدہ ہے — زبردست اگر تواضع کرے بیشک مرد خدا کا ہو

نه ذکر جمیلش نهان میرود — که صیت کرم در جهان میرود
اوسکا ذکر نیک کوئی پوشیدہ نہین کرتا — بلکہ اوسکی سخاوت کا شہرہ جہان مین مشہور ہو

چنو ئے خردمند فرخ نهاد — ندارد جهان تا جهانست یاد
ایسا عقلمند مبارک ذات — جیسے جہان ہوا جہان مین نہین ہوا

نه بینی در ایام او رنجه — که نالد ز بیداد سر پنجه
اوسکے زمانہ مین کوئی ایسا رنجیدہ نہین — جو ظالم کے ظلم سے روتا ہو

کس این رسم و ترتیب و آئین ندید — فریدون بآن شوکت این هم ندید
کسی بادشاہ نے ایسی رسم اور دوستی اور قاعدہ نپایا — فریدون نے بھی باوجود اوس شوکت کے یہ نہین دیکھا

ازان پیش حق پایگاهش نزیست — که دست ضعیفان بجاهش نزیست
اسی سبب سے خدا کے سامنے اوسکا مرتبہ بلند ہو — کہ کمزورونکو بھی اوسکے وقت مین طاقت زیادہ ہو

چنان سایہ گستر بر عالمے — کہ زالے نپندیشد از رستمی

ایسا عدل کا سایہ عالم مین پھیلایا — کہ ایک بڑھیا رستم سے نہین ڈرتی

ہمہ وقت مردم ز جورِ زمان — بنالند از گردشِ آسمان

ہمیشہ آدمی زمانہ کے ظلم اور — آسمان کی گردش کے شاکی رہے

در ایام عدلِ تو اے شہریار — ندارد شکایت کسے از روزگار

مگر تیرے زمانہ عدل مین اسے بادشاہ — کسیکو زمانہ کی شکایت نہین ہے

بعہدِ تو مے بینم آرام خلق — پس از تو ندانم سرانجام خلق

مین تیرے زمانہ مین خلق کو آسودہ پاتا ہون — بعد تیرے خلق کا انجام نہین جانتا

ہم از بخت فرخندہ فرجام تست — کہ تاریخ سعدی در ایام تست

یہ بھی تیری خوش قسمتی اور خوش نصیبی ہے — کہ سعدی کا زمانہ تیرے وقت مین ہے

کہ تا بر فلک ماہ و خورشید ہست — درین دفتر ذکر جاوید ہست

کیونکہ جبتک آسمان پر چاند اور سورج رہیگا — اس کتاب مین تیرا ہمیشہ ذکر رہیگا

ملوک از نکو نامی اند و بستند — ز پیشینگان سیرت آموختند

اگلے بادشاہ جو نیک نام مشہور ہوے — اونھون نے گذشتہ بادشاہون کی عادت سیکھی

تو در سیرتِ پادشاہی خویش — سبق بردی از پادشاہان پیش

تو اپنی پادشاہی کی عادت سے — اگلے بادشاہون سے بھی بڑھ گیا

سکندر بدیوار روئین و سنگ — بکرد از جہان راہ یاجوج تنگ

سکندر نے ہشت دھات اور پتھر کی دیوار کے سبب سے — یاجوج کی راہ جہان سے بند کردی

ترا استدِ یاجوج کفر از زرست — نہ روئین چو دیوار اسکندرست

تو نے یاجوج کفر کے بند کرنیکو جو سونے کی دیوار اوٹھائی — وہ کالبد کی دیوار نہین ہے جیسے سکندر کی ہی

زبان آوری کاندرین امن و داد — سپاست نگوید زبانش مباد

جو شاعر اس آرام اور انصاف کے زمانہ مین — تیری تعریف نکرے وہ گونگا ہوے

زہی بحر و بخشایش و کان وجود — کہ مستظہر اند از وجودت وجود

واہ تیری ذات کیا عمدہ دریا بخشش اور کان سخاوت کی ہی — کیونکہ آدمیون کو تیرے جسم سے مدد ملتی ہی

برون بینم اوصاف شہ از حساب — نگنجد درین تنگ میدان کتاب

بادشاہ کی تعریف مین شمار سے بھی زیادہ پاتا ہون — جو اس مختصر کتاب مین نہین آسکتی

گران جملہ را سعدی املا کند — مگر دفترے دیگر انشا کند

اگر وہ سب سعدی بیان کرے — بیشک دوسری کتاب اوسے بنانا پڑے

فرو ماندم از شکر چندین کرم — ہمان بہ کہ دست دعا گسترم

اوسکی بے انتہا بخشش سے مجھے عاجز کردیا — پس بہتر ہے کہ اوسکے واسطے دعا کرون

مرتبہ جناب مولوی محمد سلیم صاحب مرحوم و مغفور

ف اس شعر مین سعدی نے اپنے زمانہ کے بادشاہ کی تعریف کی ہی اور اسکے عدل کی تعریف کرکے اوسکو ظالم بادشاہون سے الگ کیا ہی اور اوسکی تعریف مین مبالغہ کیا ہی کہ اوسکے زمانہ مین ایک بڑھیا رستم سے نہین ڈرتی اور اوسکے زمانہ مین آدمی آسمان کی گردش کے شاکی رہے اور اوسکے زمانہ مین کسیکو زمانہ کی شکایت نہین ہے اور اوسکے زمانہ مین خلق کا انجام نہین جانتا کہ کیا ہوگا اور اوسکے زمانہ مین سعدی کا زمانہ تیرے وقت مین ہے اور اوسکے زمانہ مین چاند اور سورج رہیگا اور اوسکے زمانہ مین اوسکے بادشاہ کی عادت سیکھی اور اوسکے زمانہ مین اوسکے بادشاہ سے بھی بڑھ گیا اور اوسکے زمانہ مین یاجوج کی راہ جہان سے بند کردی اور اوسکے زمانہ مین اوسکی دیوار اسکندر کی دیوار سے بہتر ہے اور اوسکے زمانہ مین اوسکی تعریف نکرے وہ گونگا ہوے اور اوسکے زمانہ مین اوسکی بخشش اور کان سخاوت کی ہی اور اوسکے زمانہ مین اوسکی تعریف مین شمار سے بھی زیادہ پاتا ہون اور اوسکے زمانہ مین اوسکی بے انتہا بخشش سے مجھے عاجز کردیا اور اوسکے زمانہ مین اوسکے واسطے دعا کرون

جہانت بکام و فلک یار باد
جہان تیرے موافق اور آسمان مددگار

جہان آفرینت نگہدار باد
اور جہان پیدا کرنے والا تیرا مددگار رہے

بلند اخترت عالم افروختہ
تیرے نیک ستارہ کے عروج سے عالم روشن ہے

زوال اختر دشمنت سوختہ
منحوس ستارون کی نحوست تیرے دشمنو کو برباد کرے

غم از گردشِ روزگارت مباد
مجھے گردش زمانہ کا کبھی غم نہو

وز اندیشہ بر دل غبارت مباد
اور کسی فکر سے تیرے دل پر رنج نہ ہے

کہ بر خاطرِ پادشاہان ہمی
کہ بادشاہون کے دل کا فدا سا غم

پریشان کند خاطرِ عالمی
تمام عالم کے دل کو پریشان کرتا ہے

دل و کشورت جمع و معمور باد
تیرا دل اور ملک جمع اور آباد رہے

ز ملکت پراگندگی دور باد
اور تیرے ملک سے پریشانی دور رہے

تنت باد پیوستہ چون دین درست
تیرا جسم دین کی طرح تندرست رہے

بداندیش راول چو تدبیر سست
اور دشمن اپنی تدبیر کی طرح سست رہے

دروغت بتائید حق شاد باد
تیرا دل خدا کی مدد سے خوش رہے

دل و دین و اقلیمت آباد باد
تیرا دل اور دین اور ملک آباد رہے

جہان آفرین بر تو رحمت کناد
خدا تجھ پر ہمیشہ رحم کرے

دگر ہر چہ گویم فسانست و باد
باقی میرا بیان قصہ اور کہانی ہے

ہمینت بس از کردگارِ مجید
خدا کی مدد سے یہی تیرے واسطے کافی ہے

کہ توفیق خیرت بود بر مزید
کہ نیکی کی توفیق تجھے زیادہ رہے

نرفت از جہان سعد زنگی بدرد
سعد زنگی کو اپنے مرنے کا افسوس نہوا

کہ چون تو خلف نام بردار کرد
جب اوسنے تیرا سا نامور لڑکا چھوڑا

عجب نیست این فرع زان اصل پاک
اوس پاک درخت کے جڑ کی ایسی شاخین ہونا عجب نہین

کہ جانش بہشت و جسمش بخاک
جسکی روح آسمان پر اور جسم خاک مین ہے

خدایا بران تربت نامدار
اے خدا اوس نامور کی قبر پر

بفضلت کہ باران رحمت ببار
اپنے فضل سے باران رحمت نازل کر

گر از سعد زنگی مثل ماند و یاد
اور چونکہ سعد اور زنگی کی یہ ایک صورت یادگار ہے

فلک یاورِ سعد بوبکر باد
پس آسمان سعد ابوبکر کا مددگار رہے

اتابک محمد شہِ نیک بخت
اتابک محمد نیک بخت بادشاہ

خداوند تاج و خداوند تخت
صاحب تاج اور صاحب تخت ہے

در مدح شاہزادہ اسلام سعد بن ابی بکر بن سعد گوید

شاہزادۂ اسلام سعد بن ابی بکر ابن سعد کی تعریف کا بیان

جوانِ جوان بخت روشن ضمیر — بدولت جوان و بتدبیر پیر

عمر اور نصیب مین جوان اور روشن دل ہے — دولت مین جوان اور تدبیر مین بڈھا ہو

بدانش بزرگ و بہمت بلند — ببازو دلیر و بدل ہوشمند

عقل مین بزرگ اور ہمت مین بلند ہو — بازو زبردست اور دل عقلمند ہے

زہی دولت مادر روزگار — کہ پوری چنین پرورد در کنار

زمانہ کے ماں کی خوشی قسمتی ہے — جسکی گود مین ایسا لڑکا پرورش پاتا ہو

بدست کرم آب دریا ببرد — برفعت محل از ثریا ببرد

بخشش کے ہاتھ سے دریا کی آبرو مٹائی — بلند مرتبہ مین ثریا سے زیادہ عروج حاصل کیا ہو

زہی چشم دولت بروی تو باز — ہمہ شہریاران گردن فراز

کیا خوب اقبال کی آنکھ تیرے منہ پر کھلی ہے — سب گردن بلند بادشاہون کے سردار

صدف را کہ بینی ز دردانہ پر — نہ آن قدر دارد کہ یکدانہ در

جو سیپی موتیون کے دانہ سے بھری ہوتی ہے — اوسکی وہ قدر نہین ہوتی جو ایک دانہ مین ہوتی ہو

تو آن در مکنون یک دانہ — کہ پیرایۂ سلطنت خانہ

تو وہ موتی نادر ہے جو ایک دانہ ہوتا ہو — کیونکہ تو سلطنت خانہ کی زینت ہو

نگہدار یارب بچشم خودش — بپرہیز ز اسیب چشم بدش

اے خدا اپنے حفاظت مین اسکے رکھ — اور نظر بد کے صدمہ سے اسکے بچا

خدایا در آفاق نامی کنش — بتوفیق طاعت گرامی کنش

اے خدا اوسے دنیا مین نامور کر — اور عبادت کی توفیق دیکر اوسکا مرتبہ بلند کر

مقیمش در انصاف و تقوی بدار — مرادش بدنیا و عقبے برآر

اے خدا انصاف اور پرہیزگاری پر قائم رکھ — اور اوسکی حاجت دین اور دنیا کی روا کر

غم از دشمن ناپسندت مباد — زدوران گیتی گزندت مباد

دشمن ناگوار کا کبھی تجھے غم نہ ہے — اور گردش زمانہ سے کبھی تجھ کو رنج نہو

بہشتی درخت آورد چو ببار — پسر نامجوے و پدر نامدار

درخت بہشت کا مثل جیسے پھل نہین لاتا ہی — جسکا بیٹا نامور اور باپ مشہور ہے

ازان خاندان خیر بیگانہ دان — کہ باشند بدگوی این خاندان

اوس خاندان مین خوبی نصیب نہو — جو لوگ اس خاندان کے بدخواہ ہون

زہی دین و دانش زہی عدل و داد
واہ کیا دین اور عقل ہے اور کیا عدل اور انصاف

زہی ملک و دولت کہ پایندہ باد
کیا ملک اور اقبال ہے خدا ہمیشہ رکھے

باب اول در عدل و رای و تدبیر جہانداری

پہلا باب عدل اور تدبیر سلطنت کے بیان مین

نگنجد کرمہاے حق در قیاس
ممدوح کی بخششون کا قیاس ہی نہین ہوسکتا

چہ خدمت گزارد زبان سپاس
پس زبان اسکا کیا شکر ادا کر سکے

خدایا تو این شاہ درویش دوست
اے خدا تو اس بادشاہ فقیر دوست کو

کہ آسایش خلق در ظل اوست
جسکے سایۂ حمایت مین خلق آرام پاتی ہے

بسی بر سر خلق پایندہ دار
ہمیشہ خلق کے سر پر قائم

بتوفیق طاعت دلش زندہ دار
اور توفیق عبادت سے زندہ دل رکھ

برومند دار از درخت امید
اوسکی امید کا درخت پھلا ہوا

سرش سبز و رویش بر حمت سفید
اور سر سبز ہو اور وہ سُرخرو رہے

براہ تکلف مرو سعدیا
اے سعدی تکلف کی راہ چھوڑ

اگر صدق داری بیار و بیا
جو امر صحیح ہو حاضر ہو کے پیش کر

تو منزل شناسی و شہ راہ رو
تو راہ جاننے والا اور بادشاہ راہ چلنے والا ہے

تو حق گوی و خسرو حقائق شنو
تو سچا اور بادشاہ سچ سننے والا ہے

چہ حاجت کہ نہ کرسی آسمان
کیا ضرورت کہ آسمان کی تو کرسیان

نہی زیر پاے قزل ارسلان
مثل قزل ارسلان کے پیر کے نیچے بچھائی جاوین

بگو پاے عزت بر افلاک نہ
تو نہ کہہ کہ عزت کا پیر آسمان کے سر پر رکھے

بگو روی اخلاص بر خاک نہ
کہ اخلاص سے سر خاک پر رکھے یعنے خالص نیت سے عبادت کرے

بطاعت بنہ چہرہ بر آستان
عبادت کے واسطے سر بارگاہ مین جھکائے رہ

کہ انیست سر جادۂ راستان
کہ سچون کی یہی راہ ہے

اگر بندۂ سر برین در بنہ
اگر تجھے بندہ ہونیکا دعوی ہے تو اوس بارگاہ مین

کلاہ خداوندی از سر بنہ
حکومت کا تاج اوتار کے سر جھکا

چو طاعت کنی لبس شاہی مپوش
اگر عبادت کا دعوی ہے تو بادشاہی لباس اتار

چو درویش مخلص بر آور خروش
بلکہ غریب فقیرون کی طرح فریاد کر

کہ پروردگار تو انگر توئی
مالدار کا پرورش کرنے والا تو ہے

توانای درویش پروز توئی
پالنے والا اور طاقت دینے والا درویش کا تو ہی

نہ کشور خدایم نہ فرماندہم
مین نہ بادشاہ اور نہ حاکم ہون

یکی از گدایان این درگہم
بلکہ تیری بارگاہ کا ایک فقیر ہون

چہ بر خیزد از دست و کردار من
میرے ہاتھ سے تو کوئی نیک کام نہین ہو سکتا

مگر دست لطفت شود یار من
ہان اگر تیری رحمت مدد کرے

تو بر خیر و نیکی وہم دسترس
تو ہی نیک عمل پر مجھے قدرت دے

وگرنہ چہ خیر آید از من بکس
نہین تو میری کیا حقیقت ہے جو کسیکے ہاتھ نیکی کر سکون

دعا کن بشب چون گدایان بسوز
رات کو فقیرون کی طرح دعا اور زاری کیا کر

اگر میکنے بادشاہے بروز
اگر تو دن کو بادشاہی کرتا ہے

کمر بستہ گردن کشان بر درت
بڑے بڑے حاکم تیری دروازے پر کمر باندھے کھڑے ہین

تو بر آستان عبادت سرت
اور تو بارگاہ خدا مین عبادت مین مشغول ہو

زہی بندگان را خداوندگار
کیسا اچھا غلام آقا کا ہے

خدا وندر ابندۂ حق گزار
اپنے مالک کا غلام حق ادا کرنیوالا

حکایت

قصہ

یکی دیدم از عرصۂ رود بار
مین نے ایک شخص کو ترائی کے میدان مین دیکھا

کہ پیش آمدم بر پلنگے سوار
کہ میرے آگے شیر پر سوار آیا

چنان ہول زان حال بر من نشست
اوس حال کے دیکھنے سے مین ایسا ڈرا

کہ تر سیدنم پای رفتن بہ بست
کہ مارے ڈر کے ہل نہ سکا

تبسم کنان دست بر لب گرفت
اوسنے مسکرا کے ہونٹھون پر ہاتھ رکھا

کہ سعدی مدار انچہ دیدی شگفت
کہ اے سعدی جو بات دیکھی اس سے تعجب نکر

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ
تو بھی خدا کے حکم سے سر نہ پھیر

کہ گردن نہ پیچد بحکم تو ہیچ
تاکہ تیرے حکم سے کوئی سر نہ پھیرے

چو خسرو بفرمان داور بود
جب بادشاہ خدا کا مطیع ہوتا ہے

خدایش نگہبان و یاور بود
خدا اوسکا نگہبان اور مددگار رہتا ہے

محالست چون دوست دارد ترا
کہ دوست دشمن گذارد ترا

ناممکن ہے جب تجھے چاہتا ہے
تو کیونکر تجھے دشمن کے حوالہ کر دے گا

رہ ایمنست رو از طریقت متاب
بہ نہ گام و کامی کہ داری بیاب

یہی راہ ہے اس سے بھٹک نہین
طریقت مین قائم رہ تب جو مطلب ہوگا برآویگا

نصیحت کسے سودمند آیدش
نصیحت اوس شخص کو فائدہ مند ہے

کہ گفتار سعدی پسند آیدش
جسکو سعدی کا قول پسند ہے

پند دادن کسری ہرمز را

نصیحت کرنا کسری کا ہرمز کو

شنیدم کہ در وقت نزع روان
مین نے سنا ہے کہ مرتے دم

بہرمز چنین گفت نوشیروان
ہرمز سے نوشیروان نے یہ کہا

کہ خاطر نگہدار درویش باش
کہ فقیرون کی خاطر کرتے رہنا

نہ در بند آسایش خویش باش
صرف اپنے آرام ہی کی فکر مین نرہنا

نیاساید اندر دیار تو کس
تیرے ملک مین کبھی کوئی آرام نہ پائے گا

چو آسایش خویش خواہی وبس
اگر تو صرف اپنا آرام چاہے گا

نیاید بنزدیک دانا پسند
عقلمند کبھی یہ بات پسند نکرے گا

شبان خفتہ وگرگ در گوسفند
کہ چرواہا سورہے اور بھیڑیا بکریون کے گلہ مین ہو

بر و پاس درویش محتاج دار
فقیر محتاج کی خاطر کرنا

کہ شاہ از رعیت بود تاج دار
کہ بادشاہ رعیت کے سبب سے حاکم ہوتا ہے

رعیت چو بیخ اند سلطان درخت
بادشاہ درخت ہے رعیت اوسکی جڑ

درخت ای پسر باشد از بیخ سخت
درخت جڑسے مضبوط ہوتا ہے

مکن تا توانی دل خلق ریش
جہانتک ہو سکے خلق کو تکلیف نہ دینا

وگر میکنی میکنی بیخ خویش
اور اگر ستائے گا تو اپنی جڑ کاٹے گا

اگر جادۂ بایدت مستقیم
اگر سیدھی راہ کی تلاش ہے

رہ پارسایان امیدست وبیم
تو پرہیزگارون کا طریقہ ہی مگر اسمین امید اور خوف دونون ہین

گزند کسانش نیاید پسند
وہ شخص کسیکی تکلیف گوارا نکرے گا

کہ ترسد کہ در ملکش آید گزند
جو ملک کے نقصان سے ڈرے گا

وگر در سرشت وی این خوی نیست
اگر اوسکی خلقت مین یہ عادت نہین

دران کشور آسودگی بوی نیست
پھر اوس ملک مین آرام کی بو کہان

اگر پای بندی رضا پیش گیر
اگر تو تعلقات دنیا کا پابند ہی تو خلق کو راضی رکھ

وگر یک سوارہ سر خویش گیر
اور جو تنہا ہے تو جو دل مین آئے کر

فراخی دران مرز و کشور مخواہ
وسعت اوس ملک کو کبھی حاصل نہوگی

کہ دلتنگ بینی رعیت ز شاہ
جہان کی رعایا بادشاہ سے رنجیدہ رہیگی

ز مستکبران دلاور بترس — ازان کو نترسد زداور بترس
بہادر بادشاہون سے ڈر — اور جو خدا سے نہ ڈرتے ہون اونسے بھی ڈر

دگر کشور آباد بیند بخواب — کہ دارد دل اہل کشور خراب
اوس شخص کو ملک کی آبادی خواب مین نظر آئیگی — جو رعایا کے دل کو اوجاڑے گا

خرابی و بدنامی آید ز جور — بزرگان رسند این سخن را بغور
ظلم سے ویرانی اور بدنامی ہوتی ہے — عاقبت اندیش اس بات کو خوب جانتے ہین

رعیت نشاید بہ بیداد کشت — کہ مر سلطنت را پناہند و پشت
رعیت کو ظلم سے مارنا نہ چاہیے — کیونکہ وہ سلطنت کے پناہ اور مددگار ہین

مراعات دہقان کن از بہر خویش — کہ مزدور خوشدل کند کار بیش
اپنی بہتری کے واسطے کسانون پر رعایت کر — کہ رضامند مزدور خوب کام کرتا ہے

مروت نباشد بدی با کسے — کز و نیکوئی دیدہ باشی بسے
اوس شخص کے ساتھ بدی کرنا مروت نہین ہے — جسنے اکثر نیکی کی ہو

پند دادن خسرو شیرویہ را
نصیحت کرنا خسرو کا شیرویہ کو

شنیدم کہ خسرو بشیرویہ گفت — در اندم کہ چشمش ز دیدن بخفت
مین نے سنا ہے کہ خسرو نے شیرویہ سے کہا — جب اوسکی آنکھ دیکھنے سے چھپی یعنے مرتے وقت

بران باش تا ہر چہ نیت کنی — نظر در صلاح رعیت کنی
اپنے ارادہ پر مستعد رہنا — رعیت کی بہتری پر نظر رکھنا

بپیچ ای پسر گردن از عقل و رای — کہ مردم ز دستت نہ پیچند پای
بیٹا عقل و شعور کے خلاف کوئی کام نکرنا — تاکہ آدمی تیری اطاعت سے طلاق نکرین

گر ایزد رعیت ز بیداد گر — کند نام زشتش بگیتی سمر
ظالم سے رعیت دور دور بھاگتی ہے — اور اوسکو جہان مین بدنام کرتی ہے

بسے بر نیاید کہ بنیاد خود — بکند آنکہ بنہاد بنیاد بد
بہت دن نہین گذرتے ہین کہ اپنی جڑ کو — وہ شخص کھودتا ہی جو کہ بری جڑ لگاتا ہی

خرابی کند شیر و شمشیر زن — نہ چندانکہ دود دل پیر زن
شیر اور سپاہی ویران کرتے ہین — مگر ایسا نہین جیسے بڈھی عورتون کی آہ

چراغی کہ بیوہ زنی بر فروخت — بسی دیدہ باشی کہ شہری بسوخت
بیوہ عورتون کی آہ کے چراغ سے — اکثر دیکھا کہ تمام شہر جل گیا

ازان بہرہ ور تر در آفاق کیست — کہ در ملک رانی با نصاف زیست

اوس شخص سے زیادہ نصیبہ ور دنیا مین کون ہے — جسنے حکومت مین انصاف کے ساتھ بسر کی

چو نوبت رسد زینجہان غرتبش — ترحم فرستند بر تربتش

جب دنیا سے اوسکی سفر کی باری ہوتی ہے — تو لوگ اوسکی بخشش کیواسطے دعاے مغفرت پڑھتے ہین

بد و نیک مردم چو مے بگذرند — ہمان بہ کہ نامت بہ نیکی برند

بد اور نیک مردون کا آخر اگرچہ موت ہے — مگر بہتر وہ ہے جو نیک نام ہو

خدا ترس را بر رعیت گمار — کہ معمار ملکست پرہیزگار

خدا سے ڈرنے والے کو رعیت کا حاکم کرنا چاہیے — کہ پرہیزگار ملک کا آباد کرنے والا ہے

بد اندیش تست آن و خونخوار خلق — کہ نفع تو جوید در آزار خلق

وہ ظالم تیرا دشمن ہے — جو خلق کو ستاکر تیرا فائدہ چاہے

ریاست بدست کسانی خطاست — کہ از دست شان دستہا بر خداست

اون شخصون کی حکومت بُری ہے — جسکے واسطے تمام خلق بددعا کرتی ہو

نکو کار پرور نہ بیند بدی — چو بد پروری خصم جان خودی

اچھی کے دشمنی کو جو پرورش کرتا ہو اوسکو بدی نہین پہنچ آتی — جو بد دشمنی کی پرورش کرتا ہے وہ خود اپنی جان کا دشمن ہے

مکافات دشمن بماش مکن — کہ بخشش برآورد بایدز بن

عوض موذی کا فقط سزاے بدی مین اکتفا نکر — بلکہ بالکل اوسکی بنیاد مٹا دینا چاہیے یعنے قتل کر

مکن صبر بر عامل ظلم دوست — کہ از فربہی بایدش کند پوست

عامل ظلم پسند پر ترحم نہ دے — بلکہ ایسے موٹے کی کھال کھنچوا ڈال

سر گرگ باید ہم اول برید — نہ چون گوسفندان و مردم درید

بھیڑیے کو پہلے سے مار ڈالنا چاہیے — نہ جبکہ بھیڑیا آدمیون اور بکریون کو پھاڑ ڈالے

حکایت

قصہ

چہ خوش گفت بازرگان اسیر — چو گردش گرفتند دزدان بتیر

سوداگر قیدی نے کیا اچھی بات کہی — جب ٹھگون نے اوسکو چارطرف سے گھیر لیا

چو مردانگی آید از رہزنان — چہ مردان لشکر چہ خیل زنان

جب ٹھگ مسافرون کو لوٹنین — تو سپاہیون کے ہونے سے فائدہ کیا اور نہ ہونے سے عورتین بہتر

شہنشہ کہ بازرگان را بخست — در خیر بر شہر و لشکر بہ بست

جس بادشاہ نے سوداگرون کو رنج دیا — تو لشکر اور شہر دونون کی بہتری موقوف ہوئی

کے آنجا وگر ہوشمندان روند
عقلمند کب وہان جائین گے
چو آوازۂ رسم بد بشنوند
جہان کی بُری رسمون کا شہرہ سن لین گے

نکو باید نام و نیکی قبول
اگر تو بہتری اور نیکی کی شہرت چاہتا ہے
نکو دار بازارگان و رسول
توسوداگرون اور قاصدون کی خاطر کر

بزرگان مسافر بجان پرورند
بزرگ لوگ مسافرونکی اچھی طرح پرورش کرتے ہین
کہ نام نکوئی بعالم برند
تاکہ اونکو دنیا مین نیک نام مشہور کرین

تبہ گردد آن مملکت عنقریب
وہ سلطنت بہت جلد تباہ ہوگی
کز و خاطر آزردہ آید غریب
جہان سے مسافر رنجیدہ جاے گا

غریب آشنا باش و سیاح دوست
مسافراور سیر کرنے والون کا دوست بنا رہ
کہ سیاح جلاب نام نکوست
کہ سیاح نیک نام مشہور کرنے والا ہے

نکو دار ضیف و مسافر عزیز
مہمان اور مسافر کو دوست رکھ
وز آسیب شان پرحذر باش نیز
اور ہمیشہ اونکے نقصا نونسے ڈرتا رہ

زبیگانہ پرہیز کردن نکوست
غیرون سے پرہیز کرنا بہتر ہے
کہ دشمن توان بود در زی دوست
ممکن ہے کہ دوست کے بھیس مین دشمن ہو

قدیمان خود را مپفرائے قدر
پُرانے ملازمون کی عزت زیادہ کر
کہ ہرگز نیاید ز پروردہ غدر
کہ پرورش یافتہ سے بوفائی نہو گی

چو خدمت گزاریت گردد کہن
جب تیرا خدمتگار بڈھا ہوجاے
حق سالیانش فراموش مکن
تو اوسکا وظیفۂ سابقہ موقوف نکر

گر اورا بہرم دست خدمت ببست
اگرچہ اوسکو بڑھاپے نے خدمت سے معذور کردیا
ترا بر کرم ہمچنان دست ہست
مگر تیرے کرم پر اوسی طرح قدرت ہے

حکایت
قصہ

شنیدم کہ شاپور دم در کشید
مین نے سنا ہے کہ شاپور چپ رہا اپنے کچھ عذر نہ کیا
چو خسرو بر اسمش قلم در کشید
جب بادشاہ نے اوسکا نام کاٹ دیا اپنے موقوف کردیا

چو شد حالش از بینوائی تباہ
جب محتاجی سے اوس کا حال تباہ ہوا
بنشست اینحکایت بنزدیک شاہ
تو اوسنے بادشاہ کو یہ بات لکھی یعنی عرضی دی

کہ ای شاہ آفاق گستر بعدل
کہ اے بادشاہ زمانہ کو عدل سے آباد کرنیوالے
اگر من نماندم تو مانی بفضل
اگرچہ مین نہ رہا رہو اگر تیری نعمت ہمیشہ خدا کے فضل کرم سے برقرار

چو بذلِ تو کردم جوانی خویش
جب مین نے اپنی جوانی تیرے یہان بسر کی
بہنگام پیری مرانم زپیش
تو ضعیفی مین مجھے اپنے یہانسے نہ نکال

غریبی کہ پُر فتنہ باشد سرش
جو مسافر مفسد ہو
میازار و بیرون کن از کشورش
اوسکو دُکھ ندے اور اپنے ملک سے نکالدے

تو گر خشم بردی نہ رانی رواست
تو اگر اوسپر غصہ کرے گا تو کچھ حرج نہین
کہ خود خوی بد دشمنش در قفاست
اوسکے پیچھے لگی ہے

وگر پارسی باشدش زاد و بوم
اور اگر پارس اوسکی پیدایش کی جگہ ہو
بصنعاش مفرست و سقلاب و روم
اوسکو صنعا اور سقلاب اور روم مین نہ بھیج

ہم آنجا امانش مدہ تا بجاست
صنعا وغیرہ مین نہ بھیج بلکہ قتل کر
نشاید بلا بر دگر گس گماشت
اپنی بلا اورون پر نہ ڈالنا چاہیے

کہ گویند برگشتہ باد آن زمین
اسواسطے کہ لوگ بددعا کرینگے کہ وہ ملک ویران ہو
کز و مردم آیند بیرون چنین
جہانسے ایسے مفسد نکالے جاتے ہین

عمل گر دہی مرد منعم شناس
اگر کام دینا چاہے تو مالدار کو سمجھ کر دے
کہ مفلس ندارد ز سلطان ہراس
کہ مفلس کو بادشاہ سے کچھ خوف نہین ہوتا

چو مفلس فرو برد گردن بدوش
جب مفلس نے سر گریبان مین لٹکایا یعنے مجبور ہوا
از و بر نیاید دگر جز خروش
اوس سے سوائے رونے کے اور کچھ نہو گا

چو مشرف و دوست از امانت بداشت
جب دارروغہ نے دونون ہاتھ امانت سے اوٹھا لیے خزانچی کی
بباید بر و ناظرے بر گماشت
تو اوسپر ایک نگہبان مقرر کرنا چاہیے

ور و نیز در ساخت با خاطرش
اور جو وہ بھی اوس کے ساتھ مل گیا
ز مشرف عمل برکن و ناظرش
مشرف اور ناظر دونون کو موقوف کرنا چاہیے

خدا ترس باید امانت گزار
امانت دار یعنے خزانچی ایسا شخص چاہیے جو خدا ترس ہو
امین کز تو ترسد امینش مدار
جو امین تجھ سے ڈرتا ہو اوسکو خزانچی نہ بنا

بیفشان و بشمار عاقل نشین
فہمیدگی اور ہوشیاری اور عقلمند پنے ملکرانی کر
کہ از صد یکے را نہ بینی امین
جبکہ سو مین ایک بھی امانت دار نہین ملتا

دو ہمجنس دیرینہ را ہم قلم
دو ہم قوم اور ہم پیشہ کو
نباید فرستاد یک جا بہم
ساتھ ساتھ ایک جگہ نہ بھیجنا چاہیے

چہ دانی کہ ہمدست گردند و یار
کیا معلوم کہ آپسمین شریک ہو جائین
یکی دزد باشد یکی پردہ دار
ایک چور ہو اور ایک چھپانے والا

چو دزدان بہم باک دارند و بیم
جب چور بسبب مخالفت کے آپس مین خوف کرینگے

یکے را کہ معزول کردی ز جاہ
ایک شخص کو جب عہدے سے معزول کیا

برآوردن کام امیدوار
امیدوارون کے کام نکال دینا

نویسندہ را کن ستون عمل
ماہر فن علم کو محاسب اپنا مقرر کر

بفرمان بران برشہ داد گر
بادشاہ عادل کو چاہیے کہ تابعدار و پنر

گہش میزند تا شود دردناک
کبھی مارتا ہے تاکہ تکلیف ہو

چو نرمی کنی خصم گردد دلیر
اگر بالکل ملائم ہو جاے گا تو دشمن دلیر ہو گا

درشتی و نرمی بہم در بہ است
سختی اور نرمی اعتدال پر بہتر ہے

جوانمرد خوش خلق و بخشندہ باش
جوانمرد اور خوشخوے اور بخشندہ و الا رہ

چو یاد آیدت عہد شاہان پیش
جب تجھے اگلے زمانہ کے بادشاہونکا زمانہ یاد آوے

نیامد کسی اندر جہان کو بماند
کوئی نہین پیدا ہوا جو ہمیشہ رہا

نمرد آنکہ ماند پس از وی بجاے
جسکے بعد یادگار ہو وہ ہمیشہ زندہ ہے

ہر آنکو نماند از پسش یادگار
جسکے بعد کوئی یادگار نرہے

وگر رفت و ایثار و خیرش نماند
جسکے مرنے کے بعد خیرات اور نیک کام نرہے

رود در میان کاروان سلیم
تو انہین سے قافلہ سلامت نکل جائیگا

چو چندی برآید بہ بخشش گناہ
تھوڑے دن بعد اوسکا قصور معاف کرنا چاہیے

بہ از قید بندی شکستن ہزار
ہزار قیدی چھوڑنے سے بہتر ہے

نیفتد نبرد طناب اہل
اوس سے ہرگز لغزش نہوگی کہ موجب قطع امید ہو

پدر وار خشم آورد بر پسر
اس طرح خفا ہو کر جیسے باپ بیٹے پر

گہش میکند آبش از دیدہ پاک
کبھی اوسکی آنکھوںسے آنسو پونچھتا ہے

وگر خشم گیری شوند از تو سیر
اور اگر بدمزاج ہے تو لوگ تجھ سے مایوس ہونگے

چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است
جیسو فصاد کہ فصد بھی کھولتا ہے اور مرہم بھی لگاتا ہے

چو حق بر تو پاشد تو بر خلق پاش
جب خدا تجھے دے تو خلق کو دے

ہمین نقش بر خوان پس از عہد خویش
یہی بات اپنے زمانہ کے بعد بھی جان لے

مگر آن کز و نام نیکو بماند
مگر وہ شخص جسکا نیک نام رہگیا

پل و مسجد و خان و مہمانسرائے
پل اور مسجد اور لنگرخانہ اور سرا

درخت وجودش نیاورد بار
گویا اوسکے جسم کا درخت نہین پھلا

نشاید پس مرگش الحمد خواند
اوسکے مرنیکے بعد اوسپر فاتحہ نہ پڑھنا چاہیے

چو خواہی کہ نامت بود در جہان — مکن نام نیک بزرگان نہان
اگر تو جہان مین ناموری چاہتا ہے — بزرگون کے نیک نام کو پوشیدہ نکر

ہمین کام و ناز طرب داشتند — بآخر بر فتند و بگذاشتند
وہ بھی تیری طرحسے بامراد اور خوش تھے — آخر کو گذر گئے اور سب چھوڑ دیا

یکے نام نیکو ببرد از جہان — یکے رسم بد ماند از جاودان
ایک جہان سے نیک نامی اپنے ساتھ لیگیا — ایک رسم بد اپنے بعد ہمیشہ کو چھوڑ گیا

بسمع رضا مشنو ایذا می کسی — وگر گفتہ آید بغورش برسی
جب کوئی شخص کسی کا عیب تجھسے بیان کرے تو خوش نہو — بلکہ اوسپر غور کرکہ وہ حسد سے تو نہین کہتا ہے

گنہگار را عذر نسیان بنہ — چو زنہار خواہند زنہار دہ
گنہگار کا عذر قبول کر — جو پناہ مانگے اوسے پناہ دے

گر آید گنہگار سے اندر پناہ — نہ شرط ست کشتن باول گناہ
اگر کوئی گنہگار معافی مانگے — تو اوسے پہلے گناہ مین مارنا بیفائدہ ہے

چو بارے بگفتند نشنید پند — وگر گوشمالش بزندان و بند
جب ایک بار سمجھانے سے نہ مانے — دوبارہ قید سے گوشمالی کرنا چاہیے

وگر بند و پندش نیاید بکار — درخت خبیثست بیخش برار
اور اگر سمجھانا اور قید کرنا بھی کام نہ آے — تو وہ درخت بد ہے اوسکو جڑ سے نکال ڈال

چو خشم آیدت بر گناہ کسے — تامل کنش در عقوبت بسے
اگر تجھے کسیکی خطا پر غصہ آے — تو خوب سنبھل کے سزا دے

کہ سہلست لعل بدخشان شکست — شکستہ نباید دگر بار بست
کہ لعل بدخشان کا توڑنا تو آسان ہے — مگر ٹوٹا ہوا پھر کبھی جوڑ نہین سکتا

صوابست پیش از کشش بند کرد — کہ نتوان سر رشتہ پیوند کرد
قتل کرنے سے پہلے قید کرنا بہتر ہے — کیونکہ سر کاٹ کے پھر جوڑ نہین سکتا

حکایت در تدبیر بادشاہان و تاخیر کردن در سیاست

ذکر بادشاہون کی تدبیر اور تاخیر سزا کے بیان مین

زدریاے عمان برآمد کسے — سفر کردہ ہامون و دریا بسے
دریاے عمان سے ایک شخص آیا — جسنے جنگل اور دریا کا خوب سفر کیا تھا

عرب دیدہ و ترک و تاجیک و روم — ز ہر جنس در نفس پاکش علوم
عرب بکھا تھا اور ترک اور تاجیک اور روم — ہر فن کو خوب جانتا تھا

جهان گشتهٔ و دانش اندوخته — سفر کردهٔ و صحبت آموخته
سیاح اور عقلمند — تجربہ کار اور صحبت یافتہ یعنے تمیزدار
بهیکل قوی چون تناور درخت — ولیکن فرومانده بی برگ سخت
جسم زبردست اور مضبوط جیسے موٹا درخت — لیکن عاجزی سے سخت پریشان
دو صد رقعه بالا بهم دوخته — زحرّاقی و درمیان سوخته
تلے اوپر دوسو پیوند سے ہوے تھے — گرمی سے دل جل رہا تھا
بشهرے در آمد ز دریا کنار — بزرگی دران ناحیت شهریار
دریا کے کنارے سے ایک شہر مین آیا — وہان ایک بزرگ بادشاہ تھا
که طبع نکونامی اندیش داشت — سر عجز بر پای درویش داشت
جسکے دل مین نیک نامی کا خیال بیٹھا تھا — عاجزی سے فقیرون کے پیر چومتا تھا
بشستند خدمتگاران شاه — سر و تن بحمامش از گرد راه
بادشاہ کے خدمتگارون نے — سیاح کا تن اور سر گرد راہ سے دھویا
چو برآستان ملک سر نهاد — ستایش کنان دست بر بر نهاد
جب وہ سیاح بادشاہ کی بارگاہ مین آیا — تعریف کرکے ہاتھ سینہ پر رکھا یعنے سلام کیا
در آمد بایوان شاهنشهی — که بخت جوان باد دولت رهی
بادشاہی محل مین دعا دیتا ہوا آیا — کہ تیرا نصیب جوان اور دولت غلام رہے
شهنشاه گفت از کجا آمدی — چه بودت که نزدیک ما آمدی
بادشاہ نے پوچھا تو کہان سے آیا ہے — تیرا کیا کام تھا جو میرے پاس آیا
چه دیدی درین کشور از خوب و زشت — بگو اے نکونام نیکو سرشت
تونے اس ملک مین کیا کیا اچھی اور بری باتین دیکھین — اے نیکنام و نیک ذات مجھسے بتا
بگفت ای خداوند روی زمین — که بخت جوان باد و دولت قرین
کہا اے ملک کے مالک — تیرا نصیب جوان اور دولت پاس رہے
نرفتم درین مملکت منزلے — کز آسیب آزرده دیدم دلے
اس سلطنت مین ایسی کسی منزل کی سیر نہین کی — جہان کسیکو تکلیف سے رنجیدہ پایا ہو
ندیدم کسے سرگران از شراب — مگر هم خرابات دیدم خراب
کسیکو مست شراب سے نہین پایا — مگر شراب خانہ ہی کو ویران پایا
ملک را همین ملک پیرایه بس — که راضی نگردد بآزار کس
بادشاہ کیواسطے بہی طریقہ عمدہ ہے — کہ کسیکی تکلیف گوارا نکرے

سخن گفت و دامان گوہر فشاند
باتین کیا کرتا تھا گویا کہ مُنہ سے موتی جھڑتے تھے

بنطقی کہ شاہ آستین برفشاند
ایسے لہجہ سے کہ بادشاہ خوش ہوکے اوسکی تعریف کرنیلگا

پسند آمدش حُسن گفتار مرد
بادشاہ کو اوسکی اچھی باتین پسند آئین

بنزد خود ش خواند و اکرام کرد
اپنے پاس بلاکر خاطر کی

زرش داد و گوہر بشکر قدوم
بادشاہ نے اوسکو روپیہ اور موتی عنایت کیے اور آنیکا شکریہ ادا کیا

بپرسید ش از گوہر و زاد و بوم
اوسکی اہل اور ملک کا حال پوچھا

بگفت انچہ پرسیدش از سر گذشت
اوسنے جو حال پوچھا تھا بیان کیا

بقربت ز دیگر کسان در گذشت
رتبہ مین اور لوگون سے سبقت لیگیا

ملک با دل خویشتن رای زد
بادشاہ اپنے دل مین سوچا

کہ دستور ملک ا ینچنینی سزد
کہ وزیر ملک کا ایسا ہی شخص ہونا چاہیے

ولیکن بتدریج تا انجمن
مگر رفتہ رفتہ تاکہ اہل مجلس

بسستی نخندند بر رای من
میری سست کم عقل پر نہ ہنسین

بعقلش بباید نخست آزمود
عقل سے پہلے آزما لینا چاہیے

بقدر ہنر پایگاہش فزود
ہنر کے موافق اوسکا مرتبہ بڑھانا چاہیے

بر د بر دل از جور غم بارہا
دل مین آخر کو پشیمان ہوتا ہے

کہ نا آزمودہ کند کارہا
جو بغیر آزمائے کام کرتا ہے

چو قاضی بفکرت نویسد سجل
جب قاضی فکر سے عمدہ فیصلہ لکھے گا

نگردد ز دستار بندان خجل
کبھی عالمون سے شرمندہ نہو گا

نظر کن چو سوفار داری بشست
جب چلہ ہاتھ مین ہو تبھی سوچنا چاہیے

نہ انگہ کہ پرتاب کردی ز دست
نہ جب کہ ہاتھ سے چھوڑ دیا جاے

چو یوسف کسی در صلاح و تمیز
یوسف ایسا ہی نیک اور تمیز دار ہو

بیک سال باید کہ گردد عزیز
تو اوسکو بھی وزیر ہونے مین ایک سال چاہیے

بایام تا بر نیاید بسے
جبتک ایک زمانہ آزمایش مین نہین گذرتا

نشاید رسیدن بغور کسے
کسی شخص کا حال معلوم نہین ہوتا

ز ہر نوع اخلاق او کشف کرد
ہر طرح سے اوسکی عادتین دریافت کین

خرد مند و پاکیزہ دین بود مرد
عقلمند اور صاف آدمی تھا

نکو سیرتش دید و روشن قیاس
اوسکی سب عادتین نیک دیکھین اور عقلمند

سخن سنج و مقدار مردم شناس
اور خوش بیان اور آدمیون کا قدر دان پایا

برای از بزرگان بهش دید و بیش
جب عقل مین بزرگون سے بھی زیادہ اوسکو دیکھا
نشاندش زبر دست دستور خویش
تو وزیر اعظم اپنا اوسکو مقرر کیا

چنان حکمت و معرفت کار بست
اوسنے ایسی عقلمندی اور دانائی سے کام کیا
که در امر و نهیش درونی نخست
که اوسکی حکومت مین کسیکو رخنہ نہ پہونچا

در آورد ملکے بزیر قلم
تمام ملک کو تابع کر لیا
کز و بر وجودے نیامد ملام
کیونکہ اوس سے کسیکو رنج نہ پہونچا تھا

زبان همه حرف گیران ببست
عیب گیرون کی زبان بند ہو گئی
که حرفی بدش بر نیامد ز دست
کیونکہ کوئی بڑی بات اوسکے قلم سے نہ نکلی

حسودے که یک جو خیانت ندید
اوسکے دشمن نے جب جو بھر بھی خیانت نہ پائی
بکارش نیامد جو گندم بلید
سوائے گیہون کیطرح چلنے کے اوسکا کچھ بس نہ چلا

ز روشن دلی ملک پر تو گرفت
وزیر کہن را غلم نو گرفت
اوسکی عقلمندی سے تمام ملک سرسبز ہو گیا
پرانے وزیر کو نیا غلم پیدا ہوا

ندید آن خرد مند راز خنه
که در وی تواند زدن طعنه
اوس عقلمند مین ایسا کوئی عیب نہین دیکھا
کہ اوسپر عیب رکھ سکتا

امین و بداندیش طشتند و مور
نشاید در و رخنه کردن بزور
امانت دار اور دشمن مثل طشت اور چیونٹی کے ہین
جو طشت مین زور سے سوراخ نہین کر سکتی

ملک را دو خورشید طلعت غلام
بسر بر کمر بسته بودی مدام
بادشاہ کے دو غلام نہایت خوبصورت تھے
جو خدمت کیواسطے ہمیشہ کمر باندھے رہتے

دو پاکیزه پیکر چو حور و پری
چو خورشید و مه از سه دیگر بری
دونو حور اور پری کی صورت
سورج اور چاند سا مکھڑا جنکی برابر تیسرے نہیں ہوا

دو صورت که گفتی یکی نیست بیش
نموده در آئینه همتای خویش
دیکھنے مین صورتین یکسان کوئی کم نہ زیادہ
جیسے آئینہ مین صورت یکسان معلوم ہوتی ہے

سخنهای دانای شیرین سخن
گرفت اندران هر دو شمشاد بن
عقلمند شیرین کلام کی باتون نے
دونون سرو قد کے دل مین بھی اثر کیا

چو دیدند کاوصاف خلقش نکوست
بطبعش هوا خواه گشتند و دوست
جب دیکھا کہ اوسکی خو اور عادتین عمدہ ہین
دل سے اوسکے رفیق اور دوست ہو گئے

در و هم اثر کرد میل بشر
نه میلی چو کوتاه بینان بشر
اوسکے دل مین بھی محبت نے اثر کیا
ایسی محبت نہین جو ناعاقبت اندیشون کیطرح بد ہو

از آسایش انگہ خبر داشتی — کہ در روی ایشان نظر داشتی
اوسکو اوسوقت آرام ملتا — جب اونکی صورت دیکھ لیتا
چو خواہی کہ قدرت بماند بلند — دل نیخواجہ در سادہ رویان مبند
اگر اپنی قدر اور عزت زیادہ چاہتا ہے — تو خوبصورتون کی محبت سے باز آ
وگر خود نباشد غرض درمیان — حذر کن کہ دارد بہیبت زیان
اگرچہ درمیان مین کسی طرح کی غرض نہو — تو بھی ڈرنا چاہیے کہ اوسمین خوف اور نقصان ہے
وزیر اندرین سمت راہ برد — بخبث این حکایت بر شاہ برد
پہلے وزیر کو بھی کچھ اسکی خبر ہوئی — اوسنے بدی کے ساتھ بادشاہ سے یہ ذکر کیا
کہ این را ندانم نہم چہ خوانند کیست — نخواہد بسامان درین ملک زیست
کہ اسکو مین نہین جانتا کہ کیا نام اور کون ہی — اوسکا ایسی عزت کے ساتھ اس ملک مین رہنا نہین چاہیے
شنیدم کہ ہابند گانش سرست — خیانت پسندست و شہوت پرست
مین نے سنا ہی کہ تیرے غلامون سے لگاؤ ہی — چوری کرنے والا اور شہوت پرست ہے
سفر کردگان لا ابالی زیند — کہ پروردۂ ملک و دولت نیند
مسافر بیفکری سے بسر کرتے ہین — اسوجہ سے کہ وہ اس ملک کی دولت کے پالے ہوے نہین ہین
نشاید چنین خیرہ روے تباہ — کہ بدنامی آرد در ایوان شاہ
ایسے شوخ اور بدکار کا رکھنا مناسب نہین — جو کہ بارگاہ شاہی کو بدنام کرے
مگر نعمت شہ فراموش کنم — کہ بینم تباہی و خامش کنم
کیا مین بادشاہ کی نعمتون کو بھولجاؤن — کہ رسوائی دیکھ کر چکا ہو رہون
بہ پندار نتوان سخن گفت زود — نگفتم ترا تا یقینم نبود
صرف گمان کرکے جلد کہدینا اچھا نہین — مین نے نہین کہا جبتک بالکل یقین نہ کرلیا
ز فرمانبرانم کسے گوش داشت — کز نیان دو مکتب در آغوش داشت
میرے نوکرون مین سے ایک شخص واقف تھا — کہ وہ انمین سے ایک کو گلے لگائے تھا
من این گفتم اکنون ملک راست رای — چنان کز مودم تو نیز آزماے
مین نے کہدیا اب بادشاہ کو اختیار ہی — جیسا مین نے آزمایا تو بھی آزما
بنا خوبتر صورتے شرح داد — کہ بد مرد را نیک روزی مباد
وزیر نے اسطرح بنا کر بات بیان کی — کہ بد آدمی کو خدا نیک روزی نکرے
بد اندیش بر خرده چون دست یافت — درون بزرگان بآتش بتافت
دشمن عیب پر جب سر ہو جاتا ہے — بزرگون کا دل غصہ سے جلنے لگتا ہی

بخرده توان آتش افروختن — پس انگہ درخت کہن سوختن
چنگاری سے آگ سُلگا کے — پھر بڑا پُرانا درخت بھی جلا سکتے ہین

ملک را چنان گرم کرد این خبر — کہ جوشش برآمد جو منجل بسر
بادشاہ اس خبر کے سننے سے ایسا گرم ہوا — غصہ سے ہنسیہ کیطرح اوسکا سر کانپنے کو مستعد ہوا

غضب دست در خون درویش داشت — ولیکن سکون دست در پیش داشت
غصہ سے فقیر کے خون مین ہاتھ ڈبونا چاہتا تھا — مگر تامل نے اوسے پھر روک لیا

کہ پروردہ کشتن نہ مردی بود — ستم در پے داد سردی بود
کہ پرورش کیے ہوے کو مارنا مردی نہین — انصاف کے بعد ظلم بالکل بے لطف ہے

میازار پروردۂ خویشتن — چو تیر تو دارد بہ تیرش مزن
اپنے پالے ہوے کو مت ستا — جو تیری پناہ مین آئے اوسے تیر نمار

بہ نعمت نبایست پروردنش — چو خواہی بہ بیداد خون خوردنش
نعمت سے پہلے اوسکو پرورش کرنا نہ چاہیے — جسکو ظلم سے قتل کرنا ہو

از و تا ہنرہا یقینت نشد — در ایوان شاہی قرینت نشد
جبتک اوسکے ہنرون کا یقین نہ ہو گیا — بارگاہ شاہی مین اوسکا دخل نہین ہوا

کنون تا یقینت نگردد گناہ — بگفتار دشمن گزندش مخواہ
اب بھی جبتک اوسکے گناہ کا یقین نہو لے — دشمن کے کہنے سے تکلیف دینا اچھا نہین

ملک در دل این راز پوشیدہ داشت — کہ قول حکیمان نیوشیدہ داشت
بادشاہ اپنے دلمین یہ بھید پوشیدہ رکھتا تھا — کیونکہ اوسنے حکیمون کا قول سنا تھا

دلستای خردمند زندان راز — چو گفتی نیاید بزنجیر باز
انسان کا دل بھید کا قید خانہ ہے — جب کہدیا پھر نہین قید ہو سکتا

نظر کرد پوشیدہ در کار مرد — خلل دید در رای ہشیار مرد
پوشیدہ مرد کا کام دیکھا — تو ہشیار مرد کی عقل مین خلل پایا

کہ ناگہ نظر زی یکی بندہ کرد — پر از چہرہ در زیر لب خندہ کرد
کہ اوسنے ایکبار گی ایک غلام کی طرف دیکھا — پر چہرہ نے مسکرا دیا

دو کس را کہ باشد بہم جان و ہوش — حکایت کنانند و ایشان خموش
دو آدمی جو یکجان دو قالب ہوتے ہین — وہ بطرح باتین کرلیتے ہین کہ ہونٹونکو خبر نہین ہوتی

تو دانی کہ صاحب نظر زیر زیر — نگردد چو مستقی از دجلہ سیر
کچھ خبر ہو کہ عاشق نیچی نظر سے آسودہ نہین ہوتا — جیسے جلندھر والا دریا سے

ملک را گمان بدی راست شد — بسود ابرو خشمگین خواست شد
بادشاہ کا گمان بد راست ہوگیا — سود یہ سے اوسپر غصہ ہوا
ہم از حسن تدبیر و رای تمام — بآہستگی گفتش ای نیکنام
اچھی تدبیر سے بڑی عقلمندی کے ساتھ — آہستہ سے اوس سے کہا اے نیکنام
ترا من خردمند پنداشتم — بر اسرار ملکت امین داشتم
تجھ کو مین عقلمند جانتا تھا — اسیواسطے راز ملک کا امانت دار کیا
گمان برد مست زیرک و هوشمند — ندانستمت خیرهٔ ناپسند
مین نے تجھ کو ہوشیار اور عقلمند جانا تھا — شوخ اور نالائق نہین سمجھا تھا
چنین مرتفع پایه جائی تو نیست — گناه از من آمد خطائی تو نیست
ایسا بلند مرتبہ تیرے لائق نہ تھا — مجھ سے سہو ہوا تیری کچھ خطا نہین
که چون بدگهر پرورم لاجرم — خیانت روا دارد م در حرم
کہ اگر مین نالائق کی پرورش کردن — تو گویا حرم مین خود چوری روا رکھون
برآورد سر مرد بسیار دان — چنین گفت با خسرو کاردان
مرد عقلمند نے سر اوٹھایا — اور بادشاہ عقلمند سے یہ کہا
مرا چون بود دامن از جرم پاک — نیاید ز خبث بداندیش باک
اگر میرا دامن گناہ کے دھبے سے پاک ہو — تو مجھے دشمن کی بدی کا کچھ خوف نہین
بخاطر برم هرگز این ظن نرفت — ندانم که گفت اینچه بر من نرفت
میرے دل مین کبھی یہ گمان بھی نہین ہوا — نہین معلوم کہ کسینے کیا کہا جسکا مجھے خیال بھی نہین
شهنشه برآشفت کانیک وزیر — تعلل مبندیش و حجت مگیر
بادشاہ نے غصہ ہوکر کہا کہ اب اے وزیر — تیرا بہانہ اور دلیل بیکار ہے
تبسم کنان دست بر لب گرفت — کز و هر چه گوید نباید شگفت
اوسنے ہنس کے ہاتھ ہونٹو پر رکھا — کہ اوسنے جو کچھ کہا ہو تعجب نہین
حسودی که بیند بجای خودم — کجا بر زبان آورد جز بدم
جو دشمن مجھے اپنی جگہ پر دیکھے گا — برائی کے سوا کبھی مجھے یاد نکریگا
من آنساعت انگاشتم دشمنش — که بنشاند شه زیر دست منش
مینے اوسیوقت اوسکو دشمن جان لیا تھا — جبکہ بادشاہ نے مجھ سے نیچے بٹھایا
چو سلطان فضیلت نهد بر سریم — نداند که دشمن بود در پسیم
جب بادشاہ نے مجھے اوسپر عزت دی — کیا نہین جانتا ہی کہ وہ دشمن میرے پیچھے لگا

مرا تا قیامت نگیرد بدو دست
میرا قیامت تک کبھی دوست نہوگا
چو بیند کہ در عز من دل او دست
جب جان لیگا کہ میری عزت اسکی ذلت کا باعث ہو

برنیت بگویم حدیثی درست
اسی بات پر مین ایک ذکر کرتا ہون
اگر گوش با بندہ داری نخست
اگر آپ میری طرف مخاطب ہون

مثل
کہاوت

مرا بلیس را دید شخصے بخواب
شیطان کو ایک شخص نے خواب مین دیکھا
بقامت صنوبر بروی آفتاب
سرو سا قد سورج سا منھ چمکتا ہوا

نظر کرد و گفت اے نظیر قمر
دیکھکر کہا واہ یہ چاندسی صورت
ندارند خلق از جمالت خبر
خلق اس جمال سے واقف نہین

ترا سہمگین روے پنداشتند
تیری صورت خوفناک جانتے ہین
بگرما بہ در زشت بنگاشتند
حمام مین بگاڑکر لکھتے ہین

بخندید و گفت آن نہ شکل منست
اوسنے ہنس کے جواب دیا وہ میری صورت نہین
ولیکن قلم در کف دشمنست
مگر ان دشمن کے ہاتھ مین قلم ہی جیسا چاہے بگاڑے

برانداختم بیخ شان از بہشت
اونکی جڑکو مین نے بہشت سے اوکھیڑا
کنونم بکین مے نگارند زشت
اب مجھکو لوگ دشمنی سے منحوس سمجھتے ہین

مرا ہمچنین نام نیک ست لیک
مین بھی اسی طرح سے نیک نام ہون
زعلت نگوید بداندیش نیک
مگر حسد سے کبھی دشمن نیک نہ کہے گا

وزیر یکہ جاہ من آبش بریخت
میری سب جس وزیر کی آبرو گئی
بفر سنگ باید ز مکرش گریخت
اوسکے مکر سے دور دور بھاگنا چاہیے

ولیکن نیندیشم از خشم شاہ
مگر مجھے بادشاہ کے غصہ سے کچھ ڈر نہین
دلاور بود در سخن بے گناہ
بیگناہ جواب دینے مین تیز ہوتا ہے

چو حرفم برآید درست از قلم
جب میرے قلم سے عمدہ حرف نکلتے ہین
مرا از ہمہ حرفگیران چہ غم
تو مجھکو عیب پکڑنے والون کا کچھ ڈر نہین

نیاورد عامل غشی اندر میان
جس عامل نے خیانت نہ کی ہو
نیندیشد از رفع دیوانیان
تو محصلون کی جانچ کا اوسے کیا ڈر ہے

اگر محتسب گردد آنرا غمست
اگر محتسب پھرتا ہو تو اوسکو ڈرنا چاہیے
کہ سنگ ترازوی بارش کمست
جسکے بانٹ وزن مین کم ہون

ملک در سخن گفتنش خیره ماند
بادشاہ اوسکی باتون سے حیران ہوگیا

سرِ دست فرماندہے برفشاند
اور حکومت کی راہ سے اوسپر اور غصہ ہوا

کہ مجرم بزرق وزبان آوری
کہ گناہگار حیلہ اور چرب زبانی سے

زجرمی کہ داردنگردد بری
کیے ہوے گناہ سے بچ نہین سکتا

زخصمت ہمانا کہ نشنیدہ ام
صرف تیرے دشمن ہی سے مین نے نہین سنا

نہ آخر بچشم خودت دیدہ ام
بلکہ آخر کو اپنے اپنی آنکھ سے بھی دیکھا ہی

کزین زمرۂ خلق دربارگاہ
کہ اس بارگاہ کے خلق سے جو حاضر ہوئی ہے

نمی باشدت جز دراینان نگاہ
سوے ان غلامون کے تیری اور کسی طرف نگاہ ہی نہین پڑتی

بخندید مردِ سخنگوے وگفت
مرد دانا نے ہنسکر یہ جواب دیا

حقست این سخن حق نشاید نہفت
کہ ہان یہ بات سچ ہے سچ چھپانا نچاہیے

درین نکتہ ہست گر بشنوی
اسمین ایک مصلحت ہے آپ سن لیجیے

کہ حکمت روان بادو دولت قوی
کہ تیرا حکم جاری اور اقبال زبردست ہو

نہ بیند کہ درویش بیدستگاہ
سب جانتے اور سمجھتے ہین کہ مفلس فقیر

بحسرت کند در توانگر نگاہ
کس حسرت سے مالدار کی طرف دیکھتا ہی

مرا دستگاہ جوانی برفت
میری جوانی کی قوت زائل ہوگئی

بلہو ولعب زندگانی برفت
کھیل کود مین زندگی بسر ہوگئی

زدیدار اینان ندارم شکیب
ان غلامون کے دیکھے بغیر مجھے صبر نہین آتا

کہ سرمایہ داران حسن اندوزیب
کہ حسن اور زینت مین مالدار ہین

مرا ہمچنین چہرہ گلفام بود
میرا بھی کبھی ایسا چہرہ گلاب سا تھا

بلورینم از خوبی اندام بود
خوبصورتی سے بدن بلور کی طرح چمکتا تھا

درِ غا تیم رشت باید کفن
افسوس اب میرا کفن تیار ہونا چاہیے

کہ موم چو پنبہ است دوو کم بدن
کیونکہ بال گالہ ہوے اور بدن ٹکلہ سا

مرا ہمچنین جعد شبرنگ بود
میرے بھی ایسے گھونگریالے بال سیاہ تھے

قبا در برازنازکی تنگ بود
نزاکت سے لباس جسم مین تنگ تھا

دورشتہ درم در دہان داشت جای
موتیون کی دو لڑیان اسطرح میرے مُنہ مین تھین

چو دیوار ملی زخشت سیمین بپای
جیسے چاندی کی دیوار بنی ہوئی ہے

کنونم نگہ کن بوقت سخن
اب بات کرتے وقت ملاحظہ کر

بیفتاد یک یک جو جسر کہن
کہ ایک ایک پرانے پل کی طرح گر پڑے

دریغ اینان بحسرت چرا نگرم — که عمر تلف کرده یاد آورم
پس اب انکو حسرت سے کیونکر نہ دیکھون — کہ عمر برباد گئی مجکو یاد آتی ہی

برفت از من آن روزہای عزیز — بپایان رسد ناگہ این روزنیز
جبکہ میرے وہ پیارے دن گذر گئے — تو آخر یہ دن بھی گذر جائیگا

چو دانشور این دُرِ معنی بسفت — بگفت این کزان بہ مجالست گفت
جب عقلمند نے یہ بات موتیون کی طرح پروئی — اس خوبی سے کہا کہ اس سے عمدہ کہنا دشوار ہی

درارکان دولت نگہ کرد شاہ — کزین خوبتر لفظ و معنے مخواہ
جو لوگ موجود تھے اونکی طرف بادشاہ نے دیکھکے کہا — کہ اس سے بہتر کوئی بات کہہ سکیگا

کسی را نظر سوی شاہد رواست — کہ داند بدین شاہدی عذر خواست
ایسا شخص معشوق کو گھور سکتا ہے — جو اس خوبی سے عذر کر سکتا ہو

بہ عقل ار نہ آہستگی کرد مے — بگفتار خصمش بیازرد مے
اگر عقلمندی سے مین ٹھہر نہ جاتا — اور اوسکے دشمن کے کہنے سے اوسکو تکلیف دیتا

بہ تندی سبک دست بردن بہ تیغ — بدندان گزد پشت دست دریغ
جلدی سے تلوار نکال کر مارنے سے — ہمیشہ کے واسطے افسوس کرنا پڑتا ہے

صوابست پیش از کشش بند کرد — کہ نتوان سر کشتہ پیوند کرد
قتل کرنے سے پہلے اوسکا قید کرنا مناسب ہے — کیونکہ کٹا ہوا سر پھر جوڑ نہین سکتا

زصاحب غرض تا سخن نشنوی — کہ گرکار بندی پشیمان شوی
غرضمندون کی کبھی بات نہ مانے — کیونکہ اوسپر عمل کرنیسے ندامت ہی حاصل ہوتی ہی

نکو نام را جاہ و تشریف و مال — بیفزود و بدگوے را گوشمال
نیک نام کو بڑا مرتبہ اور بہت سا خلعت اور مال دیا — اور دشمن کی خوب گوشمالی کی

تدبیر و دستور و دانشورش — بہ نیکی بشد نام در کشورش
پس اوس وزیر دانا کی عقلمندی سے — دنیا مین نیک نام مشہور ہوا

بعدل و کرم سالہا ملک راند — برفت و نکو نامی از وی بماند
عدل و بخشش کے ساتھ مدت تک حکومت کی — مرگیا مگر نیک نام باقی رہگیا

چنین پادشاہان کہ دین پرورند — بیازوی دین گوی دولت برند
ایسے ہی بادشاہ دیندار — دین کی مدد سے اقبالمند ہوتے ہین

ازانان نہ بینم درین عہد کس — وگر ہست بوبکر سعد ست و بس
اونمین سے اس زمانہ مین کسیکو نہین پاتا — اور اگر ہے تو ایک بوبکر سعد ہے

خدیو خردمند فرخ نہاد — کہ شاخ امیدش برومند باد
بادشاہ عقلمند مبارک ذات — اے خدا اوسکی امید کی شاخ ہمیشہ پھلی رہے

بہشتی درختے تو ای پادشاہ — کہ افگندہ سایہ یکسالہ راہ
اے بادشاہ تیری ذات مثل درخت بہشت کے ہو — جسکا سایہ ایک سال کی راہ تک پھیلا ہو

طمع بود در بخت نیک اخترم — کہ بال ہما افگند بر سرم
مجھے اپنے نیک نصیب سے امید تھی — کہ ہما کا سایہ میرے سر پر پڑ جاوے

خرد گفت دولت نہ بخشد ہمای — گر اقبال خواہی درین سایہ آی
عقل نے سمجھایا کہ ہما کے سایہ سے دولت نہین ملتی ہو — اگر دولت بیزوال چاہتا ہو تو اسکے سایہ مین آ

خدایا بر حمت نظر کردہ — کہ این سایہ بر خلق گستردہ
اے خدا تو نے رحم کی نظر سے — یہ سایہ خلق پر پھیلایا ہو

دعا گوی این دولتم بندہ وار — خدایا تو این سایہ پایندہ دار
غلام کیطرح مین اس دولت کا دعا گو رہون — اے خدا تو اس سایہ کو ہمیشہ رکھ

خداوند فرمان ورای وشکوہ — ز غوغای مردم نگردد ستوہ
حاکم عقلمند اور صاحب تدبیر اور عزت والا — جو خلق کے شور سے گھبراتا نہین

سرے پر غرور از تحمل تہے — حرامش بود تاج شاہنشہی
جس سر مین غرور ہو اور برداشت نہو — اوسپر تاج بادشاہی کا حرام ہے

مکویم چو جنگ آوری پایدار — چو خشم آیدت عقل بر جای دار
یہ میری غرض نہین کہ غصہ کے موقع پر بھی غصہ نہو — بلکہ یہ مطلب ہو کہ جب غصہ آوے تو عقل کو سنبھال

تحمل کند ہر کرا عقل ہست — نہ عقلی کہ خشمش کند زیر دست
عقلمند بات کی برداشت کرتے ہین — ایسی عقل نہ چاہیے کہ غصہ مین مغلوب ہو جاوے

چو لشکر برون تاخت خشم از کمین — نہ انصاف ماند نہ تقوی نہ دین
کیونکہ جب غصہ کا لشکر دوڑ پڑتا ہے — پھر انصاف اور تقوی اور دین کا خیال نہین رہتا

ندیدم چنین دیو زیر فلک — کہ ازوی گریزند چندین ملک
مین نے ایسا دیو دنیا مین نہین دیکھا — جس سے فرشتے بھی پناہ مانگتے ہین

گفتار

قول

نہ بر حکم شرع آب خوردن خطاست — وگر خون بفتوی بریزی رواست
خلاف حکم شرع پانی پینا درست نہین — اور شرع کے حکم سے مار ڈالنا بھی جائز ہو

اگر شرع فتوی دہد بر ہلاک — الا تا نداری ز کشتنش باک
جسکے مارنے کا شرع حکم دے — خبردار اوسکے مار ڈالنے سے کبھی نہ ڈرنا

وگر دانی اندر بتارش کسان — برایشان بخشائی رحمت رسان
اور اگر اوسکے خاندان مین بہت لوگ ہون — اوپر رحم کر اور آرام دے

گنہ بود مرد ستمگارہ را — چہ تاوان زن و طفل بیچارہ را
کہ گنہگار وہی مرد ظالم تھا — عورت اور لڑکے بیچارون کا کیا قصور

تنت زور مند ست و لشکر گران — ولیکن در اقلیم دشمن مران
گو تو زبردست اور تیری فوج زیادہ ہو — مگر دشمن کے ملک پر دھاوا نکر

کہ وی بر حصارے گریزد بلند — رسد کشور بیگنہ را گزند
کیونکہ وہ مضبوط اور اونچے قلعہ پر بھاگ جاویگا — اور غریب رعایا تباہ ہوگی

نظر کن در احوال زندانیان — کہ ممکن بود بیگنہ در میان
قیدیون کا حال دیکھا کر — کیونکہ ممکن ہے کوئی بے گناہ اونمین ہو

چو بازارگان در دیارت بمرد — بمالش خساست بود دست برد
جب سوداگر تیرے ملک مین مرجاے — تو اوسکے مال پر قبضہ کرنا کمینون کا کام ہے

کزان پس کہ بردی بگریند زار — بہم باز گویند خویش و تبار
کیونکہ اوسکے بعد جب اوسکو روینگے — تو اوسکے عزیز اور خاندانکے لوگ آپسمین ذکر کرینگے

کہ مسکین در اقلیم غربت بمرد — متاعی کزو ماند ظالم ببرد
کہ غریب مسافر فلانے ملک مین مرگیا — اور اوسکا جو مال تھا وہ بادشاہ ظالم نے چھین لیا

بیندیش ازان طفلک بی پدر — وز آہ دل دردمندش حذر
بے باپ کے بچے سے ڈر — اور اوسکی درد بھرے دل کی آہ سے بھی

بسا نام نیکوے پنجاہ سال — کہ یک نام زشتش کند پایمال
پچاس برس کی نیک نامی کو — ایک بدنامی برباد کر دیتی ہے

پسندیدہ کاران جاوید نام — تطاول نکردند بر مال عام
نیک لوگ جو ہمیشہ ناموری چاہتے ہین — خلق کا مال زبردستی نہین لیتے

بر آفاق گر سر بسر پادشاست — چو مال ز تو انگر ستاند گداست
اگر تمام جہان کا بادشاہ بھی ہو — اور مفلس کا مال لے تو وہ فقیر ہے

بمردار تہیدستی آزاد مرد — ز پہلوی مسکین شکم پر نکرد
بہت آزاد مردون نے اخلاص سے جان دی — مگر کسی غریب کا دل دکھا کر پیٹ نہ بھرا

حکایت در معنی شفقت بر رعیت

قصہ رعیت کی شفقت کے بیان مین

شنیدم کہ فرماندہی دادگر — قبا داشتی ہر دو روا ستر

مین نے سنا ہے کہ ایک حاکم عادل — ایسی قبا پہنتا جسکا ابرہ بھی موٹا اسطرح ہوتا

یکی گفتش اے خسرو نیک روز — قبای ز دیبای چینی بدوز

ایک شخص نے اوس سے کہا ای بادشاہ خوش نصیب — دیبای چینی کی ایک قبا سلا

بگفت اینقدر ستر و آسایشست — وزین بگذری زیب و آرایشست

کہا اسقدر پردے اور آرام کیواسطے کافی ہی — آگے زینت اور آرایش ہے

نہ از بہر آن می ستانم خراج — کہ زینت کنم بر خود و تخت و تاج

محصول اسواسطے نہین لیتا ہون — کہ اپنے اور تخت اور تاج کی زینت مین صرف کرون

چو ہیچون زنان حلہ در تن کنم — بمردی کجا دفع دشمن کنم

جب عورتون کی طرح لباس پہنونگا — تو مردونکی طرح دشمن کو کب ہٹا سکونگا

مرا ہم ز صدگونہ آزو ہواست — ولیکن خزینہ نہ تنہا مراست

میرے لیئے بھی سیکڑون طرحکی حرص ہے — مگر خزانہ صرف میرے واسطے نہین ہے

خزائن پر از بہر لشکر بود — نہ از بہر آئین و زیور بود

خزانے لشکر کے واسطے بھرے جاتے ہین — آرایش اور زینت کے واسطے نہین ہوتے

سپاہی کہ خوشدل نباشد ز شاہ — ندارد حدود ولایت نگاہ

جو سپاہی کہ بادشاہ سے خوش نہ ہیگا — وہ سلطنت کے حدود کی حفاظت نہ کریگا

چو دشمن خرد روستائی برد — ملک باج و وہ یک چرا میخورد

جب دشمن غلہ کا گٹھا چھین لے گیا — تو بادشاہ خراج اور وہ یک کیواسطے لیتا ہی

مخالف خرش برد و سلطان خراج — چہ اقبال بینی دران تخت و تاج

دشمن گدھا چھین لیگیا اور بادشاہ نے محصول لیلیا — اوس سلطنت مین کبھی دولت نہ ہوگی

مروت نباشد بر افتادہ زور — برد مرغ دون دانہ از پیش مور

عاجزون پر طاقت جتانا مروت کے خلاف ہی — کمینی چڑیا چیونٹی کا دانہ چھین لیتی ہے

رعیت درختست اگر پروری — بکام دل دوستان برخوری

رعیت مثل درخت کے ہی اگر اوسکی پرورش ہوگی — تو دوستون کے موافق وہ پھل دیگا

بہ بیرحمی از بیخ و بارش مکن — کہ نادان کند حیف بر خویشتن

بیرحمی سے اوسکو جڑ اور پھل سے نہ کھود — کیونکہ بیوقوف اپنے ہی اوپر ظلم کرتا ہے

کسان[۱] برخورند از جوانی و بخت — که بر زیردستان نگیرند سخت
وہ لوگ جوانی اور نصیب سے پھل پاتے ہین — جو کمزورون پر سختی نہین کرتے

اگر زیردستی درآید ز پای — خلد کن زنالیدنش بر خدای
اگر کوئی عاجز مجبور ہو جاوے — تو اوسکی فریاد سے جو وہ خدا سے کرتا ہی ڈر

چو[۲] شاید گرفتن بنرمے دیار — بہ پیکار خون از مسامے میار
اگر نرمی سے ملک مل سکتا ہو — تو لڑکے خون ایک رونگٹے سے نہ نکالنا چاہیے

بمردی[۳] کہ ملک سراسر زمین — نیرزد کہ خونے چکد بر زمین
جوانمردی کی قسم ہے کہ ساری دنیا — خو نہا ایک قطرہ خون کے برابر نہین ہی

حکایت
قصہ

شنیدم کہ جمشید فرخ سرشت — بر چشمہ بر سنگی نوشت
مین نے سنا ہے کہ اجمشید مبارک ذات نے — ایک چشمہ کے کنارہ ایک پتھر پر لکھا

بدین چشمہ چون ما بسی دم زدند — برفتند چون چشم بر هم زدند
اس چشمہ پر ہم ایسے بہت آکے بیٹھے — اور پلک مارتے ہوے گذر گئے

گرفتیم عالم بمردی وزور — ولیکن نبردیم با خود بگور
مین نے جہان (جوانمردی) اور زور سے لیا — مگر اپنے ساتھ قبر مین نہ لیجا سکا

چو[۴] بر دشمنی باشدت دسترس — مرنجانش کورا همین غصہ بس
جب کسی دشمن پر تیرا قابو ہو جاوے — اوسکو بہ ستلا کیونکہ اوسکو یہی غم کیا کم ہے

عدو زنده سرگشته پیرامنت — به از خون او گشته در گردنت
دشمن زندہ تیرے سامنے پریشان — بہتر ہے نہ کہ اوسکا خون تیری گردن پر سوار

حکایت
قصہ

شنیدم کہ دارای فرخ تبار — ز لشکر جدا ماند روز شکار
مین نے سنا ہے کہ دارا مبارک خاندان — شکار کے دن لشکر سے چھوٹ گیا

دوان آمدش گلہ بانی بہ پیش — شهنشه برآورد تعلق ز کیش
ایک چرواہا اوسکے سامنے دوڑا ہوا آیا — بادشاہ نے ترکش سے تیر نکالا

بصحرا ورا ز دشمنان دار باک — که در خانه باشد گل از خار پاک
جنگل مین دشمنون سے ڈرنا چاہیے — کیونکہ گلاب کا پھول کلی کے اندر کانٹے سے محفوظ ہوتا ہی

---

[۱] دین اور دنیا مین اوسی کا بھلا ہے جو کمزورون پر ظلم نہین کرتا
[۲] کوشش سے ملک ملے تو لڑنا نہ چاہیے
[۳] آدمی کی قدر اوسکے اخلاق سے ہوتی ہی
[۴] دشمن پر قابو پاکر اوسکو تکلیف نہ دینا چاہیے اسواسطے کہ اوسکے دوست اوسکا بدلہ لینگے

برآورد چوپان بدل خروش
ڈر کر وہ چرواہا چلایا
کہ دشمن نیم در ہلاکم بکوش
کہ مین دشمن نہین ہون مجھے نہ مار

من آنم کہ اسپان شہ پرورم
مین بادشاہ کے گھوڑونکی پرورش کرتا ہون
بخدمت درین مرغزار آورم
اونکو چرانے کے لیے چراگاہ مین لاتا ہون

ملک را دل از رفتہ آمد بجای
بادشاہ کے دل کی پریشانی مٹی
بخندید و گفت ای نکوہیدہ رای
ہنسا اور کہا کہ اے بے عقل

ترا یاوری کرد فرخ سروش
تیری مدد کی مبارک فرشتے نے
وگرنہ زہ آوردہ بودم بگوش
نہین تو مین کان تک چلا کھینچ چکا تھا

نگہبان مرعی بخندید و گفت
نگہبان چرواہا ہنسا اور کہا
نصیحت زیاران نشاید نہفت
نصیحت یارون سے چھپانا نچاہیے

نہ تدبیر محمود را ے نکوست
یہ عمدہ عقل اور اچھی تدبیر نہین
کہ دشمن نداند شہنشہ ز دوست
کہ بادشاہ کو دوست اور دشمن مین فرق نہ معلوم ہو

چنانست در مہتری شرط زیست
سردارون کو اپنی زندگی مین اسطرح رہنا چاہیے
کہ ہر کہتری را بدانی کہ کیست
کہ ہر ایک چھوٹے آدمی کو بھی پہچان لے کہ کون ہی

مرا بارہا در حضر دیدہ
مجھکو اکثر اپنے سامنے تونے دیکھا ہے
ز خیل و چراگاہ پرسیدہ
گھوڑون اور چراگاہ کا حال پوچھا ہے

کنونت بمہر آمدم پیش باز
اب مین محبت سے تیرے پاس آیا ہون
نمیدانیم از بد اندیش باز
مجکو دشمن نہ سمجھنا چاہیے

توانم من اے نامور شہریار
اے نامور بادشاہ مین
کہ اسپی برون آرم از صد ہزار
لاکھون مین ایک گھوڑے کو پہچانکے نکال سکتا ہون

مرا گلہ بانی بعقلست و رای
میری چرواہ گیری تدبیری اور عقل سے ہی
تو ہم گلۂ خویش داری بپای
تو بھی اپنے گلہ یعنے رعیت کی نگہبانی کر

دران دار ملک از خلل غم بود
اوس سلطنت مین غدر کا اندیشہ ہوتا ہے
کہ تدبیر شاہ از شبان کم بود
جہان کے بادشاہ کا انتظام چرواہے سے بھی کم ہوتا ہی

گفتار

قول

الا تا بغفلت نخسپی کہ نوم
خبردار غافل نہ سونا
حرامست بر چشم سالار قوم
کہ ایسی نیند قوم کے سردار کو بستر پر درست نہین

سلہ برد
چرواہے کے دل کی پریشانی مٹی
گھوڑون مین سے جس گھوڑے کو چرواہے نے ہلکا یا
مین دشمن نہین ہون بلکہ
مین اسپرکا نی گھوڑونکا
چرانے والا ہون
تو وار اسکے کو اس
دوست ہوکے اور
نیم کمان سے
علیحدہ کیا ۱۲
سلہ مطلب ان
آخر شعرون کا
چرواہے نے جو کچھ
کہا بادشاہ نے
سنکر
کہ بادشاہ کو
دشمن نہین
سمجھنا چاہیے
کہ بادشاہ کو
سردارون
سے بھی
کہ بادشاہ کو
سردارون
سے بھی

تو کی بشنوی نالۂ دادخواہ — بگیوان برت کلۂ خوا بگاہ
فریادی کی آواز کہان تیرے کان مین آیگی — جب ساتوین آسمان تک خود خرّاٹے بلند ہین
چنان خسپ کاید فغانت بگوش — اگر دادخواہی برآرد خروش
اسطرح سوتا کہ تجھے سُنائی دے — اگر کوئی فریادی روتا ہو
کہ نالد ز ظالم کہ در دور تست — کہ ہر جور کو میکند جور تست
کون روئیگا تیرے وقت کے ظالم کے ظلم سے — جو کوئی ظلم کرے یہ سب تیرا ہی ظلم ہے
نہ سگ دامن کاروانی درید — کہ دہقان نادان کہ سگ پرورید
کتا دامن قافلہ والون کا نہین پھاڑتا ہو — بلکہ گنوار بے وقوف جسنے اوسے پالا ہو
دلیر آمدی سعدیا در سخن — چو تیغی بدست ست فتحی بکن
اے سعدی تو کلام کرنے مین خوب نڈر ہو گیا — جب کلام کی تلوار ہے ہی تو ملک سخن کو فتح کرلے یہ موقع ہے
بگو انچہ دانے کہ حق گفتہ بہ — نہ رشوت ستانی و نہ عشوہ دہ
بیانکر جو کچھ کہنا ہو کیونکہ سچی بات کا کہدینا بہتر ہو — تو نہ رشوت لینے والا نہ فریب دینے والا ہے
زبان بند و دفتر ز حکمت بشوی — طمع بگسل و ہر چہ خواہی بگوی
چپ ہو اور حکمت کی کتاب کو مٹادے اے بسبب طمع — لالچ نہین تو جو مناسب ہو کہہ ڈال

حکایت

قصہ

خبر یافت گردن کشی در عراق — کہ میگفت مسکینی از زیر طاق
عراق کے حاکم نے خبر پائی — کہ اوسکے محل کے نیچے ایک غریب چلاتا تھا
تو ہم بر دری ہستی امیدوار — پس امید بر در نشینان برار
اگر تو بھی کسی دروازے پر امیدوار رہے — تو اپنے دروازے کے امیدوارونکا کام نکال
دل دردمندان برآور ز بند — کہ ہرگز نباشد دلت دردمند
دردمندون کی تکلیف کو دور کر — تاکہ تجھے کسی طرح کی تکلیف نہو
پریشانی خاطر دادخواہ — براندازد از مملکت بادشاہ
ایک مظلوم کے دلکی پریشانی — بادشاہ کی سلطنت کو تباہ کردیتی ہے
تو خفتہ خنک در حرم نیمروز — غریب از برون گو بگریو مابسوز
مناسب نہین تو دوپہر آرام سے محل مین سوے — غریب باہر دھوپ مین جلا کرے
ستاندۂ داد آنکس خداست — کہ نتواند از پادشہ داد خواست
اوس مظلوم کے ظلم کا عوض خدا لینے والا ہے — جو بادشاہ تک دادخواہی کیواسطے نہین پہونچ سکتا

حکایت

قصہ

یکی از بزرگان اہل تمیز — حکایت کنند زبن عبدالعزیز

تمیز دار بزرگون سے ایک شخص نے — عبدالعزیز کے بیٹے کا ذکر کیا

کہ بودش نگینے بر انگشتری — فرومانده در قیمتش جوہری

کہ اوسکی انگوٹھی مین ایک ایسا عمدہ نگینہ تھا — جسکی قیمت سے جوہری بھی دنگ تھے

بشب گفتی آن جرم گیتی فروز — دُرے بود در روشنائی چو روز

رات کو وہ جواہر روشن گویا — ایک ستارہ تھا مگر ایسا چمکتا کہ دنکا سا اوجالا معلوم ہوتا

قضا را در آمد یکی خشک سال — کہ شد بدر سیمای مردم ہلال

ناگاہ ایک ایسی خشک سالی پڑی — کہ جن لوگونکے چہرے کا مہینہ کی طرح چکتے تھے وہ بھی ہلال ہوگئے یعنے نوالا بھی ملا غرہ ہوگئے

چو در مردم آرام وقوت ندید — خود آسودہ بودن مروت ندید

اوسنے جب آدمیونمین آرام اور طاقت نپائی — تو اپنا آرام سے رہنا بھی پسند نہ کیا

چو بیند کسی زہر در کام خلق — کیش بگذرد آب نوشین بحلق

اگر کوئی شخص خلق کے حلق مین زہر دیکھیگا — کبھی اوسکے حلق سے میٹھا پانی نہ اوتریگا

بفرمودہ بفروختندش بسیم — کہ رحم آمدش بر غریب و یتیم

حکم دیا کہ اسکو بیچ ڈالین — کیونکہ فقیر اور یتیم پر اوسکو رحم آگیا

بیک ہفتہ نقدش بتاراج داد — بدرویش و مسکین و محتاج داد

ایک ہفتہ مین وہ سب روپیہ لٹا دیا — فقیرون اور غریبون اور محتاجونکو دیدیا

بریدند بروی ملامت کنان — کہ دیگر بدستت نیاید چنان

ملامت کرنے والے اوسکے پیچھے پڑ گئے — کہ اب تجھے ایسا اور نہ ملے گا

شنیدم کہ میگفت و باران دمع — بعارض فرومید و دیدش چو شمع

مین نے سنا کہ وہ کہتا تھا اور آنسوونکی جھڑی — اوسکے رخسارونپر شمع کی طرح جاری تھی

کہ زشتست پیرایہ بر شہریار — دل شہر از ناتوانے فگار

کہ اوس بادشاہ کی آرایش اچھی نہین ہے — جسکی رعایا کا دل فاقون سے زخمی ہو

مرا شاید انگشتری بے نگین — نشاید دل خلق اندوہگین

چاہیے میری انگوٹھی بے نگ کی ہوے — مگر اللہ کے بندونکا دل رنجیدہ ہونا نہین چاہیے

خنک آنکہ آسایش مردوزن — گزیند بر آسایش خویشتن

اچھا وہ شخص ہے جو سب مردون اور عورتونکے آرام کو — اپنے آرام سے مقدم سمجھے

کتاب ایسا نگینہ حضور کو مبارک آوے ۱۲ اوسکے جواب مین بڑا دانا جواب لکھا ۱۲ حکایت مین مذکور عبدالعزیز خلیفہ ۱۲ عمر بن عبدالعزیز بادشاہ ۱۲ کی سی کفایت کا ذکر ۱۲ ایک سال ۱۲ انگوٹھی مین قیمتی نگینہ ۱۲ بھوکون مرنے لگے ۱۲ خزانہ ۱۲ وہ سب روپیہ ۱۲ جاتا تو قیمتی ۱۲ تو اوسنے ۱۲ بیچ ڈالا ۱۲ بڑا دانا ۱۲ جواب لکھا ۱۲

نکردند رغبت ہنر پروران — بشادی خویش از غم دیگران
عقلمند لوگون نے کبھی پسند نہین کیا — اپنی خوشی کو اور لوگون کے غم کے سبب سے
اگر خوش بخسپد ملک بر سریر — نہ پندارم آسودہ خسپد فقیر
اگر بادشاہ خود بخت پر آرام کرے گا — یقین نہین کہ فقیر آرام سے سوئے
وگر زندہ دارد شب دیر باز — بخسپند مردم بآرام و ناز
اور اگر رات کو دیر تک جاگتا رہے گا — خلق آرام سے پیر پھیلا کر سوئیگی
بحمد اللہ این سیرت و راہ راست — اتابک ابوبکر بن سعد راست
خدا کا شکر ہے کہ یہ عادت اور سیدھی راہ — اتابک ابوبکر کے بیٹے کو ملی ہے
کس از فتنہ در پارس دیگر نشان — نہ بیند مگر قامت مہوشان
کوئی شخص ملک پارس مین — فساد کا نشان — معشوقون کے قد کے سوا نہین دیکھتا
یکی پنج بیتم خوش آمد بگوش — کہ در مجلسے میسرودند دوش
ایکبار مجھے یہ پانچ ابیتین کیا اچھی معلوم ہوئین — جنکو کل ایک گانے والا اچھی طرح گاتا تھا

قول

بات

مرا راحت از زندگی دوش بود — کہ آن ماہرویم در آغوش بود
مجھے زندگی کا لطف کل رات کو حاصل ہوا — جب وہ معشوق میرے گلے سے لپٹا ہوا تھا
مرا ور اچو دیدم سراز خواب مست — بدو گفتم ای سرو پیش تو پست
جب مین نے اوسکو نیند مین بے خبر پایا — تو اوس سے کہا کہ اے معشوق تیرے قد کے آگے سرو شرمندہ ہے
دمی نرگس از خواب نوشین نشوی — چو گلبن نخندد و چو بلبل نگوے
ایکدم ساعت کیواسطے مست نیند سے آنکھ کھولدی — کلی کیطرح ہنس اور بلبل کیطرح چہچہا
چہ می خسپی اے فتنۂ روزگار — بیا و زمی لعل دوشین بیار
اے زمانہ کے فساد کیا سوتا ہے — آ اور رات کی بچی ہوئی شراب خالص لا
نگہ کرد شوریدہ از خواب و گفت — مرا فتنہ خوانی و گوئی مخفت
چونک کے خفگی کی نگاہ سے کہا — مجھے فساد بھی بناتا ہے اور کہتا ہے سو نہین
در ایام سلطان روشن نفس — نہ بیند دگر فتنہ بیدار کس
ہمارے بادشاہ روشن دل کے وقت مین — کوئی کسی پر فساد کو جاگتا نہین پاتا

حکایت اتابک مرحوم تکلہ بن زنگی رحمہ اللہ تعالی

حکایت اتابک مرحوم تکلہ بیٹے زنگی کے رحمت اوسپر ہو اللہ برتر کی

در اخبار شاہان پیشینہ ہست
اگلے بادشاہون کی تاریخ مین لکھا ہی

کہ چون تکلہ بر تخت زنگی نشست
کہ جب تکلہ زنگی کے تخت پر بیٹھا

بدورانش از کس نیازرد کس
اوسکے زمانہ مین کوئی کسی سے رنجیدہ نہوا

سبق برد اگر خود ہمین بود بس
اس بات مین وہ سب سے بڑھگیا اور اسی خوبی کافی ہی

چنین گفت یکرہ بصاحبدلی
اوسنے ایکبار ایک فقیر سے کہا

کہ عمرم بسر رفت بیحاصلی
کہ میری عمر بیکار برباد ہوئی

چو مے بگذرد ملک وجاہ وسریر
جب ملک اور مرتبہ اور تخت آخر ہوا

نبرد از جہان دولت الا فقیر
فقیر کے سوا کوئی جہانکی دولت اپنے ساتھ نہین لیجاتا

بخواہم بکنج عبادت نشست
مین ایک گوشہ مین بیٹھکر عبادت کرنا چاہتا ہون

کہ زر یاہم این پنجروزیکہ ہست
کہ پانچ روز جو عمر مین باقی رہگئی ہی اسمین کچھ حاصل کرون

چو بشنید دانای روشن نفس
جب یہ سنا اوس دانای روشن دم نے

بہ تندی برآشفت کای تکلہ بس
غصہ سے ڈانٹ کے کہا اے تکلہ چپ رہ

طریقت بجز خدمت خلق نیست
فقیری مین خلق کی خدمت کے سوا اور کوئی بہتر بات

تسبیح وسجادہ ودلق نیست
تسبیح اور مصلے اور گدڑی پہننے پر موقوف نہین

تو بر تخت سلطانی خویش باش
تو اپنے تخت سلطنت پر بیٹھا رہ

باخلاق پاکیزہ درویش باش
پاکیزہ عادتون مین فقیر بنا رہ

بصدق وارادت میان بستہ دار
یقین اور اعتقاد سے کمر باندھے رہ

زطامات ودعوی زبان بستہ دار
بیہودہ باتون اور غرور سے زبان بند رکھ

قدم باید اندر طریقت نہ دم
فقیری مین قدم بڑھانا چاہیے نہ دعوی

کہ اصلی ندارد دم بے قدم
کہ قول بے عمل کی کچھ حقیقت نہین

بزرگان کہ نقد صفا داشتند
جن بزرگون کو نقد صفائی حاصل تھی

چنین خرقہ زیر قبا داشتند
وہ اسیطرح کا خرقہ قبا کے نیچے پہنے رہتے تھے

حکایت
قصہ

شنیدم کہ بگزیست سلطان روم
مین نے سنا ہے کہ روم کا بادشاہ

بر نیکمردی زاہل علوم
اہل علوم مین ایک نیک مرد تھا اوسکے پاس جاکر رویا

کہ پایانم از دست دشمن نماند
کہ دشمن کی طاقت کے سامنے مجھ مین کچھ طاقت نہین رہی

جز این قلعہ وشہر بامن نماند
اس قلعہ اور شہر کے سوا میرے پاس کچھ نرہا

اس حکایت کا خلاصہ یہ ہی کہ جب تکلہ زنگی کو سلطنت پر بیٹھا بہت فخر ہوا اوسکو خیال آیا کہ زمانہ کی خوشی اوسکو حاصل ہوئی اور اوسنے سلطنت کا کام اچھا کیا اب مین ترک سلطنت کرکے جو عمر باقی رہگئی ہی اسمین کچھ حاصل کرون یاد آنے پر اوسنے اپنے ارادہ سے اوس بزرگ کو اطلاع دی جب اوس بزرگ نے یہ سنا تو اوسنے کہا کہ فقیری کے لیے بادشاہ سے ہوشیار ہونا چاہیے کہ فقیری کا ہونا اور اسکے گدڑی کا پہننا اور مصلے کا بچھانا اور تسبیح کا ہاتھ مین لینا کچھ فقیری نہین ہی

بسی جهد کردم که فرزند من
مین نے بہت کوشش کی کہ میرا لڑکا

کنون دشمن بدگهر دست یافت
اب جو دشمن بدذات نے قابو پایا

چه تدبیر سازم چه چاره کنم
کیا تدبیر اور کون علاج کرون

بر آشفت دانا که این گریه چیست
وہ عقلمند پریشان ہوا کہ یہ رونا کیسا

ولایت چه باشد غم خویش خور
ملک کیسا اپنی فکر کرو

ترا این قدر تا بمانی بست
جبتک تو زندہ ہی تیرے واسطے یہ بھی بہت ہے

اگر هوشمندست وگر بے خرد
چاہے عقلمند ہو یا بیوقوف

مشقت نیرزد جهان داشتن
سلطنت کیواسطے محنت زیبا نہین ہے

تو تدبیر خود کن که آن پُر خرد
تو اپنی تدبیر کر کہ جو عقلمند

بدین پنج روزه اقامت مناز
اس پانچ روز کی زندگی پر گھمنڈ نکر

کرا دانی از خسروان عجم
عجم کے بادشاہون مین کسیکو تو جانتا ہے

که در تخت وملکش نیامد زوال
کیا اونکے تخت اور ملک پر زوال نہ آیا

کرا جاودان ماندن امید نیست
کسیکو ہمیشہ رہنے کی امید نہین ہی

کرا سیم وزر ماند وگنج ومال
جسکا چاندی اور اسکا خزانہ اور مال رہجاویگا

پس از من بود سرور انجمن
میرے بعد اس مجلس کا سردار ہو

سر دست مردی وجهدم بتافت
میری کوشش اور بہادری کا پنجہ پھیر دیا

که از غم بفرسود جان وتنم
کہ مارے غم کے میرا ہی جان اور بدن کملا جاتا ہی

برین عقل وهمت بباید گریست
اس عقل اور ہمت پر رونا چاہیے

که از عمر بهتر شد ونیز بیشتر
کہ عمدہ عمر بہت گذر گئی

چو رفتی جهان جای دیگر کسست
جب مرجاویگا دنیا اور شخص کی جگہ ہے

غم او مخور گو تو غم خود خورد
اوسکا غم نکرو اپنا غم آپ دیکھا ئیگا

گرفتن بشمشیر وبگذاشتن
تلوار کے زور سے لینا اور چھوڑ دینا

که بعد از تو باشد غم خود خورد
تیرے بعد ہوگا اپنی فکر کرلے گا

باندیشه تدبیر رفتن بساز
سوچ سمجھکے چلنے کی تدبیر کر

که کردند بر زیردستان ستم
جنھون نے غریبون پر ظلم کیا

نماند بجز ملک ایزد تعالی
سوائے ملک خدا کے کچھ باقی نرہیگا

که گیتی همین جای جاوید نیست
کیونکہ دنیا ہمیشہ کیواسطے کسیکی جگہ نہین

پس از وی بچندی شود پایمال
اوسکے بعد تھوڑے دنون مین برباد ہو جائیگا

وزان کس که خیری بماند روان — دمادم رسد رحمتش بر روان
اور جس شخص کا نیک نام جاری رہیگا — ہر وقت رحمت اوس کی روح پر پہونچے گی
بزرگی کزو نام نیکو بماند — توان گفت با اہل دل کو بماند
جس بزرگ کا نیک نام رہے گا — صاحب دلون کے نزدیک گویا وہ زندہ ہے
الا تا درخت کرم پروری — کہ بیشک برِ کامرانی خوری
خبردار بخشش کے درخت کی پرورش کر — اگر امیدوار ہے کہ اوسکا پھل کھاوے
کرم کن کہ فردا کہ دیوان نہند — منازل بمقدار احسان دہند
بخشش کر کیونکہ کل قیامت مین جب شمار ہوگا — نیکیون کے شمار کے موافق عزت ملیگی
یکے را کہ سعیے قدم پیشتر — بدرگاہِ حق منزلت بیشتر
کوشش کا قدم جسکا بڑھا ہوا ہے — خدا کی درگاہ مین اوسکا مرتبہ زیادہ ہے
یکی باز پس خائن و شرمسار — بپوشد ہمین مردنا کردہ کار
ایک شخص جو مجبور چور اور شرمندہ ہو — اوسی طرح چھپتا ہے جیسے کوئی نکما
مہل تا بدندان برد پشت دست — تنوری چنین گرم و نان ورنہ بست
بُرے کام چھوڑ نہین تو افسوس کریگا — کہ تنور گرم تھا مگر روٹی نہ پکائی
بہ از نے کہ غلہ برد داشتن — کہ سستی بود تخم ناکاشتن
غلہ اوٹھانے کیوقت معلوم ہوتا ہے — کہ بیج نہ بونا سستی ہے

حکایت

قصہ

خداداد دست نامی در اقصای شام — گرفت از جہان کنج غاری مقام
خداداد دست نام ایک شخص نے شام کے ملک مین — جہان سے کنارہ کرکے ایک غار مین مقام کیا
بصبرش درین کنج تاریک جای — بگنج قناعت فرو برد پای
صبر کے سبب اوسکا اوس گوشۂ تاریک جگہ مین — قناعت کے خزانہ پر قدم پہونچا تھا
بزرگان نہادند سر بر درش — کہ درمے نیامد بدربار سرش
بادشاہ اوسکے دروازے پر سر رگڑتے تھے — اسواسطے کہ اوسکو کسیکی پروا نہ تھی
تمنا کند عارف پاکباز — بدریوزہ از خویشتن ترک آز
خدا سے چاہتا ہے عارف پاکباز — بھیک کیطرح اپنی ذات سے حرص چھوٹنا
چو ہر ساعتش نفس گوید بدہ — بخواری بگردانش و دہ بدہ
جب ہر وقت اوسکی طبیعت مانگنے کی — ذلت کے ساتھ اوسکو گاؤن گاؤن پھرائیگی

درآن مرز کین پیر هشیار بود — یکی مرزبان ستمگار بود
جہان یہ بڑھا ہشیار رہتا تھا — ایک بادشاہ ظالم تھا
کہ ہر ناتوان را کہ دریافتے — بزور دستی عاجز کرتا
جہاں غریب کو پاتا
جہانسوز و بیرحمت و خیرہ کش — ز تلخیش روے جہانی ترش
جہان تباہ کرنیوالا بیرحم بے باک — اوسکے ظلم سے تمام عالم آزردہ
گروہی برفتند زان ظلم و عار — ببردند نام بدش در دیار
ایک گروہ اوسکے ظلم سے مجبور ہوکر نکل گیا — دور دور اوسکو بدنام کیا
گروہی بماندند مسلین و ریش — پس چرخہ نفرین گرفتند پیش
ایک گروہ مجبور اور رنجیدہ رہگیا — چرخے کے پیچھے لعنت کرتے (یعنے چھپکے)
بد ظلم جاے کہ گردد دراز — نہ بینی لب ہ دم از خندہ باز
جہان ظلم کا ہاتھ پھیلتا ہے — آدمیونکے لب ہنسی سے کشادہ نہین دکھائی دیتے
بدیدار شیخ آمدی گاہ گاہ — خدا دوست دروی نکردی نگاہ
وہ بادشاہ بھی فقیر کی ملاقات کو کبھی کبھی آتا تھا — خدا دوست اوسکی طرف دیکھتا بھی نہین تھا
ملک نوبتی گفتش اے نیکبخت — ز نفرت زما درمکش روی سخت
بادشاہ نے اوس سے ایکبار کہا اے نیکبخت — نفرت کرکے ساتھ ہمیں لیطرف سے منہ نہ پھیر
مرا با تو دانی سر دوستیست — ترا دشمنی با من از بہر چیست
مجھے معلوم ہی کہ مین تیرا دوست ہون — تجھو میرے ساتھ کیون دشمنی ہے
گر فتم کہ سالار کشور نیم — بعزت ز درویش کمتر نیم
مین نے مانا کہ مین بادشاہ نہین — مگر عزت مین فقیر سے بھی کم نہین
نگویم فضیلت بنہم بر کسے — چنان باش با من کہ با ہر کسے
مین یہ نہین کہتا ہون کہ مجھے سب سے اچھا سمجھو — مگر جیسا سب کو سمجھتے ہو ویسا ہی مجھو
شنید این سخن عابد ہوشیار — برآشفت و گفت ای ملک ہوش دار
عابد ہوشیار نے جب یہ بات سنی — خفا ہو کے کہا کہ اے بادشاہ سن
وجودت پریشانی خلق ازوست — ندارم پریشانی خلق دوست
تیرے باعث سے خلق پریشان ہے — اور مجھے خلق کی پریشانی گوارا نہین
تو با دوستدارن من دشمنی — نہ پندارمت دوستدار منی
تو میرے دوستون کا دشمن ہے — تجھے مین اپنا دوست کبھی نہین سمجھتا

گر افتد همین دوستی با منت — مگر آنکه دارد خدا دشمنت

اگرچہ مین ترا دوست ہوا بھی تو کیا فائدہ — جبکہ خدا تجھے اپنا دشمن جانتا ہے

خدا دوست را گر بدرند پوست — نخواہد شدن دشمن دوست دوست

خدا دوست کی اگر کھال کھینچ ڈالین — تو بھی دوست کے دشمن کا دوست نہوگا

عجب دارم از خواب آن سنگدل — که شهری بنالند از و تنگدل

مجھے اوس سنگدل کی نیند پر تعجب آتا ہی — کہ جسکے ظلم سے تمام شہر پریشان ہو

الا گر هنر داری و عقل و هوش — بفضل و ترحم میان بند کوش

خبردار اگر ہنر اور عقل اور ہوش ہو — فضل اور رحم پر کمر باندھے رہ اور کوشش کر

گفتار

قحط

مها زورمندی مکن بر کهان — که بر یک نمط می نماند جهان

اے سردار غریبون پر ظلم نکر — کیونکہ جہان ایک صورت پر نہین رہتا

سر پنجهٔ ناتوان بر مپیچ — که گر دست یابد برآید به هیچ

کمزورون کا پنجہ نہ پھیر — کیونکہ اگر وہ غالب ہوگا تیری کچھ قدر نہوگی

مبر گفتمت پای مردم نجای — که عاجز شوی گر درآئی ز پای

مین تجھے کہتا ہون کسیکو اگر ایسا نکر — کیونکہ اگر تو گریگا بالکل عاجز ہو جائیگا

دل دوستان جمع بهتر که گنج — خزینه تهی به که مردم به رنج

دوستون کی دلجمعی بہتر ہی نہ خزانہ — خزانہ خالی بہتر ہی نہ آدمی کا تکلیف مین رہنا

مینداز در پای کار کسے — که افتد که در پایش افتی بسے

کسی کا کام پیر کے نیچے نہ ڈال لینے کام مین توقف نکر — کیونکہ شاید تجھے بھی پیرون پڑنا پڑے

تحمل کن ای ناتوان از قوی — که روزی توانا ترازوی شوی

اے کمزور زبردست کے ظلم پر صبر کر — کہ ایک روز تو اوس سے بھی زبردست ہو جائیگا

بهمت برارازستیزنده شور — که بازوی همت به از دست زور

ہمت سے زبردست کو تنگ نہ کرنا چاہیے — کہ ہمت کا بازو زور کے ہاتھ سے بہتر ہے

لب خشک مظلوم را گو مخند — که وندان ظالم بخواهند کند

مظلوم کے لب خشک پر کہدو کہ خوش نہ ہون — کہ ظالم کے دانت اوکھیڑے جائینگے یعنی رسوا ہوگا

بهانگ دهل خواجه بیدار گشت — چه داند شب پاسبان چون گذشت

ڈنکے کی آواز پر چوکیدار جاگا — تو اوسے کیا معلوم ہوگا کہ چوکیدار کی رات کیسی بسر ہوئی

خورد کاروانی غم بارخویش — نسوزد دلش بر خرپشت ریش
سوداگر اپنے مال کے غم مین ہی — مگر خمی پیٹھ گدھے کا اوسے کچھ ملال نہین

گر فتم کز افتادگان نیستی — چو افتادہ بینی چرا بایستی
مانا کہ تو عاجز نہین ہی — مگر عاجزون کو دیکھکر کیون کھڑا ہی ہو دیکھتا نہین

برنیت بگویم یکی سرگذشت — کہ سستی بود زین سخن درگذشت
اسی بات پر تجھسے ایک جگ بیتی بیان کرتا ہون — کہ اس بات پر خیال نکرنا نادانی ہی

حکایت در معنی رحمت بر ناتوان در حال توانائی

قصہ اس معنی مین کہ زور ور پر امیرون کو رحم کرنا چاہیے

چنان قحط سالی شد اندر دمشق — کہ یاران فراموش کردند عشق
دمشق مین ایک سال ایسا قحط پڑا — کہ عاشقون نے عشق چھوڑ دیا ایسے بدحواس ہوے

چنان آسمان بر زمین شد بخیل — کہ لب تر نکردند زرع و نخیل
آسمان نے زمین پر ایسی بجیلی کی — کہ کھیتون اور درختون کے لب تر نہوے

نجوشید سرچشمہای قدیم — نماند آب جز آب چشم یتیم
پرانے چشمون کے سوتے سوکھ گئے — یتیمونکی آنکھ کے آنسوون کے سوا کہین پانی باقی نرہا

نبودی بجز آہ بیوہ زنے — اگر بر شدی دودی از روزنے
بیوہ عورتون کی آہ کے سوا — کسی روزن سے دھوان بلند نہین ہوتا

چو درویش بی برگ دیدم درخت — قوی بازوان سست و درماندہ سخت
ننگے فقیرون کی طرح مین نے درختون کو دیکھا — زبردست دبلے اور غریب بہت ہی دبلے ہوگئے

نہ بر کوہ سبزی نہ در باغ شخ — ملخ بوستان خورد مردم ملخ
پہاڑ پر سبزہ اور باغ مین شاخ باقی نرہی — ٹڈیون نے باغ کو اور آدمیون نے ٹڈیون کو کھا لیا

دران حال پیش آمدم دوستی — از دماند بر استخوان پوستی
ایسی حالت مین میرے پاس ایک دوست آیا — کہ اوسکی ہڈیون پر چمڑا ہی معلوم ہوتا تھا

شگفت آمدم کو قوی حال بود — خداوند جاہ و زر و مال بود
مجھے تعجب آیا کہ وہ زبردست — صاحب مرتبہ اور مالدار تھا

بدو گفتم اے یار پاکیزہ خوے — چہ درماندگی پیشت آمد بگوے
مین نے اوس سے پوچھا اے یار نیکبخت — تجھپر کیا مصیبت پڑی مجھسے بیان کر

بغرید بر من کہ عقلت کجاست — چو دانی و پرسی سوالت خطاست
مجھپر غصہ ہوا کہ تیری عقل کہان ہے — جب جانکے تو پوچھتا ہی تو تیرا پوچھنا بیفائدہ ہے

نہ بینی کہ سختی بغایت رسید
نہین دیکھتا کہ پریشانی بہت ہو ئی

مشقت بحدی نہایت رسید
مشقت انتہا کی پہونچ گئی

نہ باران ہمی آید از آسمان
نہ آسمان سے پانی برستا ہے

نہ برمی رود دود و فریاد خوان
نہ فریادیون کی آواز پہونچتی ہی (یعنے اثر کرتی ہی)

بدو گفتم آخر ترا باک نیست
مین نے اوس سے کہا کہ تجھے کیا خوف ہی

کشد زہر جائیکہ تریاک نیست
زہر اوسی مارتا ہی جسکے پاس زہر مہرہ نہین ہوتا

گر از زیستی دیگری شد ہلاک
نادانی سے اگر لوگ ہلاک ہوے

ترا ہست بط راز طوفان چہ باک
تیرے پاس تو موجود ہی بط کو طوفان سے کیا ڈر ہی

نگہ کرد در بچیدہ در من فقیہ
عالم نے خفا ہو کر میری طرف اسطرح دیکھا

نگہ کردن عالم اندر سفیہ
جیسے کوئی عالم جاہل کو دیکھتا ہے

کہ مردار چہ پرسا حکمت ای رفیق
کہا کہ ای یار اگر چہ کوئی شخص کنارے پر پہونچ جاوی

نیاساید و دوستانش غریق
مگر اوسے ڈوبتے ہوئے دوستونکا ضرور ملال ہوگا

من از بینوائی نیم روے زرد
مین محتاجی کے سبب سے زرد نہین ہو گیا

غم بینوایان دلم خستہ کرد
بلکہ محتاجون کے غم نے میرا چہرہ زرد کر دیا

نخواہم کہ بیند خردمندریش
مین نہین سمجھتا کہ کوئی عقلمند زخم پسند کرے

نہ بر عضو مردم نہ بر عضو خویش
کسی شخص کے جسم پر نہ اپنے عضو پر

بحمداللہ ار چہ ندریش ایمنم
خدا کا شکر ہی کہ مجھے کسی بات کی فکر نہین

چو بینم کہ درویش مسکین نخورد
جب مین دیکھتا ہون کہ فقیر محتاج نے نہین کیا

منغص بود عیش آن تندرست
اوسی تندرست کا آرام بھی تلخ ہو گا

کہ باشد بہ پہلوی بیمار سست
جو کسی بیمار سست کے پاس ہو

بکام اندرم لقمہ زہرست و درد
تو میرے حلق کا نوالہ بھی زہر اور تلخ ہوتا ہے

کجا ماندش عیش در بوستان
تو اوسکو باغ کی سیر کا خاک لطف ملے گا

حکایت

قصہ

شبی دود خلق آتشی برفروخت
ایک رات خلق کی آہ نے آگ لگا ئی

شنیدم کہ بغداد نیمی بسوخت
مین نے سنا کہ آدھا بغداد جل گیا

یکے شکر گفت اندران خاک ودود
ایک شخص نے اوس جا لتہن جلد ایسے شکر کیے
که دکان ما را گزندے نبود
کہ میری دکان کا کچھ نقصان نہین ہوا

جہاندیدۂ گفتش اے بوالہوس
ایک جہاندیدہ نے اوس سے کہا کہ اے حریص
ترا خود غم خویشتن بود بس
کیا تجھے فقط اپنا ہی غم تھا

پسندی که شہرے بسوزد بنار
تجھے اچھا معلوم ہوگا کہ تمام شہر جل جاوے
وگرچہ سرایت بود بر کنار
اگر تیرا مکان شہر کے کنارے پر ہو

بجز سنگدل کے کند معدہ تنگ
جسکا دل پتھر ہو اوسکے سوا کون پیٹ بھر کے کھائیگا
چو بیند کسان بر شکم بستہ سنگ
جب دیکھے گا لوگ پیٹ پر پتھر باندھے ہوے ہین

تواںگر خود ان لقمہ چون میخورد
امیر کے حلق سے کیونکر نوالہ اوترتا ہے
چو بیند که درویش خون میخورد
جب فقیرون کو فاقہ کرتے ہوے دیکھتا ہے

بگو تندرست ست رنجور دار
جسکے گھر مین کوئی بیمار ہوا ہو اوسے تندرست نکلنا چاہیے
که مے پیچد از غصہ رنجور وار
کیونکر وہ فکر سے بیمار کیطرح علول رہتا ہے

تنگ دل چو یاران بمنزل رسند
تنگ دل جب یار دوسے چھوٹ کر منزل پر پہونچ کر بھی چین
نخسپد که واماندگان در پسند
تب بھی وہ نکو نیند نہ آویگی اوسوقت کہ تھکے ہوے پیچھے چھوٹ گئے ہین

دل بادشاہان شود بارکش
بادشاہون کا دل جب بھی فکرمند ہوتا ہے
چو بینند در گل خر خارکش
جب لدے ہوے گدھے کو کیچڑ مین پھنسا دیکھتے ہین

اگر در سرای سعادت کس ست
اگر نیکبختی کے گھر مین کوئی آباد ہے یعنے نیکبخت ہی
ز گفتار سعدیش حرفی بس ست
تو سعدی کے قول سے ایک حرف بھی اوسکیواسطے کافی ہے

ہمیت بسندست اگر بشنوی
اگر میرا کہا مانے تو یہی بہت ہے
اگر خار کارے سمن ندروے
کہ کانٹا بو کر چنبیلی نہ کاٹے گا

گفتار
در قول

خبردارے از خسروان عجم
تجھے عجم کے بادشاہون کی کچھ خبر ہے
که کردند بر زیردستان ستم
جنہون نے کمزورون پر ظلم کیا
نہ آن شوکت و پادشائی بماند
نہ وہ دبدبہ اور سلطنت باقی رہی
نہ بنیون پر آرہ ظلم باقی رہا
خطا بین که بر دست ظالم برفت
جو خطا ظالم سے ہوتی ہے
جہان ماند و او با مظالم برفت
جہان باقی رہجاتا ہے وہ اوسی ظلم مین مرتا ہے

خنک روز محشر تنِ دادگر — کہ در سایۂ عرش دارد مقر

قیامت کے روز عادل کا جسم آرام مین ہوگا — کیونکہ اوسکو عرش کے سایہ کے تلے جگہ ملے گی

بقومی کہ نیکی پسند خدای — دہد خسرو عادل نیک رای

جن لوگونکی باتین خدا کو پسند ہوتی ہین بیشک اچھی رائے والے بادشاہ وہانکے حاکم کو بھی عادل اور عقلمند کرتا ہے

چو خواہد کہ ویران شود عالمے — کند ملک در پنجۂ ظالمے

اور جب چاہتا ہی کہ عالم کو ویران کرے — تو ملک پر ظالم کا اختیار دیتا ہے

سگالند از و نیکمردان حذر — کہ خشم خدایست بیدادگر

اسواسطے عقلمند اوس سے پرہیز کرتے ہین — اسواسطے کہ ظالم بادشاہ گویا خدا کا غضب ہی

بزرگی از و دان و منت شناس — کہ زائل شود نعمت ناسپاس

عزت خدا کیطرف سے جان اور اوسکا شکر کر — اسواسطے کہ ناشکر کی دولت مٹجاتی ہے

نہ خود خواندۂ در کتاب مجید — کہ در شکر نعمت بود بر مزید

تو نے قرآن مین کیا نہین پڑہا ہے — کہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے

اگر شکر کردی برین ملک و مال — بمالی و ملکی رسی بے زوال

اگر تو نے اس ملک و مال پر شکر ادا کیا — تو تجھے مال اور ملک بے زوال ملے گا

وگر جور در پادشائی کنی — پس از پادشاہی گدائی کنی

اور اگر تو بادشاہی مین ظلم کرے گا — تو بادشاہی کے بعد فقیری کرے گا یعنی برباد ہو جائیگا

حرامست بر پادشہ خواب خوش — چو باشد ضعیف از قوی بارکش

بادشاہ کو آرام ایسے وقت مین حرام ہی — جب غریب کو زبردست سے تکلیف پہونچے

میازار عامی بہیچ خرد لہ — کہ سلطان شبانست و عامی گلہ

خلق پر رائی برابر بھی ظلم نہ چاہیے — کہ بادشاہ مثل چرواہے کے ہی اور خلق گلہ کیطرح

چو پرخاش بینند و بیداد ازو — شبان نیست گرگست فریاد ازو

اگر اوسکی ذات سے جبر اور ظلم ہو — تو ایسا بادشاہ چرواہا نہین بلکہ بھیڑیا ہی اوس سے خدا کی پناہ

بد انجام رفت و بد اندیشہ کرد — کہ ہا زیردستان جفا پیشہ کرد

اوس بدی کرنے والے کا انجام بد ہوتا ہے — جو زیردستون پر ظلم پیشہ ہوتا ہے

نخواہی کہ نفرین کنند از پست — نکو باش تا بد نگوید کست

اگر تو چاہتا ہی کہ تیرے بعد تجھے کوئی برا نہ کہے — تو نیک بنا رہ تاکہ تجھے کوئی بد نہ کہے

حکایت

قصہ

شنیدم که در مرز رومی ز باختر
میں نے سنا ہے کہ شہر باختر میں

برادر دو بودند از یک پدر
ایک باپ کی اولاد دو بھائی تھے

سپهدار گردنکش و پیلتن
صاحب فوج اور گھمنڈی اور زبردست

نکو روی و دانا و شمشیر زن
خوبصورت اور عقلمند اور بہادر

پدر بهر دو را سهمگین مرد یافت
باپ نے دونوں کو وجیہ پایا

طلبگار جولان و ناورد یافت
جو لانگاہ اور میدان جنگ کے طالب رہتے

برفت آن زمین را دو قسمت نهاد
خود جاکر اوس ملک کے دو حصہ کیے

بهر یک پسر زان نصیبی بداد
ایک ایک لڑکے کو ایک ایک حصہ دیدیا

مبادا که بر یک دگر سر کشند
تاکہ ایسا نہو کہ آپسمیں جھگڑا کریں

به پیکار شمشیر کین برکشند
لڑنے کیواسطے فساد کی تلوار میں کھینچیں

پدر بعد ازان روزگاری بمرد
باپ نے اوسکے تھوڑے دنوں کے بعد

بجان آفرین جان شیرین سپرد
جان پیدا کرنیوالیکو جان شیرین سپرد کی

اجل بگسلاندش طناب امل
قضانے اوسکی امید کی رسی کاٹ دی

وفاتش فروبست دست عمل
موت نے اوسکا ہاتھ کام کرلائق نہ رکھا

مقرر شد آن مملکت بر دو شاه
وہ سلطنت دو بادشاہ پر مقرر ہوگئی

که بیحد و مر بود گنج و سپاه
کیونکہ خزانہ اور فوج بے انتہا تھی

بحکم نظر در به افتاد خویش
اپنی عقل کے موافق اپنی اپنی تدبیر میں پڑے

گرفتند هر یک یکی راه پیش
ہر ایک نے ایک راہ لی

یکی عدل تا نام نیکو برد
ایک نے عدل اختیار کیا تاکہ نیکنام ہو

یکی ظلم تا مال گرد آورد
ایک نے ظلم اختیار کیا تاکہ خزانہ بھرے

یکی عاطفت سیرت خویش کرد
ایک نے سخاوت کی عادت ڈالی

درم داد و دیمار درویش کرد
درم دیدیے اور فقیر کی خاطر کی

بنا کرد و نان داد و لشکر نواخت
عمارت بنائی لنگر بانٹا لشکر آراستہ کیا

شب از بهر درویش شبخانه ساخت
فقیروں کو رات کے ٹھہرنیکے واسطے گھر بنوادیے

خزائن تهی کرد و پر کرد جیش
چنان کز خلائق بهنگام عیش
خزانہ خالی کیا اور لشکر آراستہ کیا
جیسے خلق عیش کے وقت مرف کرتی ہے

بگردون شدی بانگ شادی چو رعد
چو شیراز در عهد بوبکر سعد
آسمان تک خوشی کی آواز رعد کیطرح بلند تھی
جیسے شیراز ابوبکر سعد کیوقت میں

خدیو خردمند فرخ نہاد — کہ شاخ امیدش ہرومند باد
بادشاہ عقلمند اور مبارک ذات ہو — کہ شاخ اوسکی امید کی پھلی رہے
حکایت شنو کو وکِ نامجوے — پسندیدہ پی بود و فرخندہ خوی
نیک نام رہنے کے کا ذکر سنو — جسکا قدم مبارک اور عادت اچھی تھی
ملازم بدلداری خاص و عام — ثنا گوے حق بامداد ان و شام
خاص و عام کی خاطرداری مین مستعد رہتا — صبح سے شام تک خدا کا شکر کرتا
دران ملک قارون برفتی دلیر — کہ شہ داد گر بود و درویش سیر
اوس ملک مین قارون بھی اچھی طرح پھرتا — کیونکہ بادشاہ عادل تھا اور فقیر آسودہ تھا
نیامد برایام او بردے — نگویم کہ خارے کہ برگ گلے
اوسکے زمانہ مین کسیکے دلپر کھٹکا نہوا — کانٹا کیسا بلکہ پھول کا بھی
سر آمد بتائید حق از سران — نہادند سر بر خطش سروران
خدا کی مدد سے سب سردارونپر غالب ہوگیا — اوسکی اطاعت مین سردارون نے سر جھکایا
دگر خواست کافزون کند تخت و تاج — بیفزود بر مردوہقان خراج
دوسرے بھائی نے چاہا سلطنت بڑھادی — کسانون پر مالگذاری بڑھائی
طمع کرد در مال بازارگان — بلا در بخت برجان بیچارگان
سوداگرون کے مال پر طمع کی — اون بیچارون کی جانپر تکلیف دی
نگویم کہ بدخواہ درویش بود — حقیقت کہ او دشمن خویش بود
مین نہین کہتا کہ فقیرونکا دشمن تھا — بلکہ درحقیقت وہ اپنا ہی دشمن تھا
ہامید بیشے نداد و نخورد — خردمند داند کہ ناخوب کرد
جمع کرنیکی امید پر نہ دیا نہ خود مرت کیا — عقلمند جانتا ہو کہ اوسنے برا کیا
کہ تا جمع کرد آن زر از گریزی — پراگندہ شد لشکر از عاجزی
جمع کرتا رہا روپیہ دغابازی سے — لشکر بھاگ گیا عاجز ہو کے
شنیدند بازارگانان خبر — کہ ظلمست در بوم آن بی ہنر
سوداگرون نے یہ خبر سن لی — کہ اوس جاہل کے ملک مین ظلم ہوتا ہے
بریدند از انجا خرید و فروخت — زراعت نیامد رعیت بسوخت
وہان کی خرید و فروخت موقوف ہوا رعیت فاقونسے مری
چو اقبالش از دوستی سر بتافت — بناکام دشمن بر او دست یافت
جب اقبال نے اوسکی دوستی چھوڑی — بدنصیبی سے دشمن بھی اوسپر غالب ہوگیا

ستیز فلک بیخ و بارش بکند — سمِ اسپ دشمن دیارش بکند
آسمان کی لڑائی نے اسکو جڑ پھل سے اکھیڑا — دشمن کے گھوڑوں کے سم نے ملک کھود ڈالا

وفا در کہ جوید چو پیمان گسیخت — خراج از کہ خواہد چو دہقان گریخت
بدعہدی پر وفاداری کی کس سے امید ہو — جب کسان بھاگ گئے تو مالگذاری کون دیگا

چہ نیکی طمع دارد آن بے صفا — کہ باشد دعای بدش در قفا
اوس نالائق کو کیا نیکی کی امید ہوگی — جسکے پیچھے بہت سی بد دعائیں ہوں

چو بخشش نگون بود در کاف کن — نکردار نیکانش گفتند کن
روزازل سے جو نصیب اوسکا اوندھا تھا — اسواسطے اوسنے نیکوں کا سمجھانا نہ مانا

چو گفتند نیکان بران نیگرد — تو برخور کہ بیداد گر برخورد
نیکوں نے اوس سے پہلے کہا تھا — کہا تھا کہ تو پھل کھا کہ کوئی ظالم پھل نہیں پاتا

گمانش خطا بود و تدبیر سست — کہ در عدل بود آنچہ در ظلم جست
اوسکا خیال اور تدبیر ناقص تھی — اسواسطے کہ جو بات وہ ظلم سے چاہتا تھا وہ عدل

ازین رسم بد ماند ازان نام نیک — بدان را نباشد سرانجام نیک
اس سے رسم بد اور اوسکا نام نیک رہ گیا — بدوں کا انجام کبھی نیک نہیں ہوتا

حکایت

قصہ

یکی بر سرِ شاخ بن مے برید — خداوند بستان نگہ کرد و دید
ایک شخص شاخ کے سرے پر بیٹھا اور اوسکی جڑ کاٹتا تھا — باغ کے مالک نے خیال کرکے دیکھا

بگفتا گر این مرد بد مے کند — نہ با من کہ با نفس خود میکند
کہا یہ شخص برا کرتا ہے — میرے ساتھ نہیں بلکہ اپنے ساتھ کرتا ہے

نصیحت نجاتست اگر بشنوی — ضعیفان میفگن بہ کتفِ قوی
نصیحت باعث نجات ہے اگر تو مانے — ضعیفوں کو زبردست بازو سے عاجز نہ کر

کہ فردا بدارد بر دخسروے — گدائی کہ پیشت نیرزد جوے
کیونکہ کل قیامت میں خدا کے آگے اوسکی عزت مثل حال کے ہوگی — جو غریب تیرے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتا

چو خواہی کہ فردا بوی مہتری — مکن دشمن خویشتن کہتری
اگر تو چاہتا ہے کہ مجھے قیامت میں سرداری ملے — تو اپنے دشمن کو بھی ذلیل نہ کر

کہ چون بگذرد بر تو این سلطنت — بگیرد بکین آن گدا دامنت
کیونکہ جب تیری یہ سلطنت تمام ہوگی — بیوقعت عزت کا بدلہ سلطنت تیرا دامن پکڑیگا

کمن پنجہ از ناتوانان بدار — کہ گر بفگنندت شوی شرمسار
کمزوروں کے پنجہ کرنے سے ہاتھ اوٹھا — کہ ہارنے پر شرمندگی ہوگی
کہ زشت است در چشم آزادگان — بیفتادن از دست افتادگان
اسواسطے کہ آزادوں کی آنکہ مین حقیر ہوتا ہی — کمزورون سے ہار جانا
بزرگان روشندل نیکبخت — بفرزانگی تاج بردند و تخت
نیکبخت اور روشن دل بزرگون نے — عقلمندی سے افسری اور سلطنت کی
بدنبالۂ راستان کج مرو — وگر راست خواہی ز سعدی شنو
سیدھون کے پیچھے ٹیڑھا نہ چل — اگر سچ سنا چاہے تو سعدی سے سن

صفت جمعیت اوقات درویش رضی

رضامندی فقیرون کی جمعیت اوقات کی تعریف

گمو جاہی از سلطنت بیش نیست — کہ ایمن تر از ملک درویش نیست
یہ نہ کہہ کہ سلطنت سے بڑھکر کوئی عزت نہین — بلکہ فقیر کو جو حکومت اور اطمینان حاصل ہی وہ سب سے بڑھکے ہی
سبکبار مردم سبکتر روند — حق اینست صاحبدلان بشنوند
جو تعلقات دنیا کے بوجھ سے ہلکے ہین وہ تیز رو ہین — سچ یہ ہی بات اوسکو صاحبدل خوب جانتے ہین
تہیدست نشویش نانی خورد — ملک ہم بقدر جہانی خورد
مفلس کو ایک روٹی کا غم ہوتا ہی — بادشاہ کو تمام اجہان کی فکر ہوتی ہی
گدارا چو حاصل شود نان شام — چنان خوش بخسپد کہ سلطان شام
فقیر کو جب شام کا کھانا مل جاتا ہے — وہ اسطرح آرام سے سوتا ہی جیسے شام کا بادشاہ
غم و شادمانی بسر میرود — بمرگ این دو از سر بدر میرود
غم اور خوشی مین بسر ہوتی رہتی ہی — مرنیکے بعد دونون کا بوجھ سر سے اوتر جاتا ہی
چہ آنرا کہ بر سر نہادند تاج — چہ آنرا کہ بر گردن آمد خراج
چاہے وہ ہو جسکے سر پر تاج رکھا ہی — چاہے وہ ہو جسکی گردن پر مالگذاری کا بار لدا ہی
اگر سرفرازی بکیوان برست — وگر تنگدستی بزندان درست
چاہے کوئی سردار جسکے محل ہون — چاہے کوئی مفلس جو قید ہو
درآندم کہ اجل بر سر ہر دو تاخت — نہ شاید ازیکدگر شان شناخت
جسوقت موت دونون کو پامال کرتی ہی — پھر کسیکو اونمین سے پہچان نہین سکتے

حکایت

قصہ

شنیدم کہ یکبار در جملۂ — سخن گفت با عابدے کملۂ
مین نے سنا ہو کہ ایک بار ایک دریا کے کنارے — یہ بات فقیر سے کسی کھوپری نے کہی
کہ من فرّ فرماندہی داشتم — بسر بر کلاہ مہے داشتم
کہ مجھے شان حکومت حاصل تھی — اور سر پر بادشاہی تاج تھا
سپہرم مدد کرد و نصرت وفاق — گرفتم بازوی دولت عراق
آسمان نے میری مدد اور فتح نے موافقت کی — اقبال کی مدد سے مین نے ملک عراق فتح کیا
طمع کردہ بودم کہ کرمان خورم — کہ ناگہ بخوردند کرمان سرم
مینے ارادہ کیا تھا کہ ملک کرمان فتح کرون — کہ یکایک کیڑون نے میرا سر کھا لیا
بکن پنبۂ غفلت از گوش ہوش — کہ از مردگان پندت آید بگوش
ہوشیار ہوکے کان کی روئی نکال — کیونکہ مردون سے تجھکو نصیحت حاصل ہوگی

در معنی نکوکاری و بدکاری و عاقبت آن

بیان نیک اور بدکام اور اونکے انجام کا

نکوکار مردم نباشد بدش — نورزد کسی بد کہ نیک آیدش
نیک آدمی بدی نہین کرتے — کوئی بدی نہین کرتا جسکی ابتدا نیک ہے
شر انگیزہم در سر شر رود — چو کژدم کہ با خانہ کمتر رود
فساد ہی فساد ہی مین برباد ہوتا ہے — جیسے بچھو بہت کم گھر تک پہونچتا ہے
اگر نفع کس در نہاد تو نیست — چنین گوہر و سنگ خارا یکیست
اگر تیری ذات سے کسیکو فائدہ نہو — تو تیرے پاس کے موتی پتھر کے برابر ہین
غلط گفتم اے یار شایستہ خوی — کہ نفع ست در آہن و سنگ روی
اے یار نیک خو مین بھول گیا — کیونکہ لوہے اور پتھر اور کانسے سے تو فائدہ ہوتا ہے
چنین آدمی مردہ بہ ننگ را — کہ بر وی فضیلت بود سنگ را
ایسے بے غیرت آدمی کا مرنا بہتر ہے — جسپر پتھر کو فضیلت ہو
نہ ہر آدمی زادہ ارزد بہ است — کہ دد زادمی زادۂ بد بہ است
ہر ایک انسان چارپایہ سے بہتر نہین — بلکہ آدمی سے درندہ بہتر ہی
بہ است ارزد انسان صاحب خرد — نہ انسان کہ در مردم افتد چو دد
چارپایے سے عقلمند آدمی بہتر ہی — نہ ایسا انسان کہ آدمیونکے پیچھے دندنکیطرح پڑے
چو انسان نداند بجز خورد و خواب — کدامش فضیلت بود بر دواب
جو آدمی کھانے اور سونے کے سوا کچھ اور نجانے — اوسکو چارپایہ سے کیا فضیلت ہوگی

سوار نگون بخت بے راہرو — پیادہ برد زو بر فتن گرو
سوار بد نصیب راہ چلنے والے سے — پیادہ چلنے مین سبقت لیجائے گا
کسے دانۂ نیکمردی نہ کاشت — کز و خرمن کام دل برنداشت
کسی نے نیکمردی کا بیج ایسا نہ بویا ہو گا — کہ اوس سے دلکی مراد کے موافق کھریان نہ جمع کیا ہو
نہ ہرگز شنیدیم در عمر خویش — کہ بد مرد را نیکے آمد بہ پیش
مین نے اپنی عمر مین کبھی نہین سنا ہی — کہ بد آدمی کو نیک پھل ملا ہو

حکایت

قصہ

گریزے[1] بچاہی درافتادہ بود — کہ از ہول او شیر نر مادہ بود
ایک پہلوان کنوئین مین گر پڑا تھا — جسکے خوف سے نر شیر مادہ معلوم ہوتا تھا یعنی نہایت بہادر
بداندیش مردم بجز بند ندید — بیفتاد عاجز تر از خود ندید
بد آدمی کو بد کے سوا موقع نہین ملتا — جب عاجز ہوتا ہی تو کسکو اپنے سے زیادہ عاجز نہین دیکھتا
ہمہ شب ز فریاد و زاری نخفت — یکے بر سرش کوفت سنگی و گفت
تمام رات فریاد اور رونے سے اوسے نیند نہ آئی — ایک شخص نے اوسکے سر پر ایک پتھر مارکے کہا
تو ہرگز رسیدی بفریاد کس — کہ میخواہی امروز فریاد رس
تو نے بھی کسیکی فریاد رسی کی تھی — جو آج فریاد رسی چاہتا ہے
ہمہ تخم نیکو دمے کاشتی — بہ بین لاجرم برکہ برداشتی
بہت تو نے نامردی کا بیج بویا — دیکھ آخر تجھے کیسا پھل ملا
کہ بر جان ریشت نہد مرہمی — کہ دلہا ز ریشت بنالد ہمے
کون تیری گھائل جان پر مرہم لگائے — کیونکہ بہت سے دل گھائل تیری سبب سے روتے ہین
تو مارا ہمین چاہ کندے براہ — بسر لاجرم در فتادے بچاہ
تو نے ہمارے واسطے راہ مین کنوان کھودا — دیکھ آخر کو تو ہی سر کے بل کنوین مین گرا
دو کس چہ کنند از پے خاص و عام — یکی نیک محضر دگر زشت نام
دو آدمی خاص و عام کیواسطے کنوان کھودتے ہین — ایک نیکنو دوسرا بدنام
یکی تا کند تشنہ را تازہ حلق — دگر تا بہ گردن در افتند خلق
ایکے اس ارادہ سے تاکہ پیاسے پانی پیین — دوسرا اسواسطے کہ خلق اوندھے منہ گرے
اگر چاہ کنے چشم نیکے مدار — کہ ہرگز نبیند دگر انگبار
بدی کرکے امید نیکی کی نہ کر — کیونکہ جہاد مین کبھی انگور نہین پھلتے

نہ پندارم ای درخزان کشتہ جو — کہ گندم ستانی بوقت درو
مجھے یقین نہین آتا کہ جسنے خزان مین جو بوئے ہون — وہ کاٹنے کے وقت کیونکر گیہون کاٹے گا

درختے ز قوم اربجان پروری — بپندار ہرگز کزو برخوری
تھوہڑ کا درخت جو خوشی سے لگائے — ہرگز امید نکرے کہ اوسکا پھل کھانے مین آئے گا

رطب ناورد چوب خرزہرہ بار — چہ تخم افگنی برہمان چشم دار
جھوہارے مین کھجور کا پھل کبھی نہ لگے گا — جیسا بیج بویا ہے ویسا ہی پھل کی امید رکھ

حکایت

قصہ

حکایت کنند از یکے نیکمرد — کہ اکرام حجاج یوسف نکرد
ایک نیک مرد کا ذکر ہے — اوسنے حجاج ابن یوسف کی تعظیم نہین کی

بسر ہنگ دیوان نگہ کرد تیز — کہ نطعش بیندازد و خون بریز
جلاد کیطرف بادشاہ نے غصہ سے دیکھا — کہ نطع بچھاکے اوسکی گردن مارے

چو حجت نماند جفاجوے را — بپرخاش درہم کشد روی را
جب ظالم جواب مین بند ہو جاتا ہے — تو غصہ سے لڑنے کیواسطے مستعد ہوتا ہے

بخندید و بگریست مرد خدائے — عجب ماند سنگین دل تیرہ رائے
وہ مرد خدا ہنسا اور رویا — تو وہ سخت دل بد عقل تعجب مین ہوا

چو دیدش کہ خندید و دیگر گریست — بپرسید کین خندہ و گریہ چیست
جب دیکھا کہ وہ ہنسا پھر رویا — تو پوچھا کہ اس ہنسی اور رونے کا سبب کیا ہے

بگفتا ہمی گریم از روزگار — کہ طفلان بیچارہ دارم چہار
کہا مین زمانہ کی گردش سے روتا ہون — کہ میرے چار لڑکے بے وارث ہین

ہمی خندم از لطف یزدان پاک — کہ مظلوم رفتم نہ ظالم بخاک
خدائے پاک کے فضل سے اسواسطے ہنستا ہون — کہ مین مظلوم خاک مین جاتا ہون نہ ظالم

یکے گفتش اے نامور شہریار — مکن دست ازین پیر دہقان بدار
ایک شخص نے اوس سے کہا اے نامور بادشاہ — اسے نمار اس بڈھے کسان سے ہاتھ اوٹھا

کہ خلقے بدو تکیہ دارند و پشت — روا نیست خلقی بیکبار کشت
کہ ایک خلق کو اسپر امید اور پھروسہ ہو — خلق کو ایکبارگی مارنا اچھا نہین

بزرگی و عفو و کرم پیشہ کن — ز خردان اطفالش اندیشہ کن
بزرگی اور بخشش اور سخا عادت پیشہ کر — اور اوسکے چھوٹے بچونسے خون کھا

مگر دشمن خاندان خودے	کہ بر خاندانہا پسندی بدی
بیشک تو اپنے ہی خاندان کا دشمن ہے	جو اور خاندانو پر بدی پسند کرتا ہے
پیندار دلہا بداغ تو ریش	کہ روز پسین آیدت خیر پیش
پیشہ بہت سے دل تیرے تکلیف دینے سے رنجیدہ ہین تو سمجھ	کہ قیامت کے دن مجھکو اسکے عوض کیسی بلیگی
مخفت ست مظلوم از آہش ترس	زدود دل سبحگاہش ترس
مظلوم ظلم کی ایذا سے نہین سو یا اوسکی آہ سے ڈر	اور صبح کے وقت کے آہ گرم سے بھی ڈر
نترسی کہ پاک اندروے شبی	برآرد زسوز جگر یارب
تو نہین ڈرتا ہو کہ اگر کوئی صاف دل	دلسے رو کر یا خدا کرے تو دعا ضرور قبول ہو گی
بسو داچنان بردی افشاند دست	کہ حجاج راوست حجت بہ بست
غصہ سے ایسا اوسکو ہند کیا	کہ حجاج کی حجت کا پتا بیکار رہو گیا یعنو قصور پر مین ملا جرمیو کیا
نہ ابلیس بدکرد نیکے ندید	بر پاک ناید زتخم پلید
کیا شیطان نے برا نہین کیا جسکے سو نیکی نہ نصیب ہوئی	بُرے تخم سے اچھا پھل کبھی نہین پھلتا
مدر پردہ کس بہنگام جنگ	کہ باشد ترا نیز در پردہ ننگ
مقابلہ پر کسیکا عیب نہ ظاہر کر	کہ شاید تیرا بھی کوئی عیب پوشیدہ ہو
مزن بانگ بر شیر مردان زشت	چو باکو دکان برنیائی بمشت
جوان مردون کو کبھی نہ للکارا کر	جب لڑکو نسے گھونسا لڑنیمین نہین جیت سکتا
شنیدم کہ نشنید و خویش بریخت	زفرمان داور کہ داند گریخت
سنیو سنا ہے کہ نہین مانا اور اپنے قتل کیا	قضا سو کون بھاگ سکتا ہے
بزرگی دران فکرت آنشب بخفت	بخواب اندرون دید درویش گفت
وہ بزرگ اوسی فکر مین رات کو سو یا	خواب مین اوسنے فقیر کو دیکھا یہ کہتے ہوے
دمی بیش بر من سیاست نراند	عقوبت برو تا قیامت بماند
ایک گھڑی سے زیادہ مجھپر حکومت نکر سکا	مگر اسکا عذاب اوسپر ہمیشہ رہیگا

حکایت

قصہ

یکے پند میداد فرزندرا	نگہدار پند خرومندرا
ایک شخص اپنے لڑکے کو نصیحت کرتا تھا	اگر عقلمند و نیکی نصیحت یاد رکھ
مکن جور بر خردگان ای پسر	کہ یک روزت افتد بزرگی بسر
اے لڑکے عاجزون پر ظلم نہ کیا کر	نہین تو ایکروز تیری بزرگی جاتی رہیگی

نمی ترسی اے کودک کم خرد — کہ روزی پلنگیت برہم درد
اے لڑکے بیوقوف تو ڈرتا نہین — کہ ایک روز تجھے چیتا مار ڈالے گا
بگفتند دی درم زور سرنجہ بود — دل زیردستان زمن رنجہ بود
بچپن مین مجھے پنجہ آزمائی کی خوب طاقت تھی — کمزور مجھسے ہمیشہ رنجیدہ رہتے تھے
بخوردم یکی مشت زوراوران — نکردم دگر زور بر لاغران
ایک زبردست کا گھونسا کھایا — پھر کمزور و لاچار کبھی زور نہ کیا

گفتار
در قول

الا تا بنفلت نخسپی کہ نوم — حرامست بر چشم سالار قوم
خبردار غفلت سے نہ سو کیونکہ — سردار کو غفلت حرام ہے
غم زیردستان بخور زینہار — بترس از زبردستی روزگار
زیردستون کی تکلیف کا خیال رکھ — زمانہ کے غلبہ سے ڈرتا رہ
نصیحت کہ خالی بود از غرض — چو داروی تلخست دفع مرض
جو نصیحت غرض سے خالی ہو — کڑوی دوا کیطرح مرض دفع کرتی ہے

حکایت درمعنی
ذکر اسی بیان مین

یکی را حکایت کنند از ملوک — کہ بیماری رشتہ کردش چو دوک
ایک بادشاہ کا حال یون بیان کرتے ہین — کہ رشتہ یعنے زار و کی بیماری ذالدی تھی کیطرح دبلا کیا تھا
چنانش درانداخت ضعف جسد — کہ می برد بر کمستر نیان حسد
جسم کی کمزوری نے ایسا کر دیا تھا — کہ کمزور و نیز بھی اوسکو رشک آتا تھا
کہ شاہ ارچہ بر عرصہ نام آورست — چو ضعف آمد از بیدقی کمترست
کیونکہ بادشاہ اگر بساط پر حاکم ہے — مگر حالت مجبوری اور دلی بازی مین پیادہ سے بھی کم ہے
ندیمی زمین ملک بوسہ داد — کہ عمر خداوند جاوید باد
ایک مصاحب آداب بجا لایا — اور دعا دی کہ ملک حضور کا ہمیشہ قائم رہے
وزین شہر مردی مبارک دمست — کہ از پارسایان چنونی کمست
اس شہر مین ایک فقیر ایسا مستجاب الدعوات ہے — کہ فقیرون مین ویسے کم ہوتے ہین
نبرد ند پیشش مہمات کس — کہ مقصود حاصل نشد در نفس
کوئی اوسکے پاس اپنی حاجت نہ لے گیا — جسکا مطلب دم بھر مین حاصل نہ ہو

بخوان تا بخواند دعاے برین
اوسے بلا تاکہ وہ اس بیماری کیواسطے دعا کرے
کہ رحمت رسد زاسمان برزمین
تاکہ خدا کی رحمت آسمان سے زمین پر نازل ہو

بفرمود تا مہتران خدم
بادشاہ نے حکم دیا تو خادم سردارون نو
بخواندند پیر مبارک قدم
اوس مبارک قدم کو بلایا

بگفتا دعائی کن اے ہوشمند
کہا اے عقلمند پیرے واسطے دعا کر
کہ در رشتہ چون سوزنم پای بند
کہ بیماری رشتہ مین سوئی کیطرح گرفتار ہون

شنید این سخن پیر خم بوده پشت
جب اوس کبڑے بڈھے نے یہ بات سنی
بہ تندی برآورد بانگ درشت
خفا ہوکے زور سے کہا

کہ حق مہربانست بر دادگر
کہ خدا عادل پر مہربان ہوتا ہے
بخشای وبخشایش حق نگر
توخلق پر بخشش کر پھر خدا کے رحم کا تماشا دیکھ

دعای منت کی شود سودمند
میری دعا کب فائدہ کریگی
اسیران مظلوم در چاہ وبند
جبکہ بیگناہ کنوے مین قید بند دعا کرتے ہین

تو ناکرده بر خلق بخشایشے
جب تونے خلق کو آرام سے نہین رکھا
کجا بینی از دولت آسایشے
تو دولت کا آرام تجھے کہان نصیب ہوگا

بباید تت عذر خطا خواستن
پہلے گناہ ہونے توبہ چاہیے
پس از شیخ صالح دعا خواستن
بعد اوسکے بڈھے نیکبخت سے دعا کی تمنا کر

کجا دست گیرد دعاے ویت
اوسکی دعا کب تیری مددگار ہوگی
دعای ستمدیدگان در پیت
جبکہ مظلوم کی بد دعا تیرے پیچھے ہے

شنید این سخن شہریار عجم
جب عجم کے بادشاہ نے یہ بات سنی
زخشم وخجالت برآمد بہم
غصہ اور شرمندگی سے بیتاب ہوگیا

برنجید وپس با دل خویش گفت
رنجیدہ ہوا اور پھر اپنے دل مین کہا
چہ رنجم حقست اینکہ درویش گفت
خفگی بیکار ہی ٹھیک یہی بات ہی جو فقیر نے کہی

بفرمود تا ہر کہ در بند بود
حکم دیا تاکہ جو لوگ قید تھے
بفرمانش آزاد کردند زود
اوسکے حکم سے اوسیوقت رہا کیے گئے

جہاندیدہ بعد از دو رکعت نماز
جہاندیدہ فقیر نے دو رکعت نماز کے بعد
بدارو برآورد دست نیاز
خدا کیطرف دعا کیواسطے ہاتھ اوٹھایا

کہ ای برفرازندۂ آسمان
اے آسمان بلند کرنیوالے
بجنگش گرفتے بعفلت بمان
بسبب نافرمانی کے تونے اوسکو گرفتار کیا ہے بیخبری مین

دعا کی کہ اللہ تعالیٰ بسبب اسکی نافرمانی کے اسپر غضب ہوا ہے اسکو شفا و رحمت زیادہ عطا کرے تو بہتر ہے اسکو بیماری سے نجات دیدے

ولی ہمچنان بر دعا داشت دست
اوسیطرح دعا کا ہاتھ اٹھائے تھا
کہ رنجور افتادہ برپای جست
کہ پڑا ہوا بیمار اٹھ کھڑا ہوا

تو گفتی ز شادی بخواہد پرید
مارے خوشی کے گویا اوڑنے کا ارادہ رکھتا تھا
چو طاؤس چون رشتہ بر بالدید
مور کی طرح سے جبکہ اوسنے اپنے پیر میں ہماری رشتہ نہ دیکھی

بفرمود گنجینہ و گوہرش
بادشاہ نے حکم دیا کہ خزانہ اور موتی
نشاندند در پای وزیر سرش
نثار کرین اوسکے سر اور پیر پر سے

ازان جملہ دامن بیفشاند و گفت
ان سبھون کو اوسنے دامن سے پھینکدیا اور کہا
حق از بہر باطل نشاید نہفت
سچی بات غرض شاہد سے پوشیدہ نکرنا چاہیے

مرو با سر رشتہ بار دگر
اب رشتہ کی راہ پر کبھی نہ چلنا یعنے ظلم نہ کرنا
مبادا کہ دیگر کند رشتہ سر
ایسا نہو کہ پھر ہماری رشتہ پیدا ہوجاے

چو بار فتادی نگہدار پای
جب ایکبار گر چکا تو خیال رکھنا چاہیے
کہ یکبار دیگر نلغزد ز جای
کہ دوسری بار پھر پیر نہ پھسل جاے

ز سعدی شنو کاین سخن راست است
سعدی سے سن لے کہ یہ بات ٹھیک ہے
نہ ہر باری افتادہ برخاست است
گرا ہوا ہر بار نہین اوٹھ سکتا ہے

گفتار
قول

جہان ای پسر ملک جاوید نیست
اے لڑکے جہان ہمیشہ رہنے کے واسطے
زدنیا وفاداری امید نیست
اور ہمیشہ دنیا سے وفاداری کی امید نہین

نہ بر بادرفتی سحرگاہ و شام
کیا صبح اور شام ہوا پر نہین اوڑتا تھا
سر بدر سلیمان علیہ السلام
تخت حضرت سلیمان کا اوپر سلام

بآخر ندیدی کہ بر باد رفت
آخر اوسکو نہین دیکھا کہ برباد ہوگیا
خنک آنکہ با دانش و داد رفت
کیا اچھا وہ شخص ہے جو عدل اور انصاف کیساتھ گذرا

کسی زین میان گوی دولت ربود
انمین سے اوسکو سبقت حاصل ہوئی
کہ در بند آسایش خلق بود
جو خلق کے آرام کی فکر مین رہا

بکار آمد آنہا کہ برداشتند
کام آیا اون لوگون کے جو خرچ کر گئے
نہ گرد آوریدند و بگذاشتند
نہ جنھون نے جمع کیا اور چھوڑ گئے

حکایت
قصہ

برد مرد ہشیار دنیا خس ست — کہ ہر مدتی جای دیگر کس ست
دانا کے سامنے دنیا مثل گھانس کے ہے — کہ ہر وقت اور لوگون کی جگہ ہے

حکایت

قصہ

چنین گفت شوریدۂ در عجم — بکسری کہ ای وارث ملک جم
ایک دیوانے نے عجم مین یہ بات — نوشیروان سے کہی کہ اے ملک جمشید کے مالک

اگر ملک بر جم بماندی و بخت — ترا چون میسر شدی تاج و تخت
اگر ملک اور نصیب جمشید ہی کے حصہ مین رہتا — تجھے یہ تاج اور تخت کیونکر نصیب ہوتا

اگر گنج قارون بدست آوری — نماند مگر انچہ بخشی بری
اگر قارون کا خزانہ بھی ملجاوے — تو جو کچھ بخشدیگا یا کھلاویگا اوسکو سوا اتنے کے ساتھ نہ رہیگا

حکایت

قصہ

چو الپ ارسلان جان بجان بخش داد — بسر تاج شاہی بسر بر نہاد
جب الپ ارسلان نے جان دینے والے کو جان ہی بخش دیدی تو پھر کیا
لڑکے نے تاج شاہی اپنے سر پر رکھا

بتربت سپردندش از تا جگاہ — نہ جای نشستن نہ آماجگاہ
تختگاہ سے قبر مین اوسکو دفن کردیا — جہان نہ اوسکے بیٹھنے نہ نشانہ لگانے کی جگہ تھی

چنین گفت دیوانۂ ہوشیار — چو دیدش پسر روز دیگر سوار
ایک دیوانہ ہوشیار نے یہ بات کہی — جب دوسرے دن اوسکے لڑکے کو سوار دیکھا

زہی ملک و دوران سر در نشیب — پدر رفت و پای پسر در رکیب
واہ کیا ملک اور زمانہ ہی جسکا سر اوندھا ہو — باپ مرا لڑکے کا پیر رکاب مین

چنین ست گردیدن روزگار — سبک سیر بد عہد نا پایدار
زمانہ کی گردش ایسی — جلد پھر نیوالی اور بیوفا ہی جسکو قیام نہین

چو دیرینہ روزی سر آورد عہد — جوان دولتی سر بر آرد ز مہد
جب کسی پرانے بڈھے کا زمانہ آخر ہوا — اوسکی جگہ ایک جوان دولت پالنے سے نکل آیا

منہ بر جہان دل کہ بیگانہ ایست — چو مطرب کہ ہر روز در خانہ ایست
جہان پر دل نہ لگا کہ بیگانہ ہے — جیسا گانیوالا کہ ہر روز ایک نئے گھر مین جاتا ہے

نہ لائق بود عیش با دلبری — کہ ہر با مدادش بود شوہری
اوس دلبر کے ساتھ عیش اچھا نہین — جسکا ہمیشہ صبح کو نیا خاوند ہو جاتا ہے

نکوئی کن امسال چون دہ تراست — کہ سال دگر دیگری دہ خداست
اپکی برس جب گاؤں پر تیرا قبضہ ہے تو نیکی کر لے — کہ آیندہ سال اوس گاؤن کا کوئی اور مالک ہوگا

حکایت

نقصہ

بزرگی جفا پیشہ در حمد غور — گرفتی خر روستائی بزور
ایک بادشاہ ظالم سرحد غور مین — دہقانون کے گدھے زبردستی چھین لیتا

خرانش زیر بار گران بی علف — بروزی دو مسکین شدندی تلف
دہقان کا گدھا بوجھ مین لدا ہوا بھوکے — ایک دن مین دو غریب مرجاتے

چو منعم کند سفلہ را روزگار — نہد بر دل تنگ درویش بار
جب کمینہ کو آسمانہ مالدار کرتا ہے — تو وہ فقیرونکے پریشان دلکو اور پریشان کرتا ہے

چو بام بلندش بود خود پرست — کند بول و خاشاک بر بام پست
جب بوس مغرور کا کوٹھا بلند ہوتا ہے — تو پیشاب اور پاخانہ نیچے کے کوٹھونپر پھینکتا ہے

شنیدم کہ باری بعزم شکار — برون رفت بیدادگر شہریار
مین نے سنا کہ ایک بار شکار کیواسطے — وہ ظالم بادشاہ شہر کے باہر گیا

پیاپی بدنبال صیدے براند — شبش در گرفت از حشم دور ماند
ایک شکار کے پیچھے گھوڑا دوڑایا — رات ہو گئی لشکر سے چھوٹ گیا

بتنہا ندانست روے و رہی — بیندا خت ناکام شب در دہی
تنہائی کے سبب سے راستہ نہ پایا — مجبوری سے رات کو ایک گانو مین ٹھہر گیا

خری دید پوینده و کارگر — توانا و زورآور و بار بر
ایک گدھا دیکھا تیز قدم اور مضبوط — تیار سکت دار بوجھ اوٹھانیوالا

یکی مرد کرد استخوانی بدست — چنان میزدش کاستخوان میشکست
ایک مرد قوم کرد کا ایک ڈنڈا لیے ہوے — اوسکو ایسا مارتا تھا کہ ہڈیان ٹوٹتی تھین

شبنشہ بر آشفت و گفت ایچوان — زحد رفت جورت برین بی زبان
بادشاہ نے پریشان ہوکے کہا کہ ارے نادان — اس بیزبان پر تیرا ظلم بے انتہا ہوا

چو زورآورے خود نمائی مکن — برافتادہ زور آزمائی مکن
اگر تو زبردست ہو تو اپنی طاقت نہ جتا — عاجز بیبون پر زور نہ آزما

پسندش نیامد فرومایہ قول — یکی بانگ بر پادشہ زد بھول
اوسکو یہ بیہودہ بات پسند نہ آئی — بادشاہ کو اوسنے زور سے للکارا

که بیهوده نگرفتم این کار پیش — برو چون ندانی بس کار خویش
کہ مین بیفائدہ یہ کام نہین کرتا — اگر تو اس مصلحت کو نہین سمجھتا تو اپنا کام کر
بسا کس که پیش تو معذور نیست — چو وا بینی از مصلحت دور نیست
بہت آدمی جنکا عذر تیری سمجھ مین نہین آتا اسمین کچھ مصلحت ہوتی ہے اگر خیال کرو تو وہ بھی مصلحت سے خالی نہین ہوتا
ملک ارشت آمد ازوی خطاب — بگفتا بیا تا چه بینی صواب
بادشاہ کو اوسکی بات ناگوار ہوئی کہا تو اسمین کیا مصلحت ہے
که پندارم از عقل بیگانه — نه مستی همانا که دیوانه
کیونکہ مین جانتا ہون تو بیوقوف ہے مست نہین ہے تو دیوانہ ضرور ہے
بخندید کای ترک نادان خموش — مگر حال خضرت نیامد بگوش
اوسنے ہنسکر کہا اے نادان سپاہی چپ رہ شاید تو نے خضر کا حال نہین سنا
نه دیوانه خواند کس اورا نه مست — چرا کشتی ناتوانان شکست
اونکو تو نہ کسی نے مست کہا نہ دیوانہ کسواسطے اونہون نے بیچون کی کشتی توڑ ڈالی
جهان جوی گفت ای ستمگاره مرد — چه دانی که خضر آن برای چه کرد
بادشاہ نے کہا اے مرد ظالم کیا تجھے معلوم ہے کہ خضر نے وہ کسواسطے کیا
دران بحر مردی جفا پیشه بود — که دلها ازو بحر اندیشه بود
اوس دریا مین ایک مرد ظالم تھا کہ بہت لوگ اوسکے سبب سے پریشان تھے
جزائر زکردار او پر خروش — جهانی ز دستش زدریا بجوش
جزیرون کے لوگ اوسکے ظلم سے نالان تمام عالم اوسکے ہاتھ سے دریا کیطرح جوش مین تھا
پس آنرا زبهر مصالح شکست — که سالار ظالم نگیرد بدست
پس اون کشتیون کو خضر نے اس مصلحت سے توڑ ڈالا کہ بیکار بھکرو وہ حاکم ظالم چھین نہ لے
شکسته متاعی که در حرز تست — ازان به که در دست دشمن درست
ٹوٹا پھوٹا مال اپنے قبضہ مین دشمن کے قبضہ مین درست ہونیسے بہتر ہے
بخندید دهقان روشن ضمیر — که پس حق بدست منست ای امیر
اوس دہقان عقلمند نے ہنسکر کہا کہ اے سردار اب حق بجانب مین ہون
نه از جهل مے بشکنم پای خر — که از جور سلطان بیداد گر
مین گدھیکی ٹانگ جہالت کے سبب نہین توڑتا بلکہ ظالم بادشاہ کے ظلم سے
خر این جا نگه لنگ و تیمار کش — ازان به که پیش ملک بارکش
گدھا یہان لنگڑا اور غمگین بادشاہ کے یہان بوجھ لادنیسے بہتر ہے

تو آنرا نہ گوئی کہ کشتی گرفت
تونے اوسے کچھ نہین کہا جسنے کشتیان پکڑلی تھین
کہ چون تا ابد نام زشتی گرفت
کیونکہ قیامت تک وہ بدنام رہیگا

تفو بر چنان ملک و دولت کہ راند
تھوک ہے ایسے ملک اور حکومت پر
کہ شنعت برو تا قیامت بماند
کیونکہ لعنت اوسپر قیامت تک رہیگی

ستمگر جفا بر تن خویش کرد
ظالم نے اپنے اوپر ظلم کیا
نہ بر زیردستان درویش کرد
نہ غریبون اور محتاجون پر

کہ فردا دران محفل نام و ننگ
کہ کل کو اوس محفل مین جہان غیظ ظاہر ہوگا
بگیرد گریبان و ریشش بچنگ
اوسکا گریبان اور داڑھی پکڑی جائیگی

نہد بار او زار بر گردنش
اوس غریب کا گناہ ہونگا بوجھ اوسکی گردن پر ہوگا
نیارد سر از عار بر گردنش
جو شرم سے سر بھی نہ اوٹھا سکے گا

گر فتم کہ خر بارش اکنون کشد
مین نے مانا کہ آج گدھا اوسکا بوجھ اوٹھاتا ہے
دران روز بار خران چون کشد
قیامت مین گدھون کا بوجھ وہ کیونکر اوٹھاسکیگا

گر انصاف پرسی بداختر کست
اگر سچ پوچھو تو وہ شخص بدنصیب ہے
کہ در راحتش رنج دیگر کست
جسکے آرام مین لوگون کو تکلیف ہے

ہمین پنجروزش تنعم بود
صرف پانچ ہی روز اوسکو خوشی حاصل رہیگی
کہ شادیش در رنج مردم بود
جسکی خوشی مین لوگون کو تکلیف ہوگی

اگر برنخیزد بہ آن مردہ دل
اگر وہ مردہ دل کبھی سوکے نہ اوٹھے
کہ چیند از و مردم آزردہ دل
جس سے خلق رنجیدہ سوائی ہو

فتہ این جملہ بشنید چیزی نگفت
بادشاہ نے یہ سب سنا اور کچھ نہ کہا
بہ بست اسپ و سر بر نماز زمین بخفت
گھوڑا باندھ دیا اور سر زمین پر رکھکے لیٹا

ہمہ شب زبیداری اختر شمرد
تمام رات جاگا اور ستارے گنا کیا
زسودا و اندیشہ خوابش نبرد
غصہ اور خوف سے نیند نہ آئی

چو آواز مرغ سحر گوش کرد
جب مرغ سحر کی آواز سنی
پریشانی شب فراموش کرد
رات کی پریشانی بھول گیا

سواران ہمہ شب یزک تاختند
سوار تمام رات چہار طرف پھرا کیے
سحر گہ پی اسپ بشناختند
صبح کو گھوڑے کے قدم پہچانے

بران عرصہ بر اسپ دیدند شاہ
اتنے مین اوس میدان مین بادشاہ کو دیکھا
پیادہ و دیدند یکسر سپاہ
تمام سپاہ ننگے پاؤن دوڑ پڑی

بجذمت نهادند سر بر زمین
سلام کے واسطے سر جھکایا
چو دریا شد از موج لشکر زمین
زمین مثل دریا کی فوج کے موج سے معلوم ہوتی تھی

بزرگان نشستند و خوان خواستند
امیر اور مصاحب بیٹھے اور دسترخوان بچھایا
بخوردند و مجلس بیاراستند
کھانا کھایا اور محفل آراستہ کی

چو شور طرب در نهاد آمدش
جب خوشی و بحالی اوسکے دل مین آئی
ز دهقان دوشینه یاد آمدش
رات کا حال دہقان کا اوسکو یاد آیا

بفرمود جستند و بستند سخت
حکم کیا کہ ڈھونڈھ کے سخت باندھین
بخواری فگندند در پای تخت
ذلت کے ساتھ تخت کے سامنے گھڑا کرین

سیه دل برآشفت شمشیر تیز
جلاد بیرحم نے تیز تلوار کھینچ لی
ندانست بیچاره روے گریز
پھر اوس بیچارہ کو بچنے کی کوئی تدبیر نہ سوجھی

شمرد آمدم از زندگی آخرش
وہ گھڑی اسنے اپنی زندگی کا آخر وقت سمجھا
بگفت انچه گردید در خاطرش
کہا جو کچھ اوسکے دل مین آیا

نه بینی که چون کار بر سر بود
نہین دیکھتا ہے کہ جب چھری سر پر چلتی ہے
قلم را زبانش روان تر بود
قلم کی زبان اور تیز ہو جاتی ہے

چو دانست کز خصم نتوان گریخت
جب دیکھا کہ بھاگ کے دشمن سے بچ نہین سکتا
به بیباکی او تیر ترکش بریخت
نڈر ہوکے ترکش کے تیر نالی کیے یعنے جو دل مین آیا کہا

سر ناامیدی بر آورد و گفت
ناامیدی سے سر اوٹھایا اور کہا
شب گور دردہ محالست خفت
جسکو قبر مین سونا ہے اوسکو گانو مین نہین سو سکتا

ز نامهربانی که در دور تست
جو بیرحمی تیرے زمانے مین ہے
همه عالم آوازهٔ جور تست
تمام عالم مین تیرے ظلم کا شہرہ ہے

نه من کردم از دست جورت نفیر
مرنے مین نے تیری ظلم سے نفرت نہین کی
که خلقی ز خلقی یکی کشته گیر
بلکہ ساری خلق کو تجھسے نفرت ہے کہ سبکو مار ڈال سمجھ لیا

عجب کز منت بر دل آمد درشت
تعجب ہے کہ میری بات تجھے سخت معلوم ہوئی
بکش گر توانی همه خلق کشت
اگر مار سکتا ہے تو دنیا بھر کو مار ڈال

وگر سخت آمد نکوهش زمن
اور اگر میری ملامت تجھے بری معلوم ہوئی
بانصاف هیچ نکوهش بکن
انصاف سے بنیاد ملامت کیون نہین کھود ڈالتا

ترا چاره از ظلم برگشتن ست
ظلم چھوڑ دینا تیرا علاج ہے
نه بیچاره بیگنه کشتن ست
نہ کسی بیچارہ بے گناہ کو قتل کرنا

چو بیدا دکردی توقع مدار — کہ نامت بہ نیکی رود در دیار
جب تونے ظلم کیا تو امیدوار نہو — کہ تیرا نام نیک دنیا مین مشہور ہوگا

ندانم کہ چون خسپدت دیدگان — نخفتہ ز دستت ستمدیدگان
مین نہین سمجھتا کہ تجھے کیونکر نیند آتی ہو — جب تیرے ظلم کے سبب سے مظلوم سو نہین سکتے

بدان کے ستودہ شود پادشاہ — کہ خلقش ستایند در بارگاہ
اس بات سے کب بادشاہ کی تعریف ہوگی — جبکہ لوگ صرف سامنے اوسکے تعریف کرین

چہ سود آفرین بر سر انجمن — پس چرخہ نفرین کنان پیرزن
محفل مین تعریف ہونے سے کیا فائدہ ہو — جبکہ چرخہ پھرا پھرا کر بڑھیان لعنت کرتی ہین

گرفت این سخن شاہ ظالم بگوش — ز سرمستی غفلت آمد بہوش
جب بادشاہ ظالم نے یہ باتین سنین — غفلت کے نشے سے ہوش مین آیا

دران دہ کہ طالع نمودش بہی — دہی را بخشید فرماندہی
جس گاؤن مین اوسکی قسمت کا ستارہ خوبی سے چمکا — وہان کی حکومت اوسنی دہقان کو دیدی

بیاموزی از عالمان عقل و خوی — نہ چندانکہ از جاہل عیب جوی
بیشک عالم عقل اور عادت سکھاتے ہین — مگر ایسا نہین جیسے جاہل عیب جوہتا ہین

ز دشمن شنو سیرت خود کہ دوست — ہر انچہ از تو آید بچشمش نکوست
دشمن سے اپنی عادتون کا حال پوچھلے — کیونکہ دوست کو تیرے سب باتین پسند ہونگی

ستایش سرایان نہ یار تواند — ملامت کنان دوستدار تواند
تعریف کرنیوالے تیرے دوست نہین ہین — بلکہ ملامت کرنیوالے تیرے دوست ہین

ترا شروی بہتر کند سرزنش — کہ یاران خوش طبع شیرین منش
بد خلق خوب ملامت کریگا — نہ کہ میرصاحب مسخرے اور دل لگی باز

ازین بہ نصیحت نگوید کسے — وگر عاقلی یک اشارت بسے
اسسے بہتر کوئی تجھے نصیحت نہ کریگا — اگر تو عقلمند ہے تو تجھے ایک اشارہ کافی ہے

حکایت

قصہ

چو دور خلافت بمامون رسید — یکے ماہ پیکر کنیزک خرید
جب سلطنت کا زمانہ مامون رشید تک پہونچا — ایک چاندسی صورت لونڈی موصل کی

بچہر آفتابی بہ تن گلبنے — بعقل خردمند بازی کنے
چہرہ آفتاب سا بدن گلاب سا — عقلمند کے عقل کی فریب دینے والی

بخون عزیزان فرو بردہ چنگ
منصدی نہین تھی بلکہ معاشقون کے خون مین پنجل ڈبوکر

سر انگشتہا کردہ عناب رنگ
انگلیون کی پورین سرخ کیے ہوے تھی

برابروی عابد فریبش خضاب
اوسکی ما بد فریب بھوین پر خضاب

چو قوس قزح بود بر آفتاب
جیسے دھنک آفتاب پر

شب خلوت آن لعبت حور زاد
تنہائی کی رات کو اوس معشوق حور کے بچے نے

مگر تن در آغوش مامون نداد
مامون رشید کے گلے لپٹنا گوارا نہ کیا

گرفت آتش خشم در وی عظیم
بادشاہ کے بدن مین غصہ کی آگ خوب بھڑکی

سرش خواست کردن چو جوزا دو نیم
اوسکا سر برج جوزا کیطرح متصل کیطرح دو ٹکڑے کرنا چاہا

بگفتا سرانیک بہ شمشیر تیز
کہا یہ سر حاضر ہی تلوار سے کاٹ لے

بیند از ہامن مکن خفت و خیز
پھینکدے مگر میرے پاس نہ آ

بگفت از کہ بر دل گزندی آمدت
کہا کس بات سے تیرے دل پر صدمہ پہونچا

چہ خصلت زمن ناپسند آمدت
کون عادت میری تجھے بری معلوم ہوئی

بگفت ار کشی ور شکافی سرم
کہا چاہے مار چاہے سر پھاڑ

زبوی دہانت برنج اندرم
مگر بین تیرے منہ کی بدبو سے رنجیدہ ہون

کشد تیر پیگار و تیغ ستم
معرکے تیر اور ظلم کی تلوار

بیکبار بوے دہان مبدم
صرف ایکبار قتل کرتی ہو مگر یہ بدبو منہ کی ہر وقت

شنید این سخن سرور نیکبخت
جب اوس نیکبخت بادشاہ نے یہ بات سنی

بشورید و بر خود بہ پیچید سخت
بہت پریشان اور اپنے دل مین رنجیدہ ہوا

دلش گرچہ در حال ازو رنجہ شد
اوسکا دل اگرچہ اوسوقت اوس سے رنجیدہ ہوا

دوا کرد و خوشبوی چون غنچہ شد
دوا کی منہ مین خوشبو کی کیطرح ہو گئی

پریچہرہ را ہمنشین کرد و دوست
پریچہرہ کو اپنا دوست بنایا اور ہمصحبت کیا

کہ این عیب من گفت یار من اوست
کہ اوسنے میرا عیب بتایا یہی دوست ہے

نبرد من آنکس نکو خواہ تست
میری رائے مین وہ شخص تیرا خیر خواہ ہے

کہ گوید فلان خار در راہ تست
جو بتائے کہ یہ عیب تیری ذات مین ہے

بہ گمراہ گفتن نکو میروے
بھولے ہوے راہ سے کہنا کہ تو اچھی راہ چلتا ہے

جفای تمامست وجور قوی
بڑا ظلم اور گناہ ہے

ہر انکہ کہ عیبت نگویند پیش
جس شخص کا عیب اوسپر ظاہر نہین ہوتا

ہنر دانی انرا جہالی عیب خویش
وہ نادانی کو اوسکو ہنر جانتا ہے

بگو شهد شیرین شکر فائق ست — کسی را کہ سقمونیا لائق ست
اوس شخص سے شہد و شکر کی شیرینی و فائدہ بیان کرنا بیجا ہے — جسکے واسطے سقمونیا مفید ہے

چہ خوش گفت پیر وزدار و فروش — شفا بایدت دارد تلخ نوش
ایک دن ایک دارو فروش نے کیا اچھی بات کہی — اگر شفا چاہتا ہی تو کڑوی دوا پی کے

بپیرو یزن معرفت بیختہ — بشہد عبادت برآمیختہ
جو معرفت کے چلنی سے چھانی — اور عبادت کے شہد میں ملی ہوئی ہی

حکایت

نظم

شنیدم کہ از نیکمردی فقیر — دل آزردہ شد بادشاہی کبیر
مین نے سنا ہے کہ ایک نیکمرد فقیر سے — ایک بڑا بادشاہ خفا ہوا

مگر بر زبانش حقے رفتہ بود — ز گردنکشی بروے آشفتہ بود
شاید اوسکی زبان سے کوئی سچی بات نکل گئی تھی — جو غصہ سے اوسپر پریشان تھا

بزندان فرستادش از بارگاہ — کہ زور آزمایست بازوی شاہ
اوسکو دربار سے قید خانہ مین بھیجدیا — اسواسطے کہ وہ بادشاہ کا مقابلہ کرنیوالا ہی

زیاران یکی گفتش اندر نہفت — مصالح نبود این سخن گفت گفت
اوسکے دوستونمین سے ایک شخص نے آہستہ کہا — کہ یہ بات کہنا مصلحت نہین تھی تو فقیر نے جواب دیا

رسانیدن امر حق طاعتست — ز زندان نترسم کہ یک ساعتست
خدا کے حکم سے آگاہ کر دینا عبادت ہی — مین قید خانہ سے نہین ڈرتا ہون کہ تھوڑی دیر کا ہی

ہماندم کہ در خفیہ این راز رفت — حکایت بگوش ملک باز رفت
جسوقت کہ پوشیدہ یہ راز کہا گیا — وہ ذکر کسی نے بادشاہ کے سامنے دوہرایا

بخندید کو ظن بیہودہ برد — نداند کہ خواہد دران حبس مرد
بادشاہ ہنسا کہ یہ گمان اوسکا بیہودہ ہی — نہین جانتا ہی کہ اسی قید خانہ مین مریگا

غلامی بدرویش بر داین پیام — بگفتا بخسرو بگو اے غلام
ایک غلام یہ پیغام فقیر کے پاس لے گیا — کہا اے غلام تو بادشاہ سے کہدینا

کہ دنیا ہمین ساعتی بیش نیست — غم و خرمی پیش درویش نیست
کہ دنیا ایک ساعت سے زیادہ نہین — غم اور خوشی کی فقیر کے سامنے کیا حقیقت ہی

وگر سر بری در دل آید غمم — نہ گر دستگیری کنی خرمم
اگر میری مدد نکرے گا تو بھی خوش ہون — اگر میرا سر کاٹا جاوے تو بھی وجہ ملال نہو گا

ترا گر سپاہست و فرمان و گنج
تیرے قبضہ مین اگر چہ سپاہ اور حکومت ہو اور خزانہ

مرا گر عیالست و حرمان و رنج
میرے ساتھ اگر بچے ہون اور غم اور رنج

بدروازۂ مرگ چون در شویم
موت کے دروازے پر جب گذر ہو گا

بیک ہفتہ باہم برابر شویم
ایک ہفتہ مین دونون برابر ہو جائینگے

منہ دل برین دولت پنجروز
اس پانچ روز کی دولت پر بھولے

تن خویشتن را بآتش مسوز
اپنے بدن کو دوزخ مین نہ جلا

نہ بیش از تو بیش تواند و ختند
تجھسے پہلے بھی تجھسے زیادہ جمع کیا

بہ بیداد کردن جہان سوختند
ظلم سے جہان کو تباہ کر دیا

چنان زی کہ ذکرت بتحسین کنند
ایسا زندہ رہ کہ تعریف سے تجھے یاد کرین

چو مردی نہ بر گورت نفرین کنند
نہ کہ مرنے کے بعد قبر پر لعنت بھیجین

نباید بر سم بد آئین نہاد
بد رسم کا قانون نہ جاری کرنا چاہیے

کہ گویند لعنت بران کین نہاد
اسواسطے کہ لوگ کہینگے کہ جسنے یہ جاری کیا اوسپر لعنت ہو

وگر سر برآید خداوند زور
کیا اگر کوئی زبردست سردار ہو جاوے

نہ زیبش کند عاقبت خاک گور
تو آخر کو قبر کی خاک اسکے منہ مین نہ ملا جائیگی

بفرمود دلتنگ روی از جفا
حکم دیا بدخو اور رنجیدہ نے ظلم سے

کہ بیرون کنندش زبان از قفا
کہ اوسکی پسلی کی طرف سے زبان نکال لین

چنین گفت مرد حقایق شناس
اوس مرد حق شناس نے اسطرح جواب دیا

ازین ہم کہ گفتی ندارم ہراس
کہ جو تونے کہا مجھے اس سے بھی کچھ خوف نہین ہے

من از بیزبانی ندارم غمے
کہ دانم کہ ناگفتہ داند ہمے

مجھے اپنے بے زبانی کا کچھ غم نہین
اسواسطے کہ مین جانتا ہون کہ خدا بغیر کہی ہوئی بات بھی جانتا ہے

اگر بینوایم برم در ستم
مین چاہے مفلسی یا ظلم سے مرون

اگر عاقبت خیر باشد چہ غم
اگر عاقبت بخیر ہو تو کیا غم ہے

عروسے بود نوبت ماتمت
نوبت ماتم کی میرے واسطے شادی ہو گی

گرت نیک روزی بود خاتمت
اگر میرا انجام بخیر ہو

حکایت

قصہ

یکی مشت زن بخت روزی بدشت
ایک پہلوان ایسا بدقسمت تھا

نہ اسباب شامش مہیا نہ چاشت
جسکو نہ شام نہ صبح کے کھانیکا سامان میسر آتا

زجورِ شکم گل کشیدی بپشت
پیٹ کے ظلم سے پیٹھ پر مٹی ڈھوتا

کہ روزی محالست خوردن بمشت
کیونکہ پہلوانی سے روزی پانا مشکل ہے

مدام از پریشانیِ روزگار
ہمیشہ زمانے کی پریشانی سے

دلش محنت آلودہ تن سوگوار
دل مین افسوس اور بدن غمگین رہتا

گہی از بخت شوریدہ رویش ترش
کبھی بدقسمتی سے تیوری چڑھاتا

گہی از دیدنِ عیش شیرین خلق
کبھی خلق کے چین و آرام سے

فرو میشدی آب تلخش بحلق
پانی بھی اوسکے حلق مین کڑوا ہوتا

گہ از کارِ آشفتہ بگریستے
کبھی اپنے نصیبے کو روتا

کہ کس دید ازین صعب تر زیستے
کہ کسی نے دیکھا ہے اس سے زائد سخت جان

کسان شہد نوشند و مرغ و برہ
آدمی شہد اور مرغ اور حلوان نوش کرتے ہین

مرا روی نان مے نہ بیند تُرہ
میری روٹی ساگ کا بھی منہ نہین دیکھتی

گر انصاف پرسی نہ نیکوست این
اگر انصاف سے پوچھو تو یہ بات اچھی نہین ہے

برہنہ من و گرسنہ پوستین
کہ مین ننگا رہون اور بلی پوستین پہنے

دریغ از فلک شیوۂ ساختی
افسوس اگر گردش آسمان سے کوئی ایسی تدبیر ہوتی

کہ گنج بدستِ من انداختی
کہ ایک خزانہ میرے ہاتھ آتا

مگر روزگاری ہوس راندمے
بان تھوڑے روزون چین کرتا

زخود گردِ محنت بیفشاندمے
بدن سے محنت کی گرد جھاڑ ڈالتا

شنیدم کہ روزی زمینی بکافت
مین نے سنا ہے ایک دن زمین کھودی

عظام دژخدان بوسیدہ یافت
ایک ڈھڈای کی بڑی گلی ہوئی ملی

بخاک اندرش عقد بگسیختہ
خاک مین اوسکی لڑی ٹوٹ گئی تھی

گہر ہاے دندان فروریختہ
دانتون کے موتی جھڑ گئے تھے

دہان بنیرہان پند میگفت و راز
منہ پیر ہان نے نصیحت کی اور بھید ظاہر کیا

کہ ای خواجہ با ہیمرادی بساز
کہ اے صاحب مقدور مین بسر کرنا چاہیے

نہ ایست حالِ دہن زیرِ گل
کیا مٹی مین ملکر یہ حال منہ کا نہو گا

شکر خوردہ انگار یا خون دل
اب اسکو جانو شکر کھانیوالا یا خون دل پینے والا

غم از گردشِ روزگاران مدار
دنون کی گردش کا کچھ غم نہ کر

کہ بیجا بگردد بسے روزگار
کہ بے موقع زمانہ بہت سا پھرتا ہے

همان لحظه کاین خاطرش روی داد — غم از خاطرش رخت یکسو نهاد
اوسیوقت جب اوسکو یہ سوچ ہوا — غسلم اوسکے دل کا بالکل رجاتا رہا

که ای نفس بیرای وتدبیر وهش — بکش بار تیمار وخود را مکش
کہ ای نفس بے عقل اور بے تدبیر اور بیہوش — غسم کھا اور آپ کو ہلاک نکر

اگر بنده بار بر سر برد — وگر سر بأوج فلک بر برد
اگر کوئی بندہ سر پہ بوجھ اوٹھاوے — اور سر بلندی آسمان تک اوٹھاوے یعنی عزت اور قدر حاصل کرے

دراندم که حالش دگرگون شود — بمرگ از سرش هر دو بیرون شود
جسوقت اوسکا حال بدلے گا — مرنے پر دونون سر سے اوتر جاینگے

غم وشادمانی نماند ولیک — جزای عمل ماند ونام نیک
غسم اور خوشی کچھ نہین رہتی مگر — اعمال کا عوض اور نیک نام رہجاتا ہی

کرم پای دارد نه دیهیم وتخت — بده کز تو این ماندای نیکبخت
بخشش ہمیشہ رہتی ہے نہ تاج نہ تخت — سخاوت کر کہ تیرے بعد اے نیکبخت یہی باقی رہیگا

مکن تکیه بر ملک وجاه وحشم — که پیش از تو بود ست وبعد از تو هم
ملک اور خزانہ اور لشکر پہ — بھروسا نہ کر کہ تجھسے پہلے بھی تھا اور بعد تیرے بھی ہوگا

زر افشان چو دنیا بخواهی گذاشت — که سعدی دُر افشاند گر زر نداشت
لٹاے اگر دنیا چھوڑتا ہی ہے — کیون کہ سعدی نے اپنا کلام مثل موتی کے لٹایا اگر وہ سفلس تھا

حکایت

حکایت کنند از جفاگستری — که فرمانده ای داشت بر کشوری
لوگ ایک ظالم کا ذکر کرتے تھے — کہ وہ ایک شہر کا حاکم تھا

در ایام او روز مردم چو شام — شب از بیم او خواب مردم حرام
اوسکے زمانہ مین لوگون کا دل فصل شام کے تھا اوسکے ڈر سے نیند — رات کو اوسکے ڈر سے حرام تھی

همه روزنیکان از و در بلا — بشب دست پاکان از و بر دعا
اوسکے سبب سے دن بھر اچھے آدمی تکلیف مین تھے — رات کو پاک لوگون کا ہاتھ دعا کے واسطے بلند تھا

گروهی بر شیخ آن روزگار — زدست ستمگر گرستند زار
تھوڑے آدمی اوسوقت کے کسی بزرگ کے سامنے — اوس ظالم سے تنگ ہوکر رونے لگے

که ای پیر دانای فرخنده رای — بگو این جوان را بتدبیر رای
کہ اے بزرگ عقلمند مبارک عقل — کہ اوس جوان کو نصیحت کر خدا سے ڈرے

بگفتا دریغ آیدم نام دوست — کہ ہر کس درخور دپیغام اوست
کہا مجھے اوسکے سامنے دوست کا نام لیتے ہوئے شرم آتی ہی — کیونکہ ہر شخص اوسکے پیغام کے لائق نہین

کسے را کہ بینی زحق برکران — منہ بادی اینجا حجاب حق درمیان
جس شخص کا خدا سے کچھ واسطہ نہو — اوسکو خدا کا واسطہ نہ دینا چاہیے

حقت گفتم ای خسرو نیک رای — تو ان گفت حق پیش مرد خدای
اے بادشاہ نیک عقل مین تجھسے سچ سچ کہتا ہون — کیونکہ مرد خدا کے سامنے ہمیشہ سچ کہنا چاہیے

برِ مردنادان نریزم علوم — کہ ضائع کنم تخم در شورہ بوم
مردنادان کے آگے مین علم ضائع نہین کرتا — کیون مین اوسر مین بیج ضائع کرون

چو در روی نگیرد عدو واندم — برنجد بجان و برنجاندم
اگر اوسکے دل مین اثر نکرے تو مجھے دشمن سمجھیگا — خود جان سے رنجیدہ ہوگا اور مجھے بھی رنج دیگا

ترا عادت ای پادشہ حق رویست — دل مرد حق گوی ازینجا قویست
اے بادشاہ تیری عادت سراسر راستی کی ہے — اس سبب سے سچ کہنے والے کے دل کو قوت رہتی ہی

نگین خصلتے دارد ای نیکبخت — کہ در موم گیرد نہ در سنگ سخت
اے نیکبخت تیری عادت مثل نگینہ کے ہے — کہ موم مین چپکتا ہے نہ پتھر مین

عجب نیست گر ظالم از من بجان — برنجد کہ وزدست و من پاسبان
تعجب نہین ہی کہ ظالم مجھسے جان سے رنجیدہ ہو — کیونکہ وہ چور اور مین پاسبان ہون

تو ہم پاسبانی بانصاف و داد — کہ حفظ خدا پاسبان تو باد
تو بھی عدل اور انصاف کا چوکیدار رہی — خدا کی حفاظت تجھے پناہ مین رکھے

ترا نیست منت زروی قیاس — خداوند را فضل و منّ و سپاس
قیاس چاہتا ہی کہ تیری احسانمندی کی حاجت نہین — بلکہ خدا کا فضل و احسان اور شکر کرنا چاہیے

کہ در کار خیرت بخدمت بداشت — نہ چون دیگرانت معطل گذاشت
اوسنے اپنی حکمت سے اس نیک کام کیواسطے تجھے مقرر کیا — اور لوگون کی طرح بیکار نہین رکھا

ہمہ کس بمیدان کوشش درند — ولی گوی بخشش نہ ہر کس برند
کوشش کے میدان مین تو سب مستعد ہین — مگر دولت کا گیند ہر شخص نہین پاتا

تو حاصل نہ کردی بکوشش بہشت — خدا در تو خوی بہشتی سرشت
تو نے اپنی کوشش سے بہشت حاصل نہین کی — بلکہ خدا نے خود بہشتی عادتین تجھکو دین

ولت روشن و وقت مجموع باد — قدم ثابت و پایہ مرفوع باد
تمہارا دل روشن اور زمانہ اطمینان سے — قدم ثابت اور مرتبہ بلند رہے

حیاتت خوش و رفتت بر صواب
زندگی اچھی طرح اور انجام بخیر

عبادت قبول و دعا مستجاب
تیری عبادت اور دعا قبول ہو

گفتار
نزل

همی تا برآید بتدبیر کار
جب تک تدبیر سے کام نکلے

مدارای دشمن به از کارزار
صلح کرنا دشمن سے بہتر ہے لڑائی سے

چو نتوان عدو را بقوت شکست
جب طاقت سے دشمن کو ہلاک نکر سکین

به نعمت بباید در فتنه بست
نعمت سے فساد کا دروازہ بند کرنا چاہیے فساد مٹانا چاہیے

گر اندیشه داری ز دشمن گزند
اگر دشمن سے تکلیف کا خیال ہو

به تعویذ احسان زبانش به بند
تو احسان کے تعویذ سے اوسکی زبان بند کرنا چاہیے

عدو را بجای خسک زر بریز
دشمن کیواسطے کانٹوں کی جگہ روپیہ پھیلانا چاہیے

که احسان کند کند دندان تیز
کیونکہ احسان تیز دانتوں کو بھی کند کر دیتا ہے

بتدبیر شاید جهان خورد و بوس
تدبیر اور خوشامد سے جہان لینا چاہیے

چو دستی نشاید گزیدن ببوس
جس ہاتھ کو کاٹ نہیں سکتا ہے چوم

بتدبیر رستم درآید به بند
تدبیر سے رستم بھی اقید ہو سکتا ہے

که اسفندیارش نجست از کمند
کہ اسفندیار کو اوسکی کمند سے رہائی نملے

عدو را بفرصت توان کند پوست
دشمن کو مہلت دیکر بیرحی فائدہ مین لاکر کھال کھینچنا چاہیے

پس او را مراعات چنان کن که دوست
پس اوسکی خاطر ایسی کرنا چاہیے جیسے دوست کی

حذر کن ز پیکار کمتر کسے
کمزور کی لڑائی سے ڈرنا چاہیے

که از قطره سیلاب یدم بسے
کیونکہ مین نے اکثر دیکھا ہے کہ قطرہ قطرہ ملکر سیلاب ہو جاتا ہے

مزن تا توانی برابر گره
جب تک ہو سکے تیوری نہ چڑھا

که دشمن اگرچه زبون دوست به
کیونکہ دشمن اگرچہ کمزور ہو مگر اوسکا بھی دوست ہونا بہتر ہے

بود دشمنش تازه و دوست ریش
اوس شخص کے دشمن خوش اور دوست رنجیدہ ہونگے

کسی کش بود دشمن از دوست بیش
جسکے دشمن دوست سے زیادہ ہونگے

مزن با سپاهی ز خود بیشتر
اپنے سے زیادہ سپاہ والے سے مقابلہ نکر

که نتوان ز دانگشت بانیشتر
کیونکہ نشتر پر اونگلی نہین مار سکتے ہین

وگر زور دو تا تر بود در نبرد
اور اگر تو اوس سے مقابلہ مین زبردست ہی

نه مردیست برنا توان زور کرد
تو کمزور و فیر زور جتانا جوانمردی نہین ہے

۵ یعنے دشمن ہو
یا دوست بنکر
۵ کام نکلے
لڑائی کرنا چاہیے
۵ جب
دشمن کو قوت سے
نہ مار سکے تو اوسکو
روپیہ کی جوتی
مارنا چاہیے
۵ اگر
دشمن سے گزند
کا خوف نہ ہو تو اوسکو
۵ یعنے کر زور فوجون کی مردہ سے اوسکو مارنے سوائے بدنامی کے حاصل ہی کیا ہے

اگر پیل زوری و گر شیر چنگ — بنزدیک من صلح بہتر ز جنگ
اگر تیری طاقت ہاتھی سی اور پنجہ شیر کا سا ہو — مگر میرے نزدیک صلح لڑائی سے بہتر ہے
چو دست از ہمہ حیلتی در گسست — حلالست بردن بہ شمشیر دست
جب ہاتھ سب تدبیرون سے کوتاہ ہوجاے — اوسوقت تلوار ہاتھ مین اوٹھانا درست ہے
اگر صلح خواہد عدو سر مپیچ — وگر جنگ جوید عنان بر مپیچ
اگر دشمن صلح چاہے تو انکار نہ کر — اور اگر مقابلہ کرے تو منہ نہ پھیر
کہ گروے بہ بندد در کارزار — ترا قدر و ہیبت شود یکہزار
کیونکہ اگر وہ لڑائی سے باز آئیگا — تیری قدر اور ہیبت ایک حصہ سے ہزار حصہ ہوجائیگی
ز رو پای جنگ آورد در رکاب — نخواہد بحشر از تو داور حساب
اور اگر وہ مقابلہ کے واسطے سوار ہوگا — خدا تجھسے قیامت کے دن خون کا حساب نہ لیگا
تو ہم جنگ را باش چون فتنہ خواست — کہ بر کینہ ور مہربانی خطاست
تو بھی لڑائی پر آمادہ ہو جب فساد ہو — کیونکہ فسادی پر مہربانی گناہ ہے
چو با سفلہ گوئی بہ لطف و خوشی — فزون گردد ش کبر و گردنکشی
اگر کمینہ سے ملایمت اور خوشی سے گفتگو ہوگی — تو اوسکو غرور اور گھمنڈ زیادہ ہوگا
چو دشمن در آمد بعجز از درت — بدر کن ز دل کین و خشم از سرت
جب دشمن عاجز ہوکر تیرے دروازے پر حاضر ہو — دل سے غضب اور سر سے غصہ نکالڈال
چو زنہار خواہد کرم پیشہ کن — بہ بخشای و از مکرش اندیشہ کن
اگر پناہ مانگے تو بخشش اختیار کر — بخشش کر اور اوسکے مکر سے ڈر مارہ
ز تدبیر پیر کہن بر مگرد — کہ کار آزمودہ بود سالخورد
بڈھون کی تدبیر سے انکار نہ کر — کیونکہ بڈھا تجربہ کار ہوتا ہے
در آرند بنیاد رویین ز پای — جوانان بشمشیر و پیران برای
کانسہ کی جڑکو بالکل نکال سکتے ہین — جوان تلوار کے زور سے اور بڈھے عقل سے
بیندیش در قلب ہیجا مفر — چہ دانی کز آن کہ باشد ظفر
لڑائی مین بھاگنے کی راہ بھی تجویز کرلے — کیا معلوم کہ کسکو فتح نصیب ہو
چو بینی کہ لشکر ز ہم دست داد — بہ تنہا مدہ جان شیرین بباد
جب دیکھے کہ لشکر عاجز ہوکے پریشان ہوگیا — اکیلا تو جان شیرین برباد نکر
اگر بر کنارے بر فتن بکوش — وگر در میان لبس دشمن بپوش
اگر کنارے پر ہو تو نکل جا — اور اگر درمیان مین ہو تو دشمن کا لباس پہنکے نکل جا

وگر خود هزاری و دشمن دویست
اگر تو هزار ہو اور دشمن دو ہون

چو شب شد در اقلیم دشمن مایست
مگر جب رات ہو دشمن کے ملک مین نہ ٹھہر

شب تیره پنجه سوار از کمین
اندھیری رات مین گھات سے نکلے پچاس سوار

چو پانصد بشوکت بدرد زمین
مثل پانسو کے معلوم ہوتے ہین جنکے رعب سے زمین کانپتی ہے

چو خواهی بریدن بشب راهها
جب رات کو منزل چلنا ہو

حذر کن نخست از کمینگاهها
پہلے کمینگاہون سے احتیاط کرنا چاہیے

میان دو لشکر چو یکروزه راند
دو لشکرون مین جو ایک روز برابر دوڑتا ہے

سر پنجهٔ زورمندش نماند
اوسکے پنجہ کا زور باقی نہین رہتا یعنے تھک جاتا ہے

تو آسوده بر لشکر مانده زن
تو آرام کرکے تھکے لشکر پر حملہ کر

که نادان ستم کرد بر خویشتن
کیونکہ نادان اپنے اوپر آپ ظلم کرتا ہے

چو دشمن شکستی میفگن علم
جب دشمن کو شکست دے تو اپنے نشان کو مت رکھ

که بازش نیاید جراحت بهم
کیونکہ شاید اوسکا زخم پھر بھر نجاے

بسے در قفای هزیمت مران
بھاگے ہوے کا پیچھا بہت نہ کر

نباید که دور افتی از یاران
کیونکہ ایسا نہو کہ تو اپنے مددگارون سے چھوٹ جاے

هوا بینی از گرد هیجا چو میغ
لڑائی مین دور ایک ابر کا ٹکڑا جو بدلی کیطرح نظر آتا ہے

بگیرند گردت ستروپین و تیغ
وہ فوج ہوتی ہے جو دفعۃً نیزہ و تلوار سے گھیر لیتی ہے

بدنبال غارت نراند سپاه
واسطے لوٹنے کے سپاہ نہ بھیجنا چاہیے

که خالی بماند پس پشت شاه
کیونکہ بادشاہ کی پشت خالی ہو جائیگی

سپه را نگهبانی شهریار
سپاہی کو بادشاہ کی نگہبانی

به از جنگ در حلقهٔ کارزار
میدان جنگ مین لڑائی سے مقدم ہے

گفتار اندر نوازش لشکریان

قول لشکر کی پرورش کے بیان مین

دلاور که بارے تهور نمود
کسی جوانمرد نے اگر ایکبار بہادری دکھلائی

بباید بمقدارش اندر فزود
اوسکا مرتبہ بڑھانا چاہیے

که بار دگر دل نهد بر هلاک
کیونکہ دوسری بار جان دینے کو تیار ہوگا

ندارد ز پیکار یاجوج باک
یاجوج کے مقابلہ سے بھی نہ ڈریگا

سپاهی در آسوده گی خوش بدار
سپاہی کو اطمینان کے وقت مین خوش رکھ

که در حالت سختی آید بکار
تاکہ سختی کی حالت مین کام آئے

کنون دستِ مردانِ جنگی ببوس — نہ انگہ کہ دشمن فرو کوفت کوس
اسوقت جوانمردون کی خاطر کر — نہ کہ جسوقت دشمن نے لڑائی کیواسطے نقارہ بجایا
سپاہی کہ کارش نباشد ببرگ — چرا دل نہد روز ہیجا بمرگ
جس سپاہی کا ساز و سامان درست نہو — کیون لڑائی کے دن جان دینے پر مستعد ہوگا
نواحی ملک ازکفِ بدسگال — بلشکر نگہدار و لشکر بمال
ملک کے اطراف دشمنون کے ہاتھون سے — لشکر کی مدد سے بچا اور لشکر کو مال سے
ملک را بود بر عدو دست چیر — چو لشکر دل آسودہ باشند و سیر
وہ بادشاہ ہمیشہ دشمن پر غالب رہیگا — جبکہ لشکر آرام اور آسودگی مین ہوگا
بہای سرِ خویشتن میخورد — نہ انصاف باشد کہ سختی برد
اپنے سر کی قیمت لیتا ہے — پس انصاف نہین کہ سختی سے بسر کرے
چو دارند گنج از سپاہی دریغ — دریغ آیدش دست بردن بہ تیغ
جب خزانہ کو سپاہی سے دریغ کرینگے — تو وہ تلوار اوٹھانے مین کوتاہی کریگا
چہ مردی کند در صفِ کارزار — چو دستش تہی باشد و کارزار
میدان جنگ مین کیا جوانمردی کریگا — جس سپاہی کا ہاتھ خالی ہو اور پھٹے حال ہو

گفتار
قول

بہ پیکار دشمن دلیران فرست — ہنربران بنا ورد شیران فرست
دشمن کے مقابلہ پر بہادرون کو روانہ کر — شیرون کے مقابلہ مین شیرون کو بھیجنا چاہیے
برای جہاندیدگان کار کن — کہ صید آزمودست گرگ کہن
تجربہ کارون کی راے سے کام کر — کیونکہ پرانا بھیڑیا شکار کی خوب تدبیرین جانتا ہے
مترس از جوانان شمشیرزن — حذر کن ز پیران بسیار فن
لڑنے والے جوانون سے ڈرنا نچاہیے — بلکہ مکار بڈھون سے ڈرنا چاہیے
جوانانِ پیل افگن و شیر گیر — ندانند دستان روباہ پیر
جوان زبردست اور بہادر — بڈھی لومڑی کے مکر نہین جانتے
خردمند باشد جہاندیدہ مرد — کہ بسیار گرم آزمودست و سرد
جہاندیدہ آدمی بڑا عقلمند ہوتا ہے — کیونکہ بہت گرم اور سرد آزمائے رہتا ہے
جوانانِ شایستہ بخت ور — ز گفتارِ پیران نہ پیچند سر
جوان لائق نصیبہ ور — بڈھون کے قول مان لیتے ہین

گر ت[1] ملکت باید آراستہ — مدہ کار معظم بنو خاستہ
اگر سلطنت تو آباد چاہتا ہے — تو عہدہ کام جوانون کو ندے

سپہ را مکن پیشرو جز کسے — کہ در جنگہا بودہ باشد بسے
سپہ کا سردار اوس شخص کو کرنا چاہیے — جو اکثر لڑائیون مین رہا ہو

تنا بد سگ صید روا ز پلنگ — زرو بہ رمد شیر نا دیدہ جنگ
شکاری کتا چیتے کے مقابلے سے نہین ہٹتا — شیر کی جسنے کبھی لڑائی نہ دیکھی ہو لومڑی سے بھاگتا ہے

چو پرورده باشد پسر در شکار — نترسد چو پیش آیدش کارزار
جس لڑکے نے شکار ہی مین پرورش پائی ہو — تو لڑائی کے میدان مین کبھی نہ ڈریگا

بکشتی و نخچیر و آماج و گوے — دلاور شود مرد پرخاش جوے
کشتی اور شکار اور نشانہ اور گیند کھیلنے سے — سپاہی بہادر ہوتا ہے

بگرما بہ پرورده و عیش و ناز[2] — برنجد چو بیند در جنگ باز
حمام مین جسنے آرام اور عیش سے پرورش پائی ہو — وہ لڑائی دیکھ کے ڈرے گا

دو مرد ش نشانند بر پشت زین — بود کشش زندکو دکی برزمین
دو مرد جسکو زمین پر سوار کرین — او سکو ایک لڑکا دبا رے گا

یکی را کہ دیدی تو در جنگ پشت — بکش گر عدو در مصافش بکشت
جس شخص کو تونے لڑائی مین بھاگتے ہوے دیکھا — تو اوسے مار ڈال اگر دشمن نے اوسے نہین مارا

مخنث بہ از مرد شمشیر زن — کہ روز وغا سر بتابد چو زن
ہیجڑا اوس سپاہی سے بہتر ہے — جو لڑائی کے دن عورتون کیطرح بھاگ کھڑا ہو

حکایت

قصہ

چہ خوش گفت گرگین بفرزند خویش — چو قربان پیکار بربست کیش
گرگین نے اپنے لڑکے سے کیا اچھی بات کہی — جب اوسنے لڑائی کے واسطے تیر و ترکش نکالا

اگر چون زنان جست خواہی گریز — مرو آب مردان جنگے مریز
اگر عورتون کیطرح بھاگنے کا ارادہ ہو — تو بہادرون کی آبرو نہ مٹا

سواری کہ بنمود در جنگ پشت — نہ خود را کہ نام آوران را بکشت
جب سوارنے لڑائی مین پیٹھ دکھائی — آپ کو نہین بلکہ سب بہادرون کو ہلاک کیا

تہور نیاید مگر زان دو یار — کہ افتند در حلقۂ کارزار
بہادری نہین ہوتی مگر اون دوستونسے — جو لڑائی کے حلقہ مین پھنس جاتے ہین

[1] بیت اگر سلطنت کا استحکام مجکو مقصود ہو تو بڑے کام کے واسطے بڑے بہادر کو چنونگا

[2] بیت پرورش پاتا ہے جو لڑکا بہادری کی شکار اور نشانہ اور گیند کھیلنے سے بازو کی قوی اور گردن دھڑ کا چوڑا اور کاندھے مضبوط ہوتے ہین اور سپاہی ہوتا ہے

دو ہمجنس و ہمسفرہ و ہمزبان — بکوشند در قلب ہیجا بجان
دو یار ہم نوالہ اور ایک زبان — معرکہ لڑائی مین جان سے کوشش کرتے ہین
کہ ننگ آیدش رفتن از پیش تیر — برادر بچنگال دشمن اسیر
کیونکہ اونکو تیرون سے بچتے ہوے شرم آتی ہے — ایسی حالتمین جب بھائی دشمن کے پنجہ مین پھنسا ہو
چو بینی کہ یاران نباشند یار — ہزیمت بجای غنیمت شمار
جب تو دیکھے کہ دوستون نے مدد گاری چھوڑدی — اوسوقت بھاگنا ہی غنیمت سمجھو

گفتار
قول

دو تن پروای شاہ کشورکشای — یکی اہل ہمت دگر اہل رای
اے بادشاہ غریب پرور دو آدمیون کی پرورش کر — ایک شجاعت ہی دوسرا عقلمند
زنام آوران گوی دولت برند — کہ دانا و شمشیر زن پرورند
بادشاہون مین اوسکو سبقت حاصل ہوتی ہے — جو عقلمند اور بہادر دونکی پرورش کرتا ہی
ہرانکو قلم را نورزید و تیغ — بروگر بمیرد مگو اے دریغ
جسنے اہل سیف اور اہل قلم کی خاطر نکی — اگر وہ مرجاے تو اوسپر افسوس نکرنا چاہیے
قلمزن نگہدار و شمشیرزن — نہ مطرب کہ مزدی نیابد ززن
اہل قلم اور اہل سیف کی خاطر کر — نہ گویونکی کیونکہ عورتون سے جوانمردی نہین ہوتی
نہ مردیست دشمن دہد اسباب جنگ — تو مدہوش ساقی و آواز چنگ
یہ بات جوانمردی کی نہین ہے کہ دشمن لڑنیکا سامان تیار کرے — اور تو ساقی اور چنگ کی آواز پر مست ہے
بسا اہل دولت ببازی شصت — کہ دولت برفتش ببازی زدست
بہت صاحب دل کھیل مین مصروف ہوے — ناگاہ دولت مفت ہاتھ سے کھو بیٹھے

گفتار
قول

نگویم زجنگ بداندیش ترس — در آوازہ صلح از و بیش ترس
مین یہ نہین کہتا کہ دشمن کی لڑائی سے ڈر — بلکہ صلح کے وقت مین اوس سے زائد ڈر
بسا کس بروز آیت صلح خواند — چو شب شد سپہ بر سر خفتہ راند
بہت آدمی دن کو صلح کر لیتے ہین — رات کو سوتے ہو ونپر شب خون مارتے ہین
زرہ پوش خسپند مرد و زن ان — کہ بستر بود خواب گاہ زنان
جوانمرد زرہ پہنے سوتے ہین — کیونکہ بستر عورتون کی خوابگاہ ہی

بخیمہ درون مرد شمشیر زن
خیمہ مین مرد بہادر
بباید نہان جنگ را ساختن
پوشیدہ لڑائی کا سامان تیار رکھنا چاہیے
حذر کار مردان کارگہست
ہوشیاری ہوشیار آدمیونکا کام ہے

برہنہ نخسپد چو در خانہ زن
ننگے نہین سوتے جیسے گھر مین عورتین
کہ دشمن نہان آورد تاختن
کیونکہ شاید دشمن پوشیدہ چڑھائی کرے
یزک سدر و مین لشکر گہست
جیسے طلایہ لشکر کی دیوار ہوتا ہے

گفتار
قول

میان دو بدخواہ کوتاہ دست
دو کمزور دشمنون کے درمیان
کہ گر ہر دو باہم سگالند راز
کیونکہ اگر دونون آپسمین مشورہ کر لینگے
یکی را بہ نیرنگ مشغول دار
ایک کو حیلہ مین پھنسائے رکھ
اگر دشمنی پیش گیرد ستیز
اگر کوئی دشمن مقابلہ کے واسطے تیار ہو
برو دوستی گیر با دشمنش
جا اور اوسکے دشمنون سے مل جا
چو در لشکر دشمن افتد خلاف
جب دشمن کے لشکر مین عداوت ہوجاوے
چو گرگان پسندند برہم گزند
جب بھیڑیے آپسمین لڑائی پسند کرینگے
چو دشمن بدشمن شود مشتغل
جب دشمنون دشمنون سے بھڑ جاوے
گفتار اندر ملاطفت دشمن اندر وعاقبت اندیشی
قول خاطرداری دشمن کی عاقبت اندیشی کا رہے

نہ فرزانگی باشد ایمن نشست
ہشیار ہوکر رہنا عقلمندی نہین
شود دوست کوتاہ ایشان دراز
تو اونکا کمزور ہاتھ زبردست ہوجائیگا
دگر را برآور ز ہستی دمار
دوسرے کی ہستی کا دماغ نکال دے یعنے ہلاک کر
بہ شمشیر تدبیر خونش بریز
تو تدبیر کی تلوار سے اوسے قتل کر
کہ زندان شود پیرہن بر تنش
تاکہ کپڑے اوسکے بدن پر قیدخانہ ہوجائین یعنے زندگی وبال ہو
تو بگذار شمشیر خود در غلاف
تو تو اپنی تلوار میان مین کرلے
بر آساید اندر میان گوسپند
تو درمیان مین بکریان آسودہ ہونگی
تو با دوست بنشین بآرام دل
تو دوستونکے ساتھ چین کر

چو شمشیر پیکار برداشتی
جب لڑائی کے واسطے تلوار نکالی جاوے
نگہدار پنہان رہ آشتی
تو وہ پردہ صلح کا خیال رکھنا چاہیے

که لشکر کشایان مغفر شگاف — نهان صلح جویند و پیدا مصاف
کہ سردار لشکر اور بہادر — در پردہ صلح اور ظاہر لڑائی چاہتے ہین

دل مرد میدان نہانی بجوے — کہ باشد کہ در پایت افتد چو گوی
دشمن کے سپاہیونکی در پردہ خاطر کرنا چاہیے — کیونکہ شاید تیرے قدمونپر گیند کی طرح آگرین

چو سالاری از دشمن افتد بچنگ — بکشتن برش کرد باید درنگ
جب دشمن کا کوئی سردار گرفتار ہو — تو اوسکے قتل مین دیر کرنا چاہیے

کہ افتد کزین نیمہ ہم سروری — بماند گرفتار در چنبری
کیونکہ شاید اِدھر کا بھی کوئی سردار — قید خانہ مین گرفتار ہو جاے

وگر کشتی این بندی ریش را — نہ بینی و گر بندی خویش را
اگر تو نے اوس غریب قیدی کو ہلاک کیا — پھر اپنے قیدی کی کبھی صورت نہ دیکھے گا

نترسد کہ دورانش بندی کند — کہ بر بندیان زور مندی کند
وہ شخص شاید اس بات سے نہین ڈرتا کہ زمانہ کی گردش — جو قیدیونپر طاقت جتاتا ہے

کسی بندیان را بود دستگیر — کہ خود بودہ باشد بہ بندی اسیر
وہ شخص قیدیون کی مدد کریگا — جو خود کبھی قید مین پھنسا ہوگا

اگر سر نہد بر خطت سروری — چو نیکش بداری نہد دیگری
اگر کوئی سردار تیری اطاعت کرے — جو اوسکو خاطر سے رکھیگا تو اور بھی اطاعت کرینگے

وگر خفیہ دہ دل بدست آوری — ازان بہ کہ صد رہ شبیخون بری
اگر پوشیدہ دس دل قابو مین آئین — اس سے بہتر ہے کہ سو شبخون مارے جائین

گرفتار اندر خذر کردن از دشمنی کہ در طاعت آید

قول جو دشمن ملجاے اوس سے پرہیز کرنے کے بیان مین

گرت خویش دشمن شود دوستدار — ز تلبیس ایمن مشو زینہار
اگر تیرا دشمن دوست ہو جاے — تو اوسکے فریب سے ڈرتا رہ

کہ گردد دروشن نکین تو ریش — چو یاد آیدش مہر و پیوند خویش
کیونکہ اوسکا دل تیری عداوت سے زخمی ہوگا — جب اوسکو دوست اور عزیز یاد آینگے

بداندیش را لفظ شیرین مبین — کہ ممکن بود زہر در انگبین
دشمن کی میٹھی باتونپر نہ پھول — کہ شہد مین بھی زہر ممکن ہے

کسی جان از آسیب دشمن نبرد — کہ مردوستان را بدشمن شمرد
وہ شخص دشمن کے صدمون سے جان بچاتا ہے — جو دوستون کو بھی دشمن سمجھتا ہے

نگهدارد آن شوخ در کیسه در — که بیند همه خلق را کیسه بر

وہ چالاک تھیلی کے موتی بچاتا ہے — جو تمام عالم کو گرہ کاٹ سمجھتا ہو گا

سپاهی که عاصی شود در امیر — ورا تا توانی بجند مست مگیر

جو سپاہی کسی رئیس کا گنہگار ہو — جہانتک ممکن ہو اوسے کوئی خدمت نہ دے

ندانست سالار خود را سپاس — ترا هم نداند ز عذرش هراس

اوسنے اپنے سردار کی شکرگزاری نہیں کی — تیری بھی نہ کریگا اوسکی بیوفائی سے ڈرنا

بسوگند و عهد استوارش مدار — نگهبان نهان بر و بر گمار

اوسکے اقرار اور قسم کا اعتبار نکر — پوشیدہ ایک نگہبان اوسپر مقرر کر

نوآموز را ریسمان کن دراز — نه بگسل که دیگر نه بینیش باز

نئے سیکھنے والے کو مہلت دے — قطع مروت نہ کر نہیں تیرے پاس کھڑا بھی نہ ہوگا

چو اقلیم دشمن بجنگ و حصار — بگیری بزندانیانش سپار

جب دشمن کا ملک اور قلعہ — لڑائی سے فتح کیا تو وہانکے قیدیونکو دے

که بندی چو دندان بخون در برد — ز حلقوم بیداد گر خون خورد

کہ قیدی جنھوں نے محنت کی اور خون جگر کھایا ہی — وہ ظالم کی شہ رگ گردن کا خون چوس لینگے

چو بر کندی از دست دشمن دمار — رعیت بسامان ترازوی مدار

جب دشمن کا ملک فتح کیا تو قبضہ کر — اور رعیت کو اوس سے زیادہ آرام سے رکھ

که گر باز کوبد در کارزار — بر آرند عام از دماغش دمار

کیونکہ اگر پھر مقابلہ کریگا — تو رعیت ہی اوسکا مغز نکال لیگی

وگر شهریان را رسانی گزند — در شهر بر روی دشمن مبند

اور اگر تو شہر والوں کو صدمہ پہونچاتا ہے — تو شہر کا دروازہ دشمن کیواسطے بند نہ سمجھ

مگو دشمن تیغ زن بر درست — که همباز دشمن بشهر اندرست

نکہ کہ دشمن مارنیوالا دروازے پر ہی — کیونکہ شریک دشمن کا شہر مین موجود ہے

بتدبیر جنگ بد اندیش کوش — مصالح بهم دیش و نیت بپوش

دشمن کی لڑائی کی تدبیر مین مشغول رہ — مصلحت سوچا کر اور اپنی نیت ظاہر نہ کر

منه در میان راز با هر کسی — که جاسوس همکاسه دیدم بسی

بھید ہر شخص سے ظاہر نہ کیا کر — کیونکہ مینے بہت سے جاسوسونکو مصیبت دیکھا ہے

سکندر که با شرقیان حرب داشت — در خیمه گو بند در غرب داشت

سکندر جب پورب والونکا مقابلہ کرتا تھا — کہتے ہین کہ خیمہ کا منہ پچھم کی طرف رکھتا تھا

چو بہمن بزابلستان خواست شد — چپ آوازہ افگند و از راست شد
جب بہمن نے زابلستان پر چڑھائی کرنا چاہی — بائیں طرف مشہور کیا اور داہنی طرف سے گیا

اگر جز تو داند کہ عزم تو چیست — بران رای و دانش بباید گریست
اگر تیرے سوا کوئی تیرا ارادہ جان جاے — ایسی عقل اور تدبیر پر افسوس ہے

کرم کن نہ پرخاش و کین آوری — کہ عالم بزیر نگین آوری
بخشش کر نہ لڑائی اور فساد — کیونکہ تمام عالم تیری نگین کے نیچے یعنے قبضہ مین ہوگا

چو کاری برآید بلطف و خوشی — چہ حاجت بہ تندی و گردنکشی
جب کوئی کام مہربانی اور خوشی سے ہوجاے — تو غصے اور غرور کی کیا ضرورت ہی

نخواہی کہ باشد دلت دردمند — دل دردمندان برآور ز بند
اگر تو چاہتا ہے کہ مجھے رنج نہو — تو رنجیدہ دلون کے رنج کو دفع کر

ببازو و توانا نباشد سپاہ — بروہمت از ناتوانان بخواہ
قوت سے سپاہ زبردست نہین ہوتی — جا اور بیکسون سے ہمت طلب کر ای دعا خیر چاہ

دعاے ضعیفان امیدوار — ز بازوی مردی بہ آید بکار
ضعیف امیدوارون کی دعا — جوانمردون سے زیادہ کام آتی ہی

ہرانکہ استعانت بدرویش برد — اگر با فریدون زد از پیش برد
جس شخص نے فقیرون سے مدد طلب کی — اگر فریدون سے بھی مقابلہ کیا غالب ہوا

باب دوم در احسان

دوسرا باب احسان کے بیان مین

اگر ہوشمندی سخنے گرای — کہ معنی ز صورت بماند بجای
اگر عقلمند ہے تو نیک عادت اختیار کر — کہ باطن ظاہر سے قائم ہوتا ہے

کرا دانش و جود و تقوی نبود — بصورت درش ہیچ معنی نبود
جسمین عقل و بخشش اور پرہیزگاری نہین — اوسکی صورت کے کچھ معنی نہین ہیہودہ مثل نقش دیوار کے ہی

کسی خسپد آسودہ در زیر گل — کہ خسپند ز و مردم آسودہ دل
وہ شخص آرام سے قبر مین سوتا ہے — جسکے باعث سے خلق آرام مین رہی ہو

غم خویش در زندگی خور کہ خویش — بمردہ نپردازد از حرص خویش
اپنی فکر اپنی زندگی ہی مین کرلے کیونکہ عزیز — بسبب طمع کے مردے کی کچھ خبر نہین لیتے

ز رو نعمت اکنون بدہ کان تست — کہ بیدست بیرون ز فرمان تست
جو کچھ دنیا ہووے تیرے اختیار مین ہے — بعد مرنے کے تیرے اختیار سے باہر ہوگا

نخواہی کہ باشی پراگندہ دل
اگر تو چاہتا ہے کہ مین پریشان نہون

پراگندگان را زخاطر مہل
تو مصیبت زدون کو دل سے نہ بھلا

پریشان کن امروز گنجینہ چیست
آج خزانہ پھرتی سے تقسیم کر

کہ فردا کلیدش نہ در دست تست
کیونکہ کل اوسکی کنجی تیرے پاس نہ رہیگی

تو با خود بجز توشۂ خویشتن
اپنا توشہ تو اپنے ساتھ لے لے

کہ شفقت نیاید ز فرزند و زن
کہ فرزند اور عورت کہان شفقت کرتے ہین

کسے گوے دولت ز دنیا برد
وہ شخص دولت دنیا کی بازی جیتا

کہ با خود نصیبے بعقبے برد
جو اپنا حصہ اپنے ساتھ لیگیا

بمخوارگی جز سر انگشت من
مخواری سے کوئی اپنی پورون کے سوا

نخارد کسی در جہان پشت من
میرے پیٹھ تک کھجلانے والا نہین

مکن بر کف دست نہ ہر چہ ہست
بخل نہ کر جو کچھ تیرے پاس ہو ہاتھ پر رکھدے

کہ فردا بدندان بری پشت دست
ایسا نہو کہ کل ہاتھ کی چیز دانتونسے کاٹنا پڑے

بپوشیدن ستر درویش کوش
فقیرون کی پردہ پوشی مین کوشش کر

کہ ستر خدایت بود پردہ پوش
تاکہ خدا تیری پردہ پوشی کرے

مگردان غریب از درت بی نصیب
غریب کو اپنے دروازے سے مایوس نہ پھیر

شاید ایسا نہو کہ تجھے بھی غریب ہو کسی دروازے پر جانا پڑے

بزرگے رساند بمحتاج خیر
وہ بزرگ محتاجون کے ساتھ نیکی کریگا

کہ ترسد کہ محتاج گردد بغیر
جو ڈریگا کہ مین بھی کبھی محتاج نہو جاؤن

بحال دل خستگان در نگر
عاجزون کے حال کی خبر لے

کہ باری دل خستہ باشی مگر
کبھی شاید تو بھی دل خستہ ہو

فرومانگا زادرون شاد کن
غریبون کا دل خوش رکھ

زروز فرومانگی یاد کن
اپنی غریبی کے دن کو یاد رکھ

نخواہندہ بر در دیگران
اگر تو کسی کا محتاج نہین

بشکرانہ خواہندہ از در مران
تو خدا کا شکر کر اور کسی محتاج کا سوال رد نکر

گفتار اندر نواختن یتیمان و رحمت بر حال ایشان

فول یتیمون کی پرورش اور اونپر رحم کرنے مین

پدر مردہ را سایہ بر سر فگن
یتیمون پر شفقت کیا کر

غبار رہش بیفشان و خاکش بکن
اوسکے جسم کی گرد جھاڑ اور تکلیف دور کر

ندانی چہ بودش فرومانده سخت
کیا تو نہین جانتا کہ اوپر کیسی بپتا پڑی ہوئی ہے

بود تا زہ بی بیخ هرگز درخت
بھلا کہین بغیر جڑ کے بھی درخت ہرا بھرا رہتا ہے

چو بینی یتیمے سر افگندہ پیش — مدہ بوسہ بر روی فرزند خویش
جب کسی یتیم بچے کو سر جھکائے دیکھے تو — تو اپنے لڑکے کے منہ پر بوسہ نہ دے
یتیم ار بگرید کہ نازش خرد — وگر خشم گیرد کہ بارش برد
اگر یتیم روئے تو کون اوسکو بھلائے — اگر وہ مچلے کون اوسکا دولار کرے
الا تا نگرید کہ عرش عظیم — بلرزد ہمے چون بگرید یتیم
خبردار رونے نہ پائے کہ عرش معلے — یتیم کے رونے سے کانپتا ہے
برحمت بکن آبش از دیدہ پاک — بہ شفقت بیفشانش از چہرہ خاک
رحم کرکے اوسکی آنکھ سے آنسو پونچھو — پیار سے اوسکے چہرہ کی گرد جھاڑو
اگر سایۂ خود برفت از سرش — تو در سایۂ خویشتن پرورش
اگر اوسکے باپ کا سایہ اوسکے سر سے اوٹھ گیا — تو اپنی حمایت مین اوسکی پرورش کر
من آنگہ سرِ تاج بر داشتم — کہ سر در کنارِ پدر داشتم
میرے سر پر اوسوقت تاج تھا — جب میرا سر باپ کی گود مین تھا
اگر بر وجودم شستی مگس — پریشان شدی خاطرِ چند کس
اگر میرے جسم پر کبھی مچھر بیٹھ جاتی یعنی ذرا بھی تکلیف ہوتی — تو سارے گھر کا دل پریشان ہوتا
کنون گر بزندان برندم اسیر — نباشد کس از دوستانم نصیر
اب اگر مجھے گرفتار کرکے قید کرین — تو بھی میرے دوستون مین سے کوئی مدد کریگا
مرا باشد از درد طفلان خبر — کہ در طفلے از سر برفتم پدر
میرے دلسے کوئی یتیم بچون کا درد پوچھے — کیونکہ بچپن مین میرا باپ مر گیا

حکایت در ثمرۂ نکوکاری

ذکر نیک اعمال کے عوض مین

کسے دید در خواب صدر عجم — کہ خاری ز پاے یتیمی بکند
ایک شخص نے عجم کے بادشاہ کو خواب مین دیکھا — کبھی اوسنے ایک یتیم کے پیر کا کانٹا نکالا تھا
ہمی گفت و در روضہا می چمید — کزان خار بر من چہ گلہا دمید
باغ مین پھرتا تھا اور یہ کہتا تھا — کہ اوس کانٹے سے میرے واسطے کیا کیا پھول کھلے
مشو تا توانی ز رحمت بری — کہ رحمت بر ندت چو رحمت بری
جبتک ہوسکے رحمت پھوڑ — کیونکہ اگر تو رحم کریگا تو سب تجھپر رحم کرینگے
چو انعام کردی مشو خود پرست — کہ من سر ورم دیگری زیردست
انعام دیکر مغرور نہونا چاہیے — کہ مین سردار ہون اور لوگ خادم

اگر تیغ دوران اش انداختست — نہ شمشیر دوران ہنوز آختست
اگرچہ زمانہ کی تلوار نے اوسے مار گرایا — کیا تیرے واسطے زمانہ کی تلوار نہین کھنچی ہوئی ہے

چو بینی دعاگوی دولت ہزار — ق — خداوند را شکر نعمت گزار
جب دولت کے دعاگو بہت ہون — تو خدا کی نعمت کا شکر کرنا چاہیے

کہ چشم از تو دارند مردم بسی — نہ تو چشم داری بدست کسی
کہ تیرے امیدوار اور لوگ ہین — تو کسیکا محتاج نہین

کرم خواندہ ام سیرت سروران — غلط گفتم اخلاق پیغمبران
بخشش کی عادت اہل بنے بادشاہون کی سنی ہے — جھوٹ کہا ہے بلکہ پیغمبرون کی خصلتین ہین

حکایت در اخلاق پیغمبران

ذکر پیغمبرون کے اخلاق مین

شنیدم کہ یک ہفتہ ابن السبیل — نیامد بمہمانسرای خلیل
مین نے سنا ہے کہ ایک ہفتہ تک مسافر — حضرت خلیل علیہ السلام کے لنگر خانہ مین نہ آیا

ز فرخندہ خوئی نخوردی پگاہ — مگر بینوائے در آید زراہ
مبارک عادت کہ سبب سے صبحکو نہین کھاتے تھے — کہ شاید کوئی محتاج مسافر آجاے

برون رفت ہر جانبی بنگرید — براطراف وادی نگہ کرد و دید
ہر طرف دیکھتے ہوے باہر نکل گئے — جنگل مین ہر طرف نگہ کی تو کیا دیکھا

بہ تنہا یکے در بیابان چو بید — سر و مویش از برف پیری سفید
جنگل مین ایک شخص اکیلا بید کیطرح کانپتا ہوا — سر اور بال بڑھاپے کی برف سے سفید

بدلداریش مرحبای بگفت — بر سم کریمان صلای بگفت
بڑی دلداری کی اور دعا دے کے — کریمون کیطرح دعوت کا نیوتا دیا

کہ ای چشمہای مرا مردمک — یکی مردمی کن بنان و نمک
کہ اے میری آنکھون کی پتلی — ایک بار مروت سے نان و نمک میرا قبول کر

نعم گفت و برجست و برداشت گام — کہ دانست خلقش علیہ السلام
اچھا کہا اور خوش ہوا اور قدم بڑھایا — اسواسطے کہ اوسکی عادت مین جانگیا اور پیغمبر

رفیقان مہمانسرای خلیل — بعزت نشاندند پیر ذلیل
خلیل اللہ علیہ السلام کے نگہبانون لنگر خانہ نے — عزت کے ساتھ اوس ذلیل بڈھے کو بٹھایا

بفرمود و ترتیب کردند خوان — نشستند بر ہر طرف ہمگنان
حکم دیتے ہی دسترخوان بچھایا — ہر طرف لوگ بیٹھے

چو بسم اللہ آغاز کردند جمع
جب سب نے بسم اللہ کا نام لیکر کھانا شروع کیا

نیامد ز پیرش حدیثی بسمع
بڈھے سے کچھ اوسکا ذکر نہ سنا

چنین گفت ای پیر دیرینہ روز
حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ ای بڈھے ضعیف

چو پیران نمی بنمیت صدق و سوز
بڈھوں کی طرح مین تجھمین نرمی اور رستی نہین پاتا

نہ شرطست وقتیکہ روزی خوری
یہ ضرور نہین ہے کہ کھانا کھاتے وقت

کہ نام خداوند روزی بری
رزق دینے والے کا نام نہ لے

بگفتا نگیرم طریقت بدست
کہا مین تیرا طریقہ اختیار نہین کرتا

کہ نشنیدم از پیر آذر پرست
اس سبب سے کہ مین نے پیر آذر پرست سے نہین سنا

ہدانست پیغمبر نیک فال
پیغمبر نیک فال سمجھ گئے

کہ گبرست پیر تبہ بودہ حال
کہ یہ پریشان حال بڈھا گبر ہے

بخواری براندش چو بیگانہ دید
بیگانہ پاکے اوسے ذلت سے نکالدیا

کہ منکر بود پیش پاکان پلید
اسواسطے کہ پاکو نہین ناپاک اچھا نہین معلوم ہوتا

فرشتہ آمد از کردگار جلیل
حضرت جبرئیل علیہ السلام خدا بزرگ کا پیغام لائے

بہیبت ملامت کنان کای خلیل
ڈراتے اور ملامت کرتے ہوے کہ ای خلیل

فشاندہ صد سالہ روزی وجان
مین نے اوسکو سو برس یہ روزی اور جان دی

ترا نفرت آمد ز یک زمان
اور تجکو دم بھر مین اوس سے نفرت ہوگئی

گر او میبرد پیش آتش سجود
اگر وہ آگ کو سجدہ کرتا ہے

تو با پس چرامی بری دست جود
تو تجکو مین بخشش کا ہاتھ کوتاہ کرتا ہے

گفتار اندر احسان بامردم نیک و بد

قول احسان نیک اور بد آدمیونکے بیان مین

گرہ بر سر بند احسان مزن
اس ہمائے سے احسان کی تسلی پر نہ ٹھہرنا

کہ این رق و شیدست و آن مکر و فن
کہ یہ مکار اور حیلہ گر ہی اور وہ فریب اور دھوکا کرتا ہے

زیان میکند مرد تفسیر دان
تفسیر دان آدمی برا کرتے ہین

کہ علم و ادب میفروشد بنان
جو علم اور ادب روٹی پر گنواتے ہین

کجا عقل باشرع فتوی دہد
عقل حکم شرع کے ساتھ کبھی حکم نہین دیتی

کہ مرد خرد دین بدنیا دہد
کہ عقلمند دین کو دنیا کے عوض کھوئے

ولیکن تو بستان کہ صاحب خرد
لیکن تو لے کیونکہ عقلمند

ازارزان فروشان برغبت خرد
سستی بیچنے والون سے خوشی سے لیتے ہین

حکایت عابد باشیاد شوخدیدہ

ذکر ایک عابد اور ایک مکار جالاک کا

زباندانے آمد بصاحبدلی
ایک شاعر ایک فقیر کے پاس آیا

کہ محکم فرو ماندہ ام در گلی
کہ مین کیچڑ مین مضبوط پھنسگیا ہون یعنے فلاکت مین مبتلا ہوگیا ہون

یکی سفلہ[۵] رادہ درم بر دلست
ایک کمینہ کے دس درم کا قرضدار ہون

کہ دانگی از و بر دلم دہ بلست
کہ ایک دانگ بھی میرے واسطے اوس کے برابر ہے

ہمہ شب پریشان از و حال من
تمام رات اوسی فکر مین پریشان رہتا ہون

ہمہ روز چون سایہ دنبال من
تمام دن سایہ کیطرح میرے پیچھے رہتا ہے

بگرد از سخنہای خاطر پریش
اوسکی پریشان کرنیوالی باتون سے

درون دلم چون در خانہ ریش
میرا دل دروازہ کیطرح چیرڈالا

خدایش مگر تازما در بزاد
جب سے اسکے پیٹ سے پیدا ہوا خدا نے

جز ان دہ درم چیز دیگر نداد
اوسے ان دس درمون کے سوا اور کچھ نہین دیا

ندانستہ[۵] از دفتر دین الف
دین کی کتاب سے الف بھی نہین جانتا

نخواندہ بجز باب لا ینصرف
باب لا ینصرف کے سوا اور کچھ پڑھا نہین

خور از کوہ یک روز سر بر نزد
سورج پہاڑ سے ایک روز بھی نکلنے

کہ آن قلتبان حلقہ بر در نزد
کہ اوس بیحیا نے دروازے کی زنجیر نہ کھٹکھٹائی ہو

در اندیشہ ام تا کدامم کریم
اس فکر مین ہون تاکہ کوئی سخی

ازان سنگدل دست گیرد بسیم
روپیہ دیکر اوس ظالم سے رہائی کرائے

شنید[۵] این سخن پیر فرخ نہاد
اوس بزرگ مبارک ذات نے جب یہ بات سنی

درستی دو در آستینش نہاد
دو اشرفیان اوسکے ہاتھ پر رکھدین

زر افتاد در دست افسانہ گوی
اوس قصہ گو کے ہاتھ جب روپیہ لگا

برون رفت از انجا چو خور تازہ روی
وہانسے آفتاب کی طرح خوشی خوشی چلدیا

یکی گفت شیخ این ندانی کہ کیست
ایک شخص نے شیخ سے کہا آپکو نہین معلوم یہ کون ہے

بر و گر بمیرد نباید گریست
اگر مرجاے تو اوسپر رونا بھی نچاہیے

گدائی کہ بر شیر نر زین نہد
جو فقیر کہ شیر نر پر سوار ہو

ابو زید را اسپ و فرزین نہد
ابو زید کے مقابلہ مین گھوڑا اور وزیر لیکر بازی جیتے

بر آشفت عابد کہ خاموش باش
فقیر رنجیدہ ہوا اور کہا کہ چپ رہ

تو مرد زبان نیستی گوش باش
جب تجھے بات نہین کرنا آتی تو سن لے

---

۵ شنید و زن بالضما دسکے مضارع سنے سے ۵ سفلہ کمینہ طلار سکے معنون اوس کے ۵ ندانستہ نون اور الف کو آواز مین گرادیا ہے اور ندانستن کے ساتھ قافیہ بازی کرنے کے واسطے ۵ شنید نون اور سین کو گرادیا ہے

اگر راست بود انچہ پنداشتم — زخلق آبرویش نگہداشتم
جو کچھہ معلوم ہوا اگر سچ کہتا تھا — تو گو یا خلق مین مین نے اوسکی آبرو بچالی
اگر شوخ چشمی وسالوس کرد — الا تا نہ پنداری افسوس کرد
اگر — چالاکی اور مکر کیا — تو بھی افسوس نکرنا چاہیے
کہ خود را نگہداشتم آبروی — زدست چنان گربزیاوہ گوی
اسواسطے کہ مین نے اپنی آبرو — ایسے بیہودہ مکار کے ہاتھ سے بچائی
بدونیک را بذل کن سیم وزر — کہ این کسب خیرست وآن دفع شر
نیک و بد دونون کو چاندی سونا تقسیم کر — کہ اس سے ثواب ہوتا ہے اور اوس سے بلا ٹلتی ہے
خنک آنکہ در صحبت عاقلان — بیاموزد اخلاق صاحبدلان
اچھا وہ شخص ہے جو عقلمندون کی صحبت مین — صاحبدلون کی عادت سیکھے
گرت عقل ورایست وتدبیر وہوش — بغرت کنی پند سعدی بگوش
اگر تجھے عقل وشعور اور تدبیر اور ہوش ہو — دل سے سعدی کی نصیحت سن
کہ اغلب درین شیوہ دارد مقال — نہ در چشم وزلف ونہ در گوش وخال
کہ اکثر ایسے ہی طریقہ پر گفتگو کرتا ہے — نہ آنکھ اور زلف اور کان اور تل کی تعریف مین

حکایت پدر ممسک وفرزند جوانمرد

باپ بخیل اور سخی بیٹے کا ذکر

یکی رفت ودنیا ازو یادگار — خلف بود صاحبدل وہوشیار
ایک شخص مرا اور دنیا یادگار چھوڑی — اوسکا لڑکا صاحبدل اور بہت ہوشیار تھا
نہ چون ممسکان دست برزر گرفت — چو آزادگان دست از زر گرفت
بخیلون کیطرح روپیہ مٹھی مین نہین دبایا — بلکہ آزادون کی طرح ہاتھ کھولدیا
زدرویش جارا نماندی برش — مسافر مہمان سرای اندرش
فقیرون سے کبھی اوسکا دروازہ خالی نرہتا — مسافر اوسکے لنگر خانہ مین رہتے
دل خویش وبیگانہ خورسند کرد — نہ ہمچون پدر سیم وزر بند کرد
اپنے اور غیرون کا دل خوش کیا — اپنے باپ کی طرح سونا چاندی اکٹھا کرکے قفل نہین لگایا
ملامت کنی گفتش ای بادوست — بیکرہ پریشان مکن ہرچہ ہست
ایک ملامت کرنیوالے نے اوسے کہا کہ اے فضول خرچ — جو کچھہ ہے یکبارگی برباد نکر
بسالی تواں خرمن اندوختن — بیک دم نمردی بود سوختن
سال بھر مین کسان جمع کرتا ہے — اسکو ایک دم مین جلا دینا جوانمردی نہین

چو در تنگدستی نداری شکیب — نگهدار وقتِ فراخی حسیب
جب مفلسی مین تجھسے صبر نہوسکے گا — تو فراغت کے وقت حساب پر خیال رکھ

مثل

کہاوت

بدختر چہ خوش گفت بانوی دہ — کہ روز نوا برگ سختی بنہ
اپنی لڑکی سے کیا اچھی بات ایک دہقانی عورت نے کہی — کہ فراغت کے دنون مین تکلیف کا بھی خیال رکھنا چاہیئے یعنی آمدن جمع کرنا چاہیے

ہمہ وقت پر دارِ مشک و سبوی — کہ پیوستہ در دہ روان نیست جوی
ہر وقت مشک و گھڑے بھرے رہین — کیونکہ ہمیشہ گانون مین نہر جاری نہین رہتی

بدنیا توان آخرت یافتن — بزر پنجۂ دیو برتافتن
دنیا سے عقبےٰ حاصل ہوسکتی ہے — زر سے پنجہ دیو کا پنجہ بھی پھیر سکتے ہین

زدست تہی برنیاید امید — بزر برکنی چشم دیو سفید
خالی ہاتھ سے کوئی کام نہین نکلتا — روپیہ کے زور سے دیو سفید کی بھی آنکھ نکال سکتے ہین

اگر تنگدستی مرو پیش یار — وگر سیم داری بیا و بیار
مفلسی مین یار کے پاس بھی جانا نچاہیے — اگر روپیہ ہو آ اور لے آ

تہیدست در خوبرویان مہیچ — کہ بی ہیچ مردم نیرزد بہیچ
محتاج کیواسطے طائلی بھی اچھی نہین — کیونکہ مفلس کسی لائق نہین ہوتا

وگر ہرچہ داری بکف برنہی — گفت وقت حاجت بماندتہی
جو کچھ میرے پاس ہو اگر دیتا رہیگا — تو میرا ہاتھ ضرورت کیوقت خالی رہجاویگا

گدایان بسعی تو ہرگز قوی — نگردند و ترسم تو لاغر شوی
فقیر تیری کوشش سے کبھی آسودہ نہونگے — بلکہ مین ڈرتا ہون کہ تو محتاج ہو جائیگا

باز آمدم بحکایت فرزند خلف

اب مین اوسی لڑکے کا پھر بیان کرتا ہون

چو منّاع خیر این حکایت بگفت — زغیرت جوانمرد را رگ نخفت
جب نیک بان کے منع کرنیوالے نے یہ بات کہی — غیرت سے اوس جوانمرد کی رگ حمیت جوش مین آئی یعنی ہوا نہ آیا

برآشفت و گفت ای پراگندہ گوی — مراد دستگاہی کہ پیرانست
اوس گفتگو سے پریشان ہوکر کہا — تو کیا واہیات بکتا ہے — میرے قبضہ مین جو مال ہے

پراگندہ دل گشت از آن گفتگوی — پدر گفت میراث جدمنست
میرا باپ کہتا تھا کہ میرے دادا کا ہے

نہ ایشان بخست نگہداشتند — بحسرت بمردند و بگذاشتند
کیا اونھون نے خست سے نہین جمع کیا تھا — جو حسرت مین مرگئے اور چھوڑ گئے

بدستم بیفتاد مال پدر — کہ بعد از من افتد بدست پسر
جسطرح میرے پاس باپکا مال میرے ہاتھ آیا — اوسیطرح میرے بعد میرے لڑکے کو ملیگا

ہمان بہ کہ امروز مردم خورند — کہ فردا پس از من ہیزم برند
بہتر یہ بات ہے کہ آج آدمی کھائین — نہ کہ کل میرے بعد لوگ لوٹ لیجائین

خور و پوش بخشای و راحت رسان — نگہ مے چہ داری ز بہر کسان
کھا اور پہن لے بخشدے اور آرام پہونچا — اور لوگون کے واسطے کیون جمع کرتا ہی

برندازہ جہان با خود صحاب رائی — فرومایہ ماند بحسرت بجای
عقلمند دنیا سے اپنے ساتھ لیجاتے ہین — کمینون کے دلمین حسرت رہجاتی ہی اور چھوڑ جاتے ہین

زر و نعمت اکنون بدہ کان تست — کہ بعد از تو بیرون ز فرمان تست
روپیہ و نعمت اب دیدے جب تو مالک ہی — کہ تیرے بعد تیرے قبضہ سے باہر ہے

بدنیا توانی کہ عقبے خرے — بگر جان من ورنہ حسرت بری
دنیا سے عقبیٰ حاصل ہوسکتی ہے — اگر لینا ہو تو لے ورنہ حسرت ہاتھی رہیگی پچھتائیگا

حکایت اندر راحت رسانیدن ہمسایگان

ذکر ہمسایون کو آرام پہونچانے کے بیان مین

بزاری بدو گفتی زنی پیش شوے — کہ دیگر مخر نان ز بقال کوے
ایک عورت اپنے خاوند کے آگے روئی — کہ اب نکلکے نان بالی سے روٹی مول نہ لیاکر

بباز ار گندم فروشان گرای — کہ این چو فروشست و گندم نمای
گیہون بیچنے والون کے بازار جایاکر — کیونکہ یہ جو فروش گندم نما بیچتا ہے

نہ از مشتری کاز دحام مگس — بیکہفتہ روشش ندیدست کس
خریدارون سے نہین بلکہ مکھیون کے سبب سے — ایک ہفتہ تک کوئی اوسکا منہ بھی نہین دیکھتا

بدلداری آن مرد صاحب نیاز — بزن گفت کای روشنائی بساز
تسکین دیکے اوس حاجتمند مرد نے — عورت سے کہا کہ اے میرے گھر کی رونق جبکر

بامید ما کلبہ آنجا گرفت — نمرد ے بود نفع زو وا گرفت
ہمارے آسرے پر اوسنے یہان دوکان کھولی — یہ کیا آدمیت ہی کہ ہم اوسکو نفع نہ پہونچائین

رہ نیکمردان آزادہ گیر — چو افتادہ دستے فتادہ گیر
آزاد نیکمردون کی راہ چل — اگر تو تندرست ہے تو عاجزون کی دستگیری کر

بخشائے کانانکہ مرد حق اند — خریدار دکان بے رونق اند
بخشش کرنے والے کہ جو مرد خدا ہین — وہ دکان بے رونق سے مول لیتے ہین
جوانمرد اگر راست خواہی ولیست — کرم پیشۂ شاہ مردان علیست
صاحب مروت درحقیقت ولی ہے — سخاوت پیشہ حضرت علی شاہ مردان کا ہے

حکایت

نصہ

شنیدم کہ مردی براہ حجاز — بہر خطوہ کردی دو رکعت نماز
مین نے سنا ہے کہ ایک مرد حجاز کی راہ مین — ہر قدم پر دو رکعت نماز پڑھتا تھا
چنان گرم رو در طریق خدائے — کہ خار مغیلان نکندی زپائے
راہ خدا مین ایسا تیز رو تھا — کہ ببول کا کانٹا بھی پیر سے نہ نکالتا
بآخر زوسواس خاطر پریش — پسند آمدش در نظر کار خویش
پریشان دل کے اندیشے سے آخر کو — اوسے اپنا کام اچھا معلوم ہوا
بہ تلبیس ابلیس در چاہ رفت — کہ نتوان ازین خوبتر راہ رفت
شیطان کے فریب کنونمین گرا ای تباہ ہوا — کیونکہ وہ سمجھا کہ اسسے بہتر کوئی طریقہ نہین
گرش ہمت حق نہ دریافتی — غرورش سراز جادہ برتافتی
اگر خدا کی ہمت اوسکی مدد نکرتی — غرور اوسکا سر سیدھی راہ سے پھیر دیتا
یکی ہاتف از غیب آواز داد — کہ ای نیکبخت مبارک نہاد
ایک پکارنے والے نے غیب سے آواز دی — کہ اے نیکبخت مبارک ذات
مپندار اگر طاعتے کردۂ — کہ نزلی بدین حضرت آوردۂ
اپنی عبادت پر گھمنڈ نکر — کہ اوس بارگاہ کے لائق کوئی تحفہ لیکر حاضر ہوا ہے
باحسانی آسودہ کردن دلی — بہ از الف رکعت بہر منزلی
احسان سے ایک دلکو آرام پہونچانا — ہر منزل پر ہزار رکعت نماز پڑھنے سے بہتر ہے

حکایت

نصہ

بسر ہنگ سلطان چنین گفت زن — کہ خیز ای مبارک در رزق زن
بادشاہی سپاہی سے اوسکی بی بی نے یہ بات کہی — کہ اے بخت اور اوٹھ روزی تلاش کر
برو تاز خوانت نصیبی دہند — کہ فرزندگانت نسختے دراند
جا تاکہ دسترخوان سے تجھے بھی حصہ دین — کہ تیرے لڑکے بھوکے ہین

بگفتا بود مطبخ امروز سرد — که سلطان بشب نیست روزه کرد
کہا کہ آج باورچیخانہ سرد ہے — اسواسطے کہ بادشاہ نے رات کو روزے کی نیت نہیں کی ہے

زن ابنہ نا امیدی سر انداخت پیش — همیگفت با خود دل فاقه ریش
عورت نے مایوسی سے سر جھکا لیا — فاقہ کے رنج سے دل میں یہی کہہ رہی تھی

که سلطان از این روزه گوئی چه خواست — که افطار او عید غلمان ماست
کہ بادشاہ کو اس روزے سے کیا حاصل ہوا جسکو فاقہ دینے سے — کہ اوسکا افطار ہمارے لڑکوں کی عید ہے

خورنده که خیرش برآید نه دست — به از صائم الدهر دنیا پرست
روزہ ترک کرنیوالا جسکی خیرات جاری ہو — دنیادار ہمیشہ روزہ رکھنے والے سے بہتر ہے

مسلم کسی را بود روزه راست — که درمانده را روز نان چاشت
اوس شخص کا روزہ صحیح ہے — جو احتیاج کو دن کا کھانا بانٹ دیا کرے

وگرنه چه حاجت که زحمت دهی — ز خود باز گیری و هم خود خوری
نہیں تو تکلیف اوٹھانے کی کیا ضرورت ہے — اپنے خرچ سے بچا کے آپ ہی کھالے

خیالات نادان خلوت نشین — بهم برکند عاقبت کفر و دین
بیوقوف گوشہ نشین کے خیالات — آخر کفر اور دین کو ملا دیتے ہیں

صفائیست در آب و آئینه نیز — ولیکن صفا را بباید تمیز
پانی اور آئینہ دونوں میں صفائی ہوتی ہے — مگر صفائی کی تمیز بھی ہونا چاہیے

حکایت کریم تنگدست با سائل

ذکر سخی محتاج اور فقیر کا

یکی را کرم بود قوت نبود — کفافش بقدر مروت نبود
ایک شخص سخی تھا مگر محتاج تھا — آمدنی خرچ کو کافی نہوتی

که سفله خداوند همتی مباد — جوانمرد را تنگدستی مباد
کمینہ کبھی مالدار نہو — جوانمرد کبھی مفلس نہو

کسی را که همت بلند اوفتاد — مرادش کم اندر کمند اوفتاد
جسکی ہمت بلند ہوتی ہے — اوسکی حاجت بہت کم روا ہوتی ہے

چو سیلاب ریزان که بر کوهسار — نگیرد همی بر بلندی قرار
جیسے پہاڑ کا سیلاب — کہ کبھی بلندی پر نہیں ٹھہرتا

نه درخورد سرمایه کردی کرم — تنک مایه بودی ازین لاجرم
مال کے اندازہ سے خرچ نکرتا — اسی سبب سے مفلس رہتا

برش تنگدستی دو حرفی نبشت
اوسکے پاس گیا ایک طریب سے نے رقعہ لکھا

که ای خوب فرجام فرخ سرشت
کہ اے نیکو مبارک پیدایش

یکی دست گیرم بچندین درم
تھوڑے درم سے ایکبار میری مدد کر

که چندست تا من بزندان درم
اس سبب سے کہ تھوڑے دنونسے مین قید مین ہون

بچشم اندرش قدر چیزی نبود
گراوسکے سامنے کچھ حقیقت نہ تھی

ولیکن بدستش تپیزی نبود
مگراوسکے پاس ایک کوڑی بھی نہ تھی

بخصمان بندی فرستاد مرد
قیدخانہ کے ملازمون کے پاس آدمی بھیجا

که اے نیکنامان آزاد مرد
کہ اے نیک نام آزاد مرد

بدارید چندی کف از دامنش
تھوڑے دنون کے واسطے اوسکو چھوڑدو

وگر میگریزد ضمان برمنش
اگر بھاگ جائیگا تو مین اسکا ضامن ہون

وزانجا بزندان درآمد که خیتر
اور وہانسے قیدخانہ مین پہونچا کہ ارقہ

وزین شهر تا پای داری گریز
اور اس شہر سے بھاگنے کی طاقت ہو بھاگجا

چو گنجشک از باز دیدار قفس
جیسے چڑیا پنجرے کا دروازہ کھلا پاتی ہے

قرارش نبود اندرو یک نفس
وہ بھی دم بھر وہان ٹھہرا

چو با دِ صبا زان زمین سیر کرد
ہوا کی طرح وہان سے ایسا بھاگا

نه سیری که هاوش رسیدی بگرد
کہ ہوا بھی اوسکی گرد تک نہ پہونچی

گرفتند حالے جوانمرد را
فوراً جوانمرد کو پکڑلیا

که حاصل کنے سیم یا مرد را
کہ اوس مرد کو حاضر کرا روپیہ دے

چو بیچارگان راه زندان گرفت
غریبون کی طرح قیدخانہ کو گیا

که مرغ از قفس فته نتوان گرفت
کیونکہ پنجرے کی چوٹی پڑا پھر نہین آتی

شنیدم که در حبس چندی بماند
مین نے سنا کہ تھوڑے دنتک قیدخانہ مین رہا

نه رقعه ببشت و نه فریاد خواند
نہ کسیکو رقعہ لکھا نہ فریاد کی

زمانها نیاسود و شبها نخفت
بہت دن تکلیف اوٹھائی راتون کو نہ سویا

برو بارسائی گذر کرد و گفت
ایک عابد اوسکی طرف سے نکلا اور پوچھا

نه پندارمت مال مردم خوری
مجھکو تو مال مردم خور نہین معلوم ہوتا

چه پیش آمدت تا بزندان درمی
کیا ہوا جو تو قیدخانہ مین آیا

بگفتا که هان ای مبارک نفس
کہا ہان اے مبارک ذات

نخوردم بحیلتگرے مال کس
فریب سے مین نے کسیکا مال نہین کھایا

یکی ناتوان دیدم از بند ریش — خلاصش ندیدم بجز بند خویش
ایک غریب کو میں نے قید کی تکلیف مین پایا — اور اپنے قید کے سوا اوسکی رہائی بھی نہ دیکھی
ندیدم بتر دیک دانش پسند — من آسودہ و دیگری پای بند
مین عقل کے خلاف سمجھا — کہ مین آرام سے رہون اور دوسرا قید مین
بمرد آخر و نیکنامی ببرد — زہی زندگانی کہ نامش نمرد
آخر کو مر گیا اور نیکنامی حاصل کی — کیا اچھی زندگانی اوس شخص کی کہ اسکا نام زندہ ہو
تن زندہ دل خفتہ در زیر گل — بہ از عالمی زندہ و مردہ دل
زندہ دل کا بدن مٹی مین سویا ہوا — ایک عالم زندہ مردہ دل سے اچھا ہو
دل زندہ ہرگز نگردد ہلاک — تن زندہ دل گر بمیرد چہ باک
دل زندہ دل کا ہرگز نہین مرتا — تن زندہ دل کا اگر مر جاوے کیا ہرج ہے

حکایت در معنی احسان

قصہ احسان کے بیان مین

یکی در بیابان سگی تشنہ یافت — برون از رمق در حیاتش نیافت
ایک شخص کو ایک پیاسا کتا جنگل مین ملا — تھوڑی سی جانکے سوا اوسمین کچھ رمق باقی نہ تھا
کلہ دلو کرد آن پسندیدہ کیش — چو جبل اندران بستہ دستار خویش
اوس نیک خو نے ٹوپی کا ڈول بنایا — اور رسی کی جگہ اپنی پگڑی باندھی
بخدمت میان بست و بازو کشاد — سگ ناتوان را دمی آب داد
خدمت کے واسطے مستعد ہوا اور کوشش کی — مرتے ہوے کتے کو ایک گھونٹ پانی پلایا
خبر داد پیغمبر از حال مرد — کہ داور گناہان او عفو کرد
وحی آئی پیغمبر کے پاس اوس نیکمرد کے واسطے — کہ خدا نے اوسکے گناہ معاف کیے
الا گر جفا کاری اندیشہ کن — کرم پیشہ گیر و وفا پیشہ کن
خبردار گنہگارون سے ڈرتا رہ — بخشش اور وفاداری اختیار کر
کسے با سگے نیکوئی کم نہ کرد — کجا گم شود خیر با نیکمرد
جسنے اللہ کے کتے کے ساتھ نیکی کرنے کو ضائع نکیا — تو نیکمرد کے ساتھ کہان برباد جا سکتی ہے
کرم کن بر آن کت برآید ز دست — جہانبان در خیر بر کس نہ بست
اسوقت بخشش کر لے کہ تجھسے ہو سکتا ہے — خدا نے نیکی کا دروازہ کسی پر بند نہین کیا
گرت در بیابان نباشد سحر — چراغے بنہ در زیارت گہے
اگر جنگل مین کو ان نہین کھدا سکتا — کسی زیارتگاہ مین ایک چراغ ہی جلا دے

بقطار زر بخش کردن ز گنج — نہ چندانکہ دیناری از دست رنج
گون بھر کے سونا لٹانا یعنے بہت اشرفیاں لگا ہاتھا — مشقت کی ایک اشرفی کے برابر حقیقت نہیں رکھتا

ہر دہ ہر کسے بار در خور زور — گرانست پائے ملخ پیش مور
ہر شخص طاقت کے موافق بوجھ اوٹھا سکتا ہے — تیڑی کا پیر چیونٹی کے آگے بھاری ہوتا ہے

تو با خلق نیکی کن ای نیکبخت — کہ فردا نگیرد خدا بر تو سخت
اے نیکبخت تو خلق کے ساتھ نیکی کرلے — تاکہ کل قیامت کو خدا تجھپر سختی نکرے

گر از پا در آید نماند اسیر — کہ افتادگان را بود دستگیر
اگر پیر ہے کرے گا تو مجبور نہ رہے گا — جو شخص عاجزوں کی دستگیری کرتا رہیگا

بازار فرمان دہ بر رہے — کہ باشد کہ افتد بفرماندہے
غلام کی تکلیف کے واسطے بھی حکم نہ دے — شاید وہ بھی کبھی حاکم ہوجاے

چو تمکین و جاہت بود بر دوام — مکن زور بر مرد درویش عام
جو تو ہمیشہ عزت اور مرتبہ چاہتا ہے — محتاج پر ظلم نکر بلکہ کسی پر نہ کر

کہ افتد کہ با جاہ و تمکین شود — چو بیذق کہ ناگاہ فرزین شود
شاید اوسے عزت اور مرتبہ حاصل ہوجاے — جیسے پیادہ یکایک وزیر ہوجاتا ہے

نصیحت شنو مردم نیک بین — نباشد در و ہیچ دل تنگ کین
نصیحت ماننے والے اور نیک انجام سوچنے والے — کسی طرح سے کیسکے دلمین فساد قائم کین نہیں ہوتے

خداوند خرمن زیان میکند — کہ بر خوشہ چین سرگران میکند
کھریان کا مالک برا کرتا ہے — جو بالی چننے والونپر غصہ ہوتا ہے

تبر سد کہ نعمت بمسکین دہد — وزان بار غم بر دل این نہد
نہین ڈرتا ہے کہ غریب کو نعمت دیگا — جسکے سبب سے اوسکے دل کو ملال ہوگا

بسا زور مند اکہ افتاد سخت — بسا افتادہ را یاوری کرد بخت
بہت زور مند بالکل عاجز ہوگئے — بہت عاجزون کے نصیب نے مدد کی

دل زیر دستان نباید شکست — مبا د اکہ روزی شوی زیر دست
زیر دستون کا دل توڑنا نچاہیے — ایسا نہو کہ ایک دن تو بھی زیر دست ہوجاے

حکایت
قصہ

بنالید درویشی از ضعف حال — بر تند خوی خداوند مال
روہا ایک فقیر پریشانی کے سبب سے — ایک بدخو مالدار کے آگے

نہ دینار اوداش سیہ دل نہ دانگ — بروزد بسر باری از طیرہ بانگ
اوس سیہ دل نے دینار اوداش بک کچھ نہ دیا — بلکہ غصہ سے اوسکے سر پر کبھی کبھی چلا اٹھتا تھا

دل سائل از جور او خون گرفت — سر از غم بر آورد و گفت ای شگفت
سائل کا دل اوسکے سبب سے خون ہو گیا یعنی بہت ہی غمگین ہوا — غم سے سر اوٹھا کر کہا کہ تعجب ہے

تو انگر تر شروی باری چراست — تو انگر ز مسکین خواست
تو انگر اسقدر کیون خفا ہتا ہے — شاید سوال کریگا تلخی سے نہین دیتا ہے

بفرمود کو تہ نظر تا غلام — برانند ش بزاری و زجر تمام
اوس بخیل نے غلام کو حکم دیا — اوسنے ذلت سے گھر کے نکال دیا

بنا کردن شکر پروردگار — شنیدم کہ برگشت از و روزگار
خدا کا شکر نکرنے کے سبب سے — مین نے سنا کہ اوس سے زمانہ برگشتہ ہوا

بزرگیش سر در تباہی نہاد — عطارد قلم در سیاہی نہاد
اوسکی بزرگی تباہ ہوگئی — عطارد نے اوسکا نصیب سیاہ کیا یعنے زوال عمر

شقاوت برہنہ نشاندش چو سیر — نہ بارش رہا کردنے بار گیر
کمبختی نے اوسکو سیر کی طرح ننگا بٹھایا — ساز و سواری کوئی چیز باقی نہ چھوڑی

فشاندش قضا بر سر از فاقہ خاک — مشعبد صفت کیسہ و دست پاک
حکم خدا نے اوسکے سر پر فاقہ کی خاک اڑائی یعنے فاقہ کرنے لگا — بازی گر دن کی طرح ہاتھ اور تھیلی خالی تھی

سراپای حالش دگرگونہ گشت — برین ما جرا مدتے برگذشت
بالکل حال اوسکا بدل گیا — انجام کار اسیطرح ایک مدت گزری

غلامش بدست کریمی فتاد — تو انگر دل و دست و روشن نہاد
اوسکا غلام ایک سردار کے ہاتھ لگا — جو دل اور ہاتھ کا سخی اور اللہ والا تھا

بدید ار مسکین آشفتہ حال — چنان شاد بودی کہ مسکین بمال
پریشان غریب کی صورت دیکھکے — اسطرح خوش ہوجاتا جیسے غریب مال پاکے

شبانگہ یکی بر درش کوفت دست — زسختی کشیدن قدمہاش سست
رات کو اوسکے دروازے پر ایک شخص نے سوال کیا — جو فاقون کے مارے قدم نہین اوٹھا سکتا تھا

بفرمود صاحب نظر بندہ را — کہ خشنود کن مرد درماندہ را
اوس خدا شناس نے اپنے غلام کو حکم دیا — کہ اس سوال کرنے والے کی حاجت رفع کر

چو نزدیک بردش ز خوان بہرہ — بر آورد بر خویشتن نعرہ
جب دسترخوان سے اوسکے واسطے حصہ لیگیا — تو بے اختیار ہوکے رو دیا

چو نزدیک آمد برخواجہ باز
جب پریشان دل مالک کے سامنے آیا

عیان کرد اشکش بدیباچہ راز
رخسار کے آنسوؤں نے اوسکا بھید ظاہر کیا

بپرسید سالار فرخندہ خوی
سردار مبارک خو نے پوچھا

کہ اشکت زجور کہ آمد بروی
کہ کسکے ظلم سے تیرے چہرہ پر اشک جاری ہوے

بگفت اندرونم بشورید سخت
کہا میرا دل سخت پریشان ہوا

براحوال این پیر شوریدہ بخت
اس بڈھے بدنصیب کے حال پر

کہ مملوک وی بودم اندر قدیم
کہ پہلے مین اوسکا غلام تھا

خداوند املاک وکساب وسیم
جسکے پاس جائداد اور اسباب اور چاندی سونا بہت کچھ تھا

چو کوتاہ شد دستش از عز و ناز
جب دولت اور ثروت سے اوسکا ہاتھ خالی ہوا

کند دست خواہش بدر ہا دراز
تو در دروازہ دروازہ ہاتھ پھیلانے لگا

بخندید و گفت ای پسر جور نیست
اوسنے ہنسکے جواب دیا کہ اے لڑکے یہ ظلم نہین ہے

ستم بر کس از گردش دور نیست
زمانہ کی گردش سے کسی پر ظلم نہین ہوتا

نہ آن تنگ روزیست بازارگان
یہ وہی غریب سوداگر ہے

کہ بردی سر از کبر بر آسمان
جو غرور سے سر آسمان پر اوٹھائے تھا

من آنم کہ آن روزم از در براند
من وہی ہون کہ ایکدن مجھے اپنے دروازے سے نکالدیا تھا

بروز منش دور گیتی نشاند
زمانہ کی گردش نے اوسے میرا دن دکھایا

نگہ کرد باز آسمان سوی من
آسمان نے پھر میری طرف نظر عنایت کی

فروشست گرد غم از روی من
غم کی گرد میرے منہ سے دھو ڈالی

خدای ار بحکمت بہ بندد دری
اگر خدا حکمت سے ایکدروازہ بند کرتا ہے

کشاید بفضل و کرم دیگری
تو فضل و کرم سے دوسرا کھولتا ہے

بسا مفلس بینوا سیر شد
بہت غریب اور لاچار آسودہ حال ہوگئے

بسا کارمنعم زبر زیر شد
بہت مالدارون کے کارخانے تہ و بالا ہوگئے

حکایت

قصہ

یکی سیرت نیکمردان شنو
ایک عادت نیکمردون کی سن لے

اگر نیکمردی و پاکیزہ رو
اگر تو نیک مرد اور نیک چال ہے

کہ شبلی زحانوت گندم فروش
کہ حضرت شبلی گیہون بیچنے والے کی دکان سے

بدہ بردانان گندم بدوش
گیہون کا ڈھیر گاہکون امین لے گئے

نگہ کرد مورے دران غلہ دید — کہ سرگشتہ از ہر طرف میدوید

غور کرکے ایک چینٹی کو اوس غلہ مین دیکھا کہ بدحیران ہر طرف دوڑتی تھی

زرحمت بروشب نیارست خفت — بماوای خود بازش آورد و گفت

رحم سے رات بھر نیند نہ آئی اوسکے گھر پھرلاکے رکھا

مروت نباشد کہ این مور ریش — پراگندہ گردانم از جای خویش

مروت نہین کہ اس چینٹی پریشان کو اپنی جگہ سے پریشان کردون

درون پراگندگان جمع وار — کہ جمعیتت باشد از روزگار

پریشانون کی دلجمعی کرتا رہ تاکہ تجھکو زمانہ سے دلجمعی حاصل ہو

چہ خوش گفت فردوسی پاک زاد — کہ رحمت بران تربت پاک باد

فردوسی پاک ذات نے کیا اچھی بات کہی ہے خدا کی رحمت اوسکی پاک قبر پر ہو

میازار موری کہ دانہ کشست — کہ جان دارد و جان شیرین خوشست

دانہ اوٹھانیوالی چینٹی کو پریشان نکر کہ جان رکھتی ہے اور جان پیاری ہوتی ہے

سیاہ اندرون باشد و سنگدل — کہ خواہد کہ موری شود تنگدل

وہ شخص بیرحم اور سنگدل ہے جو ایک چینٹی کی پریشانی بھی چاہتا ہے

مزن بر سر ناتوان دست زور — کہ روزی بپایش درافتی چو مور

کمزورون کے سر پر زور سے ہاتھ نہ مار ایسا نہو کہ شاید تو بھی چینٹی کیطرح اونکے پیر کے نیچے پڑے

نہ بخشید بر حال پروانہ شمع — نگہ کن کہ چون سوخت در پیش جمع

شمع نے پروانہ کے حال پر رحم نہ کیا دیکھو کہ مجمع مین کیونکر جلی

گرفتم ز تو ناتوان تر بسی ست — توانا تر از تو ہم آخر کسی ست

بیشک ناکارہ تجھسے زیادہ کمزور بہت ہین آخر تجھسے کوئی زبردست بھی ہے

گفتار اندر جوانمردی و ثمرۂ آن

قول جوانمردی اور اوسکے عوض مین

ببخشای بر کاردمی زادہ رحید — باحسان توان کرد وحشی بقید

بخشش اور رحم کرکہ آدمی احسان سے تابع اور وحشی قید سے ہوتے ہین

عدو را بالطاف گردن بہ بند — کہ نتوان بُرید ن بہ تیغ این کمند

دشمن کی گردن خاطرداری سے جھکادے کیونکہ یہ کمند تلوار سے بھی نہین کٹ سکتی

چو دشمن کرم بیند و لطف وجود — نیاید دگر خبث از و در وجود

جب دشمن خاطرداری اور مہربانی اور بخشش دیکھتا ہے پھر بدی اوس سے ظاہر نہین ہوتی

مکن بد کہ بد بینی از یار نیک
بدی مکر نہین تو نیکی سے یار دوستے بھی بدی ظاہر ہوگی

نروید ز تخم بدی بار نیک
کیونکہ برے بیج مین اچھا پھل نہین لگتا

چو با دوست دشوار گیری بہ تنگ
جب تو دوست سے سختی اور بدخوئی کریگا

نخواہد کہ بیند ترا لقمش در نگ
تو وہ بھی تیری رونق نچاہیگا

وگر خواہی بہ با دشمنان نیک خو ست
اگر صاحب دشمنون کے ساتھ نیک خو ہوگا

ببینی برنیاید کہ گردند دوست
بہت جلد وہ اوسکے دوست ہوجائینگے

حکایت در معنی صید کردن دلہا باحسان

ذکر دل گرفتار کرنے مین احسان سے

برہ در یکے پیشہم آمد جوان
راہ مین ایک جوان میرے پاس آیا

بتگ در پیش گوسفندی دوان
اوسکے پیچھے قدم بقدم ایک بکری دوڑتی تھی

بدو گفتم این ریسمانست و بند
مین نے اوسسے کہا اس رسی اور بندھنے کے سبب سے

کہ می آرد اندر پیت گوسفند
تیرے پیچھے بکری چلی آتی ہے

سبک طوق و زنجیر از و باز کرد
اوسنے جلد اوسکا پٹا اور زنجیر کھول لی

چپ و راست پوئیدن آغاز کرد
اور ادھر اودھر دوڑنا شروع کیا

برہ ہمچنان در پیش میدوید
وہ بچہ اوسکے پیچھے اوسیطرح دوڑتا تھا

کہ جو خوردہ بود از کف مردو خوید
اسوجہ سے کہ اوسنے اوسکے ہاتھ سے جو اور خوید کھائی تھی

چو باز آمد از عیش و بازی بجای
جب کھیل کود کے پھرا

مرا دید و گفت ای خداوند رای
مجھے دیکھا اور کہا کہ اے عقلمند

نہ این ریسمان می برد با منش
یہ رسی اسے میرے ساتھ نہین لاتی

کہ احسان کمندیست در گردنش
بلکہ احسان جسکی کمند اوسکی گردن مین پڑی ہی

بلطفی کہ دیدست پیل دمان
خاطرداری وہ چیز ہے کہ مست ہاتھی کو رام دیکھا ہی

نیارد ہمی حملہ بر پیلبان
کہ پیلبان پر حملہ نہین کرتا

بدان را نوازش کن ای نیکمرد
اے نیکمرد بد پر بھی رعایت کر

کہ سگ پاس دارد چو نانت خورد
کیونکہ کتا اگر تیری روٹی کھاتا ہی تو وہ بھی اوسکا پاس کرتا ہی

بران مرد کندست دندان یوز
اوس مرد پر چیتے کے دانت بھی کند ہوتے ہین

کہ مالد زبان بر پذیرش دو روز
جسکا پذیرش دو روز چاٹتا ہے

حکایت درویش با روباہ

قصہ فقیر اور لومڑی کا

ف خلاصہ اس حکایت کا یہ ہی کہ سوی رحمت دوزخ مین ایک شخص کو دیکھا کہ وہ جام سے اوسکا ساقہ ساقہ کرتی جاتی ہے مین نے اوسسے کہا کہ تو کرتی اور یہ بھی تیرے پیچھے بھاگتی ہے اوسنے کہا کہ مین نے اوسکو کبھی کھلایا تھا اسلئے یہ میرے پیچھے لگی ہے

ف یہ حکایت اوپر کی حکایت کی تائید کرتی ہی کہ احسان سے بیگانہ بھی اپنا ہوجاتا ہے

ف خوید اوس کپڑے کو کہتے ہین جو اوپر سے اوڑھا جاتا ہے

یکی روبھی دید بدست و پای
ایک شخص نے ایک لومڑی بغیر ہاتھ پیر کی دیکھی

فرو ماند در صنع و لطف خدای
اوسکو خدا کی رحمت اور صنعت پر حیرت ہوئی

کہ چون زندگانی بسر میبرد
کہ یہ کیونکر زندگی بسر کرتی ہوگی

بدین دست و پا از کجا میخورد
ان ہاتھ پیر وبغیر کہان سے کھاتی ہوگی

درین بود درویش شوریدہ رنگ
وہ فقیر اسی حیرت مین تھا

کہ شیری در آمد شغالی بہ چنگ
ناگاہ ایک شیر ایک بڑ چنگل مین دبائے ہوئے آیا

شغال نگون بخت را شیر خورد
اوس گیدڑ بدبخت کو شیر نے کھایا

بماند آنچہ روباہ از و سیر خورد
جو بچ رہا وہ لومڑی نے آسودہ ہو کے کھایا

دگر روز باز اتفاقے فتاد
دوسرے دن پھر ایسا ہی ہوا

کہ روزی رسان قوت روزش بداد
کہ رزق دینے والے نے اوسکو روزی مقرر پہونچائی

یقین مرد را دیدہ بیننده کرد
جب مرد نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تو یقین ہوگیا

شد و تکیہ بر آفریننده کرد
پس وہان سے چلا گیا اور خدا پر بھروسہ کر کے بیٹھا

کزین پس بگنجے نشینم چو مور
کہ اب ایک گوشہ مین چیونٹی کی طرح سے بیٹھ رہون

کہ روزی نخورند پیلان زور
کیونکہ ہاتھیون کو طاقت سے روزی نہین ملتی

ز کنجان فرو برده چندی بجیب
تھوڑے دنگ سر جھکائے گوشہ نشین رہا

کہ بخشنده روزی فرستد ز غیب
کہ بخشنے والا روزی غیب سے بھیجتا ہے

نہ بیگانہ تیمار خوردش نہ دوست
نہ غیر نے اوسپر رحم کیا نہ دوست نے

چو چنگش رگ و استخوان ماند و پوست
چنگ کیطرح سے اوسکی رگین اور ہڈیان اور چمڑا رہگیا

چو صبرش نماند از ضعیفی و ہوش
جب کمزوری کے سبب سے صبر اور ہوش نرہا

ز دیوار محرابش آمد بگوش
تو محراب کی دیوار سے اوسکو سنائی دیا

برو شیر درنده باش ای دغل
اے دغا باز اوٹھ جا اور شیر شکاری بن

بینداز خود را چو روباہ شل
آپکو اپاہج لومڑی کی طرح نہ بنا

چنان سعی کن کز تو ماند بشیر
ایسی کوشش کر کہ شیر کیطرح تجھسے بھی بچ رہے

چو شیران کراگردن فرہ است
جسکی شیرون کی طرح گردن موٹی ہو

بچنگ آر و با دیگران نوش کن
محنت کر کے کما اور غریبون کو دیکے کھا

چو روبہ بہ چہ باشی بوامانده سیر
تو لومڑی کیطرح پیچھے رہوے سے کیا آسودہ ہونا چاہتا ہے

گرافتد چو روبہ بہ سالے زوی
اگر وہ لومڑی کیطرح عاجز بنے تو اوس سے کتنا اچھا ہے

بہ از فضلہ دیگران گوش کن
نہ اورون کے جھوٹے پر نظر لگا

بخور تا توانی ببازوی خویش
جب تک ہو سکے اپنی محنت سے جھل کر کے کھا

که سعیت بود در ترازوی خویش
کہ تیرے اعمال اور کوشش مین کسیکی شرکت نہو

چو مردان ببر رنج و راحت رسان
جوان مردون کیطرح رنج اوٹھاکر لوگونکو آرام دے

محنت خورد دست رنج کسان
ہیجڑا اور رونگی محنت کا کھاتا ہے

برو دست گیر ای نصیحت پذیر
اے نصیحت ماننے والے جا اور ونکی مدد کر

نه خود را بیفگن که دستم بگیر
نہ آپکو گرادے کہ کوئی سہارا ہاتھ بڑھائے

خدارا بران بنده بخشایشست
خدا اوس بندے پر رحم کرتا ہے

که خلق از وجودش در آسایشست
جسکے باعث سے خلق کو آرام ملتا ہے

کرم ورزد آن سر که مغزی در وست
بخشش وہ شخص کرتا ہے جو پر مغز یعنے عاقل ہے

که دون همتانند بی مغز پوست
کیونکہ پست ہمت بے مغز مثل چھال کے ہین

کسی نیک بیند بهر دو سرای
وہ شخص دونون جہان مین نیکی پائیگا

که نیکی رساند بخلق خدای
جو خلق خدا کے ساتھ نیکی کریگا

حکایت عابد بخیل

ذکر فقیر بخیل کا

شنیدم که مردی ست پاکیزه بوم
مین نے سنا کہ ایک مرد نیک پیدائش

شناسا و رهرو در اقصای روم
عارف اور سالک روم کی سرزمین مین ہے

من و چند سالوک صحرا نورد
مین اور چند مسافر سیاح

بر فتیم قاصد بدیدار مرد
قصد کر کے اوس جوانمرد کے دیکھنے کو گئے

سر و چشم هر یک ببوسید و دست
اوس نے سب کے سر اور ہاتھ پر بوسہ دیا

تبکمین و عزت نشاندو نشست
خاطر اور عزت سے بٹھایا اور بیٹھا

زرش دیدم و زرع و شاگرد و رخت
مین نے اوسکا مال اور کھیتی اور خادم اور اسباب دیکھا

ولی بیمروت چو بی بر درخت
مگر بے پھل درخت کیطرح اوسے بیمروت پایا

بخلق و لطف گرمرو مرد بود
وہ مرد تواضع اور خاطرداری مین خوب تیز تھا

ولی دیگ دانش قوی سرد بود
مگر اوس کا برتھا نکل ٹھنڈا تھا

همه شب بودش قرار و هجوع
اوس کو تمام رات آرام اور قرار نہ تھا

تسبیح و تهلیل و ما راز جوع
عبادت اور تسبیح سے اور ہمکو بھوک سے

سحر گه میان بست و در باز کرد
صبح کو دروازہ کھولا اور مستعد خدمت ہوا

همان لطف و شینه آغاز کرد
وہی کل کی سی مہربانی پھر شروع کی

یکی بذلہ شیرین خوش طبع بود — کہ با ما مسافر دران ربع بود
ایک شخص لطیفہ گو اور شیرین زبان تھا — کہ ہمارے ساتھ وہ بھی تھا

مرا بوسہ گفتا بہ تصحیف دہ — کہ درویش را توشہ از بوسہ بہ
کہا بوسہ مجھے تصحیف کے ساتھ دیدینے توشہ دے — کیونکہ فقیر کے واسطے توشہ بوسہ سے بہتر ہے

بخدمت منہ دست بر کفش من — مرا نان دہ و کفش بر سر بزن
عاجزی کی راہ سے میری جوتیان نہ اٹھاؤ — مجھے روٹی دے اور جوتیان سر پر مار

بایثار مردان سبق بردہ اند — نہ شب زندہ داران دل مردہ اند
خیرات سے آدمیون کا نام ہوا ہے — نہ رات کے جاگنے والون مردہ دل یعنی بخیلون کا

ہمی دیدم از پاسبان تتار — کہ دل مردہ و چشم شب زندہ دار
ایسا ہی حال میں نے تاتار کے پاسبانون کا بھی دیکھا کہ — کہ دل مرا ہوا اور رات کے جاگنے والے

کرامت جوانمردی و نان دہی ست — مقالات بیہودہ طبل تہی ست
سخاوت اور روٹی دینے کا کام جوانمردی ہے — صرف زبانی گفتگو بیفائدہ ہے جیسے خالی طبل کی آواز

قیامت کسی باشد اندر بہشت — کہ معنی طلب کردہ دعوی بہشت
قیامت کے دن وہ شخص بہشت مین ہوگا — جسنے ظاہر دار کو چھوڑ کے عمدہ عادتین سیکھین

بمعنی توان کرد دعوی درست — دم بیقدم تکیہ گاہ است سست
عمدہ عادتون سے دعوی صحیح ہوسکتا ہے — دعوی بے دلیل ایسا بھروسہ لائق اعتبار نہین

حکایت حاتم طائی و صفت جوانمردی وی

ذکر حاتم طائی اور اوسکی جوانمردی کی تعریف

شنیدم در ایام حاتم کہ بود — بخیل اندرش بادیائی چو دود
مین نے سنا ہے کہ حاتم کے زمانے مین — اوسکے گلہ مین ایک مشکی گھوڑا تھا

صبا سرعتے رعد بانگ او ہمی — کہ بر برق پیشی گرفتے ہمی
ہوا کی سی چال رعد کی آواز گھوڑا — جو بجلی سے زیادہ تیز تھا

بتگ ژالہ میریخت بر کوہ و دشت — تو گفتی مگر ابر نیسان گذشت
قدم سے پہاڑ اور جنگل مین چھٹا مکٹ گویا اولے گرنیکی آواز معلوم ہوتی — یا جیسے ابر نیسان کی جھڑی پیہم لگی ہوئی

یکی سیل رفتار ہامون نورد — کہ باد از پیش باز ماندی چو گرد
ایک ہی گھوڑا تھا جسکی چال ہوا کی سی تھی اور ریگ بیابان کی — کہ ہوا اوسکے ساتھ سے گرد کی طرح پیچھے رہجاتی

بگفتند مردان صاحب علوم — سخنہا ے حاتم بسلطان روم
عقلمند عالمون نے بیان کیا — حاتم کا ذکر سلطان روم سے

که همتای او در کرم مرد نیست
که سخاوت مین اوسکی طرح کوئی مرد نهین

چو اسپش بجولان و ناورد نیست
او سکے گھوڑے کا شل کی میدان اور جولانگاہ مین نهین

بیابان نوردی چو کشتی بر آب
بیدان مین ایسا چلتا ہی جیسے پانی مین کشتی

که بالای سرکش نبیند غراب
بلکہ کوا بھی اوسکی چالاکی کو نهین پہونچتا

بدستور دانا چنین گفت شاه
وزیر عقلمند سے بادشاہ نے یہ جواب دیا

که دعوی خجالت بود بی گناه
کہ بے گواہ کے دعوی کرنے مین ندامت ہوتی ہی

من از حاتم آن اسپ تازی نژاد
مین حاتم سے وہ تازی نسل کا گھوڑا

بخواهم گر او مکرمت کرد و داد
مانگتا ہون اگر اوسنے سخاوت کی اور دیا

بدانم که در وی شکوه مهی ست
تو جانون کہ بیشک اوسمین سرداری کی بو ہے

وگر رد کند بانگ طبل تهی ست
اور اگر نہ دیا تو صرف خالی طبل کی آواز ہے

رسول خردمندِ عالم بطے
ایک بڑے عقلمند قاصد کو قبیلہ طے کیطرف

روان کرد و ده مرد همراه وی
روانہ کیا اور دس آدمی اوسکے ساتھ کیے

زمین مرده و ابر گریان برو
زمین خشک تھی اور ابر اوسکے حال پر رو رہا تھا

صبا کرده بار دگر جان درو
گویا ہوا نے پھر اوسے زندہ کیا تھا

بمنزلگه حاتم آمد فرود
جاکے حاتم کے مکان پر اوترے

برآسود چون تشنه بر زنده رود
آرام پایا جیسے پیاسا نهر پر

سماطی بیفگند و اسپی بکشت
حاتم نے سماط بچھاکر گھوڑے کو ذبح کیا

بدامن شکر داد شان زر بمشت
اوسکے دامن مین شکر بھری یعنے خوش کیا اور مٹھی

شب آنجا ببودند و روز دگر
رات کو وہان رہے اور دوسرے دن

بگفت آنچه دانست صاحب خبر
کہا جو صاحب خبر یعنے قاصد جانتا تھا

همیگفت حاتم پریشان چو هست
حاتم مستون کیطرح پریشان تھا اور یہ بات کہتا تھا

زحسرت بدندان همیگند دست
اور حسرت سے اوسکی پیٹھ چباتا تھا یعنے پشیمان تھا

که ای بهره ور موبد نیکنام
کہ اے نصیبہ ور قاصد نیکنام

چرا پیش از نیم شب گفتے پیام
اوس سے پہلے مجھے کیون پیغام نہ بھیجا

من آن بادرفتار دلدل شتاب
مین نے اوس ہوا کی سی چال دل دلے سے قادم کو

برای شما دوش کردم کباب
تمہارے واسطے کل کباب کیا

که دانستم از دست باران وسیل
کیون کہ مین سمجھا کہ سیلاب اور مینھ کے سبب سے

نشاید شدن در چراگاه خیل
گلہ کی چراگاہ تک جانا دشوار ہے

بنوعی دگر روے وراہم نبود — جزاین اسپ دربارگاہم نبود
اور کوئی فکر اور تدبیر مجھے نہ بن پڑی — اس گھوڑے کے سوا میری ڈیوڑھی پر اور نہ تھا

مروت ندیدم درآئین خویش — کہ مہمان بخسپد دل ازفاقہ ریش
مین نے اپنے قاعدہ اور مروت کے خلاف پایا — کہ مہمان فاقہ سے ریختہ سو رہے

مرانام باید درافلیم فاش — وگرمرکب نامور گوسباش
مجھے دنیا مین نام کی شہرت درکار ہے — پھر نامور گھوڑا چاہے نہو

کسان را درم داد وشریف واسپ — طبیعی ست اخلاق نیکو نہ کسب
آدمیوں کو روپیہ اور خلعت اور گھوڑا دیکر رخصت کیا — نیک عادت پیدائشی ہوتی ہے سیکھنے سے نہین آتی

خبرشد بروم ازجوانمردطی — ہزار آفرین کرد برطبع وی
جوانمرد طے یعنی حاتم کے اس حال کی روم مین خبر ہوئی — اسکے اوسکی طبیعت پر ہزارون آفرین کی

زحاتم بدین نکتہ راغی مشو — ازین نغز تر ماجرای شنو
حاتم سے صرف اسی بات پر خوش نہو — اس سے بڑھکے اور ایک حال سنو

حکایت درآزمودن پادشاہ یمن حاتم را بازاد مردی

ذکر آزمانا پادشاہ یمن کا حاتم کی جوانمردی کو

ندانم کہ گفت ایحکایت بمن — کہ بود ست فرماندہی درمین
مجھے یاد نہین کہ کسنے مجھسے یہ ذکر کیا — کہ ایک حاکم یمن مین تھا

زنام آوران گوی دولت ربود — کہ درگنج بخشی نظیرش نبود
نامور لوگون سے دولت نے بازی جیت لی تھی — خزانہ لٹانے مین کوئی اوسکے مثل نہ تھا

توان گفت اوراسحاب کرم — کہ دستش چوباران فشاندی درم
اوسکو سخاوت کی بدلی کہنا چاہیے — کیونکہ اوسکا ہاتھ مینہ کیطرح سے درم برساتا تھا

کسی نام حاتم بردی بر ش — کہ سودا نرفتی ازودرسرش
کوئی حاتم کا نام اوسکے سامنے نہ لیتا — کہ اوس سے غصہ اوسکے سر مین ظاہر ہوتا یعنی ملول ہوتا

کہ چندازمقالات آن بادہ سنج — کہ کہ نام ملک دارد نہ فرمان نہ گنج
کہ کہا تک اوس مفلس کی باتین — جسکے پاس نہ ملک نہ حکومت نہ خزانہ ہے

شنیدم کہ جشن ملوکانہ ساخت — چوچنگ اندران بزم خلقی نواخت
مین نے سنا ہے کہ ایک بادشاہ نے جشن کیا — جسمین کہ بربط سے اوسنے خلق کو نوازا یعنی اوسکو دعوت کی دی

درذکر حاتم کسے باز کرد — وگرکس ثنا گفتن آغاز کرد
کسی نے حاتم کا ذکر شروع کیا — دوسرے نے تعریف کرنا شروع کی

حسد مرد را بر سر سینہ کینہ داشت
رشک نے اوسکو فساد پر آمادہ کیا

یکی را بخون خوردنش برگماشت
ایک شخص کو حاتم کے قتل کے واسطے مقرر کیا

کہ تا ہست حاتم در ایام من
کہ جب تک حاتم میرے وقت مین رہیگا

نخواہد بہ نیکی شدن نام من
میرا نام نیک نہ مشہور ہوگا

بلاجوی راہ نبی طے گرفت
قاتل نے قبیلہ طے کی راہ لی

بکشتن جوانمرد را پی گرفت
جوانمرد کے قتل کے واسطے قدم اوٹھایا

جوانی برہ پیش باز آمدش
ایک جوان راہ مین اوسکے سامنے آیا

کز و بوی انسی فراز آمدش
کہ جس سے اوسکو محبت کی بو آئی

نکو روی دانا و شیرین زبان
خوبصورت عقلمند شیرین زبان تھا

برخویش بردآن شبش میہمان
اوسنے اپنے گھر اوسے رات کو مہمان رکھا

کرم کرد و غم خورد و پوزش نمود
مہربانی اور خاطر کی اور عذر کیا

بداندیش را دل بنیکی ربود
دشمن کا دل نیکی سے قابو مین کیا

نہادش سحر بوسہ بر دست و پای
صبح کو اوسکے ہاتھ اور پیر چومے

کہ نزدیک ما چند روزی بپای
کہ میرے پاس تھوڑے دنون تک اور ٹھہرو

بگفتا نیارم شد اینجا مقیم
کہا یہان مین نہین ٹھہر سکتا

کہ در پیش دارم مہمے عظیم
کیونکہ ایک بڑا مشکل کام مجھے درپیش ہے

بگفت ارنہی با من اندر میان
کہا اگر مجھے بھی معلوم ہو

چو یاران یکدل بکوشم بجان
تو مین بھی یکدل یارون کیطرح سے جان سے کوشش کرون

بمن دار گفت ای جوانمرد گوش
کہا اے جوانمرد میری طرف مخاطب ہو

کہ دانم جوانمرد را پردہ پوش
کیونکہ مین تجھے پردہ پوش جانتا ہون

درین بوم حاتم شناسی مگر
اس سرزمین مین حاتم کو تو کیا پہچانتا ہے

کہ فرخندہ نام ست و نیکو سیر
جو کہ نیک نام اور نیک پیدائش ہے

سرش با دشاہ یمن خواستست
اوسکا سر بادشاہ یمن نے مانگا ہے

ندانم چہ کین در میان خواستست
نہین معلوم وہ کسوجہ سے دشمن ہوا ہے

گرم رہ نمائی بدانجا کہ اوست
جہان اوہ ہو وہانتک مجھے پہونچا دے

ہمین چشم دارم ز لطف تو دوست
مجھے اے دوست تیری مہربانی سے یہ امید ہے

بخندید برنا کہ حاتم منم
اوس جوان نے ہنسکے کہا کہ مین ہی حاتم ہون

سر اینک جدا کن بہ تیغ از تنم
یہ سر حاضر ہے تلوار سے کاٹ لے

نباید کہ چون صبح گردد سپید — گزندت رسد یا شوی ناامید
ایسا نہو کہ صبح کا سپیدہ ہو جاے — تو تجھکو کوئی صدمہ پہونچاے یا مایوس ہو

چو حاتم بآزادگی سر نہاد — جوان را برآمد خروش از نہاد
جب حاتم نے باوصف جوانمردی کی سر جھکا دیا — تو وہ جوان بے اختیار رو دیا

بخاک اندر افتاد و بر پای جست — گہش خاک بوسید و گہ پا دست
خاک مین لوٹ گیا اور بیخود ہوا — کبھی زمین چومی کبھی قدمو پر گرا کبھی ہاتھ پڑسو دیا

بیندا خت شمشیر و ترکش نہاد — چو فرمان بران دست بر کش نہاد
تلوار پھینکدی اور ترکش کھول ڈالا — تابعدارون کیطرح ہاتھ باندھکے کھڑا ہوا

کہ گر من گلے بر وجودت زنم — نہ مردم کہ در کیش مردان زنم
کہ اگر مین ایک پھول بھی تیرے بدن پر مارون — جوانمرد نہین بلکہ بہادرون کے سامنے عورت ہون

دو چشمش بوسید و در بر گرفت — وزانجا طریق یمن بر گرفت
دونون آنکھون پر بوسہ دیا اور بغلگیر ہوا — اور وہان سے یمن کی راہ لی

ملک در میان در ابروی مرد — بدانست حالی کہ کاری نکرد
بادشاہ مرد کے تیور دیکھکے — فورا سمجھ گیا کہ اسنے کام تمام نہین کیا

بگفتش بیا تا چہ داری خبر — چرا سر نہ بستی بفتراک بر
کہا آؤ کیا خبر ہے — تونے شکار بند مین کیون نہ سر لٹکایا

مگر بر تو نام آورے حملہ کرد — نیاوردی از ضعف تاب نبرد
شاید تجھپر اوس بہادر نے حملہ کیا — تو کمزوری سے اوسکا مقابلہ نکر سکا

جوانمرد شاطر زمین بوسہ داد — ملک را ثنا گفت و تمکین نہاد
اوس جوانمرد چالاک نے زمین پر بوسہ دیا — بادشاہ کی تعریف کی اور سلام کیا

بدو گفت کای شاہ با داد و ہوش — ازین در سخنہاے حاتم نیوش
اوس سے کہا کہ اے بادشاہ عادل و عقلمند — اسطرح ہے حال حاتم کا سن

کہ دریافتم حاتم نامجوے — ہنرمند و خوش منظر و خوبروی
کہ مین نے حاتم نیک نام کو — ہنرمند اور نیک خو اور خوبصورت دیکھا

جوانمرد صاحب خرد دیدمش — بمردانگی فوق خود دیدمش
مین نے اوسکو جوانمرد اور عقلمند — اور بہادری مین آپ سے زیادہ دیکھا

مرا بار لطفش دو تا کرد پشت — بشمشیر احسان و فضلم بکشت
اوسکے احسان نے میری پیٹھ خم کردی — اوسنے احسان اور بخشش کی تلوار سے مجھے مارا

بگفت انچہ دید از کرمہای وی
کہا جو کچھ اوسکی مہربانی دیکھی تھی
شہنشہ ثنا گفت بر آل طے
بادشاہ نے طے کے خاندان کی تعریف کی

فرستاد در داد مہر و درم
قاصد کو بہشہ فی اور درم دیے
کہ مہرست بر نام حاتم کرم
قائل ہو اگر حاتم کے نام پر اسخاوت ختم ہے

مرا ورا سد گر گواہی دہند
بیشک ناس اوسی پر ختم ہی جیسا مشہور کرتے ہین
کہ معنی و آوازہ اش ہم بلند
کیونکہ حقیقت اور شہرت دونون اسکے ساتھ ہین

حکایت دختر حاتم در روزگار پیغمبر علیہ السلام

ذکر حاتم کی لڑکی کا پیغمبر علیہ السلام کے زمانے مین ہون

شنیدم کہ طی در زمان رسول
ہمنے سنا ہی کہ خاندان طے نے رسول اللہ صلعم کے زمانہ مین
نکردند مشور ایمان قبول
ایمان کے فرمان کا حکم نہ قبول کیا

فرستاد لشکر بشہر و ندیر
ایسا لشکر بھیجا جو اہل اسلام کو بشارت بہشت کی دیتا
گرفتند ازایشان گروہی اسیر
کہ ایک قوم کو اون مین سے قید کر لاؤ

بفرمود کشتن بشمشیر کین
حکم فرمایا کہ قتل کیے جاوین
کہ ناپاک بودند و ناپاک دین
کہ خدا سے نہین ڈرتے اور گمراہ ہین

زنی گفت من دختر خاتمم
ایک عورت نے کہا کہ مین حاتم کی لڑکی ہون
بخواہند ازین نامور حاکمم
میری اوس نامور حاکم سے سفارش کرو

کرم کن بجای من اے محترم
اے بزرگ میرے حال پر رحم کرنا چاہیے
کہ مولای من بود ز اہل کرم
کہ میرا باپ سخی تھا

بفرمان پیغمبر پاک رای
جناب پیغمبر صاحب عقل نے
کشادند زنجیرش از دست و پای
اوسکے ہاتھ اور پیر کی زنجیر کھلوا دی

درآن قوم باقی نہادند تیغ
اوس باقی قوم پر تلوار کھینچی
کہ رانند سیلاب خون بید ریغ
تاکہ بید ریغ سیلاب خون کا بہاوین

بزاری بشمشیر زن گفت زن
رو کے جلاد سے اوس عورت نے کہا
مرانیز با جملہ گردن بزن
میری بھی انہین سبکے ساتھ گردن مارو

مروت نہ بینم رہائی زبند
تنہا میرا قید سے چھوٹجانا
بہ تنہا و یارانم اندر کمند
اور یارون کو قید مین چھوڑنا مروت نہین ہے

ہمیگفت گریان بر اخوان طی
جب وہ اپنے قبیلہ طے سے رو کے یہی بات کہتی تھی
بسمع رسول آمد آوازہ وی
رسول اللہ صلعم نے اوسکی آواز سنی

ملحقات ۱۲ ۱۲ خلاصہ حکایت کا یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلعم کو ہجرت کر کے مدینہ مین آئے اور اسلام کی اشاعت ہوئی تو عرب کے ہر ملک مین اسلام کے لشکر بھیجے گئے جب طے کے ملک مین لشکر پہونچا تو لوگون نے دین اسلام کو قبول نہین کیا سب آدمی قید ہو کے حضور مین آئے اون مین حاتم کی لڑکی بھی تھی اس نے کہا کہ میرا باپ سخی تھا اگر یہ دین اسلام اور یہ پیرو ہونا قبول کرین تو اون کی اور اون

به بخشید شش آن قوم دیگر عطا — که هرگز نکرد اصل وگوهر خطا
اوس تمام قوم پر بخشش کی اور کچھ اور بھی عطا کیا — کہ شریفون اور اصیل سے خطا نہین ہوتی

حکایت در آزادمردی حاتم و ذکر بادشاہ اسلام

ذکر جہان مردی حاتم اور بادشاہ اسلام کا

ز بنگاہ حاتم یکے پیر مرد — طلب دہ درم سنگ فانیذ کرد
حاتم کی درویشی پر کسے ایک بڈھے نے — دس درم وزن امین شکر مانگی

زراوی چنین یاد دارم خبر — کہ پیشش فرستاد تنگ شکر
نقل کرنے والے نے جسسے بیان کیا — کہ اوسکے پاس گون بھر شکر بھیجدی

زن از خیمہ گفت این چہ تدبیر بود — ہمان دہ درم حاجت پیر بود
اوسکی عورت نے خیمہ سے کہا یہ کیا عقل تھی — کیون کہ صرف دس درم کی اوس بڈھے کو ضرورت تھی

شنید این سخن نام بردار طی — بخندید و گفت ای دلارام حی
جب نامور قبیلہ طے نے یہ باتین سنین — ہنسکے کہا اے دل آرام قبیلہ کے

گر او در خور حاجت خویش خواست — جوانمردی آل حاتم کجاست
اگر او نے اپنی ضرورت کے موافق طلب کیا — اولاد حاتم کی سخاوت کب گوارا کریگی

چو حاتم بآواز مردے دگر — زدوران گیتی نیامد مگر
حاتم کیطرح کی مردی مین کوئی دوسرا — زمانہ مین نہین ہوا مگر

ابوبکر سعد آن کہ دست نوال — نہد ہمتش بر دہان سوال
ابوبکر سعد ابا سے جسکی بخشش کا ہاتھ — اوسکی ہمت سوال کے منہ پر رکھتی ہے یعنے بغیر مانگے دیتا ہے

رعیت پناہا دلت شاد باد — بسعیت مسلمانی آباد باد
اے رعیت کے پناہ تیرا دل خوش رہے — اور تیری کوشش سے دین اسلام آباد رہے

سرافرازد این خاک فرخندہ بوم — ز عدلت بر اقلیم یونان وروم
اس مبارک سرزمین کی خاک — تیرے عدل کے سبب سے یونان اور روم پر فخر کرتی ہے

چو حاتم کہ گر زیستی فردی — نبردی کس اندر جہان نام طی
جیسے حاتم کہ اگر او سمین پامردی نہوتی — کوئی دنیا مین طے کا نام نہ لیتا

ثنا ماند ازان نامور در کتاب — ترا ہم ثنا ماند و ہم ثواب
اس نامور کی تو صرف کتابون مین تعریف باقی ہو — تیری تعریف اور ثواب دونون باقی رہین گے

کہ حاتم بدان نام و آوازہ خواست — ترا سعی و جہد از برای خدا ست
کیونکہ حاتم نے اوس خداسے نام اور شہرت چاہی — تیری کوشش صرف خدا کے واسطے ہے

تکلف بر مرد درویش نیست
مرد درویش تکلف نہیں کرتے
وصیت ہمین یک سخن بیش نیست
اس ایک بات کے سوا اور کوئی عمدہ وصیت نہین

کہ چندانکہ جہدت بود خیر کن
کہ جہان تک ہو سکے بخشش کر
زتو خیر ماند ز سعدی سخن
تیری بخشش اور سعدی کا کلام باقی رہے

حکایت در حلم بادشاہان

ذکر بادشاہ ہون کے حلم کا

یکی راخرے در گل افتادہ بود
ایک شخص کا گدھا کیچڑ مین پھنس گیا تھا
زسودائش خون در دل افتادہ بود
غصہ سے اوسکا دل خون ہو رہا تھا

بیابان وباران وسرما وسیل
جنگل مین جھڑی لگی ہوئی جاڑہ اور سیلاب
فرو ہشتہ ظلمت بر آفاق ذیل
تاریکی کا پردہ جہان بدلتا ہوا

ہمہ شب درین غصہ تا بامداد
رات بھر وہ اس غصہ مین صبح تک
سقط گفت و نفرین و دشنام داد
واہیات اور گالیان بکتا اور لعنت کرتا رہا

نہ دشمن برست از زبانش نہ دوست
اوسکے ہاتھ سے نہ دشمن سلامت نہ دوست
نہ سلطان کہ آن بوم و بر ران اوست
نہ بادشاہ جو اوس سرزمین کا حاکم تھا

قضا شاہ کشورستانے نامجوی
اتفاقاً وہان کا بادشاہ جو ایک نامور شخص تھا
بنخچیر گہ بد بچوگان و گوے
شکارگاہ اور چوگان اور گیند مین مشغول تھا

شنید آن سخنہای دور از صواب
اوسنے یہ سب باتین بیہودہ سنین
نہ صبر شنیدن نہ روی جواب
نہ صبر کی قوت دیکھی نہ جواب دینے کا موقع

نگہ کرد سالار اقلیم و دید
حاکم نے سر اوٹھا کے دیکھا
کہ بر پشتہ ماجرا می شنید
کہ ایک ٹیلے پر سے یہ سب حال سنتا تھا

ملک شرمگین در خشم بنگریست
بادشاہ نے شرمندہ ہو کے صاحب حکومت کو دیکھا
کہ سودای این بر سما زبہر چیست
کہ یہ ہمارے اوپر کیون غصہ ہوتا ہے

یکی گفت شاہا بہ بیش بزن
کوئی بولا کہ اے بادشاہ اسکی گردن مارنا چاہیے
کہ نگذاشت کس را نہ دختر نہ زن
کہ اسنے چور و اور بیٹی کسی کی نہ چھوڑی

نگہ کرد سلطان عالی محل
جب بادشاہ بلند مرتبہ نے غور سے دیکھا
خودش در بلا دید و خر در وحل
اوسکو بلا مین اور گدھے کو کیچڑ مین گرفتار پایا

بخشید بر حال مسکین مرد
اوس غریب مرد پر رحم کیا
فرو خورد خشم سخنہای سرد
بیہودہ باتون کے غصہ کو ضبط کیا

زرش داد و اسپ و قبا پوستین — چه نیکو بود مهر در وقت کین

اوسکو روپیہ اور گھوڑا اور پوستین کی قبا عطا کی — بان غصہ کے وقت رحم کیا عمدہ ہے

یکی گفتش ای پیر بیعقل و هوش — عجب رستی از قتل گفتا خموش

ایک شخص نے اوس سے کہا ای بڈھے نادان بیوقوف — تعجب ہو کہ تو قتل سے بچگیا اوسنے کہا چپ رہ

اگر من بنالیدم از درد خویش — وی انعام فرمود در خورد خویش

اگر مین رویا تو اپنے درد کے مارے — اگر اوسنے انعام دیا تو اپنی لیاقت سے

بدی را بدی سهل باشد جزا — اگر مردی احسن الی من اسا

بدی کا عوض بدی تو بہت آسان ہے — اگر مرد ہے تو اوسکے ساتھ نیکی کر جو بدی کرے

حکایت توانگر سفله و درویش صاحبدل

ذکر مالدار کمینہ اور فقیر صاحبدل کا

شنیدم که مغروری از کبر مست — در خانه بر روی سائل ببست

ہمنے سنا ہو کہ ایک مغرور نے جو اپنے غرور مین مست تھا — ایک فقیر کو کچھ ندیا اور دروازہ بند کر لیا

بگنجی فرو مانده بنشست مرد — جگر گرم و آه از تف سینه سرد

مرد عاجز ہو کے ایک کنارے بیٹھ گیا — غصہ سے کلیجا جلتا تھا اور آہ سر سے ہوتی ہوئی بیچ مین تاتھا

شنیدش یکی مرد پوشیده چشم — بگفتا چه در تابت آورد و خشم

اوسکی آواز ایک اندھے نے سنی — پوچھا کیون اسقدر گرم اور غصہ ہے

فرو گفت و بگریست بر خاک کوی — جفائی کزان شخصش آمد بروی

مین نے حال بیان کیا اور آنسو زمین پر ٹپک پڑے — اوس شخص سے جو ظلم ظاہر ہوا تھا

بگفت ای فلان ترک آزار کن — یک امشب ببر دمن افطار کن

کہا اے فلان شخص اس بات کو ملال نکر — اکیبار آج شبکو میرے یہان افطار کرینے کھانا کھا

بخلق و فریبش گریبان کشید — بمنزل در آورد و خوان کشید

مہربانی اور خوشامد سے گریبان پکڑکے کھینچا — اپنے گھر پر لاکے دسترخوان بچھایا

بر آسود درویش روشن نهاد — بگفت ایزدت روشنائی دهاد

فقیر روشندل جب آسودہ ہوا — کہا خدا تیری آنکھ مین روشنی دے

شبانروز نرگش قطره چندی چکید — سحر دیده بر کرد و دنیا بدید

رات کو اوسکی آنکھ سے چند قطرہ ٹپکے — صبح کو جب آنکھ کھلی دنیا کو دیکھنے لگا

حکایت بشهر اندر افتاد و جوش — که بی دیده و دیده بر کرد و دوش

یہ ذکر شہر مین مشہور ہوا اور چرچا ہوا — کہ رات کو ایک اندھے کی آنکھین ہوگئین

شنید این سخن خواجۂ سنگدل — کہ برگشت درویش از و تنگدل

جب اوس مالدار سنگدل نے یہ بات سنی — جسکے دروازے سے فقیر ملول پھر گیا تھا

بگفتا حکایت کن ای نیکبخت — کہ چون سہل شد بر تو این کار سخت

کہا اے نیکبخت بیان کر — کہ کیونکر تجھپر مشکل آسان ہوئی

کہ برگردت این شمع گیتی فروز — بگفت ای ستمگار آشفتہ روز

کہنے یہ شمع دنیا کا اوجالا پھیلے آنکھین تجھے دین — کہا اے ظالم پریشان زمانہ

تو کوتہ نظر بودی و سست رای — کہ مشغول گشتی بچغد از ہمای

تیری اوچھی نظر اور عقل سست تھی — کیونکہ تو نے ہما کو چھوڑکے اُلو پسند کیا

بروی من این در کسے کرد باز — کہ کردی تو بر روے او در فراز

میرے واسطے اوسی شخص نے دروازہ کھولا — جسکے واسطے تو نے دروازہ بخشش کا بند کیا تھا

اگر بوسہ بر خاک مردان زنی — بمردی کہ پیش آیدت روشنی

اگر تو مردان خدا کی تربت پر بوسہ دیگا — تسم ہے جوانمردی کی کہ تجھے بھی روشنی ملیگی

کسانیکہ پوشیدہ چشم دل اند — ہمانا کزین تو تیا غافل اند

جن لوگون کے دل کی آنکھ بند ہے — درحقیقت وہ یہ سرمہ نہین جانتے

چو بر گشتہ دولت ملامت شنید — سر انگشت حیرت بدندان گزید

جب اوس بدنصیب نے یہ ملامت سنی — افسوس اور حسرت سے دو انگلیون کو اپنے دانتون سے کاٹا

کہ شہباز من صید دام تو شد — مرا بود دولت بنام تو شد

کہ میرا باز تیرے جال مین جا پھنسا — اور میری دولت تیرے نامزد ہوئی یعنے تجھے ملگئی

کسی چون بدست آورد جرّہ باز — فرو برد چون موش دندان بآز

اوس شخص کے ہاتھ کیونکر جرّہ باز آئیگا — جو چوہے کی حرص مین دانت لگائے ہو

گفتار اندر دلداری خلقی تا برسند باہل دلی

قول یہ خلق کی دلجوئی کر شاید کسی اہل دل سے ملاقات ہو جائے

الا گر طلبگار اہل دلی — ز خدمت مکن یک زمان غافلی

خبردار اگر اہل دل کا طالب ہے — تو خدمت سے دم بھر غافل نہو

خورش دہ بدراج و کبک و حمام — کہ یک روزت افتد ہمای بدام

تیتر اور چکور اور کبوتر کو دانہ دیا کر — کہ شاید ایکدن ہما بھی تیرے جال مین پھنس جائے

چو ہر گوشہ تیر نیاز افگنی — امیدست ناگہ کہ صیدی کنی

جب ہر طرف عاجزی کا تیر پھینکتا رہیگا — امید ہے کہ شاید کوئی شکار ہو جائے

درمی ہم برآید زچندین صدف
بہت سی سیپیونمین کبھی ایک موتی پیدا ہوتا ہے

زصد چو بہ آید یکی بر ہدف
سو تیرمین ایک نشانے پر لگ ہی جاتا ہے

حکایت درین معنی

ذکر اسی بیان مین

یکی را پسر گم شد از راحلہ
ایک شخص کا لڑکا جہان کجاوہ رکھے جاتے ہین وہان سے گم ہوا

شبانگہ بگردید در قافلہ
وہ رات بھر قافلہ مین پھرا کیا

زہر خیمہ پرسید و ہر سو شتافت
ہر خیمہ مین پوچھا ہر طرف دوڑتا رہا

بتاریکی آن روشنائی بتافت
اندھیرے مین وہ آگ کی روشنی نظر آیا

چو آمد بر مردم کاروان
جب قافلہ کے لوگون مین پہونچا

شنیدم کہ میگفت با ساربان
مین نے سنا کہ ساربان سے کہتا تھا

ندانی کہ چون راہ بردم بدوست
سمجھا کہ کیونکر مین دوست تک پہونچا

ہر آنکس کہ پیش آمدم گفتم اوست
جو شخص کہ میرے سامنے آیا مین نے اوسیکا نام لیکر پکارا

مشائخ بجان طالب ہر کس اند
بزرگ اسواسطے ہر شخص کی تلاش مین رہتے ہین

کہ باشد کہ وقتی بمردی رسند
کہ شاید کبھی کسی مرد سے ملاقات ہو جاے

برند از برائے دلے بارہا
ایکدل کے آرام کیواسطے بہت رنج سہتے ہین

خورند از برائے گلے خارہا
ایک پھول ملنے کیواسطے بہت تکلیف اوٹھاتے ہین

حکایت ہمدرین معنی

ذکر اسی بیان مین

زتاج ملک زادۂ در مناخ
ایک شہزادہ کے تاج سے

شبی لعلی افتاد در سنگلاخ
ایک رات کو لعل بے بہا کنکر پتھر مین گر گیا

پدر گفت اندر شب تیرہ رنگ
اوسکے باپ نے کہا کہ اندھیری رات مین

چہ دانی کہ گوہر کدامست و سنگ
کیا معلوم ہوگا کہ کون موتی ہے اور کون پتھر

ہمہ سنگہا گوش دارای پسر
اے لڑکے سب پتھر سمیٹ لے

کہ لعل از میانش نباشد بدر
کیونکہ لعل بھی اونمین مین ہوگا

درا و باش پاکان شوریدہ رنگ
بے وضع لوگون مین پاک دیوانہ وضع

ہمان جای تاریک لعل اند و سنگ
ایسی ہی تاریک جگہ لعل اور پتھر کیطرح ہین

بعزت بباش تا زہر جا ملے
عزت کے ساتھ ہر جا مل کا بوجھ اوٹھانے سے بہتر ہے

کہ افتی بسر وقت صاحبدلی
کہ شاید تو کسی صاحبدل تک پہونچ جاے

کسی را کہ با دوستی سر خوش ست
جو کوئی کسی دوست سے محبت کرتا ہے
نہ بینی کہ چون بار دشمن کش ست
نہین دیکھا کہ دشمنونکے لئے کیسی تکلیف اوٹھاتا ہے

بدرد و چو گل جامہ از دست خار
گلاب کیطرح لباس کانٹونسے پھاڑتا ہے
کہ خون در دل افتاد و خند و چو نار
بلکہ جگر مین خون ہوتا ہے اور انار کیطرح ہنستا ہے

غم جملہ خورد رہ روے یکے
سبکی تکلیف برداشت کرایک شخص کیواسطے
مراعات صد کن برای یکے
سیکڑون پر رعایت کرایک کے واسطے

گرت خاکپایان شوریدہ سر
اگر خاکسار پریشان حال تیری نگاہ مین
حقیر و فقیر اند اندر نظر
ذلیل اور محتاج معلوم ہون

تو ہرگز بمیں شان بچشم پسند
تو ہرگز اونکی اس حالت کو پسند کر
کہ ایشان پسندیدہ حق بند
کیونکہ اونکے واسطے خدا کی درگاہ مین مقبول ہونا کافی ہے

کسی را کہ نزدیک طنت بد اوست
کوئی شخص اگر تیرے گمان مین برا ہو
چہ دانی کہ صاحب ولایت خود اوست
تجھے کیا معلوم اگر وہی قطب ہو

در معرفت بر کسانی ست باز
معرفت کا دروازہ اون کے واسطے کشادہ ہے
کہ در ہا ست بر روی ایشان فراز
جنکے واسطے اور دروازے بند ہین

بسا تلخ عیشان تلخی چشان
بہت سے تلخی اور برداشت کرنے والے
کہ آیند در جملہ دامن کشان
جو کہ جملہ بستی پہنے ہوئے اور دامن اوٹھائے ہوئے آئینگے

بہ بینی گرت عقل و تدبیر ہست
اگر تجھمہ مین عقل اور تدبیر ہو
ملک را نوا در نوا خانہ دست
تو بادشاہزادے کے ہاتھ پر فیلخانہ مین

کہ روزی فرج یابد از شہر بند
کہ جس روز اس قید خانہ سے رہا ہوگا
بلندیت بخشد چو گردد بلند
اگر اوسے رتبہ ملیگا تو تجھے بھی رتبہ دیگا

مشو زان درخت گل اندر خریف
گلاب کا درخت خزان مین نہ جلا
کہ در نو بہارت نماید ظریف
کیونکہ بہار مین تجکو بھلا معلوم ہوگا

حکایت پدر بخیل و فرزند لا ابالی

ذکر بخیل باپ اور اوسکے فضول خرچ لڑکے کا

یکی زہرہ خرج کردن نداشت
ایک شخص کو خرچ کرنیکا حوصلہ نہ تھا
زرش بود و یارای خوردن نداشت
مالدار تھا مگر کھا نہین سکتا تھا

بخوردی کہ خاطر بیاساید ش
نہ آپ کھاتا کہ دل خوش ہوتا
ندادی کہ فردا بکار آیدش
نہ اورونکو دیتا کہ قیامت مین کام آتا

شب و روز در بند زر بود و سیم
رات دن سونا چاندی جمع کرنیکی فکرمین رہتا

زر و سیم در بند مردم لئیم
اوسس بخیل نے گویا چاندی کو قید کیا تھا

بدانست روزی پسر در کمین
ایک روز اوسکے لڑکے نے دیکھ لیا

که ممسک کجا گوہر زر در زمین
جہان بخیل نے روپیہ گاڑا تھا

ز خاکش برآورد و بر باد داد
زمین سے اوسکو کھود نکالا اور لٹا دیا

شنیدم که سنگی در انجا نہاد
مین نے سنا کہ ایک پتھر وہان رکھدیا

جوانمرد را زر بقائے نکرد
جوانمرد کو روپیہ کافی نہوا

بیکدستش آمد بدیگر بخورد
ایک ہاتھ سے آیا اور دوسرے ہاتھ سے کھایا یعنے اوڑایا

کزین گم زنے بود ناپاک رو
کہ جسکا منھ نجس اور بدوضع تھا

کلاہش ببازار و میرزگرو
جسکی ٹوپی اور مرزائی بازار مین رہن تھی

نہادہ پدر چنگ در نای خویش
باپ نے اپنے ملق پر چنگل رکھا

پسر چنگی و نائی آورد پیش
لڑکے نے خوب چنگ اور نے سنا

پدر زار و گریان ہمہ شب نخفت
باپ کو رنج اور غم سے رات بھر نیند نہ آئی

پسر بامداد ان بخندید و گفت
لڑکے نے صبح کو ہنسکے کہا

زر از بہر خوردن بود ای پدر
اے باپ روپیہ کھانے کے واسطے ہے

زر از بہر نہادن چہ سنگ و چہ زر
رکھنے کے واسطے جیسے روپیہ ویسے پتھر برابر ہے

زر از سنگ خارا برون آورند
سونا سخت پتھر سے نکالتے ہین

کہ بخشند و پوشند و آسان خورند
اسواسطے کہ بخشین اور پہنین اور آسانی سے صرف کرین

زر اندر کف مرد دنیا پرست
دنیادار کے ہاتھ مین سونا

ہنوزای برادر بسنگ اندرست
اے بھائی جیسے ابھی تک پتھر مین ہے

چو در زندگانی بدی با عیال
اگر تو زندگی مین لڑکے سے برا ہے

گرت مرگ خواہند از ایشان منال
اگر تیری موت چاہین تو شکایت نکر

چو چشمش روانگہ خورند از تو سیر
جب تو چشم پوشی کرے اوسوقت آسودہ ہوکے کھائینگے

کہ از بام پنجہ گزاوفتے بزیر
جب تو پچاس گز اونچے کوٹھے سے نیچے گرکے مرے یعنے مرنے کے بعد

بخیل تو انگر بدینار و سیم
جو بخیل اشرفی روپیہ سے مالدار ہے

طلسمی ست بالای گنجے مقیم
گویا وہ طلسم کا مہرہ ہے جو خزانہ پر قائم ہو

ازان سالہا مے بماند زریش
اس سبب سے اوسکا روپیہ برسون رہتا ہے

کہ لرزد طلسمے چنین بر سرش
کہ ایسا طلسم اوسکے سر پر کانپتا رہتا ہے

بسنگ اجل ناگہان بشکنند
موت کے پتھر سے جب دفعتہ اوسکو توڑ ڈالتے ہین

باسودگی گنج قسمت کنند
تو آرام سے اوس خزانہ کو باٹ لیتے ہین

پس از بردن و گرد کردن چو مور
چیونٹی کی طرح لیجانے اور جمع کرنے سے

بخور پیش ازان کت خورد کرم گور
پہلے کھالے اوس سے کہ تجکو قبر کے کیڑے کھائین

سخنہای سعدی بہا لست و پند
سعدی کی باتین ایک مثال اور نصیحت ہین

بکار آیدت گر شوی کاربند
اگر اوسپر عمل کریگا تو تیرے کام آئینگی

درینست ازین روی دولت تافتن
افسوس ہے جو اونکو نا ملے

کزین روی دولت توان یافتن
کیونکہ اونکے سبب دولت ملنا ممکن ہے

حکایت احسان اندک و ثمرہ آن بی نہایت

ذکر تھوڑا احسان اور پھل اوسکا بہت

جوانی بدانگے کرم کردہ بود
ایک جوان نے ایک دانگ خیرات کیا تھا

تمنای پیری برآورده بود
ایک ضعیف کا کام بنا دیا تھا

بجرمی گرفت آسمان ناگہش
دفعتہ کسی جرم مین آسمان نے اوسے پھنسا دیا

فرستاد سلطان بکشتن گہش
بادشاہ نے اوسے قتل گاہ مین بھیجا

تماشا کنان بر در و کوے و بام
تماشا دیکھنے والے دروازے پر اور گلی اور چھت کوٹھی پر جمع تھے

بگاہوی ترکان و جوش عوام
سپاہیونکی دوڑ دھوپ اور خلق کا جوش

چو دید اندر آشوب و رویش پیر
جب ہجوم مین اوس بڈھے فقیر نے

جوان را بدست خلائق اسیر
اوس جوانکو خلق کے ہاتھون مین گرفتار دیکھا

دلش بر جوانمرد مسکین بخست
جوانمرد غریب پر اوسکو ترس آیا

کہ باری دل آزرده بودش بدست
کیونکہ ایکبار اوسنے ترس کھایا تھا

برآورد زاری کہ سلطان بمرد
اوسنے ایک چیخ ماری کہ بادشاہ مرگیا

جہان ماند و خوی پسندیده برد
جہان چھوڑا اور وہ عمدہ خو اپنے ساتھ لیگیا

بہم برہمی سود دست و تیغ
افسوس کس کا ہاتھ پیہم ملتا تھا

شنیدند ترکان آہختہ تیغ
جو سپاہی تلوار کھینچے ہوے تھے اونھون نے سنا

بفریاد ازایشان برآمد خروش
وہ بھی چلاکے رونے لگے

تپانچہ زنان بر سر و روی و دوش
اپنا سر اور منہ اور کندھا پیٹتے تھے

پیاده بسر تا در بارگاه
پیادے سر سے بھل تیز جیوہ ہوکر بارگاہ کے دروازہ تک

دویدند و بر تخت دیدند شاه
دوڑے اور بادشاہ کو تخت پر پایا

جوان از میان رفت و بردند پیر — بگردن بر تخت سلطان اسیر
جوان اور نہین سے چلدیا اور بڈھے کو گردن پکڑکے بادشاہ کے تخت کے سامنے قید کر لیگئے
بهوش بپرسید و هیبت نمود — که مرگ منت خواستن بر چه بود
ہوشیار کے اوس سے پوچھا اور ڈرایا کہ تجھے میری موت چاہنے کا کیا سبب تھا
چو نیکست خوی من و راستی — بد مردم از من چرا خواستی
جب میری خو نیک اور درست ہے پس خلق کی تکلیف تو نے کیون چاہی
بر آورد پیر دلاور زبان — که ای حلقه در گوش حکمت جهان
اوس بڈھے جوانمرد نے زبان کھولی کہ اے بادشاہ خلق تیری فرمانبردار رہے
بقول دروغی که سلطان ببرد — نمردی و بیچاره جان ببرد
ایک ایسی جھوٹی بات پر کہ بادشاہ مر گیا تو مر نہین سکتا مگر ایک غریب کی جان بچی
ملک ز نیخ حکایت چنان بر شگفت — که چیزش بخشید و چیزی بگفت
بادشاہ اس بات سے ایسا خوش ہوا کہ کچھ اوسکو دیا اور کچھ نہ کہا
وز پنجه افتان و خیزان جوان — همی رفت بیچاره هر سو دوان
اوس طرف جوان گرتا پڑتا ہر طرف دوڑتا پھرتا تھا
یکی گفتش از چار سوی قصاص — چه کردی که آمد بجانت خلاص
ایک شخص نے اوس سے قتل گاہ کے چوراہے پر پوچھا تو نے کیا کیا جو تیری جان بچی
بگوشش فرو گفت کای هوشمند — بجانی و دانگی رهیدم ز بند
اوسنے کان مین کہا کہ اے عقلمند ایک دانگ کے عوض قتل سے بچا
یکی تخم در خاک ازان می نهد — که روزی فرومانده گی بر دهد
ایک شخص خاک مین اسواسطے بیج ڈالتا ہے کہ پریشانی کے وقت اوسکا پھل ملے
جوی باز دارد بلائی درشت — عصای ندیدی که عوجی بکشت
ایک جو سخت بلا کو ٹال دیتا ہے عصاے موسیٰ کو نہین دیکھا کہ عوج کو مار ڈالا
حدیث درست آخر از مصطفی ست — که بخشایش و خیر دفع بلاست
بیشک پیغمبر صلعم کی حدیث صحیح ہے کہ بخشش اور نیکی بلا ٹالتی ہے
عدو را نه بینی درین بقعه پای — که بو بکر سعد ست کشور کشای
اوس گھر مین دشمن کا قیام نہین ہو سکتا جہان ابوبکر سعد بادشاہ ہے
بگیر ای جهانی بروی تو شاد — جهانی که شادی بروی تو باد
جہان کو لے جو تیرے سبب خوش ہے ہمیشہ جہان کی خوشی تیرے سبب سے ہے

۱۲

کسی از کس بدور تو باری نبرد
تیرے زمانہ مین کسیکو کسی سے رنج نہوا

گلی در چمن جور خارے نبرد
کسی گل کو چمن مین صدمہ کانٹے کا نہ پہونچا

توئی سایۂ لطف حق بر زمین
تیری ذات زمین پر سایۂ خدا ہے

پیمبر صفت رحمۃ العالمین
جو پیمبر کیطرح تمام عالم کیواسطے رحمت ہو

ترا قدر گر کس نداند چہ غم
اگر کوئی تیری قدر نجانے کیا غم ہے

شب قدر را می ندانند ہم
لوگ شب قدر کو بھی نہین جانتے ہین

حکایت در معنے ثمرۂ نیکوکاری

ذکر نیک کام کے عوض کا

کسی دید صحرای محشر بخواب
کسی نے قیامت کا جنگل خواب مین دیکھا

مس تفتہ روی زمین آفتاب
کہ جسمین آفتاب کی گرمی سے شل تانبے کے گرم تھی

ہمی بر فلک شد ز مردم خروش
آدمیون کی فریاد آسمان تک بلند تھی

دماغ از تبش مے برآمد بجوش
بھیجا گرمی سے پکتا تھا

یکی شخص ازین جملہ در سایہ
اون سب مین سے ایک شخص سایہ مین تھا

بگردن بر از خلد پیرایہ
جسکے گلے مین بہشت کا لباس تھا

بپرسید کای مجلس آرای مرد
پوچھا کہ اے شخص اس مجلس کی زینت

کہ بود اندرین مجلست پای مرد
کیا اس مجلس مین تیرا وسیلہ ہے

ز می داشتم بر در خانہ گفت
کیا میرے دروازہ پر ایک انگور کا درخت تھا

بسایہ درش نیکمردی بخفت
جسکے سایہ مین ایک نیکمرد سورہا

در نیوقت نومیدی آن مرد راست
اس نا امیدی کے وقت مین اوس نیکمرد نے

گناہم ز داور روا دار و بخواست
میرے عفو کا ہون کیواسطے خدا سے دعا کی

کہ یارب برین بندہ بخشایشی
کہ اے خدا اس بندہ پر رحم کر

کز و دیدہ ام وقتی آسایشی
کہ اسکے سبب مین نے ایکوقت آرام پایا تھا

چہ گفتم چو حل کردم این راز را
کہا کہون جب مجھے یہ بھید معلوم ہوا

بشارت خداوند شیراز را
بس شیراز کے حاکم کو بشارت ہو

کہ آفاق در سایۂ ہمتش
کیونکہ زمانہ اوسکی رحمت بلند کے سایہ مین

مقیم اند بر سفرہ نعمتش
اوسکے دستارخوان نعمت پر جمع ہین

درختیست مرد کرم بار دار
مرد سخی مثل ایک پھلے ہوے درخت کے ہو

وز و بگذری ہیزم کوہسار
اور جسمین حاجت نہین وہان ایک پہاڑی جنگل کی لکڑی کے ہو

مطب را اگر تیشه بر پی زنند
خشک درخت کو جڑ سے کاٹتے ہین

درختی بر و مند را کی زنند
پھلے ہوے درخت کو کبھی نہین کاٹتے

بسی پائدار ای درخت هنر
اے ہنر کے درخت تو ہمیشہ قائم رہ

که هم میوه داری و هم سایه ور
کیون کہ تجھ مین میوہ اور سایہ دونون ہین

گفتار اندر هیبت ملوک و سیاست ملک

قول بادشاہون کی ہیبت اور انتظام مملکت کے بیان مین

بگفتیم در باب احسان بسے
مین نے احسان کے بارہ مین بہت کچھ بیان کیا ہے

ولیکن نه شرطست با هر کسی
مگر ہر شخص کے ساتھ شرط نہین ہے

بخور مردم آزار را خون و مال
جو آدمیون کو ستاوے اسکے قتل کر اور مال اور سکل چھین لے

که از مرغ بد کنده به پر و بال
کہ بد پرند کے بازو اور پر اکھڑے ہوے اچھے ہین

کسی را که با خواجه تست جنگ
جو شخص تیرے مالک سے لڑنے کو مستعد ہو

بدستش چرا میدهی چوب و سنگ
اوسکے ہاتھ مین پتھر اور لکڑی کیون دیتا ہے

بر انداز بیخی که خار آورد
جس جڑ مین کانٹے لگین اوسے نکال ڈال

درختی ببر ور که بار آورد
جو درخت پھل اوسی کی پرورش کر

کسی را بده پایه مهتران
اوس شخص کو سرداری کی عزت دے

که بر کهتران سر ندارد گران
جو غریبون کو نہ ستاتا ہو

مبخشای بر هر که با ظالمست
جو ظالم ہو اوسپر رحم نکر

که رحمت بر و جور بر عالمست
کیونکہ اوسپر رحم خلق پر ظلم ہے

چو مانسوز را کشته بهتر چراغ
ظالم کا چراغ گل بہتر ہے

یکی به ز آتش که خلقی بداغ
ایک شخص کا جلا دینا بہتر ہے نہ تمام خلق کا داغنا

هر آنگه که بر دزد رحمت کنی
اگر تو چور پر رحم کرے گا

ببازوی خود کاروان میزنی
گویا اپنے ہاتھ سے قافلہ لٹوائے گا

جفا پیشگان را بده سر بباد
ظالمون کا سر کاٹ

ستم بر عدم پیشه عدلست و داد
کیونکہ ظالمون پر ظلم ہی انصاف ہے

گفتار در معنی احسان با کسیکه سزاوار نباشد

قول جو لائق احسان کے نہون اونپر احسان کے بیان مین

شنیدم که مردی غم خانه خورد
میرے سنا ہے کہ ایک شخص نے گھر کی فکر کی

که زنبور در سقف او لانه کرد
جب بھرون نے اوسکی چھت مین چھتہ لگایا

زنش گفت ازینان چه خواہی مکن — کہ مسکین پریشان شوند از وطن
اوسکی عورت نے کہا اسسے کیا ہوگا ہے اوجاڑ — کہ غریب اپنے وطن سے آوارہ ہوجائینگے
بشد مرد نادان بر کار خویش — گرفتند یک روز زن را بمیش
وہ مرد بیوقوف اپنے کام کو گیا — ادھر اوسنے ایک روز عورت کو ڈنک مارنا شروع کیا
زن بیخرد بر در و بام و کوے — ہمیکرد فریاد و میگفت شوے
عورت بیوقوف دروازے اور کوٹھے پر اور گلی مین — روتی پھرتی اور اپنے خاوند کو پکارتی
بیامد دکان سوی خانہ مرد — بران بیخرد زن بسے طیرہ کرد
دکان سے مرد گھر مین آیا — تو اوس بیوقوف عورت کو بہت ملامت کی
تو گفتی کہ زنبور مسکین مکش — تو گفتی کہ زنبور مسکین مکش
اے عورت آدمیوں پر غصہ نہو — تونے خود کہا تھا کہ غریبون کو نہ ستا
کسی با بدان نیکوئی چون کند — بدان را تحمل بدافزون کند
کوئی شخص بد پر نیکی کیون کرے — کیونکہ بد و پر رعایت اونکی بدی کو اور بڑھاتی ہے
چو اندر سری بینی آزار خلق — بشمشیر تیزش بیازار خلق
اگر تو کسیکے سر مین خلق کی تکلیف پاوے — تو تیز تلوار سے اوسکے خلق کو تکلیف دینے قتل کر
سگ آخر کہ باشد کہ خوانش نہند — بفرمای تا استخوانش دہند
کتے کی آخر کیا حقیقت ہے جسکے واسطے دستر خوان بچھائین — بلکہ اوسکو ہڈی دینے کا حکم دینا چاہیے
چہ نیکو زد این مثل پیر دہ — ستور لگد زن گران بار بہ
بہ بہ گنوار کی کیا اچھی یہ مثل مشہور ہے — لتو بیل پر بہت بوجھ لادنا بہتر ہے
اگر نیکمردے نماید عسس — نیارد بشب خفتن از دزد کس
اگر کوتوال نیکمرد ہی کرے — تو چورونکے خوف سے کوئی رات کو نہ سوسکے گا
بقیمت ترا ز نیکر صد ہزار — نے نیزہ در حلقۂ کارزار
گنے سے ہزار درجہ قیمت مین زیادہ ہے — نیزے کا نرکل لڑائی کے میدان مین
نہ ہر کس سزاوار باشد بمال — یکی مال خواہد یکے گوشمال
ہر شخص مال دینے کے لائق نہین ہے — ایک مال کے اور ایک گوشمال کے لائق ہے
چو گربہ نوازے کبوتر برد — چو فربہ کنی گرگ یوسف درد
اگر بلی کی پرورش کریں تو کبوتر کھا جائیگی — اگر بھیڑیا پالکر موٹا کرین تو یوسف کو مار ڈالیگا
بنائے کہ محکم ندارد اساس — بلندش مکن ورکنی زود ہراس
جس عمارت کی جڑ مضبوط نہو — اوسکو بلند نکرے اگر کرے اوس سے ڈرتا رہے

گفتار اندر پیش بینی و عاقبت اندیشی

قول - پیش بینی اور عاقبت اندیشی کے بیان مین

چہ خوش گفت بہرام صحرانشین — چو یکران تو سن زدش بر زمین

بہرام جنگل کے رہنے والے نے کیا اچھی بات کہی — جب ایک رات گھوڑے نے اوسے گرا دیا

وگر اسپی از گلہ باید گرفت — کہ گر سر کشد باز شاید گرفت

اور گھوڑا گلہ سے لانا چاہیے — اگر وہ شرارت کرے تو اور لینا چاہیے

سر چشمہ شاید گرفتن بہ بیل — چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل

سر چشمہ کا ایک لونڈے مٹی سے بند ہو سکتا ہے — جب بھر گیا ہاتھی پر بھی نہین گذر سکتے

بہ بندای پسر دجلہ گر آب کاست — کہ سودی ندارد چو سیلاب خاست

اے لڑکے پانی گھٹنے پر بند کر دینا چاہیے — کیونکہ سیلاب کے وقت کچھ فائدہ نہوگا

چو گرگ خبیث آمد اندر کمند — بکش ورنہ دل برکن از گوسفند

جب بھیڑیا خبیث کمند مین پھنس جائے — اوسے مار ڈال نہین تو بکریون سے ہاتھ اوٹھا

از ابلیس ہرگز نیاید سجود — نہ از بد گہر نیکوئی در وجود

شیطان سے کبھی سجدہ نہوگا — نہ بد ذات سے نیکی ظاہر ہوگی

بداندیش را جای و فرصت مدہ — عدو در چہ و دیو در شیشہ بہ

دشمن کو جگہ اور فرصت نہ دے — دشمن کنوے مین اور دیو شیشہ مین قید بہتر ہے

مگو شاید این مار کشتن بچوب — چو سر زیر سنگ تو دارد بکوب

کبھی نہ کہہ کہ اس سانپ کو لاٹھی سے مارنا چاہیے — جب سر تیرے پتھر کے نیچے پڑے کچل دے

قلم زن کہ بد کرد باز یر دست — قلم بہتر اور از شمشیر دست

جس اہل قلم نے زیر دست پر ظلم کیا — اوسکے ہاتھ تلوار سے قلم بہتر ہین

مدبر کہ قانون بدے نہد — ترا مے برد تا باش دہد

جو انتظام کرنے والا برا قاعدہ جاری کرتا ہے — تجھے لیے جاتا ہے تاکہ آگ مین ڈھکیل دے

مگو ملک را این مدبر بس ست — مدبر مخوانش کہ مدبر کس ست

نہ کہہ کہ ملک کیواسطے یہ انتظام کرنیوالا کافی ہے — بدبخت کو انتظام کرنیوالا نہ سمجھ

سعید آور د قول سعدی بجای — کہ تو فیر ملک ست تدبیر رای

نیکبخت سعدی کے قول پر عمل کریگا — کہ سبب ملک کی ترقی اور تدبیر اور عقل کا ہے

باب سوم در عشق

تیسرا باب عشق کے بیان مین

خوشا وقت شوریدگان غمش — اگر ریش بینند وگر مرہمش

وہ زخم یا مرہم جو عاشق کو دیتے ہین اون کا کیا اچھا زمانہ ہے

گدایانی از یاد شاہی نفور — بامیدش اندر گدائی صبور

محتاج ہین عمر بادشاہی سے نفرت کرنیوالے — اوسی کی امید پر فقیری پر صبر کرنیوالے

دمادم شراب الم درکشند — وگر تیغ بینند دم درکشند

ہر وقت غم کی شراب پیا کرتے ہین — اور اگر لڑائی معلوم ہوتی ہو تو خاموش ہو جاتے ہین یعنی ضبط کرتے ہین

بلای خمارست در عیش مل — سلحدار خارست با شاخ گل

شراب کی سرخوشی مین خماری بلا ہے — گلاب کی شاخ کے ساتھ کانٹا سپاہی ہے

نہ تلخست صبری کہ بر داوست — کہ تلخی شکر باشد از دست دوست

جو ایلوا دوست کی یاد مین موجب ہو وہ تلخ نہین معلوم ہوتا — کیون کہ دوست کے ہاتھ کی تلخ چیز بھی مثل شکر کے ہوتی ہے

اسیرش نخواہد رہائی ز بند — شکارش نجوید خلاص از کمند

جو اوسکا اسیر ہے وہ اس قید سے رہائی نہین چاہتا — جو اوسکا شکار ہے وہ کمند سے خلاصی نہین چاہتا

سلاطین عزلت گدایان حی — منازل شناسان گم کردہ پی

تنہائی کے بادشاہ خدا کے فقیر — معرفت کی منزل پہچاننے والے جنکے پیر کا نشان بھی نہین معلوم

ملامت کشانند دستان یار — سبکتر برد شتر مست بار

یار کے مست رسوائی کو پسند کرتے ہین — جیسے مست اونٹ بار ہلکا جو لیجاتا ہے

بسر وقت شان خلق کی رہ برند — کہ چون آب حیوان بظلمت درند

اون کے حال سے کب خلق آگاہ ہو سکتی ہے — کیونکہ وہ مثل آب حیات کے تاریکی مین ہین

بیت المقدس درون پر زتاب — رہا کردہ دیوار بیرون خراب

بیت المقدس کیطرح اندر سے چمکتی ہوئی — اور باہر کی دیوار میلی

چو پروانہ آتش بخود در زنند — نہ چون کرم پیلہ بخود در تنند

پروانہ کی طرح سے آپ کو جلاتے ہین — ریشم کے کیڑے کیطرح سے زینت نہین پسند کرتے

دلارام در بر دلارام جوی — لب تشنگی خشک بر طرف جوی

دلارام ہے بغل مین دلارام کے متلاشی — پیاس سے لب خشک نہر کے کنارے

نگویم کہ بر آب قادر نیند — کہ بر ساحل نیل مستسقی اند

مین یہ نہین کہتا کہ پانی پر اختیار نہین — بلکہ نیل کے کنارے بھی استسقا والے کیطرح آسودہ نہین

گفتار اندر ثبوت عشق حقیقی بدلیل مجازی

قول - ثبوت عشق تحقیقی کا عشق مجازی کی دلیل سے

ترا عشق ہمچون خودی زاب و گل
تجکو اپنے آپ سے پانی اور مٹی کا عشق ہے
رباید ہمی صبر و آرام دل
جو میرا صبر اور آرام کھوتا ہے

بیدارش فتنہ بر خد و خال
جاگنے مین اوسکے خد اور خال کا فساد
بخواب اندرش پای بند خیال
سونے مین اوسکے خیال کا پابند

بصد قش چنان سر نہی بر قدم
سجدے وسے اسطرح اوسکے قدمون پڑتا ہی
کہ بینی جہان با وجودش عدم
کہ جہان کو اوسکے سامنے نیست سمجھتا ہے

چو در چشم شاہد نیاید زرت
اگر معشوق کی آنکھ مین تیرا مال نہ جچے
زر و خاک یکسان نماید برت
تو وہ مال اور خاک تیرے نزدیک برابر ہے

دگر با کست ور نیاید نفس
اور کسیکے ساتھ تو دم نہین مار سکتا
کہ با او نماند دگر جای کس
کیونکہ اوسکے ساتھ کسی اور کی گنجایش نہین

تو گوئی بچشم اندرش منزلست
گویا تیری آنکھ مین اوسکا گھر ہے
وگر چشم بر ہم نہی در دلست
اگر آنکھ بند ہوئی تو دل مین ہے

نہ اندیشہ از کس کہ رسوا شوی
نہ کسی کا ڈر کہ رسوائی کرے گا
نہ قوت کہ یکدم شکیبا شوی
نہ اسقدر طاقت کہ ایک دم بھر صبر آئے

گرت جان بخواہد بکف بر نہی
اگر جان مانگے ہتیلی پر رکھے تیار
ورت تیغ بر سر نہد سر نہی
اگر سر پر تلوار رکھے تو سر جھکائے رضامند

چو عشقی کہ بنیاد او بر ہواست
وہ عشق جسکی اصل ہوا اور ہوس پر ہے
چنین فتنہ انگیز و فرمانرواست
ایسا مفسد اور حاکم ہے جیسا جہان ہوا

عجب داری از سالکان طریق
پس تجھے سالکان طریقت کا حال دیکھکے کیون تعجب آتا ہے
کہ باشند در بحر معنی غریق
جو بالکل دریاے معرفت مین ڈوبے ہوئے ہین

بسودای جانان ز جان مشتغل
معشوق کے عشق مین جان سے کھیلے ہوے
بذکر حبیب از جہان مشتغل
دوست کے ذکر مین جہان سے بے پرواہ

بیاد حق از خلق بگریختہ
خدا کی یاد مین خلق سے علیحدہ
چنان مست ساقی کہ می ریختہ
ساقی کیمیورت پر ایسے مست کہ شراب بھی بھینکدی

نشاید بدارو دوا کردشان
دوا سے اون کا علاج نہین کرسکتے
کہ کس مطلع نیست بر دردشان
کیونکہ اونکے درد سے کوئی آگاہ نہین ہے

الست از ازل ہمچنان گوش
الست روز ازل سے اون کو یاد ہے
بفریاد قالوا بلے در خروش
ہمیشہ قالوا بلی کہکے چلا تے ہین

گروہی عملدار عزلت نشین — قدمہای خاکی دم آتشین
وہ ایک گروہ ہے جو خدا کی حکومت تمام عالم پر ہو گہرا تعلق رکھتے ہیں — جنکے قدم خاکی ہیں لیکن جسم عاجزی پر نثار اور دم آتشین ہیں

بیک نعرہ کوہی زجا برکنند — بیک نالہ ملکی بہم برکنند
ایک آواز مین پہاڑ کو جڑ سے اوکھیڑ دین — ایک آہ مین تمام ملک کو تہ و بالا کر دین

چو باد اند پنہان و چالاک پوی — چو مشک اند خاموش و تسبیح گوی
ہوا کیطرح پوشیدہ اور جیتی بجہ دوڑتے ہین — مشک کیطرح خاموش ہین مگر تسبیح سے زبان تر رکھتے ہین

سحرہا بگریند چندانکہ آب — فرو شوید از دیدہ شان کحل خواب
پچھلی رات کو اسطرح روتے ہین کہ آنسو اونکی آنکھون کے سرمہ کو دھو ڈالتے ہین یعنی نیند رات بھر نہین آتی ہے

فرس کشتہ از بسکہ شب راندہ اند — سحر گہ خروشان کہ واماندہ اند
گھوڑا دوڑاتے رات بھر چلے گئے — صبحکو وقت گھوڑا دیکر تھک گئے اور منزل پر پہونچتے ہین

شب و روز در بحر سودا و سوز — ندانند از اشتغلی شب ز روز
ملت دن عشق اور غم کے دریا مین غرق — کہ بیہوشی مین رات دن نہین جان پڑتا

چنان فتنہ بر حسن صورت نگار — کہ با حسن صورت ندارند کار
معشوق کی خوبی پر ایسے عاشق — کہ ظاہری حسن سے کچھ سروکار نہین

ندانند صاحبدلان دل بہ دوست — وگر ابلہی داد دل مغز و گوست
صاحبدلون نے خوبصورتی جسم پر دل نہین لگایا — اور اگر کسی احمق نے دل دیا تو نادان ہے

می صرف وحدت کسی نوش کرد — کہ دنیا و عقبی فراموش کرد
خالص شراب وحدت کی اوس شخص نے پی — جسنے دنیا اور عقبے دونون کو بھلا دیا

حکایت گدازادہ با بادشاہزادہ

ذکر ایک فقیر کے لڑکے اور بادشاہزادہ کا

شنیدم کہ وقتے گدازادہ — نظر داشت با پادشازادہ
مین نے سنا ہے کہ ایک زمانہ مین ایک فقیر — ایک شاہزادہ پر عاشق تھا

ہمی رفت وی بخت سودای خام — خیالش فرو برد دندان بکام
جاتا اور واہیات سوچا کرتا — خیال مین مطلب حاصل ہونیکا امید وار رہتا

ز میدانش خالی نبودی چو میل — ہمہ وقت پہلوی آسیش چو پیل
ہمیشہ اوسکی راہ مین میل کیطرح موجود — ہر وقت اوسکے گھوڑے کے پاس پیل کیطرح رہتا تھا

دلش خون شد و راز در دل بماند — ولی پایش از گریہ در گل بماند
اوسکا دل خون ہو گیا بہت کوشش اوٹھائی مگر بھید ظاہر ہونے پایا — لیکن رونے کے سبب پیر کیچڑ مین پھنس گیا یعنی محبوب پر عاشق ظاہر ہو گیا

رقیبان خبر یافتندش ز درد
نگہبانون نے جب اوسکے درد کی خبر پائی

دگر باره گفتندش اینجا مگرد
اوسکو منع کیا کہ پھر یہان نہ آنا

دمی رفت و یاد آمدش روی دوست
دم بھر کیواسطے چلا گیا مگر بے دوست کیصورت یاد آئی

دگر خیمه زد بر سر کوی دوست
اوسنے یار کی گلی مین پھر خیمہ گاڑا یعنے پھر یہان آیا

غلامی شکستش سر و دست و پای
ایک غلام نے اوسکا سر اور ہاتھ اور پیر توڑ دیے

که باری نگفتیمت ایدر میای
اور کہا کہ مین نے تجھسے کہدیا تھا کہ یہان نہ آنا

دگر رفت و صبر و قرارش نبود
پھر چلا گیا مگر اوسے ضبط اور قرار کہان تھا

شکیبائی از روی یارش نبود
بغیر یار کی صورت دیکھے اوسے صبر نہ آتا تھا

مگس وارش از پیش شکر بجور
اوسے جیسے اسطرح ہنکاتے ہیں شکر پر سے مکھی کو

براندندی و بازگشتی بفور
مگر وہ جاتا اور فورًا پھر آتا

کسی گفتش ای شوخ دیوانه رنگ
کسیننے اوس سے پوچھا کہ اے شوخ دیوانہ صورت

عجب صبر داری تو بر چوب و سنگ
تعجب ہے کہ تجھ لکڑی اور پتھر پر بھی صبر نہین آتا

بگفت این جفا بر من از دست اوست
کہا مجھپر یہ ظلم اوسکے باعث سے ہوتا ہے

نه شرط ست نالیدن از دست دوست
دوست کے ظلم سے رونا شرط محبت نہین

من اینک دم دوستی میزنم
مین اینک محبت کا دم بھرتا ہون

گر او دوست دارد و گر دشمنم
چاہے وہ مجھے دوست سمجھے یا دشمن

ز من صبر بی او توقع مدار
مجھسے بغیر اوسکے صبر کی امید نہ رکھو

که با او هم امکان ندارد قرار
بلکہ اوسکے وصل مین بھی قرار نہ ہوگا

نه نیروی صبرم نه جای ستیز
نہ مجھ مین صبر کی قدرت نہ مقابلہ کی قوت

نه امکان بودن نه پای گریز
نہ لڑنے کا زور نہ بھاگنے کی طاقت

مگو زین در بارگه سر بتاب
مجھسے نہ کہو اس بارگاہ سے سر پھرائے

وگر سر چو میخم کشد در طناب
چاہے میرا سر میخ کیطرح رسی سے باندھین

نه پروانه جان داده در پای دوست
نہین پروانے نے دوست کے قدمونپر جان دی

به از زنده در کنج تاریک اوست
اب وہ گوشۂ تاریک مین زندہ سے بہتر ہے

بگفتا ار خوری زخم چوگان او
کہا اگر زخم چوگان کا کھائے

بگفتا بپایش در افتم چو گو
کہا گیند کیطرح اوسکے قدمونپر گر پڑون

بگفتا سرت گر ببرد به تیغ
کہا اگر تلوار سے سر کاٹ لے

بگفتا نیفتد نبود از وی دریغ
کہا اسپر بھی اوس سے مجھے دریغ نہ ہوگا

یکی را کہ معشوق باشد یکی
ایک شخص کا جسے ایک ہی معشوق ہو
نیازارد ازو رد سے بہراندکی
تو تھوڑی سی بات پر اوس سے کیون کر بخیدہ ہو

مرا خود ز سر میست چندان خبر
مجھے خود اپنے ہی سر کی خبر نہین
کہ تاجست بر تارکم یا تبر
کہ میرے سر پر تاج ہے یا تبر

مکن با من ای شکیبا عتیب
مجھ بے صبر پر عتب نہ کر
کہ در عشق مہ مورت نہ بند و شکیب
کہ عشق مین صبر نہین ہو سکتا

چو یعقوبم ار دیدہ گردد سپید
رو رو کے یعقوب کیطرح اگر میری آنکھین بھی سفید ہو جائین
نبرم ز دیدار یوسف امید
تو بھی مجھے یوسف کے دیدار سے ناامید نہ ہوگی

رکابش ببوسید روزی جوان
ایک روز جوان نے اوسکی رکاب پر بوسہ دیا
برآشفت و برتافت ازوی عنان
اوسنے پریشان ہو کے اوسکی طرف سے باگ پھیری

بخندید و گفتا عنان برمپیچ
ہنسکے اوسنے کہا کہ باگ نہ پھیر
کہ سلطان عنان برنپیچد ز ہیچ
کہ بادشاہ کو کسی سے باگ پھیرنا نہ چاہیے

مرا با وجود تو ہستی نماند
مین تیری ہستی کے سامنے اپنی ہستی بھول گیا
بیاد تو ام خود پرستی نماند
تیری یاد مین اپنی خودی سے گذر گیا

گرم سرم بینی مکن عیب من
اگر مجھسے کوئی خطا ہو جائے تو عیب جوئی نکر
توئی سر برآوردہ از جیب من
کیونکہ میرے دل مین اب تو ہی تو سمایا ہے

بدان نیرہ دستم زدم در رکاب
اسوجہ سے مین نے تیری رکاب پکڑ لی
کہ خود را نیاوردم اندر حساب
کہ مین آپکو کسی حساب مین نہین سمجھتا

کشیدم قلم در سر نام خویش
جب اپنے نام کے سر پر قلم کھینچدیا اپنے مٹا دیا
نہادم قدم بر سر کام خویش
تب اپنے مطلب پر قدم مارا یعنے اوسوقت مطلب حاصل ہوا

مرا خود کشد تیر آن چشم مست
میرے مارنیکے واسطے اوسکی آنکھ مست کافی ہین
چہ حاجت کہ آری بشمشیر دست
تلوار کھینچنے کی کچھ حاجت نہین

توانش بہ سنے در زن و در گذر
تو نرکلون مین آگ لگا کے چلی کھڑا ہو
کہ نہ خشک در بیشہ ماند نہ تر
تاکہ جنگلون مین سوکھا اور گیلا کچھ نہ بچے

حکایت در معنی فنائے اہل محبت

ذکر عاشقون کے فنا ہونے کے بیان مین

شنیدم کہ بر لحن خنیاگری
مین نے سنا ہے کہ ایک گویئے کی سریلی آواز پر
برقص اندر آمد پری پیکری
ایک خوبصورت کو وجد آیا

زدلہاے شوریدہ پیرامنش
بہت سے عاشق اوسکے گرد تھے
گرفت آتش شمع در دامنش
ناگاہ شمع کی آگ اوسکے دامن مین لگی

پراگندہ خاطر شد و خشمناک
پریشان دل اور غصہ ہوا
یکی گفتش از دوستداران چہ باک
ایک شخص نے اوسکے دوستونسے کہا کیا ڈر ہے

ترا آتش امید دست دامن بسوخت
اے دوست آگ نے صرف تیرا دامن جلایا
مرا خود بیکبار از من بسوخت
مجھکو بالکل جلا دیا

اگر یاری از خویشتن دم مزن
اگر محبت ہے تو خودی چھوڑ دے
کہ شرکست با یار و با خویشتن
کہ معشوق کے ساتھ خودی کفر ہے

حکایت در معنی اشتغال اہل محبت

قصہ اہل محبت کے اشتغال مین

چنین[1] دارم از پیر دانندہ یاد
مجھے یاد ہے کہ پڑھے اعقلمند نے مین نے ایسا سنا ہے
کہ شوریدہ سر بصحرا نہاد
کہ ایک مست جنگل مین نکل گیا

پدر در فراش نخورد و نخفت
اور سکا باپ اوسکی جدائی مین رات بھر نہ سویا
پسر را ملامت بکردند و گفت
لڑکے کو ملامت کی تو اوسنے جواب دیا

از انگہ کہ یارم کس خویش خواند
جسنے مجھے دوست اپنا دوست سمجھا
دگر با کسم آشنائی نماند
مجھے اور کسیکی محبت نہین باقی رہی

بحقش کہ تا حق جمالم نمود
قسم خدا کی جب سے خدا نے مجھے جمال دکھایا
دگر ہر چہ دیدم خیالم نمود
مین نے اور جو کچھ دیکھا خیال معلوم ہوا

نشد گم کہ روز خلائق بتافت
جسنے خلق سے منہ پھیر لیا وہ بھولا نہین
کہ گم کردۂ خویش را باز یافت
بلکہ وہ اپنے بھولے ہوے کو پا گیا

پراگند[2] گانند زیر فلک
دنیا مین تو وہ دیوانے ہین
کہ ہم دو توان خواندشان ہم ملک
کہ باعتبار ذہن انکو در ندا ہر باعتبار صفت اونکو

زیاد ملک چون ملک نارمند
خدا کی یاد مین فرشتون کیطرح دم نہین لیتے
شب و روز چون دوزمردم رمند
رات دن وحشیون کیطرح آدمیونسے بھاگتے ہین

قوی بازوانند کوتاہ دست
باعتبار کرامت کے اونکے بازو قوی اور دنیا سے
خرد مند شیدا و ہوشیار مست
عشق خدا مین ہوشیار محبت دنیا سے بیخبر

گہ آسودہ در گوشۂ خرقہ دوز
کبھی آرام سے ایک گوشہ مین خرقہ سیتے ہین
گہ آشفتہ در مجلسی خرقہ سوز
کبھی دیوانہ ہوکر کسی محفل مین خرقہ جلا دیتے ہین

[1] ۱۲ یعنی ایک عقلمند نے مجھسے ایسا کہا ہے
[2] ۱۲ یعنی دنیا مین جو لوگ دیوانے ہین ہم انکو عقلمند کہتے ہین

نہ سودای خود شان نہ پروای کس
نہ ان کو اپنا خیال نہ کسی کی پروا

نہ در کنج توحید شان جای کس
نہ اون کے گوشہ توحید مین کسی کا جا ہے

پریشیدہ عقل و پراگندہ ہوش
عقل اور ہوش پریشان ہین

ز قول نصیحتگر آگندہ گوش
نصیحت کرنیوالون کے قول سے کان بھرے ہوے ہین

بدریا نخواہد شدن بط غریق
دریا مین بط نہین ڈوب سکتی

سمندر چہ داند عذاب الحریق
سمندر آگ کا عذاب کچھ نہین سمجھتا

تہیدست مردان پر حوصلہ
مفلس مگر حوصلہ مین جوانمرد

بیابان نوردان بی قافلہ
تنہا جنگل مین بے قافلہ چلنے والے

ندارند چشم از خلائق بسند
خلق کی امیدواری پسند نہین کرتے

کہ ایشان پسندیدۂ حق بسند
کیونکہ اونکو خدا کی پسندیدگی کافی ہے

عزیزان پوشیدہ از چشم خلق
خدا کے پیارے خلق کے آنکھ سے چھپے ہوے

نہ زناردارانِ پوشیدہ دلق
نہ کہ جنیو پہنے یا گدڑی اوڑھے ہوے

پر از میوہ و سایہ در چون زند
میوہ اور سایہ اور انگور کی طرح

نہ چون بار سیہ کار دازرق رزند
نہ ہمسے گنہگار اور نہ نیلے رنگ کی چادر اوڑھے ہوے

بخود سر فرو برده ہمچون صدف
سیپی کیطرح سر جھکائے ہوے

نہ مانند دریا بر آورده کف
نہ دریا کیطرح جوش مین

نہ مردم ہمین استخوانند پوست
صرف ہڈی اور چمڑے کا نام آدمی نہین

نہ ہر صورتی جان معنی در وست
نہ ہر صورت مین پوشیدہ جان ہوتی یعنے معرفت الٰہی

نہ سلطان خریدار ہر بندہ ایست
نہ ہر گدڑی کے اندر زندہ دل ہوتا ہے

نہ در زیر ہر ژندہ رندہ ایست
بادشاہ سب غلامون کا خریدار نہین ہوتا

اگر ژالہ ہر قطرہ در شدی
اگر اولے کا ہر قطرہ موتی ہوجاتا

چو خرمہرہ بازار او پر شدی
تو کوڑیون کیطرح بازار اوس سے بھر جاتے

چو غازی بخود بر نہ بندند پای
نٹ کیطرح لکڑ بکا پیر نہین باندھتے یعنے فریب نہین کرتے

کہ محکم رود پای چوبین ز جای
کیونکہ لکڑ بکا پر اکثر پھسل جاتا ہے یعنی ریا کو دوغ نہین ہوتا

حریفان خلوتسرای الست
خلوت سرائے الست کے حریف

بیک جرعہ تا نفخہ صور مست
جو صرف ایک گھونٹ مین صور پھونکنے تک مست ہین

بہ تیغ از غرض بر نگیرند چنگ
خدا کے خوف سے بھی غرض سے ہاتھ نہین اٹھاتے یعنے باز نہین آتے

کہ پرہیز و عشق آبگینہ ست و سنگ
کیونکہ عشق و پرہیز شیشہ اور پتھر یعنے جمع نہین ہوسکتے

حکایت در معنی غلبۂ وجد و سلطنت عشق

قصہ بیتابی کے غلبہ اور سلطنت عشق کے بیان مین

یکی شاہدی در سمرقند داشت — کہ گفتی بجای سمر قند داشت

ایک شخص کا ایک معشوق شہر سمرقند مین تھا — جسکی باتون مین گویا قند ملا تھا

جمالی گرو برده از آفتاب — زشوخیش بنیاد تقوی خراب

جسکا حسن آفتاب سے بڑھا ہوا — جسکی بیباکی سے بنیاد پرہیزگاری کی ویران

تعالی اللہ از حسن تا غایتے — کہ پنداری از رحمت آیتے

سبحان اللہ بے انتہا حسین تھا — اوسکو گویا آیۂ رحمت سمجھنا چاہیے

ہمیرفتی و وید ہا در پیش — دل دوستان کرده جان بر کفش

جب وہ جاتا تو لوگ اوسکے قدمون کے نیچے — دوستون کے دل نے آماده کیا تھا کہ جان اوسکا

نظر کرده این دوست دروی بهفت — نگه کرد باری بتندی و گفت

یہ عاشق چھپ کے اوسکو دیکھتا — ایک مرتبہ اوسنے غصگی کی نظر سے دیکھکر کہا

کہ ای خیره سر چنده پوئی بیم — ندانی کہ من مرغ دامت نیم

کہ اے دیوانہ کہان میرے پیچھے دوڑتا پھرتا ہے — نہین جانتا کہ مین تیرے جال مین نہین پھنستا

گرت بار دیگر بہ بینم بہ تیغ — چو دشمن ببرمت برید سر بدرغ

اگر پھر تجھے دیکھونگا تو تلوار سے — دشمن کی طرح تیرا سر کاٹ لونگا

کسی گفتش اکنون سر خویش گیر — ازین سهل تر مطلبی پیش گیر

کسی نے اوسکو سمجھایا کہ اب اپنی راہ لے — اس مشکل سے کوئی آسان مطلب تلاش کر

نه پندارم این کام حاصل کنی — مبادا کہ جان در سر دل کنی

مین نہین سمجھتا ہون کہ یہان تیرا مطلب حاصل ہو — ایسا نہو کہ دل کی لگی مین تجھے جان جاے

چو مفتون صادق ملامت شنید — به درد از درون ناله بر کشید

جب اوس عاشق صادق نے یہ ملامت سنی — درد کے ساتھ دل سے ایک آہ کھینچی

کہ بگذار تا زخم تیغ هلاک — بغلطانم لاشه در خون و خاک

کہ معذور رکھ تاکہ تیغ ہلاکت کا زخم — میری لاش کو خاک اور خون مین لوٹنے دے

مگر پیش دشمن بگویند دوست — کہ این کشته دست شمشیر اوست

یہان دشمنون کے سامنے دوست کہینگے — کہ یہ اوسکے ہاتھ اور تلوار کا قتل کیا ہوا ہے

نمی بینم از خاک کویش گریز — به بیداد گو آبرویم مریز

کوچہ سے گریز نہین کرتا — ظلم سے میری آبرو مت لے

مراتو بہ فرمائی ای خود پرست — ترا تو بہ زین گفتن اولی ترست
اے مغرور تو مجھکو توبہ کرنیکو کہتا ہے — مجھے اس قول سے خود توبہ کرنا چاہیے
بہخشای برمن کہ ہرچہ او کند — دگر قصد خونست نیکو کند
مجھے معاف کرجو اوسکا جی چاہے کرے — اگر قتل کا ارادہ ہے بہت اچھا
بسوزاندم ہر شبی آتشش — سحر زندہ گردم بہ بوی خوشش
مجھے ہر رات کو اوسکی آتش ہجر جلا دیتی ہے — مگر صبحکو اوسکی خوشبو سے زندہ ہو جاتا ہون
اگر میرم امروز در کوی دوست — قیامت زخم خیمہ پہلوی دوست
اگر آج مین یار کے کوچہ مین مر جاؤنگا — قیامت مین مجھے اوسکے پہلو مین جگہ ملیگی
مدہ تا توانی درین جنگ پشت — کہ زندہ است سعدی چو عشقش بکشت
جب تک ہوسکے اس معرکہ سے منہ نہ پھیر — کیونکہ سعدی اس سبب سے زندہ ہے کہ عشق نے اوسکی جان لی

حکایت فنا شدن اہل محبت و ہلاک را غنیمت شمردن

قصہ - عاشقون کا عشق مین برباد ہونا اور ہلاک ہونیکو غنیمت سمجھنا

یکی تشنہ میرفت و جان می سپرد — خنک نیک بختی کہ در آب مرد
ایک شخص پیاسا جاتا تھا اور دم توڑتا تھا — آسودہ وہ نیک بخت ہے جو ڈوب مرا
بدو گفت نابالغی کای عجب — چو مردی چہ سیراب و چہ خشک لب
اوس سے ایک نادان نے کہا تعجب ہے — جب مرنا ہے تو کیا پیاسا اور کیا سیراب اور خشک لب ہون
بگفتا نہ آخر دہان ترکنم — کہ تا جان شیرین در آرم بتنم
کہا آخر مین نہ تر کرونگا اگر اسسے ایک غرض و منفعت پہونچی
فتد تشنہ در آبدان عمیق — کہ داند کہ سیراب میرد غریق
پیاسا گھرے حوض مین اسواسطے گرتا ہے — کہ جانتا ہے کہ ڈوبنے والا آسودہ ہوکے مرتا ہے
اگر عاشقی دامن او بگیر — وگر گویدت جان بدہ گو بگیر
اگر عاشق ہے اوسکا دامن پکڑلے — اور اگر جان دینے کو کہے جان دیدے
بہشت تن آسانی انگہ خوری — کہ بر دوزخ تیزی بگذری
آرام بہشت کا اوسوقت حاصل ہوگا کہ بہشت پر جیکے — جبکہ بستی دوزخ سے گذر جاؤگے ای ایکبیست کریگا
دل نخم کاران بود بارکش — چو خرمن برایند بچندخوش
کسانون کے دل کو کھٹکا رہتا ہے — جب کھریان لگالیتے ہین تو آرام سے سوتے ہین
درین مجلس آنکس بکامی رسید — کہ در دور آخر بجامی رسید
اس محفل مین وہ شخص کامیاب ہوا — جسکو دور آخر کا پیالہ ملا اے خاتمہ بخیر ہوا

حکایت در صبر و ثبات روندگان

قصہ مسافرون کے صبر اور استقلال کے بیان مین

چنین نقل دارم زمردان راہ
مردان طریقت سے مین نے یہ نقل سنی ہے

فقیران منعم گدایان شاہ
جو محتاج مین مالدار اور فقیری مین بادشاہ ہین

کہ پیری بدریوزہ شد باداد
کہ ایک بڈھا صبح کے وقت بھیک مانگنے گیا

دری مسجدی دید و آوازداد
ایک مسجد کا دروازہ دیکھا اور سوال کیا

یکی گفتش این خانۂ خلق نیست
ایک شخص نے اوس سے کہا یہ خلق کا گھر نہین

کہ چیزی دہندت بشوخی مایست
کہ کچھ مجھے دین ڈھیٹہ ہوکے کھڑا رہ

بپرسید این خانہ کیست پس
اوسنے پوچھا کہ پھر یہ کسکا گھر ہے

کہ بخشایشش نیست برحال کس
جسکو کسیکے حال پر رحم نہین

بگفتا خموش این چہ لفظ خطاست
کہا چپ یہ کیا گناہ کی بات ہے

خداوند خانہ خداوند ماست
اس گھر کا مالک ہمارا مالک ہے

نگہ کرد قندیل و محراب دید
اوسنے سر اوٹھا کے قندیل اور محراب دیکھی

بسوز از جگر نعرہ بر کشید
سوز دل کے ساتھ رونے لگا

کہ حیف ست ازینجا فراتر شدن
کہ حیف ہے یہانسے کہین اور جانا

درینست محروم ازین در شدن
افسوس ہے یہانسے محروم پھر جانا

نرفتم بنومیدی از ہیچ کوے
جس مین کسی کوچہ سے مایوس نہین پھرا

چرا از در حق روم زرد روی
کیون خدا کی درگاہ سے شرمندہ پھر جاؤن

ہم انجا کنم دست خواہش دراز
وہین حاجت کا ہاتھ پھیلاؤن

کہ دانم نگردم تہیدست باز
کیونکہ مجھے یقین ہے کہ یہانسے خالی ہاتھ پھرونگا

شنیدم کہ سالی مجاور نشست
مین نے سنا ہے کہ سال بھر اعتکاف مین

چو فریاد خواہان برآورد دست
فریادیون کیطرح ہاتھ پھیلائے بیٹھا رہا

شبی پای عمرش فرو شد بگل
ایک رات اوسکی عمر کا پیر کیچڑ مین پھنسا

طپیدن گرفت از ضعیفیش دل
ضعیفی سے اوسکا دل تڑپنے لگا

سحر بر در شخصی چراغش بسر
سحر کو ایک شخص اوسکے سرہانے چراغ لیگیا

رمق دید ازو چون چراغ سحر
چراغ سحر کیطرح تھوڑی سی جان اوسمین پائی

ہمیگفت غلغل کنان از فرح
خوشی سے پکارکے یہ کہتا تھا

ومن دق باب الکریم افتتح
جسنے سخی کا دروازہ کھٹکھٹایا پورا کامیاب ہوا

طلبگار باید صبور و حمول — که نشنیده ام کیمیا گر ملول
چاہنے والے کو صبر اور قرار چاہیے — کہ مین نے کیمیا گر کو ملول نہین سنا

چہ زر ہا بخاک سیہ در کند — کہ باشد کہ روزی مسی زر کند
بہت سونا خاک مین ملاتا ہے — اس امید پر کہ ایک روز تانبے کا سونا بنالے گا

زر از بہر چیزی خرید ن نکوست — نخواہی خریدن بہ از نازدوست
زر کچھ سول لینے کیواسطے خوب ہے لیکن اگر خریدنا ہی تو معشوق کا ناز خریدنا بہتر ہے

گر از دلبری دل بہ تنگ آیدت — دگر غمگساری بچنگ آیدت
اگر کسی معشوق سے دل کو نفرت ہو جائے — تو کوئی اور دوست مل جائیگا

مبر تلخ عیشے ز روی ترش — بآبی دگر آتش ما رش
بد خو کے ساتھ عیش تلخ نہ کر — دوسری پانی سے اوسکی آگ بجھادے

ولے گر بخوبے ندارد نظیر — باندک دل آزار ترکش بگیر
اگر جسکا حسن مین مثل نہو — تھوڑے سے رنج مین اوسکو نہ چھوڑنا چاہیئے

توان از کسے دل بپرداختن — کہ دانی کہ بی او توان ساختن
اوس شخص سے دل پھیر سکتے ہین — جسکو جانتے ہین کہ بغیر اوسکے بسر ہو جائیگی

حکایت در معنی آنکہ طالب صادق بجفا برنگردد

قصہ اس بیان مین کہ عاشق صادق ظلم بھی عشق سے باز نہین آتے

چہ شبی تا سحر صالحی زندہ داشت — سحر دستہا می دعا بر فراشت
ایک نیکبخت عابد ایک رات کو صبح تک جاگتا رہا — صبح کو دعا کیواسطے ہاتھ اوٹھایا

یکی ہاتفش اندر آمد در گوش پیر — کہ بیجا صلی روسر خویش گیر
ایک ہاتف غیب نے اوس بڈھے کے کان مین کہا — کہ بیفائدہ ہے جا اپنی راہ لے

برین در دعا می تو مقبول نیست — بخواری برو یا بزاری بایست
اس درگاہ مین تیری دعا قبول نہو گی — ذلت کے ساتھ چلا جا یا گھڑا رو کر

شبی دیگر از ذکر و طاعت بخفت — مریدی ز حالش خبر داشت و گفت
دوسری رات کو بھی ذکر اور عبادت مین جاگتا رہا — ایک مرید اوسکے حال سے واقف تھا اوسنے کہا

چو دیدی کزان روی بستست در — بہ بیجا صلے سعی چندین مبر
جب تجھے معلوم ہو گیا کہ اوس کا دروازہ بند ہے — تو اسقدر کوشش بیکار ہے

بدیباچہ بر اشک یاقوت فام — بحسرت ببارید و گفت ای غلام
سرخ کے ساتھ اوسکے رخسار پر خون کے آنسو — اور کہا کہ اے لڑکے

ف خلاصہ اس حکایت کا یہ ہے کہ کسیکو عبادت مین مشغول رہا صبح تک اوٹھنے کا نام نہ لیا ایک دوست نے اوسکو اٹھایا اوسنے کہا کہ مین نے تو اپنی عبادت مین کچھ کسر نہین کی اب تیرے کہنے سے کیا ہو گا اوسنے کہا کہ اے بھائی جب تک تو اوس در پر رہیگا اوسکی رحمت کی امید ہے جب تو اوس در سے ہٹ گیا تو اوسکی رحمت سے بھی ہٹ گیا اب تیری عبادت مین کچھ فائدہ نہین ہے تو اوسکے در پر جا اور اوسکی رحمت کا امیدوار ہو

پندار اگر دی عنان بر شکست — کہ من باز دارم ز فتراک دست

اگرچہ اوسنے باگ پھیر دی مگر یہ سمجھ کہ مین اوسکا فتراک نہین چھوڑ دونگا مرنے تک

بنومید ی انگہ بر دیدمی — ازین رہ کہ راہ دگر دیدمے

مایوسی سے مین اوسوقت پھر جاتا جب اس دروازہ سے بہتر اور کوئی دروازہ پاتا

چو خواہندہ محروم گشت از دری — چہ غم گر شناسد در دیگری

اگر سائل ایک دروازہ سے مایوس پھرے تو کیا غم ہے جب اور دروازہ معلوم ہے

شنیدم کہ راہم درین کوی نیست — ولی ہیچ راہی دگر روی نیست

مین نے سنا ہے کہ اس کوچہ مین مجھے راہ نہ ملیگی مگر اور طرف بھی ہے واسطے کوئی راہ نہین ہے

درین بود سر بر زمین فدی — کہ گفتند در گوش جانش ندی

اسی حالت مین سر سجدہ مین رکھے تھا کہ اوسکے گوش دل مین یہ آواز آئی

قبولست گر چہ ہنر نیستش — کہ جز ما پناہی دگر نیستش

قبول ہے اگرچہ اوسمین لیاقت نہین کیون کہ میرے سوا اوسکو کہین اور پناہ ہی نہین

حکایت

قصہ

یکی در نشاپور دانی چہ گفت — چو فرزند مش از فرض خفتن بخفت

کچھ معلوم ہے کہ ایک شخص نے نیشاپور مین کیا بات کہی جب اوسکا لڑکا عشاء کی نماز سے پہلے سو گیا

توقع مدار ای پسر گر کسے — کہ بی سعی ہرگز بجائے رسی

اگر عقل ہے تو اے لڑکے اس بات پر کبھی توقع نہ رکھنا کہ بغیر کوشش کے منزل پر پہونچ جائیگا

سمیلان جو بر نگیرد قدم — وجودیست بی منفعت چون عدم

جو جو کاٹنے سے رہجائے وہ ہمیشہ سرسبز نہین رہتا ہستی بیفائدہ و بیکار مثل نیستی کے ہے

طمع دار سود و بترس از زیان — کہ بی بہرہ باشند فارغ زیان

فائدہ سے طمع رکھے اور نقصان سے ڈرتا رہے کہ بے فکر بدنصیب رہتے ہین

حکایت در صبر بر جفای آنکہ از و صبر نتوان کرد

قصہ جس ظلم پر صبر نہوسکے اوسپر صبر کے بیان مین

شکایت کند نو عروس جوان — بہ پیرے ز دا ما د نا مہربان

ایک دولھن جوان نے اپنے باپ سے اوسکے داماد نامہربان کی شکایت کی

کہ پیسند چندین کہ با این پسر — بتلخی رود روزگارم بسر

کہ یہ بات گوارا نہ کر کہ اس لڑکے کے ساتھ میری عمر بدمزگی سے بسر ہوگی

کسانیکہ بامن درین منزل اند — نہ بینم کہ چون من پریشان دل اند
جو لوگ میرے ساتھ اس کمر مین ہین — مین کسی کو اپنا سا پریشان نہین پاتی

زن و مرد باہم چنان دوستند — کہ گوئی دو مغز و یکی پوستند
عورت اور مرد اسطرح محبت رکھتے ہین — کہ گویا ایک جان دو قالب ہین

ندیدم درین مدت از شوی من — کہ باری بخندید بر روی من
مین نے اتنی مدت مین اپنے خاوند کو کبھی ہنستے نہین دیکھا — کہ میری طرف مخاطب ہوکر کبھی ہنسا ہو

شنید این سخن پیر فرخندہ فال — سخندان بود مرد دیرینہ سال
اوس بڈھے مبارک قسمت نے یہ بات سنی — اوسنے بڈھے خوب بات سمجھتے ہین

جوابی چہ پیرانہ اش گفت خوش — کہ گر خوبرو نیست بارش بکش
بزرگون کیطرح کیا اچھا اسکو جواب دیا — اگر خوبصورت نہین ہے اوسکا ناز اوٹھا

وز غیبت روی از کسی تافتن — کہ دیگر نشاید چنو یافتن
اوس شخص سے منھ پھیرنا انسوس ہے — کہ جسکے مثل دوسرا نہین ملسکتا

چرا سرکشی زانکہ گر سر کشد — بحرف وجودت قلم در کشد
ایسے شخص سے تو کیون منحرف ہوا ہے کیونکہ اگر وہ تجھ سے پھر جاویگا — تو تیری ہستی کا حرف قلم در کریگا یعنی زندگی فنا کر دیگا

رضا دہ بفرمان حق بندہ وار — کہ چون او نہ بینی خداوندگار
خلاسونی طرح خدا کے حکم بدا ضی رہ — کیونکہ تو اوس ایسا مالک نہ پاویگی

حکایت

قصہ

یکم روزہ بر بندۂ دل بسوخت — کہ میگفت و فرماندہش میفروخت
ایکدن ایک غلام بدبخت بزار رم آیا — کہ وہ یہ بات کہتا تھا اور اوسکا مالک اسے بیچتا تھا

ترا بندہ از من بہ افتد بسے — مرا چون تو دیگر نیفتد کسی
تجھے بھاگا بھاگا غلام بہت مل جائیگے — مگر مجھے تجھسا مالک دوسرا نہ ملے گا

حکایت در معنی اختیار و در بردرمان از قبل دوست

قصہ۔ دوست کے دیکھنے کے واسطے درد سہنا اور علاج نکرنا

طبیبی پرکیمرہ در مرو بود — کہ در باغ دل قامتش سرو بود
ملک مرو مین ایک طبیب پیر رہتا تھا — کہ باغ دل مین اوسکا قد سرو سا خوشنما تھا

نہ از درد دلہای ریشش خبر — نہ از چشم بیمار خویشش خبر
نہ اوسے اپنے زخمی دلون کے درد کی خبر — نہ اپنے آنکھ کے بیمارون پر نظر

حکایت کند دردمندی غریب — کہ خوش بود چندی سرم باطبیب

ایک بیمار مسافر بیان کرتا ہے — کہ مین چند روز اسی خیال مین اس طبیب کے ساتھ خوش تھا

نمیخواستم تندرستی خویش — کہ دیگر نیاید طبیبم بہ پیش

مین اپنی صحت نہین چاہتا تھا — اسلواسطے کہ پھر طبیب میرے پاس نہ آئیگا

بسا عقل زور آور چیرہ دست — کہ سودای عشقش کند زیردست

بہت سے عقل کے زبردست زور آور — کہ اونکو عشق کا سودا کمزور کر دیتا ہے

چو سودا خرد را بمالید گوش — نیارد دگر سر برآورد ہوش

جب عشق کے سودے نے عقل کے کان اُمیٹھے — پھر ہوشیاری سے سر نہین اُٹھا سکتے

حکایت در معنی استیلای عشق بر عقل

قصہ۔ عقل پر غلبۂ عشق کے بیان مین

یکی پنجہ آہنین راست کرد — کہ با شیر زور آوری خواست کرد

ایک شخص نے لوہے کا پنجہ بنوایا — کیونکہ شیر سے زور کرنے کا قصد کیا تھا

چو شیرش بسر پنجہ در خود کشید — ولرزور در پنجہ خود ندید

جب اسکو شیر اپنے پنجہ کو زور سے اپنی طرف کھینچ لیا — پھر اوسنے اپنے پنجہ مین کچھ زور نپایا

یکی گفتش آخر چہ خسپی چو زن — بر پنجہ آہنینش بزن

ایک شخص نے اُس سے کہا کہ آخر عورتون کی طرح کیون پڑے ہو — اب لوہے کے پنجہ سے اسکو مار

شنیدم کہ مسکین دران زیر گفت — نشاید بدین پنجہ با شیر گفت

مینے سُنا کہ اُس غریب نے شیر کے پنجہ سے جواب دیا — اُس پنجہ سے شیر کا مقابلہ نہین ہوسکتا

چو بر عقل دانا شود عشق چیر — ہمان پنجہ آہنین ست و شیر

جب عقلمند کی عقل پر عشق غالب ہوجاتا ہے — تب یہی لوہے کا پنجہ اور شیر کی مثال صادق آتی ہے

تو در پنجہ شیر مردا وزنی — چہ سودت کند پنجہ آہنی

جب پنجہ سے شیر مردون کو گرا دیتا ہے — تو تجکو لوہے کا پنجہ کیا فائدہ کر یگا

چو عشق آمد از عقل دیگر بگوی — کہ در دست چوگان اسیرست گوی

جب عشق ہوا تو عقل کا کیا ذکر ہے — کیونکہ گیند چوگان کے اختیار مین ہوتا ہے

حکایت در معنی عزت محبوب در نظر محب

قصہ۔ عاشق کی نظر مین معشوق کی عزت کے بیان مین

میان دو عم زادہ وصلت فتاد — دو خورشید سیمای و مہتر نژاد

دو چچا زادون مین شادی ہوئی — دونون آفتاب چہرہ اور رئیس زادے

یکی را بغایت خوش افتادہ بود
ایک نہایت محبت کرتی

دگر نافرو سر کشش افتادہ بود
دوسرا ناراضی اور نفرت ظاہر کرتا تھا

یکی لطف و خلق پری وار داشت
ایک پری کی طرح لطف و محبت سے پیش آتی

یکی روی در روی دیوار داشت
ایک منہ پھیر کے دیوار کی طرف دیکھا کرتا

یکی خویشتن را بیاراستی
ایک اپنے جسم کو آراستہ کرتی

دگر مرگ خویش از خدا خواستی
ایک اپنی موت خدا سے چاہتا

پسر را نشاندند پیران دہ
لڑکے کو گاؤں کے بزرگوں نے بٹھایا

کہ مہرت برونیست مہرش بدہ
کہ جب تجھے اس سے محبت نہیں تو اسکا مہر دے

بخندید گفتا بصد گوسفند
اوسنے ہنسکے کہا کہ سو بکریاں دیکے

تغابن بنا شد رہائی نہ بند
قید سے رہائی پانے میں کچھ افسوس نہیں

بناخن پر یچہرہ می کند پوست
وہ پر یچہرہ ناخنوں سے کھال نوچتی تھی

کہ ہرگز بدین کی شکیبم ز دوست
کہ مجھسے اس بات پر دوست سے ہرگز صبر نہو سکیگا

کند ترک مہر و وفا و وصول
چاہے وہ محبت اور وفاداری اور ملاقات ترک کردے

مرا زان چہ گر رد کند یا قبول
مجھے اس سے کیا چاہے رد کرے یا قبول

بیا تا چنین زندگانی کنیم
آ اسیطرح عمر بسر کرین گے

جفا بینم و مہربانی کنیم
میں ظلم جھیلون گی اور محبت کرونگی

نہ صد گوسفندم کہ سی صد ہزار
سو بکریاں نہیں بلکہ تیس لاکھ بھی

نباید بنا دیدن روے یار
یار کی جدائی سے مجھے ابھی نہ معلوم ہوگی

ترا ہر چہ مشغول دارد ز دوست
تجھے جو دوست کی طرف مشغول رکھے

گر انصاف پرسی دلا رامت اوست
اگر انصاف سے پوچھو تو دل کا آرام وہی والا دی ہے

یکی پیش شوریدہ حالی نبشت
ایک شخص نے ایک دیوانہ کو لکھا

کہ دوزخ تمنا کنی یا بہشت
کہ تجھے دوزخ کی تمنا ہے یا بہشت کی

بگفتا مپرس از من این ماجرا
کہا مجھسے اسکا کچھ حال نہ پوچھو

پسندیدم انچہ او پسندد مرا
جو اُسنے میرے واسطے پسند کیا وہی مجھے پسند ہے

حکایت مجنون در صدق محبت او با لیلی

قصہ۔ مجنون اور اسکی سچی محبت لیلا کے ساتھ

مجنون را یکی گفت کای نیک پی
مجنون سے کسی نے پوچھا کہ اے مبارک قدم

چہ بودت کہ دیگر نیائی بحی
بھلکو کیا ہوا جو قبیلہ ہی کی طرف اب نہیں آتا

مگر در سرت شور لیلے نماند
شاید تیرے دلمین لیلے کا عشق باقی نہین رہا
خیالت دگر گشت و میلی نماند
خیال بدل گیا اب کچھ خواہش نہین رہی

چو بشنید بیچارہ بگریست زار
جب اس بیچارہ نے یہ سنا خوب بلک بلک کر رویا
کہ ایخواجہ دستم ز دامن بدار
کہ ایصاحب میرا دامن چھوڑ دے یعنے مجھپر اعتراض نکر

مرا خود دل درد مند ست خیز
میرا دل خود درد مند ہے
تو نیز م نمک بر جراحت مریز
تو میرے زخم پر نمک نہ چھڑک

نہ دوری دلیل صبوری بود
دور رہنا صبر کی دلیل نہین ہے
کہ بسیار دوری ضروری بود
بلکہ اکثر دوری مجبوری سے بھی ہوتی ہے

بگفت ای وفادار فرخندہ خوی
کہا اے وفادار مبارک خو
پیامی کہ داری بلیلے بگوی
لیلے سے کوئی پیغام کہنا ہو تو کہہ

بگفتا مبر نام من پیش دوست
کہا میرا نام اسکے سامنے نہ لینا
کہ حیف ست نام من آنجا کہ اوست
اوسکے سامنے میرا ذکر بڑا افسوس کی بات ہے

حکایت سلطان محمود و صدق محبت او و سیرت ایاز

قصہ سلطان محمود و کا اور اوسکی سچی محبت ایاز کے ساتھ

یکی خرده بر شاه غزنین گرفت
ایکشخص نے سلطان محمود پر اعتراض کیا
کہ ایاز نخی ندارد و ایازای شگفت
کہ ایاز کچھ ایسا حسین نہین مگر تعجب ہے

گلی را کہ نہ رنگ باشد نہ بو
جس گل مین رنگ اور خوشبو نہو
غریب ست سودای بلبل برو
بلبل کا عشق اوسپر تعجب ہے

بمحمود گفت این حکایت کسی
محمود سے بھی کسی نے یہ ذکر کیا
بہ پیچید از اندیشہ بر خود بسی
فکر کرتے دل مین بہت رنجیدہ ہوا

کہ عشق من ایخواجہ بر خوی اوست
کہ اے صاحب مین اسکی عادت کا عاشق ہون
نہ بر قد و بالای نیکوی اوست
نہ اوسکے قد اور اچھی صورت کا

شنیدم کہ در تنگنای گذر
مین نے سنا ہے کہ ایک تنگ گلی مین
بیفتاد و بشکست صندوق دُر
ایک اونٹ گر گیا اور موتیونکا بھرا صندوق ٹوٹ گیا

بفرمان ملک آستین بر فشاند
بادشاہ نے اوسکے لوٹنے کو دانسلے حکم دیا
وز انجا بہ تعجیل مرکب براند
اور جلد وہان سے گھوڑا دوڑایا

سواران پی دُر و مرجان شدند
سوار موتی اور مونگے کے پیچھے دوڑ پڑے
ز سلطان بہ یغما پریشان شدند
لوٹنے کے باعث بادشاہ سے چھوٹ گئے

نماند ازو شاقان گردن فراز
عزت دار تا بعد ازدن مین سے کوئی
نگہ کرد کای دلبر پیچ پیچ
بادشاہ نے دیکھکر کہا کہ اے معشوق مگر بالہ والے
من اندر قفای تو می تاختم
مین تیرے پیچھے دوڑتا تھا
گرت قربتی ہست در بارگاہ
اگر تجھکو بارگاہ مین قربت حاصل ہو
خلاف طریقت بود کاولیا
طریقت کے خلاف ہے اگر اولیا
گر از دوست چشمت بر احسان اوست
اگر دوست سے تو احسان کا امیدوار ہے
ترا تا دہن باشد از حرص باز
جبتک تیرا منہ حرص سے کھلا رہیگا
حقیقت سرائیست آراستہ
حقیقت کا گھر ایسا آراستہ ہے
نہ بینی کہ جای کہ برخاست گرد
نہین دیکھا کہ جب غبار اوٹھتا ہے

کسی در قفای ملک جز ایاز
ایاز کے سوا بادشاہ کے پیچھے نہ تھا
ز لیغما چہ آوردہ گفت ایہیچ
تو کیا لوٹ کے لایا اوسنے جواب دیا کچھ نہین
ز خدمت بہ لعمت نپرداختم
تیری خدمت کے آگے مینے لوٹ کی کچھ حقیقت نہ سمجھی
بخلعت مشو غافل از بادشاہ
خلعت پانے پر بھی بادشاہ کی خدمت سے غافل نہ
تمنا کند از خدا جز خدا
خدا سے سوائے خدا ملنے کے اور کچھ مانگے
تو در بند خویشی نہ در بند دوست
تو اپنی فکر مین ہے نہ دوست کی اطاعت مین
نیاید بگوشی دل از غیب راز
جبتک غیب سے راز کی بات تیرے کان مین سنائی نہ دیگی
ہوا و ہوس گرد برخاستہ
ہوا و حرص جسکے پاس نہین اسے چھو نہین گئی
نہ بیند نظر درچہ بنیاست مرد
دیکھنے والون کو بھی سجھائی نہین دیتا

حکایت در معنی قدم در ست مردان

قصہ - مردون کی ثابت قدمی کے بیان مین

قضا را من و پیری از فاریاب
اتفاقا مین اور ایک بڈھا مقام فاریاب سے
مرا یک درم بود بر داشتند
میرے پاس ایک درم تھا مجھے کشتی پر سوار کر لیا
سیاہان برانند کشتی چو دود
سیاہ دلون کے کشتی دھوین کی طرح دوڑ رہی تھی
مرا گریہ آمد ز تیمار جفت
ساتھی کے غم سے میرے آنسو ٹپک پڑے

رسیدیم در خاک مغرب بآب
ملک مغرب مین دریا کے کنارے پہونچا
بکشتی دو درویش بگذاشتند
اور اس غنیمہ کو چھوڑ دیا
کہ آن ناخدا ناخدا ترس بود
کیونکہ اوس کشتی کا ناخدا ابر حم تھا
بران گریہ فقہ بخندید و گفت
میرے رونے پر اوسنے فقہدار کے کہا

مخور غم برائے من ای برخرد — مرا آنکس آرد کہ کشتی برد
اے عقلمند میرے واسطے غم نہ کھا — مجھے وہ شخص لائیگا جو کشتی پار لگاتا ہے

بگسترد سجادہ بر روی آب — خیالست پنداشتم یا بخواب
اوسنے اپنا مصلا پانی پر بچھا دیا — مین سمجھا کہ یہ خواب دیکھتا ہون یا خیال ہے

نرمد ہوشیم دیدہ آن شب بخفت — نگہ بامداد ان بمن بر دو گفت
تعجب سے مجھے رات بھر نیند نہ آئی — اوسنے صبح کو مجھکو دیکھکے کہا

عجب ماندی ای یار فرخندہ رائے — ترا کشتی آورد و ما را خدائے
اے یار مبارک عقل تجھے کیون تعجب ہوا — تجھے کشتی اور مجھے خدا لایا

مرا اہل صورت بدین نگروند — کہ ابدال در آب و آتش روند
ہمری نسبت اہل دنیا یہ نہ اعتقاد کرین — کہ ابدال پانی اور آگ پر چلتے ہین

نہ طفلی کز آتش ندارد خبر — نگہدارد شش مادر مہربر
کیا ایسا نہین ہوتا جو لڑکا آگ کو نہین جانتا — تو اوسکو مادر مہربان حفاظت مین رکھتی ہے

پس آنانکہ در وجد مستغرق اند — چنین دان کہ منظور عین الحق اند
پس جو لوگ دریائے بیخودی مین ڈوبے ہوے ہین — وہ خدا کی نظر حفاظت مین محفوظ ہین

نگہدار از تاب آتش خلیل — چو تابوت موسی ز غرقاب نیل
خلیل اللہ علیہ السلام کو آگ کی صدمہ سے بچایا ہے — جیسے حضرت موسی کا صندوق نیل مین ڈوبنے سے

چو کودک بدست شنا در برست — نترسد کہ گردجلہ پہنا ورست
جیسے کوئی لڑکا پیرنے والے کے ہاتھ مین ہو — وہ کبھی نہ ڈریگا چاہے دریا کا کیسا ہی پاٹ ہو

تو بر روی دریا قدم چون زنی — چو مردان کہ بر خشک تر دامنی
تو دریا مین کیونکر قدم اوٹھا سکیگا — جب تو ایسے مردون کی طرح ہے کہ تیرا سوکھی مین دامن

گفتار اندر معنی فنای موجودات با کبریای باری عز اسمہ

قول اس بیان مین کہ جمیع موجودات سوای ذات خدا کے جسکا نام غالب ہے نیست ہونیوالے ہین

رہ عقل جز پیچ بر پیچ نیست — بر عارفان جز خدا ہیچ نیست
حکما اور متکلمین کی عقل کی راہ پیچ در پیچ سوا خالی پیچ کے کچھ نہین — عارفون یعنی بزرگون کی نظر مین خدا کی سوا اور کچھ نہین

توان گفتن این با حقایق شناس — دلے خردہ گیرند اہل قیاس
اہل حقیقت سے یہ بات بیشک کہہ سکتے ہین — مگر اہل قیاس یعنی حکیم اور متکلمین عیب پکڑینگے

کہ پس آسمان و زمین چیستند — نبی آدم و دام و دد کیستند
کہ آسمان اور زمین کیا ہین — اور آدمی چرند اور درند کیا چیز ہین

پسندیدہ پرسیدی ای ہوشمند — بگویم گر آیت جوابت پسند
اے عقلمند تونے کیا اچھا سوال کیا ہے — مین تجھے جواب دیتا ہون اگر پسند ہو
کہ ہامون و دریا و کوہ و فلک — پری و آدمی زاد و دیو و ملک
کہ جنگل اور دریا پہاڑ اور آسمان — پری اور انسان دیو اور فرشتے
ہمہ ہرچہ ہستند ازان کمتراند — کہ با ہستیش نام ہستی برند
یہ سب جو کچھ مین ہین اسپر لائق نہین — کہ اسکی ہستی کے مقابل آنیکو ہستی کہی جا سکے
عظیمست پیش تو دریا بموج — بلندست گردون گردان باوج
صرف تجھے دریا کی موج بڑی معلوم ہوتی ہے — آسمان گردش کرنیوالا بلند دکھائی دیتا ہے
ولے اہل صورت کجا پی برند — کہ ارباب معنی بملکے درند
مگر اہل دنیا اسکا سراغ کہان پا سکتے ہین — کیونکہ اہل حقیقت کسی اور ہی ملک مین ہین
کہ گر آفتابست یکذرہ نیست — دگر ہفت دریاست یکقطرہ نیست
کیونکہ اگر آفتاب ہو تو وہ ایک ذرہ سے کم ہے — اور ساتون سمندر ایک قطرہ کے برابر بھی نہین
چو سلطان عزت علم بر کشد — جہان سر بجیب عدم در کشد
جب عزت والے بادشاہ کا نشان بلند ہوگا — جہان نیستی کے گریبان مین سر چھپا لیگا اور فنا ہو جائیگا

حکایت دہقان در لشکر سلطان

قصہ - ایک گنوار کا جو بادشاہی لشکر مین نکلا

رئیسے دہے با پسر دردہی — گذشتند بر قلب شاہنشہی
کسی گانون کا ایک رئیس اپنے لڑکے کو ساتھ جا رہا تھا — کسی بادشاہ کے بیچ لشکر سے نکلا
پسر چاوشان دید و تیغ و تبر — قباہای اطلس ستمہای زر
لڑکے نے جلوس و حشمت کا تلوار اور تیر — اطلس کی قبا مین سنہری کمر بند دیکھے
یلان کماندار نخجیر زن — غلامان ترکش کش تیر زن
شکاری پہلوان کمان باندھے — تیر انداز غلام ترکش لگائے ہوے
یلی در برش پرنیانی قباہ — یلی بر سرش خسروانی کلاہ
ایک شخص کے بدن مین اطلس کی قبا — ایک کے سر پر بادشاہی تاج
پسر کان ہمہ شوکت و پایہ دید — پدر را بغایت فرومایہ دید
لڑکے نے جب وہ سامان اور عزت دیکھی — تو اپنے باپ کو نہایت ہی کم حقیقت سمجھا
کہ حالش بگردید و رنگش بریخت — زہیبت بہ پہلو در آویخت
کیونکہ ناگاہ حال اسکا بدلا اور رنگ اڑ گیا — ڈر کے مارے ایک گوشہ مین دبکا رہا

پسر گفتش آخر بزرگ دہی
لڑکے نے پوچھا اوس سے آخر تو بھی گانون کا رئیس ہے

بسر داری از سر بزرگان مہی
حکومت مین بڑے بڑے سردارون کا سردار ہے

چہ بودت کہ ببریدی از جان امید
تجھے کیا ہوگیا کہ جان سے ناامید ہوگیا

بلرزیدی از بادشاہی چو بید
ایک بادشاہ سے تو بید کی طرح کانپنے لگا

بلی گفت سالار دفرماندہم
اوسنے جواب دیا ہان مین سردار اور حاکم ہون

ولے عزتم ہست تا در دہم
مگر گانون کے اندر ہی میری عزت ہے

بزرگان ازان دہشت آلودہ اند
بزرگ اس سبب سے ڈرتے رہتے ہین

کہ در بارگاہ ملک بودہ اند
کہ بارگاہ خدا مین رہتے ہین

نوای بخیر ہمچنان در دہے
اے نادان تو ابھی اُسیطرح گانون مین ہے

کہ برخویشتن منصبے می نہی
جو آپ کو عزت والا جانتا ہے

نگفتند حرفے زبان آوران
کہ سعدی نگوید مثالے بران
شاعرون نے کوئی ایسی بات نہین کہی
جسپر سعدی نے ایک مثال نہ دی ہو

حکایت گرم شب تاب

قصہ جگنو کا

مگر دیدہ باشی کہ در باغ وراغ
تو نے باغ اور جنگل مین دیکھا ہوگا

تبابد بشب کرمکے چون چراغ
ایک کیڑا رات کو چراغ کی طرح چمکتا ہے یعنی جگنو

یکی گفتش ای مرغ شب فروز
ایک شخص نے اُس سے پوچھا کہ اے رات کو چمکنے والے

چہ بودت کہ بیرون نیائی بروز
مگر کیا وجہ ہے کہ دن کو نہین دکھائی دیتا

بہ بین کالتیتن کرمک خاک زاد
خیال کرنا چاہیے کہ اُس کیڑے نے جو مٹی سے پیدا ہوا تھا

جواب از سر روشنائی چہ داد
عقلمندی سے کیا خوب جواب دیا

کہ من روز روشب جز بصحرا نیم
کہ مین رات دن جنگل مین رہتا ہون

ولے پیش خورشید پیدا نیم
مگر سورج کے سامنے معلوم نہین ہوتا

حکایت دانشمند با تابک سعد بن زنگی غفر اللہ لہ

قصہ ایک عقلمند اور اتابک سعد بن زنگی کا اللہ اوسے بخشے

ثنا گفت بر سعد زنگی کسے
کسی نے سعد زنگی کی تعریف کی

کہ بر تربتش باد رحمت بسے
کہ اوسکی قبر پر ہمیشہ رحمت ہو

درم داد و لشریف دنبو اختش
اوسکو درم اور خلعت دیا اور خاطر کی

بمقدار خود منزلت ساختش
اپنے حوصلہ کے موافق خوب عزت دی

چو اللہ و بس دید بر نقش زر
جب اوسنے سونے کی خط سے خلعت پر لفظ اللہ بس دیکھا

بشوریدو برکند خلعت ز بر
بیخود ہو گیا اور اوس خلعت کو بدن سے اُتارا

ز سوزش چنان شعلہ در جان گرفت
اوس گرمی سے اُسکی جان مین ایسی آگ بھڑک اُٹھی

کہ بر جست و راہ بیابان گرفت
کہ اور جھلا کر وا در جنگل کو چلا گیا

یکی گفتش از ہمنشینان دشت
ایک جنگل کے رہنے والے نے اُس سے پوچھا

چہ دیدی کہ حالت دگرگونہ گشت
تو نے کیا دیکھا جو غیر حالت ہو گئی

تو اول زمین بوسہ دادی سزا
تو نے پہلے مین جگہ زمین پر بوسہ دیا تھا

نبایستی آخر زدن پشت پای
پھر اسطرح ٹھوکر مارنا نچاہیے تھا یعنی اسقدر بیقراری نہ چاہیے تھی

بخندید کاو ل زبیم و امید
اوسنے ہنسکر جواب دیا کہ پہلے خوف اور امید مین

ہمی لرزہ بر تن فتادم چو بید
میرا بدن بید کی طرح کانپتا تھا

باخر زتمکین اللہ و بس
پھر آخر کو اللہ کی عزت کے سامنے

نہ چیزم بچشم اندر آمد نہ کس
میری آنکھ مین نہ کسی چیز اور نہ کسی آدمی کی حقیقت باقی

حکایت مرد حق شناس

قصہ ایک مرد حق شناس کا

بشہری در از شام غوغا فتاد
شام کے ملکون مین کسی شہر مین شور ہوا

گرفتند پیری مبارک نہاد
ایک بڑے بھلے آدمی کو پکڑ لیا

ہنوز آن حدیثم بگوش اندرست
ابھی تک مجھے وہ بات یاد ہے

چو قیدش نہادند بر پا و دست
جبکہ اوسکے پیر مین بیڑیان اور ہاتھ مین ہتکڑیان ڈالدیں

کہ گفت ارنہ سلطان اشارت کند
اوسنے کہا جو بادشاہ کا اشارہ نہو

کز ارہرہ باشد کہ غارت کند
کس کی مجال ہے جو مار ڈالے

بباید چنین دشمنی دوست داشت
ایسے دشمن کو بھی دوست جاننا چاہیے

کہ میدانمش دوست بر من گماشت
جبکہ یہ سمجھین کہ دوست نے بھیجا ہے

اگر عز و جاہست در گرد دل و قید
اگر عزت اور مرتبہ یا ذلت اور قید ہو

من از حق شناسم نہ از عمرو زید
مین خدا کی طرف سے سمجھتا ہون نہ عمرو زید کیطرف سے

زعلت مدارای خردمند بیم
اے عقلمند ہماری کا اندیشہ نکر

چو داروی تلخت فرستد حکیم
اگر تجھے حکیم کڑوی دوا دیتا ہے اس سے شفا ہو جاویگی

بخور رہر چہ آید ز دست حبیب
دوست کے ہاتھ سے جو ملے کھالے

نہ بیمار دانا ترست از طبیب
کیونکہ بیمار طبیب سے زیادہ عقلمند نہین ہوتا

حکایت صاحب نظر پارسا

قصہ فقیر عاشق کا

یکی راچو من دل بدست کسی — گرو بود و می برد خواری بسی

میری طرحسے ایک شخص کا دل کسیکے ہاتھ رہین گرفتار تھا اور بہت ذلت اوٹھاتا تھا

پس از ہوشمندی و فرزانگی — ہدف بر زدندش ز دیوانگی

عقلمندی اور ہوشیاری کے بعد اوسکی دیوانگی مشہور ہوگئی

قفا خوردی از دست یاران خویش — چو مسمار پیشانی آوردہ پیش

اپنے یارون کے ہاتھ کی دھولین کھاتا میخ کی طرح سے ٹھوکا دیتا

خیالش چنان بر سر آشوب کرد — کہ بام دماغش لگد کوب کرد

اوس معشوق کے خیال نے اوسکا دماغ پریشان کردیا کہ اوسکی کھوپری پامال ہوگئی

ز دشمن جفا بردی از بہر دوست — کہ تریاک اکبر بود زہر دوست

دوست کے واسطے دشمنون کا ظلم سہتا بلکہ دوست کے ہاتھ کا زہر بھی تریاک اکبر ہے

نبودش ز تشنیع یاران خبر — کہ غرقہ ندارد ز باران خبر

دوستونکو ملامت کی اوسے پرواہ نہین کیونکہ ڈوبنے والا بارش کے پانی کی پرواہ نہین کرتا

کرا پای خاطر بر آید بسنگ — نیندیشد از شیشہ نام و ننگ

جسکے دلکے پیر پر عشق کا پتھر گرتا ہے اوسے شرم وحیا کے شیشہ ٹوٹنے کا اندیشہ نہین ہوتا

شبی دیو خود را پری چہرہ ساخت — در آغوش آن مرد بری بتاخت

ایک رات کو شیطان اوس معشوق پری پیکر کی صورت بنکے اوس مرد کے گلے لگا اور اوسکے ہوش و حواس جاتے رہے

سحر گہ مجال نمازش نبود — ز یاران کس آگہ ز رازش نبود

صبح کو اوسے نماز کی طاقت نہ رہی یارون مین سے کوئی اوسکا بھید نہین جانتا تھا

بآبی فرو رفت نزدیک بام — بر و بستہ سرما دری از رخام

صبح کے وقت ایسے پانی مین نہایا کہ برف سے وہ مثل سنگ مرمر کے جمگیا تھا

نصیحتگرے لومش آغاز کرد — کہ خود را بکشتی درین آب سرد

ایک نصیحت کرنیوالا اوسے ملامت کرنے لگا کہ تونے اس ٹھنڈے پانی مین آپکو ہلاک کیا

ز بر نای منصف بر آمد خروش — کہ زنہار ازین حرف منکر خموش

جوان انصاف پسند نے پکارکے کہا کہ خبردار ایسی بری بات ہرگز زبانپر نہ لانا

مرا پنجہ و زین پسر دل فریفت — ز مہرش چنانم کہ نتوان شگیفت

اس لڑکے نے تھوڑے دونسے میرا دل دیوانہ کیا جسکی محبت مین ایسا تڑپ رہا ہون کہ صبر نہین ہوسکتا

نپرسید باری بخلق خوشم
اونے ایکبار بھی مجھسے دل دیکے بات نہین کی
نگر تا چہ نازش بجان میکشم
دیکھو مین کسطرح اوسکی ناز برداری کرتا ہون

پس آنگہ کہ شخصم زخاک آفرید
پس جسنے کہ میرا جسم خاک سے بنایا
بقدرت در و جان پاک آفرید
اور اپنی قدرت سے اوسمین عمدہ جان ڈالی

عجب داری ار بار امرش برم
مجھے کیون تعجب آیا اگر مین سنے اوسکا حکم بجا یا
کہ دائم باحسان و فضلش درم
کیونکہ مین ہمیشہ رہون اوسکے فضل و احسان کا ہون

گفتار اندر سماع اہل دل و تقریر حق و باطل آن

قول۔ صاحبدلون کے راگ سننے اور اوسکے مخفی اور باطل تقریر کے بیان مین

اگر مرد عشقے کم خویش گیر
اگر عاشق ہے تو آپکو نیست سمجھ
وگر نہ رہ عافیت پیش گیر
نہین تو عافیت کی راہ چل یعنے گوشہ نشینی اختیار کر

مترس از محبت کہ خاکت کند
محبت مین اس بات کا خوف نکر کہ خاک مین ملجائیگا
کہ باقی شوی گر ہلاکت کند
کیونکہ تو جانے پر بھی ہمیشہ باقی رہیگا

نروید جباب از حبوب درست
عمدہ تخم سے بھی کوئی گھاس نہین جمتی
مگر خاک بروی بگردد نخست
جبتک اوپر خاک نہ ڈالدیجاوے

ترا باحق آن آشنائی دہد
تجھے وہ پہنچ خدا سے ملائیگی
کہ از دست خویشت رہائی دہد
جو تجھے خودی سے چھڑائے گی

کہ تا باخودی در خودت راہ نیست
کیونکہ جب تک تجھ مین خودی ہے خدا کیطرف راہ نہین پیدا ہوگا
وزین نکتہ جز بیخود آگاہ نیست
اور اس بات کو سوائے بیخود کے کوئی نہین جانتا

نہ مطرب کہ آواز پای ستور
گانیوالا نہین بلکہ بیل کے پیر کی آواز
سماع ست اگر عشق داری و شور
راگ ہے اگر تجھمین عشق و محبت ہو

مگس پیش شوریدہ دل پر نزد
مکھی نے عاشق کے سامنے پر نہ ہلایا
کہ او چون مگس دست بر سر نزد
کہ اوسنے مکھی کی طرح سر پر ہاتھ نہ مارا یعنے بیخود ہوگیا

نہ بم داند آشفتہ سامان نہ زیر
دیوانہ والے نہ اور بالین طبلے کی آواز نہین جانتا
بآواز مرغی بنالد فقیر
فقیر مرغ کی آواز پر روتا ہے

سرایندہ خود می نگردد خموش
گانیوالا خود کبھی نہین چپ رہتا
ولیکن نہ ہر وقت بازست گوش
لیکن ہر وقت کان کھلے نہین رہتے

چو شوریدگان می پرستی کنند
جب مست مستی پر آتے ہین
بر آواز دولاب مستی کنند
چرخی کی آواز پر مست ہوجاتے ہین

برقص اندر آیند دولاب وار
چرخی کی طرح ناچتے ہین

چو دولاب برخود بگریند زار
چرخی کی طرح آپ اپنے اوپر روتے ہین

بتسلیم سرور گریبان برند
رضامندی سے سر گریبان مین لٹکاتے ہین

چو طاقت نماند گریبان درند
جب بیخود ہو جاتے ہین تو گریبان پھاڑتے ہین

بگویم سماع ای برادر کہ چیست
مین راگ کو بتادون کہ وہ کیا چیز ہے

مگر مستمع را بدانم کہ کیست
مگر سننے والے کو بھی تو جان لون کہ وہ کون ہے

گر از برج معنے بود طیر او
اگر اوسکی روح برج حقیقت کی رہنے والی ہے

فرشتہ فرو ماند از سیر او
فرشتہ اوسکی سیر کے آگے مجبور رہوگا

وگر مرد لہوست و بازی و لاغ
اور اگر کھلنڈرا ہے جسمین ہزل اور ظرافت ہے

قوی تر شود لہوش اندر دماغ
تو اوسکے دماغ کی بیہودگی اور بڑھجائیگی

چہ مرد سماعست شہوت پرست
شہوت پرست آدمی کی کیا حقیقت ہے وہ کیا جانے سماع

بآواز خوش خفتہ خیزد نہ مست
کیونکہ اچھی آواز پر غافل چونکتا ہے نہ کہ مست

پریشان شود گل بباد سحر
صبح کی ٹھنڈی ہوا سے گلاب کا پھول کھلتا ہے

نہ ہیزم کہ نشگافدش خرتر
نہ کہ خشک لکڑی جسکو سوائے کھلاڑ کے نہین کچھ سوجھتا

جہان پر سماعست و مستی و شور
جہان راگ اور عشق اور دیوانگی سے بھرا ہے

ولیکن چہ بیند در آئینہ کور
مگر آئینہ مین اندھا کیا دیکھیگا

مکن عیب درویش حیران و مست
فقیر پریشان اور مست کو ملعنہ نہ دے

کہ غرقست ازان میزند پا و دست
کہ ڈوبا ہے اسوجہ سے ہاتھ پیر مارتا ہے

نہ بینی شتر بر حدای عرب
اونٹ کو نہین دیکھا کہ عرب کے نغمہ پر

کہ چونش برقص اندر آرد طرب
خوشی کے مارے کیسا ناچنے لگتا ہے

شتر را چو شور طرب در سرست
اونٹ کے سر مین جب عشق اور مستی ہے

اگر آدمی را نباشد خرست
اگر آدمی مین نہو تو بالکل گدھا ہے

حکایت

قصہ

شکر لب جوانی نے آموختی
ایک خوش آواز بانسلی بجانا سیکھتا تھا

کہ دلہا در آتش چو نی سوختی
جو عاشقونکو دلونکو عشق کی آگ مین نرکل کیطرح جلاتا تھا

پدر بار ہا بانگ بروی زدی
اوسکا باپ اکثر اوسکو للکارتا

بہ تندی و آتش دران نی زدی
اور غصہ سے اوس بانسلی کو جلا دیتا

شبی برادای پسر گوش کرد — سماعش پریشان و مدہوش کرد
ایک رات کو اپنے لڑکے کا گانا اور بجانا سنا — اوسکی آواز نے اوسے حیران اور مست کردیا

ہمیگفت و بر چہرہ افگندہ خوی — کہ آتش بمن ورزد این بارنی
پیشانی پر عرق ندامت تھا جب وہ یہ بات کہتا تھا — کہ اس بانسلی کی آواز نے مجھے مست کردیا

ندانی کہ شوریدہ حالان مست — چرا بر فشانند در رقص دست
تجھے نہین معلوم کہ عاشق مست — کیون حال مین ہاتھ اوٹھاتے ہین

کشاید دری بر دل ازواردات — فشاند سر دست بر کائنات
معرفت کا ایک دروازہ اونپر کھلا جاتا ہے — اسواسطے دنیا سے بالکل ہاتھ اوٹھاتے ہین

حلالش بود رقص بر یاد دوست — کہ ہر آستینش جانی دروست
ایسے لوگونکو دوست کی یاد مین حال حلال ہے — کیونکہ ہر آستین مین ضرور جان ہوتی ہے اوسکی

گرفتم کہ خود چابکی در شنا — برہنہ توانی زدن دست و پا
مین نے مانا کہ تو خوب تیر سکتا ہے — مگر برہنہ ہی ہاتھ پیر لگا سکتا ہے

بکن خرقہ و نام و ناموس و زرق — کہ عاجز بود مرد با جامہ غرق
عزت اور حرمت اور فریب کا خرقہ اوتار لے — کیونکہ کپڑے پہنکے مرد عاجز ہو کر ڈوب جاتا ہے

تعلق حجابست و بیحاصلی — چو پیوندہا بگسلی واصلی
دنیا کے تعلقات پردے اور بیفائدہ ہین — جب تو ان پیوندونکو پھاڑ ڈالے تو وصل حاصل ہو

حکایت
قصہ

کسی گفت پروانہ را کای حقیر — برو دوستی در خور خویش گیر
کسی نے پروانہ سے کہا کہ ای کم حقیقت — جا اپنے لائق دوست تلاش کرلے

رہی رو کہ بینی طریق رجا — تو و مہر شمع از کجا تا کجا
ایسی راہ چل جہان تیری امید حاصل ہو — تو اور شمع کی محبت کتنا بڑا فرق ہے

سمندر نہ گردد آتش مگرد — کہ مردانگی باید انگہ نبرد
تو سمندر نہین جو آگ پر صدقہ ہو — پہلے جوانمرد ہو تب لڑنا چاہیے

ز خورشید پنہان شود موش کور — کہ جبلست با آہنی پنجہ زور
آفتاب کے سامنے چھپجاتی ہے — کہ آہنی پنجہ یعنی زبردست سے مقابلہ جہالت ہے

یکی را کہ دانی کہ خصم تو اوست — نہ از عقل باشد گرفتن بہ دوست
ایک شخص کو جب تو اپنا دشمن جانتا ہے — اوسکو دوست بنانا عقل کے خلاف ہے

ترا کس نگوید نکو میکنے — کہ جان در سر و کار او میکنی
کبھی کوئی تجکو نکہیگا کہ تو اچھا کرتا ہے — جب تو اوسکے خیال مین جان برباد کرتا ہی

گدائی کہ از پادشہ خواست دخت — قفا خورد و سودای بیہودہ پخت
جس فقیر نے بادشاہ کی لڑکی مانگی — دھولین کھائین اور بیہودہ خیال کیا

کجا در حساب آورد چون تو دوست — کہ روی ملوک و سلاطین در اوست
اوسکو تیری دوستی کا کب خیال آئیگا — جب بادشاہ اور سلاطین اوسکیطرف تماطب ہین

پلندار کو در چنان مجلسے — مدارا کند با تو چون مفلسے
کبھی نہ سمجھنا چاہیے کہ وہ ایسی مجلس مین — تیرے سے مفلس کی خاطر کریگی

دگر با ہمہ خلق نرمے کند — تو بیچارہ بر تو گرمے کند
اگرچہ تمام خلق کے ساتھ نرمی سے پیش آئیگی — تو غریب ہی بچہپر گرمی اے سختی کریگی

نگہ کن کہ پروانۂ سوزناک — چہ گفت اے عجب گر بسوزم چہ باک
خیال کرنا چاہیے کہ اوس پروانہ دل جلے نے کیسا — کہا اگر مین جل جاؤن تو کیا عجب نہین

مرا چون خلیل آتشی در دل ست — کہ پنداری این شعلہ بر من گلست
خلیل اللہ کیطرح جب میرے دل مین آگ لگی ہے — تو اس آگ کو میرے واسطے گلزار سمجھنا چاہیے

نہ دل دامن دلستان میکشد — کہ مہرش گریبان جان میکشد
میرا دل معشوق کا دامن نہین پکڑتا — بلکہ اوسکی محبت خود جان کا گریبان پکڑتی ہے

نہ خود را باتش بخود میزنم — کہ زنجیر شوقست در گردنم
مین خود آگ کیطرف نہین جاتا — بلکہ شوق کی زنجیر جو میرے گلے مین پڑی ہی کھینچتی ہے

مرا ہمچنان دور بودم کہ سوخت — نہ ایندم کہ آتش بمن در فروخت
جب مین دور تھا تب ہی مجکو اوسنے جلا دیا — نہ جسوقت کہ مجھپر آگ کا شعلہ اوٹھا

نہ آن میکند یار در شاہدے — کہ با او توان گفتن از زاہدے
یار معشوقانہ ادا سے ایسا نہین رکھتا — جسکے ساتھ تقوی اور پرہیزگاری کی دم مار سکے

کہ عیبم کند بر تولای دوست — کہ من راضیم کشتہ در پای دوست
یار کی محبت مین مجھپر کون طعن مار یگا — جبکہ مین خود اوسکے قدمونپر نثار ہونیکو راضی ہون

مرا بر تلف حرص دانی چراست — چو او ہست اگر من نباشم رواست
تو جانتا ہے کہ مجکو اپنے ضائع کرنیکی کیون حرص ہے — اوسکی ہستی کے سامنے میرا نہونا بہتر ہے

بسوزم کہ یار پسندیدہ اوست — کہ در وی سرایت کند سوز دوست
جبکہ میرا وہ یار پسندیدہ جانی ہی تو مین اوسکے واسطے آپکو جلاتا ہون — کہ شاید میرا سوزاوسکے دلمین کچھ اثر کرے

مراچند گوئی که درخور دخویش
مجکو تو کہانتک سمجھائیگا کہ اپنے لائق
بدان ماند اندرز شوریدہ حال
عاشق کو سمجھانا اسطرح پر ہے
کسی را نصیحت نگوئی شگفت
اے نادان اوس شخص کو کبھی نصیحت نکر
زکف رفتہ بیچارۂ را لگام
جس بیقابو کے ہاتھ سے لگام چھوٹ گئی ہو
چہ نغز آمد این نکتہ در سندباد
کتاب سندباد مین کیا عمدہ یہ نکتہ لکھا ہے
بباد اتش تیز برتر شود
ہوا سے آگ اور بھڑک اوٹھتی ہے
چو نیکت بدیدم بدی میکنی
جب مین نے تجھکو نیک سمجھا تو کیون میرے سامنے بدی کرتا ہی
ز خود بہتری جوی و فرصت شمار
اپنے سے بہتر تلاش کر اور فرصت یعنے زندگی کو غنیمت سمجھ
پی چون خود آن خود پرستان روند
اپنے ایسے لوگونکے پیچھے پست ہمت چلتے ہین
من اول کہ این کار سر داشتم
مینے پہلے ہی جب یہ کام شروع کیا
سر انداز در عاشقی صادقست
عشق کی راہ مین سر دینے والا بھی عاشق
اجل ناگہے در کمینم کشد
موت مجھے دفعۃً دھوکے مین ہلاک کریگی
چو پیشک نبشتست بر سر ہلاک
جب مرنا تقدیر ہی مین لکھا ہے
ہ روزی بہ بیچارگی جان دہی
آخر بے بس ہوکے ایک دن جان جائیگی

حریفی بدست آر ہمدرد خویش
کوئی دوست اپنا ہمدرد تلاش کر
کہ گوئی بگردم گزیدہ منال
جیسے کسیکو بچھو نے مارا ہو اوسکو رونا نہ دینا
کہ دانی کہ دروی نخواہد گرفت
جسکو تو جانتا ہی کہ اوسکے دلمین اثر نکریگی
نگویند کاہستہ ران ای غلام
اوس سے کبھی نہ کہینگے ای لڑکے گھوڑے کو نہ دوڑا
کہ عشق آتش ست ای پسر بند باد
کہ اے لڑکے عشق مثل آگ اور نصیحت مثل ہوا کے ہی
پلنگ از زدن کینہ ور تر شود
مارنے سے چیتا اور غصہ ور ہوتا ہی
کہ رویم فرا چون خودی میکنی
کیونکہ مجکو اپنے ایسے کیطرف مخاطب کرتا ہی
کہ با چون خودی کم کنی روزگار
کیونکہ آپ نے ایسے کے ساتھ اوقات ضائع ہوگی
بکوی خطرناک مستان روند
خطرناک راستہ پر مست چلتے ہین
دل از سر بیکبار برداشتم
اپنے سر سے یکبارگی دل اوٹھایا
کہ بد زہر ہ بر خویشتن عاشق ست
بلکہ کم حوصلہ خود اپنے نفس پر عاشق ہوتا ہی
ہمان بہ کہ آن ناز نینم کشد
پس وہ ہی بہتر ہے کہ وہ معشوق خود قتل کرے
بدست دلارام خوشتر ہلاک
تو یار کے ہاتھ موت اچھی ہے
پس آن بہ کہ در پای جانان دہی
پس یہی مناسب ہی کہ یار کے قدمونپر نثار ہو

مخاطبۂ شمع و پروانہ

پروانہ اور شمع کی باہمین

شبی یاد دارم کہ چشمم نخفت
مجھے یاد ہی کہ ایک رات کو میری آنکھ نہ لگی یعنی نیند نہ آئی

شنیدم کہ پروانہ با شمع گفت
مین نے سنا کہ پروانہ نے شمع سے کہا

کہ من عاشقم گر بسوزم رواست
کہ مین عاشق ہو کے جلون تو درست ہی

ترا گریہ و سوز باری چراست
تو کسواسطے گ جلتی اور روتی ہے

بگفت ای ہوادار مسکین من
کہا اے میرے غریب دوست

برفت انگبین یار شیرین من
مجھے شہد سا شیرین چھوٹ گیا

چو شیرینی از من بدر میرود
جب شیرینی مجھسے چھوٹ جاتی ہی

چو فریادم آتش بسر میرود
فریاد کی طرح آگ میرے سر سے نکلتی ہے

ہمیگفت و ہر لحظہ سیلاب درد
یہی بات کہتی تھی اور ہر دفعہ درد کا سیلاب

فرومید و دیدش بر رخسار زرد
اوسکے زرد رخسار پر جاری تھا

کہ ای مدعی عشق کار تو نیست
کہ ای دعوی کرنیوالے یعنے عاشق ہرای نام عشق تیرا کام نہین

کہ نہ صبر داری نہ یارای نیست
کیونکہ نہ تجکو صبر اور قرار نہین

تو بگریزی از پیش یک شعلہ خام
اے کچے تو ایک شعلہ سے بھی بھاگتا ہے

من استادہ ام تا بسوزم تمام
اور مین کھڑے کھڑے بالکل جلجاتی ہون

ترا آتش عشق اگر پر بسوخت
عشق کی آگ تیرے صرف پر جلا دیتی ہے

مرا بین کہ از پای تا سر بسوخت
دیکھ مجھے سر سے پیر تک جلاتی ہے

نرفتہ ز شب ہمچنان بہرہ
ہنوز تھوڑی رات بھی نہین گذری تھی

کہ ناگہ بکشتش پری چہرہ
کہ دفعۃً اوسکو ایک معشوقہ نے خاموش کیا

ہمیگفت و میرفت دودش بسر
وہ یہی بات کہتی تھی اور دھوان اوسکے سر سے نکلتا تھا

ہمین بود پایان عشق ای پسر
اے لڑکے انتہاے عشق یہی ہے

اگر عاشقی خواہی آموختن
اگر عاشقی سیکھنا چاہتا ہے

بکشتن فرح یابی از سوختن
تو مرنے پر جلنے سے نجات ہو گی

مکن گریہ بر گور مقتول دوست
جسکو یار نے قتل کیا ہو اوسکی قبر پر رونا نچاہیے

بر و خرمی کن کہ مقبول اوست
اوسپر خوش ہونا چاہیے کہ وہ اوسکا مقبول ہی

اگر عاشقی سر مشوی از مرض
اگر عاشق ہے تو کہدے عشق کی بیماری سے

چو سعدی فرو شوی دست از غرض
سعدی کیطرح سے اپنی غرض سے ہاتھ دھو

فدائی ندارد ز مقصود چنگ — وگر بر سرش تیر بارند و سنگ
عاشق اپنے مطلب سے ہاتھ نہیں اوٹھاتے — چاہے اوسکے سر پر تیر اور پتھر برسین

بدر یا مرو گفتمت زینہار — وگر میروی تن بطوفان سپار
مین تجھسے کہتا ہون کہ دریا مین نجا — اگر جاتا ہے طوفان پر رضا مند رہ

باب چہارم در تواضع

چوتھا باب عاجزی کے بیان مین

زخاک آفریدت خداوند پاک — پس ای بندہ افتادگی کن چو خاک
خدا پاک نے تجھے خاک سے بنایا ہے — پس ای بندہ تجھے خاک کیطرح عاجزی کرنا چاہیے

حریص و جہانسوز و سرکش مباش — زخاک آفریدندت آتش مباش
حریص اور ظالم اور مغرور نہو — خاک سے تجھے بنایا ہے آگ نہ بن جا

چو گردن کشید آتش ہولناک — بہ بیچارگی تن بینداخت خاک
جب ہولناک آگ نے غرور کیا — خاک نے غریبی سے عاجزی کی

چو این سرفرازی نمود آن کمی — ازین دیو گردند ازان آدمی
جب اسنے غرور اور اوسنے عجز کیا — اس سے دیو اور اوس سے آدمی کو بنایا

حکایت در نیمعنی

قصہ اسی بیان مین

یکی قطرہ باران زابری چکید — خجل شد چو پہنای دریا بدید
ایک بوند ساون کی بدلی سے برسی — وسعت سمندر کی دیکھکے شرمائی

کہ جائیکہ دریاست من کیستم — گر او ہست حقا کہ من نیستم
کہ سمندر کے سامنے میری کیا حقیقت ہی — خدا کی قسم مین اوسکی ہستی کے سامنے مثل نیستی کے ہون

چو خود را بچشم حقارت بدید — صدف در کنارش بجان پرورید
جب اوسنے اپنے آپکو عاجزی کی نظر سے دیکھا — سیپ نے اوسکو گود مین لیا اور اپنی جان کیطرح برابر پرورش کیا

سپہرش بجای رسانید کار — کہ شد نامور لولو شاہوار
آسمان نے اوسکو نہایت عزت دی — کہ وہ موتی بادشاہون کی پسند کے لائق ہوا

بلندی بدان یافت کو پست شد — در نیستی کوفت تا ہست شد
عاجزی کے سبب اوسکی عزت ہوئی — نیستی سے اوسکو ہستی حاصل ہوئی

حکایت در معنی نظر مردان حق در خویشتن بہ حقارت

قصہ مردان خدا کا اپنی طرف نظر حقارت سے دیکھنا

جوانی خردمند پاکیزہ بوم — زدریا برآمد بدربند روم
ایک جوان عقلمند پاک سرشت — دریاسے دربند روم مین آیا

در و فضل دید ند و فقر و تمیز — نہادند رخشش بجای عزیز
اوسکا بزرگی اور فقر اور تمیز دیکھکے — اوسکا اسیا پاک مسجد مین رکھا جیسے دلہن اوتارا

سر صالحان گفت روزے بمرد — کہ خاشاک مسجد بیفشان وگرد
نیکبختو نکے سردار پیغمبر امام نے ایک روز اوس مرد سے کہا — کہ مسجد کا کوڑا اور گرد جھاڑ دے

ہمان کاین سخن مرد رہرو شنید — برون رفت وبازش کس آنجا ندید
جسمدم اوس مسافر نے یہ بات سُنی — وہانسے چلا گیا اور پھر کسیسے اوسے وہان نپایا

بران حمل کردند یاران و پیر — کہ پروای خدمت ندارد فقیر
امام اور اوسکے رفیقون نے یہ گمان کیا — کہ فقیر کو خدمت کی پروا نہین

دگر روز خادم گرفتش براہ — کہ ناخوب کردی برائے تباہ
دوسرے دن ایک مسجد کے خادم نے اوسکا ہاتھ راہ مین پکڑا — کہ تونے اپنی بدعقلی سے بُرا کیا

ندانستی اے کودک خودپسند — کہ مردان زخدمت بجای رسند
اے خودپسند لڑکے تو نے نہین سنا ہے — کہ مردون کو خدمت سے عظمت ملتی ہے

گرستن گرفت از سر صدق وسوز — کہ ای یار جان پرور دلفروز
وہ شخص راہ صفائی اور سوز قلب سے رونے لگا — کہ اے یار باعث آرام جہان دردشنی قلب

نہ گرداندران بقعہ دیدم نہ خاک — من آلودہ بودم دران جای پاک
تین نے اوس گھر مین گرد و غبار نہین پایا — اوس پاک جگہ مین ایک مین ہی گرد آلودہ یعنی گنہگار تھا

گرفتم قدم لاجرم باز پس — کہ پاکیزہ مسجد بہ از خاک وخس
مجبور ہوکے باہر چلا گیا — کہ مسجد کا خاک اور کوڑے سے صاف رہنا اچھا

طریقت جزین نیست درویش را — کہ افگندہ دارد تن خویش را
فقیر کے واسطے اس سے بڑھکے کوئی طریقہ نہین — کہ آپ کو عاجز سمجھتا رہے

بلندیت باید تواضع گزین — کہ این بام را نیست سلم جزین
اگر تو بلندی چاہتا ہے تو عاجزی اختیار کر — کہ اس کوٹھے کا زینہ اس سے بڑھکے نہین

حکایت سلطان بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ در تواضع

قصہ سلطان بایزید بسطامی رح کا پاک اللہ راز اون کا عاجزی کے بیان مین

شنیدم کہ وقتی سحرگاہ عید — زگرما بہ آمد برون بایزید
مین نے سنا ہے کہ صبح کے وقت عید کے روز — حمام سے نہاکے بایزید بسطامی نکلے

یکی طشت خاکسترش بی خبر — فرو ریختند از سرای بسر
ایک شخص نے بغیر سمجھے ایک تسلہ راکھ کا — ایک گھر سے پھینکا وہ اونکے سر پر گرا

همیگفت ژولیده دستار و موی — که ست شکرانه مالان بروی
بال پریشان تھے اور وہ یہ بات کہتے تھے — اور شکر کا ہاتھ منہ پر ملتے تھے

که ای نفس من درخور آتشم — بخاکستری روی درهم کشم
کہ اے نفس مین آگ کے لائق ہون — ذرا سی راکھ سے کیون رنجیدہ ہون

بزرگان نکردند در خود نگاه — خدابینی از خویشتن بین مخواه
بزرگون نے اپنی طرف نظر نہ کی — خود بینی مین خدا کا ملنا ممکن نہین

بزرگی بناموس و گفتار نیست — بلندی بدعوی و پندار نیست
باتون اور غرور سے بزرگی نہین حاصل ہوگی — دعوے اور گھمنڈ سے عزت نہین ملتی

قیامت کسی بینی اندر بهشت — که معنی طلب کرد و دعوی بهشت
قیامت مین اوس شخص کو بہشت مین پائین گے — جسنے دعوے کو ظاہر چھوڑا اور باطن پر خیال رکھا

تواضع سر رفعت افرازدت — تکبر بخاک اندر اندازدت
عاجزی سے تجھے سربلندی حاصل ہوگی — غرور تجھے خاک مین ملائیگا

بگردن فتد سرکش تندخوی — بلندیت باید بلندی مجوی
مغرور بدخو گردن کے بل گرتا ہی — اگر عزت چاہتا ہے تو کبھی غرور نکر

گفتار در عجب و عاقبت آن و شکستگی و برکت آن

قول۔ غرور اور اوسکے انجام اور عاجزی اور اوسکی برکت کے بیان مین

زمغرور دنیاره دین مجوی — خدابینی از خویشتن بین مجوی
دنیادار مغرور کو دین کی راہ نہ ملیگی — خود بینی سے خدا نہین ملتا

گرت جاه باید مکن چون خسان — بچشم حقارت نگه در کسان
اگر عزت چاہتا ہے تو کمینون کیطرح — حقارت کی آنکھ سے کسیکو نہ دیکھ

گمان کی برد مردم هوشمند — که در سرگرانی ست قدر بلند
عقلمند آدمی کو کبھی یہ گمان نہوگا — کہ غرور سے عزت حاصل ہوتی ہے

ازین نامور تر محلی مجوی — که خوانند خلقت پسندیده خوی
اس سے بڑھکے اور کوئی مرتبہ نہ چاہیے — کہ خلق تجھے نیکو لینے اچھا کہے

نه گر چون توئی بر تو کبر آورد — بزرگش نه بینی بچشم خرد
اگر تیری طرح کا کوئی آدمی تجھے غرور کرے — اگر تو عقلمند ہی تو اپنی نظر مین کبھی اوسکو بزرگ نہ سمجھ

تو نیز از تکبر کنے ہیچنان — نمائی کہ پیشت تکبر کنان
تو بھی اگر اوسیطرح سے گھمنڈ کرے گا — تو جیسے پیچھے سے اوسکو ہین ویسا تو بھی اونکے سامنے معلوم ہوگا
چو استادۂ بر مقام بلند — برافتادہ گر ہوشمندی مخند
اگر تو کسی بلند مقام پر کھڑا ہو یعنے عزت والا ہے — پس اگر تو عقلمند ہے تو عاجز و نیز نہ ہنس
بسا ایستادہ در آمد ز پای — کہ افتاد گانش گرفتند جای
بہت کھڑے ہوے گر گئے یعنے عزت دار عاجز ہو گئے — اور عاجزون نے اونکا مرتبہ لیلیا یعنے عاجز عزت دار ہو گئے
گر فتم کہ خود ہستی از عیب پاک — تعنت مکن بر من عیب ناک
مین نے مانا کہ تو عیب سے پاک ہے — مگر مجھ عیب بھرے ہوے پر طعنہ زنی نکر
یکی حلقۂ کعبہ دارد بدست — یکی در خراباتی افتادہ مست
ایک شخص کعبہ کی زنجیر پکڑے ہوے ہے — ایک شراب خانہ مین مست پڑا ہے
گر آنرا بخواند کہ نگذارد ش — وراین را براند کہ بازآردش
اگر اسکو بلائین کون نہ آنے دے — اور اگر اوسکو بلا لین کون بلا سکتا ہے
نہ مستظہرست این باعمال خویش — نہ آنرا در توبہ بستہ ہست پیش
نہ اسکو اپنے اعمال کا بھروسہ — نہ اوسکے واسطے توبہ کا دروازہ بند ہے

حکایت عیسی علیہ السلام و عابد نا پارسا

قصہ حضرت عیسے علیہ السلام اور ایک عابد نا پارسا کا

شنیدستم از راویان کلام — کہ در عہد عیسی علیہ السلام
مین نے بیان کرنے والون سے سنا ہے — کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت مین
یکی زندگانی تلف کردہ بود — بجہل و ضلالت سر آوردہ بود
ایک شخص نے عمر برباد کی تھی — جہالت اور کفر مین انتہا کو پہونچا تھا
دلیری سیہ نامۂ سخت دل — بنا پاکی ابلیس از وے خجل
شوخ گنہگار بے رحم — ناپاکی مین شیطان اوس سے شرمندہ
بسر بردہ ایام بیحاصلے — نیاسودہ تا بودہ از وی دلی
عمر بے فائدہ ضائع کی — جب تک زندہ رہا اوس سے کسیکو آرام نملا
سرش خالی از عقل و پر از احتشام — شکم قرص از لقمہای حرام
سر اوسکا عقل سے خالی اور غرور سے بھرا — پیٹ حرام لقمون سے پھولا ہوا
بنا راستی دامن آلودۂ — بنا داشتی دودہ اندودۂ
بیحیائی سے دامن مین دھبہ لگایا — بگاڑ مون سے اپنے خاندان کو سیاہ کیا اور داغ لگایا

نہ پائے چو بیندگان راست رو
قدم ابل نظر کی طرح راستی پر نہین آتا

نہ گوشی چو مردم نصیحت شنو
کان نوجوانون کی طرح نصیحت نہین سنتے

چو سال بدازدی خلائق نفور
قحط والے سال کیطرح خلقت اوس سے نفرت کرتی

نمایان بہم چون مہ نو زدور
غرہ کی چاند کیطرح دور سے اوسپر انگلیان اوٹھتین

ہوا و ہوس خرمنش سوختہ
حرص اور طمع نے اوسکا کھریان جلا دیا

جوی نیکنامی نیندوختہ
جو بھر نیکنامی نہ حاصل کی

سیہ نامہ چندان تتمم براند
گنہگار نے اسقدر شہوت پرستی کی

کہ در نامہ جای بنشتن نماند
کہ نامۂ اعمال مین لکھنے کی جگہ باقی نرہی یعنے سیاہ ہوگیا

گنہگار و خودرای و شہوت پرست
گنہگار خواہش نفس کا مطیع اور شہوت پرست

بغفلت شب و روز مخمور و مست
غفلت مین رات دن مست اور مدہوش

شنیدم کہ عیسی در آمد زدشت
مین نے سنا ہے کہ ایک روز حضرت عیسیٰ جنگل سے آئے

بمقصورۂ عابدی برگذشت
اور عابد کے حجرہ کے نیچے سے نکلے

بزیر آمد از غرفہ خلوت نشین
وہ خلوت نشین عابد اپنے بالاخانہ سے نیچے اوترا

بپایش در افتاد سر بر زمین
اون کے قدمونپر گرا اور زمین پر سر جھکا دیا

گنہگار بر گشتہ اختر زدور
گنہگار بدنصیب دور سے

چو پروانہ حیران در ایشان ز نور
اونکے نور پر پروانہ کی طرح حیران تھا

تامل بحسرت کنان شرمسار
افسوس اور ندامت کے ساتھ غور سے دیکھتا

چو درویش در دست سرمایہ دار
جیسے کوئی فقیر کسی مالدار کو تکتا ہے

خجل زیر لب عذر خواہان بسوز
سوز دل اور ندامت سے آہستہ آہستہ عذر زار زار کرتا

ز شبہای در غفلت آوردہ روز
اون راتون سے جو غفلت مین بسر کی تھین

سرشک غم از دیدہ باران چو میغ
غم کی جھڑی آنکھونسے برس رہی تھی

کہ عمرم بغفلت گذشت ای دریغ
کہ افسوس میری تمام عمر غفلت مین بسر ہوئی

براند اختم نقد عمر عزیز
مین نے عمر عزیز کا نقد پھینک دیا

بدست از نیکوئی نیاوردہ چیز
کوئی عمدہ چیز ہاتھ نہ آئی

چو من زندہ ہرگز مباد اکسے
میری طرح کوئی جاندار نہو

کہ مرگش بہ از زندگانی بسے
کہ جسکی موت زندگی سے بہت بہتر ہے

برست آنکہ در عہد طفلے بمرد
جو لڑکپن مین مرگیا وہ خوب بچا

کہ پیرانہ سر شرمساری نبرد
کہ ضعیفی مین اوسے ندامت نہ اوٹھانا پڑی

گناہم ببخش ای جہان آفرین — کہ گر با من آید فبئس القرین

اے خدا ہمان پیدا کرنے والے میرے گناہ بخشدے — اگر قیامت مین وہ گناہ میرے ساتھ ہوے تو برا ساتھی ہو

درین گوشہ نالان گنہگار پیر — کہ فریاد حاکم رسای دستگیر

اور مرگونے مین وہ بڈھا گنہگار رونا تھا — کہ اے مددگار میری فریاد سن لے

نگون ماندہ از شرمساری سرش — روان آب حسرت بشیب برش

شرمندگی سے اسکا سر جھکا ہوا تھا — اور ندامت سے آنسو گریبان پر ٹپکتے تھے

وزان نیمہ عابد سر پر غرور — ترش کردہ بر فاسق ابروز دور

اور ادھر وہ عابد پر غرور — دور سے اوس بدکار پر تیوری چڑھائے تھا

کہ این مدبر اندر پی ما چرا ست — نگون بخت نادان ہمچنین راست

کہ یہ کمبخت ہمارے پیچھے ہے — بدنصیب نادان کیون ایسے ہوا ہے

بگردن بآتش درافتادۂ — بباد ہوا عمر برادۂ

وہ گردن کے بھل آگ مین گیا یعنے دوزخ مین گریگا — جسنے خواہش نفس مین عمر برباد کی

چہ خیر آمد از نفس تردامنش — کہ صحبت بود با مسیح و منش

اوس نفس گنہگار سے کیا اچھا کام ہوا — جو میرے اور مسیح کی صحبت مین آیے

چہ بودی کہ زحمت ببردی ز پیش — بدوزخ برفتی پس کار خویش

کیا اچھی بات ہوتی اگر یہانکی زحمت سے جلا جاتا — آخرکار اپنے اعمال کیوجہ سے دوزخ مین جاتا ہے

ہمی رنجم از طلعت ناخوشش — مبادا کہ در من فتد آتشش

مین اوسکی منحوس صورت سے ہمواسطے ناراض ہون — ایسا نہو کہ اوسکی آگ مجھ مین لگ جاے

بمحشر کہ حاضر شود انجمن — خدایا تو با او مکن حشر من

قیامت مین جب سب کوئی دربار مین حاضر ہونگے — اے خدا تو اوسکے ساتھ میرا حشر نکرنا

درین بود کہ وحی از جلیل الصفات — در آمد بہ عیسی علیہ الصلوۃ

وہ عابد اسی فکر مین تھا کہ خدا بزرگ صفات کی طرف سے — وحی حضرت عیسی علیہ السلام پر نازل ہوئی

کہ گر عالمست آن و گر وی جہول — مراد دعوت ہر دو آمد قبول

اگر یہ عالم اور وہ جاہل ہے — مین نے دونون کی دعا قبول کی

تبہ کردہ ایام برگشتہ روز — بنالید بر من بزاری و سوز

جس بدبخت نے اپنی عمر برباد کی — وہ سوز دلسے میری طرف رجوع کرکے رویا

بہ بیچارگی ہر کہ آمد برم — نیندازمش زاستان کرم

غریبی سے جو میرے در پر آیا — اوسے مین اپنے آستانہ کرم سے محروم نہین پھیرتا

عفو کردم ازوی علمہای زشت
مین نے اوسکے اعمال بد معاف کیے

در آرم بفضل خودش در بہشت
اپنے فضل سے اوسکو بہشت مین داخل کرونگا

وگر عارد عبادت پرست
اور اگر یہ عابد جسکو اپنی عبادت پر ناز ہے

کہ در خلد باوی بود ہم نشست
بہشت مین اوسکی صحبت سے اشرماتا ہے

بگو تنگ ازو در قیامت مدار
کہو قیامت مین اوس سے نہ شرمائے

کہ آنرا بجنت برند این بنار
کہ اوسکو جنت مین اور اسکو دوزخ مین لیجائینگے

کہ آنرا جگر خون شد از سوز و درد
اوسکا دل سوز اور درد سے خون ہو گیا

گر این تکیہ بر طاعت خویش کرد
اگر اسنے اپنی عبادت پر بھروسہ کیا

ندانست در بارگاہ غنے
نہین جانتا ہے کہ میری بے پروا بارگاہ مین

کہ بیچارگی بہ ز کبر و منے
عاجزی غرور اور گھمنڈ سے زیادہ بہتر ہے

کرا جامہ پاکست و سیرت پلید
جسکا لباس پاک اور دل ناپاک ہے

در دوزخش را نباید کلید
دوزخ کو دروازے کی کنجی اوسکو کیا درکار ہے یعنے کھلا رہے

برین آستان عجز و مسکینیست
اس چوکھٹ پر تیری عربی اور لاچاری

بہ از طاعت و خویشتن بینیست
عبادت اور خود پسندی کو دخل نہین

چو خود را ز نیکان شمردی بدی
اگر آپ کو تو نیک جانتا ہے تو بد ہے

نمی لنجد اندر خدائی خودی
درگاہ خدا مین خود پسندی کو دخل نہین

اگر مردی از مردی خود مگوی
اگر تو جوانمرد ہے اوسپر گھمنڈ نہ کر

نہ ہر شہسواری بدر برد گوی
شہسوار کے ہاتھ نہین گیند لگتا ہے یعنے بازی

پیاز آمد آن بی ہنر جملہ پوست
وہ بے ہنر پیاز کیطرح پوست پر پوست نکلا

کہ پندشت چون پستہ مغزی درست
جسکو پستہ کی طرح پر مغز سمجھتے تھے یعنے جسنے آپ کو

ازین نوع طاعت نیاید بکار
اس طرح کی عبادت کام نہین آتی

برو عذر تقصیر طاعت بیار
اس سے درگذر اور تقصیر عبادت کا عذر کر

نخورد از عبادت بر آن بیخرد
اوس بیوقوف نے عبادت کا پھل نہ پایا

کہ با حق نکو بود و با خلق بد
جو خدا کے ساتھ اچھا اور خلق سے برا تھا

سخن ماند از عاقلان یادگار
عقلمندون کی بات یادگار رہتی ہے

ز سعدی ہمین یک سخن یاد دار
سعدی کی یہی ایک بات یاد رکھ

گنہگار اندیشہ ناک از خدای
گنہگار جو خدا سے ڈرتا ہو

بہ از پارسای عبادت نمای
وہ اوس پارسا سے اچھا ہے جو دکھاوے کو

حکایت دانشمند درویش وقاضی متکبر

قصہ ایک عقلمند فقیر اور قاضی مغرور کا

فقیہی کہن جامۂ تنگدست — در ایوان قاضی بصف بر نشست

ایک شخص علم فقہ جاننے والا جسکے کپڑے پرانے تھے اور مفلس تھا — قاضی کے محل مین اول صف مین بیٹھا

نگہ کرد قاضی بر و تیز تیز — معرفت گرفت آستینش کہ خیز

قاضی نے اوسے گھور گھور کے دیکھا — چوبدار نے اوسکی آستین پکڑی کہ اوٹھ

ندانی کہ بر تر مقام تو نیست — فرو تر نشین یا برو یا بایست

تجھے نہین معلوم کہ اول صف تیری جگہ نہین — نیچے بیٹھ یا چلا جا یا کھڑا رہ

بجای بزرگان دلیری مکن — چو سر پنجہ ات نیست شیری مکن

بزرگون کے سامنے گستاخی نہ کر — جب پنجے مین طاقت نہو تو جوانمردی نہ جتا

نہ ہر کس سزاوار باشد بصدر — کرامت بجاہست و منزل بقدر

ہر شخص مسند کے لائق نہین ہوتا — عزت رتبہ کموافق اور درجہ لیاقت پر موقوف ہی

وگر رہ چہ حاجت بہ پندیست — ہمین شرمساری عقوبت بسیست

پھر تجکو کیسے سمجھانے کی حاجت نہو گی — یہی ندامت تیرے واسطے سزا کافی ہے

بعزت ہر آنکو فرو تر نشست — بخواری نیفتد ز بالا بپست

باوجود عزت کے جو شخص سب سے پیچھے بیٹھے گا — ذلت کے ساتھ آگے سے پیچھے نہ ہٹایا جائیگا

چو آتش بر آورد درویش دود — فرو تر نشست از مقامیکہ بود

فقیر کے دلسے آگ کیطرح دھوان نکلا بیٹھے آوکی — جہان بیٹھا تھا وہان سے نیچے جکے بیٹھا

فقیہان طریق جدل ساختند — لم ولا نسلم در انداختند

فقہ جاننے والون نے بحث شروع کی — لم اور لا نسلم مین پڑ گئے

کشادند در ہم در فتنہ باز — بلا و نعم کردہ گردن فراز

باہم بحث کا دروازہ کھولدیا تھا — نہین اور ہان مین گردن اٹھائے تھے

تو گفتی خروسان شاطر بجنگ — فتادند باہم بمنقار و چنگ

گویا لڑنے والے مرغون کیطرح معرکہ مین — چونچ اور پنجون سے خوب گتھے ہوے تھے

یکی بیخود از خشمنا کی چو مست — یکی بر زمین میزد ہر دو دست

ایک غصہ سے مستون کیطرح بے اختیار تھا — کوئی زمین پر ہاتھ دیدے مارتا تھا

فتادند در عقدہ پیچ پیچ — کہ در حل آن رہ نبردند ہیچ

گرہ پیچ مین گرفتار تھے — کہ اسکو حل کرنے مین کسیکو ذرا بھی راہ نہ ملتی

کہن جامہ در صف آخرین — بغرش در آمد چو شیر عرین
جسکے پرانے کپڑے تھے وہ آخر صف مین — شیر نیستان کی طرح بول اوٹھا

کہ برہان قوی باید و معنوی — نہ رگہای گردن بحجت قوی
کہ دلیل زبردست اور حقیقی لیعنے راست راست چاہیے — نہ کہ گردن کی رگین دلیل سے ہرگز ہوئین

مرا نیز چوگان حرفست وگوی — بگفتند ار نیک دانی بگوی
بحکم اسکے بھی کلام کا گیند اور چوگان ہے لیعنے علم فقہ جانتا ہون — سبھون نے کہا اگر مدلل ہو تو بیان کر

بگلک فصاحت بیانی کہ داشت — بدلہا چو نقش نگین بر نگاشت
اوسکا جو بیان تھا اوسکو فصاحت کے علم نے — بسکے دونون پر اسیطرح کندہ کر دیا جیسے نگینہ پر حرف کندہ ہوتے ہین

سر از کوی صورت بمعنی کشید — قلم بر سر حرف دعوی کشید
کہ وجہ ظاہر سے باطن کیطرف رجوع کیا لیعنے حقیقت واقعی بیان کردی — دعوی کے حرف پر قلم کھینچدیا یعنے رد کیا

بگفتندش از ہر کنار آفرین — کہ بر عقل و طبعت ہزار آفرین
ہر طرف سے واہ واہ کی صدا بلند ہوئی — کہ تیری ایسی عقل اور طبیعت پر ہزار آفرین

سمند سخن تا بجائے براند — کہ قاضی چو خر در خلابی بماند
کلام کے گھوڑے کو یہانتک دوڑایا — کہ قاضی ایسا سا رہ گیا جیسے کیچڑ مین پھنسے گدھا

برون آمد از طاق دستار خویش — باکرام و لطفش فرستاد پیش
قاضی محراب سے اوٹھا اور اپنی پگڑی اوتار کے — تعظیم اور لطف کے ساتھ اوسکے آگے بھیجدی

کہ ہیہات قدر تو نشناختم — بشکر قدومت نپرداختم
کہ افسوس مین نے تیری قدر نہ جانی — اور تیرے آنے سے شکر گزار نہ ہوا

دریغ آیدم با چنین مایہ — کہ بینم ترا در چنین پایہ
مجھے افسوس آتا ہے کہ باوجود ایسے سرمایہ یعنے علم کے — تجھے ایسے درجہ مین دیکھون

معرف بدلداری آمد برش — کہ دستار قاضی نہد بر سرش
چوبدار تعظیم سے اوسکے پاس آیا — تاکہ قاضی کی پگڑی اوسکے سر پر رکھدے

بدست و زبان منع کردش کہ دور — منہ بر سرم پای بند غرور
ہاتھ اور زبان سے منع کیا کہ دور رہو — کہ سر پر نہ رکھنا کہ یہ ہے انسان کو غرور کا پابند کرتا ہے

کہ فردا شود بر کہن میزبان — بدستار پنجہ گزم سرگران
کہ کل یعنی قیامت مین پرانے تہ بند والے محتاجون — پچاس گز کی پگڑی سے مجھ سرگرانی ہوگی

چو مولام خوانند و صدر کبیر — نمانند مردم بچیم حقیر
جب لوگ مجھے مولانا اور صدر کہیں گے — تو آدمی میری نظر مین کیا حقیر معلوم ہون گے

مرآت بے سامان شخص کے واسطے بنیاد ہوتا ہے اور اسکے ذریعہ سے بہت سے کام نکلتے ہین
بدلکا ذکر ہے
اگر کسی کے پاس
کے واسطے بنیاد ہوتا ہے
بخاری کے ذریعہ سے
کے معنی بیان ہوئے ہین
کے دعوی کیا ہے
بیان کرو ان سے
تو بیان کرو
پڑھنے والے

تفاوت کند ہر گز آب زلال — گرش کوزہ زرین بود یا سفال
میٹھے پانی مین کبھی فرق نہوگا — چاہے وہ سونے کے کوزے مین ہو یا مٹی کے کوزے مین ہو

خرد باید اندر سر مرد و مغز — نباید مرا چو تو دستار نغز
انسان کے سر مین عقل اور مغز ہونا چاہیے — مجھے تیری عمدہ پگڑی کی ضرورت نہین

کسی از سر بزرگی نباشد بخیر — کدو سر بزرگ ست و بی مغز نیز
پگڑی یا ٹوپی کے بڑا سر کرلینے سے انسان بڑا نہین ہوجاتا — کدو کا سر بڑا ہی ہوتا ہے مگر بالکل بے مغز اور نکما ہوتا ہے

میفراز گردن بدستار و ریش — کہ دستار نیمہ است و ریش حشیش
داڑھی اور پگڑی پر غرور اچھا نہین — کہ پگڑی روئی ہے اور داڑھی سوکھی گھاس

بصورت کسانیکہ مردم وش اند — چو صورت ہمان بہ کہ دم در کشند
صرف صورت مین جو آدمی انسان کیصورت ہین — انکے واسطے سانس نہ لینا ہی بہتر ہے کہ تصویر بےحرکت خاموش ہین

بقدر ہنر جست باید محل — بلندی و پستی مکن چون زحل
ہنر کے موافق مرتبہ بھی چاہیے — زحل یعنے سنیچر کیطرح بلندی اور پستی نہ کر

نی بوریا را بلندی نکوست — کہ خاصیت نیشکر خود دروست
چٹائی کے نرکل کی اگرچہ بلندی اچھی معلوم ہوتی ہے — مگر کیا فائدہ جبکہ نیشکر کی خاصیت اوسمین نہین

بدین عقل و ہمت نخوانم کست — وگر میرود صد غلام از پیست
اس عقل و ہمت پر مین تجھے آدمی نہین سمجھتا — اگر سو غلام بھی تجھے پیچھے دوڑتے ہون

چہ خوش گفت خرمہرہ در گلی — چو برداشتش برطمع جاہلی
ایک گوڑی مے خوشی مین پڑی ہوئی تھی کیا اچھی بات کہی — جب اوسکو ایک جاہل لالچی نے اوٹھا لیا

مرا کس نخواہد خریدن بہیچ — بدیوانگی در حریرم مپیچ
مجھے کوئی بیعت بھی نہ لیگا — دیوانہ ہوکے مجھے حریر مین نہ لپیٹ

نہ منعم بمال از کسی بہتر ست — خر ار جل اطلس بپوشد خرست
نہ امیر مالدار کسی سے بہتر ہے — گدھے کو اطلس کی جھول پہنادین تب بھی گدھا رہیگا

بدین شیوہ مرد سخنگوی چست — بآب سخن کینہ از دل بشست
اسطرح اوس مرد مقرر چالاک نے — باتون کے پانی سے دل کا غبار دھو یا یعنے عوض لیا

دل آزردہ را سخت باشد سخن — چو خصمت بیفتاد سستی مکن
رنجیدہ دل سخت کلامی کرتا ہے — جب دشمن قابو مین ہو تو سستی نکرنا چاہیے یعنے

چو دستت رسد مغز دشمن برار — کہ فرصت فروشوید از دل غبار
جب قابو مین ہو دشمن کا مغز نکال لے — کیونکہ مہلت دینے سے دل کا غبار دھو جائیگا

چنان ماند قاضی بجورش اسیر — که گفت ان هذا لیوم عسیر
قاضی اوس سختی مین اسطرح پھنسا — کہ کہتا تھا آج کا دن بڑا سخت ہے

بدندان گزید از تعجب بدین — بماندش در و دیدہ چون فرقدین
شعب سے دونون ہاتھون کو چباتا تھا — فرقدین کیطرح اوسکے منہ پر ٹکٹکی لگو تھی

وزانجا جوان دہی ہمت بتافت — برون رفت و بازش نشان کس نیافت
اور وہانسے جوان نے ہمت کا منہ پھیلانے قصد کیا — باہر گیا اور پھر کسینے اوسکا پتا بھی نپایا

غریوا ز بزرگان مجلس بخاست — کہ گوئی چنین شوخ چشم از کجاست
مجلس کے بزرگون نے شور مچایا — کہ دریافت کرنا چاہیے کہ ایسا نیز اکہان سے آیا تھا

نقیب از پیش رفت و ہر سو دوید — کہ مردی بدین نعت و صورت کہ دید
نقیب اوسکے پیچھے دوڑا اور تلاش کرتا رہا — کہ کسینے اس صفت اور صورت کا آدمی دیکھا ہے

یکی گفت ازین نوع شیرین نفس — درین شہر سعدی شناسیم و بس
ایک شخص نے کہا کہ اسطرح کا شیرین کلام — اس شہر مین تو فقط سعدی کو جانتا ہون

بران صد ہزار آفرین کاین بگفت — حق تلخ بین تا چہ شیرین بگفت
اوسپر ہزار آفرین ہے جسنے یہ کہا تھا — دیکھ سچی بات کڑوی ہوتی ہے مگر اوسنے کس

حکایت در توبہ کردن پادشاہزادہ گنجہ

قصہ۔ بادشاہزادہ گنجہ کا اور توبہ کرنا اوسکا

یکی پادشاہزادہ گنجہ بود — کہ نااہل و ناپاک و سرپنجہ بود
ایک بادشاہزادہ گنجہ مین تھا — کہ نادان اور ناپاک اور ظالم تھا

بمسجد در آمد سرایان و مست — می اندر سرو ساغر بدست
مسجد کے اندر گاتا ہوا مست آیا — سر مین شراب کا نشہ اور ہاتھ مین خراب کا پیالہ

بمقصورہ در پارسائے مقیم — زبان دلاویز قلبی سلیم
مسجد کے حجرہ مین ایک پارسا رہتا تھا — شیرین زبان اور صاف دل

تنی چند برگفت او مجتمع — چو عالم نباشی کس از مستمع
تھوڑے آدمی جمع ہوکے اوسکے وعظ سن رہے تھے — اگر تجھکو علم نہو تو سننے والے سے کم نہونا چاہیے

چو بیعزتی پیشہ کرد آن حرون — شدند آن نغز یاران خراب اندرون
جب اوسنے بیعزتی کا پیشہ اختیار کیا یعنے بیعزتی کرنے لگا — اون دوستون کے دل پریشان ہوے

چو منکر بود پادشہ را قدم — کہ یارد زد از امر معروف دم
جب بادشاہ کے قدم بدراہ پر ہون — توکون امر معروف یعنے احکام شرع زبان سے مدسکتا ہے

تحکم کند سیر بر بوے گل — فرو ماند آواز چنگ از دہل

انسن کی بو گلاب پر غالب ہو جاتی ہے — چنگ کی آواز ڈھول کی آواز سے دبجاتی ہے

گرت نہی منکر بر آید زدست — نشاید چو بیدست و پایان نشست

اگر ہاتھ کی قوت سے تو زبردستی کسیکو باز رکھ سکتا ہے — تو ہاتھ ہیچ ہو کر خاموش نہ بیٹھا چاہیے یعنی کوشش کر

وگر دست قوت نداری بگوی — کہ پاکیزہ گردد باندر ز خوی

اور اگر تیرے ہاتھ مین قوت نہو تو نصیحت کر — کیونکہ نصیحت سے عادت نیک ہوتی ہے

چو دست و زبان را نماند مجال — بہمت نمایند مردی رجال

جب ہاتھ اور زبان مین قدرت نرہے بیضطاقت اور — تو آدمی ہمت یعنے دعا سے جوانمردی دکھاتے ہین

یکی پیش دانای خلوت نشین — بنالید و بگریست سر بر زمین

ایک شخص نے اوس عقلمند تنہا رہنے والے کے پاس — رو کے فریاد کی اور سر زمین پر رکھدیا یعنی آداب بجالایا

کہ یکبار ی آخر برین بندہ ست — دعا کن کہ ما بی زبانیم و دست

کہ آخر ایکبار اس رندمست کے واسطے بھی — دعا کر کیونکہ ہلوگ بے زبان اور بے قابو ہین

دم سوزناک ازدل باخبر — قوی تر کہ ہفتاد تیغ و تبر

روشن دل کی ٹھنڈی آہ — ستر تلوار اور تیر سے بھی زیادہ پر تاثیر ہی

بر آورد مرد جہاندیدہ دست — چہ گفت ایخداوند بالا و پست

مرد جہاندیدہ نے ہاتھ اوٹھا کے — کیا کہا کہا اے آسمان اور زمین کے مالک

خوشست این پسر وقتش از روزگار — خدایا ہمہ وقت او خوش بدار

یہ لڑکا اچھا اور اسکا وقت اور حکومت اچھی ہی — اے خدا تو اوسے ہمیشہ خوش رکھ

کسی گفتش ای قدوۂ راستی — بدین بد چرا نیکوئی خواستی

کسیںے اوس سے پوچھا ای راستون کے پیشوا — اس بد کے واسطے تو نے کیون نیک دعا کی

چہ بد خواستن بر سر خلق شہر — چو سر سخن در نیابی مجوش

شہر والون کے واسطے بُرا ہے — کہ اگر کسی بات کا راز تجھے نہ معلوم ہو تو ناراض نہو

چنین گفت بیننده تیز ہوش — زدادآفرین توبہ بخش خواستم

اوس ہوشمند عقلمند نے یہ جواب دیا — داد دینے والے سے مینے اوسکی توبہ کیواسطے دعا کی ہے

بطامات مجلس بیاراستم — بعیشی رسد جاودان در بہشت

بلند باتونے سے مینے محفل کو رونق دی پینے جو کچھ — بہشت مین داخل ہو کے ہمیشہ عیش مین رہیگا

کہ ہر گہ کہ باز آید از خوی زشت — دلش نیک گردد بدین در بہشت

کہ جب بدخوئی سے باز آئیگا — دل نیک ہوگا اسی در سے بہشت

چنین پنجروز ست عیش مدام — ترک اندرش عیشہای مدام

شراب کی عیش و عشرت آن پانچدن ہے زندگی نامہ — اوس کے ترک کرنیسے راحت ہوگی

حدیثی کہ مرد سخن ساز گفت — یکی زانمیان بالملک باز گفت

اوس شیرین بیان نے جو بات کہی — اوسمین سے ایک شخص نے بادشاہ کے سامنے دہرائی

زدجد اب در چشمش آمد چو میغ — ببارید بر چہرہ سیل دریغ

بیخود ہوگیا اور اوسکی آنکھون سے آنسوؤن کی جھڑی لگگئی — افسوس کا سیلاب رخسارون پر بہنے لگا

بہ نیران شوق اندرونش بسوخت — حیا دیدہ بر پشت پایش بدوخت

آتش شوق سے اوسکا دل جل گیا — شرم سے اوسکی آنکھین قدم پر جھک گئین یعنے سر

ہرنیک محضر فرستاد کس — در توبہ کوبان کہ فریادرس

اوس نیک محضر کے پاس کسی آدمی کو بھیجا — توبہ کا دروازہ کھٹکھٹانا ہوا کہ میری فریاد سن لیجئے شاہزادہ کا

قدم رنجہ فرمای تا سر نہم — سر جہل و نارستی بر رہم

تکلیف فرما کر مین تیری اطاعت کرون — بھالت اور گمراہی کا سر تیرے قدمون پر رکھون

دو رویہ ستادند بر در سیاہ — سخن پرور آمد در ایوان شاہ

دونون طرف دروازہ پر فوج جمائی گئی اسی تعظیم کے واسطے — وہ فصیح بادشاہ کے محل مین داخل ہوا

شکر دید و عناب و شمع و شراب — دہ از نعمت آباد و مردم خراب

شکر اور عناب اور شراب اور شمع رکھی ہوئی دیکھی — گھر نعمت سے آباد اور آدمی مست

یکی غائب از خود یکی نیم مست — یکی شعر گویان صراحی بدست

کوئی بیخبر تھا اور کوئی تھوڑے اشنے مین — کوئی ہاتھ مین صراحی لیے شعر پڑھتا

ز سوئی بر آورد مطرب خروش — ز دیگر سو آواز ساقی کہ نوش

ایک طرف گانے والے گا رہے تھے — دوسری طرف سے ساقی کہتا تھا کہ پیجا

سر چنگی از خواب در بر چو چنگ — سر چنگ را نے والا چنگ کی طرح خواب سے آغوش

شراب ناب سے یاران مجلس مست تھے

بجز نرگس آنجا کسی دیدہ باز — نبود از ندیمان گردن فراز

نرگس کے سوا اوس محفل مین کسیکی آنکھ بھی نہ کھلی تھی — عزت دار مصاحبون مین

دف و چنگ با یکدگر سازگار — بر آورد زیر از میان نالہ زار

دف اور چنگ باہم ملے ہوے — اوسمین دھیما طبلہ زار اور نالے کرتا تھا

بفرمود دور از ستمگر خرد — مبدل شد آن عیش صافی بدرد

بادشاہ کے حکم سے سب کو انگوٹھے سے مکڑے کر ڈالا — وہ عیش صاف پھوٹ سے بدل گیا یعنے مکدر ہوا

شکستند چنگ و گسستند رود — ہدر کردہ گویند از سر سرود

چنگ اور رود ٹوٹ ڈالا — گانے والے نے گانے کا خیال چھوڑا

بمیخانہ در سنگ بردن زدند — کدو را نشاندند و گردن زدند

شراب خانہ مین مٹھور پر پتھر مارے — صراحی یا طنبور کو بٹھا کر گردن ماری یعنی صراحی توڑ ڈالی

روان خمر و چنگ او فتادہ نگون — تو گفتی شدست از ربط کشتہ خون

انگوری شراب پھینکی اور اوسمین ہنگ ڈالدیے پڑے تھے — گویا ربط کو ذبح کیا اوسکا خون جاری تھا

خم آبستن خمر نہ ماہہ بود — دران فتنہ دختر بیند اخت زود

مٹھہرا ہین پرانی شراب بھری ہوئی گویا اوسکو مہینے کا حمل تھا — اوس حمل مین اوسکا حمل گر گیا اور لڑکی پیدا ہوئی یعنی شراب

شکم تا بناف اوش دریدند و مشک — بفرمود تا سنگ صحن سرائے

شکم کا پیٹ ناف تک چاک کیا — شہزادہ کے حکم سے صحن کا فرش پتھر کا

بکندند و کردند نو باز جائے — کہ گلگونہ خمر یاقوت فام

اوکھیڑا گیا اور نئو نصب کیے گئے اس کمال عمارت کیواسطے — کہ شراب خالص کا سرخ رنگ

عجب نیست بالوعہ گر شد خراب — کہ خوردند ازان روز چندان شراب

نادان یا بچہ کی خرابی کا عجب نہین تھا — کیونکہ اوسنے بہت دنون تک شراب پی تھی

وگر ہر کہ بربط گرفتے بکف — قفا خوردی از دست مردم چو دف

پھر جو کوئی بربط ہاتھ مین لیتا — دف کیطرح آدمی اوسے دھولین مارتے

وگر فاسقی چنگ بروی بدوش — بمالیدی اورا چو طنبور گوش

اور اگر کوئی فاسق چنگ سے ہم آغوش ہوتا — طنبور کیطرح اوسکے کان اوینٹھے جاتے

جوانی سراز کبر و پندار مست — چو پیران بہ کنج عبادت نشست

وہ جوان جسکا سر غرور اور گھمنڈ سے بھرا تھا — بڈھون کیطرح گوشۂ عبادت مین بیٹھا

پدر بارہا گفتہ بودش بہول — کہ پاکیزہ رو باش و نایستہ قول

اوسکے باپ نے اکثر اوسے دھمکایا اور سمجھایا — کہ نیک عادت اور راستی اختیار کر

جفای پدر برد و زندان و بند — چنان سودمندش نیامد کہ پند

اوسنے اپنے باپ کے ظلم اور قید کی برداشت کی — اور وہ اسکے حق مین اوسقدر مفید نہ ہوئی جسقدر نصیحت

گرش سخت گفتی سخنگوی و سہل — کہ بیرون کن از سر جوانی و جہل

اگر کوئی سمجھانیوالا اوسے سخت باتین کہکے سمجھاتا تھا — کہ تو اپنے سر سے جوانی اور جہالت یعنی نادانی کو نکال

خیال و غرورش بران داشتی — که درویش را زنده نگذاشتی
غرور اور خیال اوسکو اسپر آمادہ کرتا — کہ فقیر کو زندہ نہ چھوڑتا

سپر نفگند شیر غران زجنگ — بیند یشد از تیغ بران چنگ
مست شیر لڑائی سے مجبور نہین ہوتا — ان زبردست چنگل اور تیز بیان سے ڈرتا ہے

نبرمی زد دشمن توان کرد دوست — چو با دوست سختی کنی دشمن اوست
ملائمت سے دشمن دوست ہوسکتا ہے — اگر دوست سے سختی کرو تو وہ بھی دشمن ہوجاتا ہے

چو سندان کسی سخت روئی نکرد — که خایسک تا دیپ بر سر نخورد
نہائی کی طرح کسی سے سختی ظاہر نہوئی — جسکے سر پر تا دیر کا ہتھوڑا نہ لگا ہو

بگفتن درشتی مکن با اسیر — چو بینی که سختی کند سست گیر
گفتگو مین کسی اسیر سے سختی نکرنا چاہیے — جب تو دیکھے کہ وہ سخت ہوا تو نرمی اختیار کر

با خلاق باهر که بینی بساز — اگر زیر دست ست و گر سرفراز
ہر شخص سے اخلاق کے ساتھ پیش آنا چاہیے — جب تو دیکھے کہ وہ سخت ہوا یا زیر دست

که این گردن از ناز کی برشد — بگفتار خوش دان سر اندر کشد
کیون کہ یہ اپنی نازکی مزاجی سے گردن پھیرے یعنی — اور اچھی باتون سے وہ سر جھکائیگا یعنے مطیع ہوگا

بشیرین زبانی توان برد گوی — که بیهوده تلخی برد تند خوی
شیرین زبانی سے بازی جیت سکتے ہین — کیون کہ تند خو ہمیشہ تکلیف اوٹھاتا ہے

تو شیرین زبانی ز سعدی بگیر — ترشروی را گو تلخی بمیر
تو سعدی سے شیرین زبانی سیکھلے — تند خو سے کہو سختی مین مرے

حکایت طواف عسل

قصہ شہد بیچنے والے کا

شکر خندهٔ انگبین میفروخت — که دلها ز شیرینیش می بسوخت
ایک شیرین دہن شہد بیچتا تھا — کہ اوسکی شیرین ادا پر بہت لوگون کے دل جلتے تھے

بنانی میان بسته چون نیشکر — برو مشتری از مگس بیشتر
خوبصورت گنے کی طرح کمر باندھے اوسکے ساتھ — خریدار مکھیون سے زیادہ اوسکے ہمراہ

گر او زهر برداشتی فی المثل — بخوردند از دست او چون عسل
درحقیقت اگر وہ زہر بھی اوٹھاکے دیتا — تو لوگ شہد کی طرح اوسکے ہاتھ سے کھا لیتے

گرانی نظر کرد در کار او — حسد برد بر روز بازار او
ایک بدخو نے اوسکے کام کو دیکھا — اوسکی رونق پر اوسے رشک آیا

وگر روز شد گرد گیتی دوان
دوسرے روز وہ تمام دنیا مین پھرا کیا

عسل بر سر و سر کہ بر ابروان
سر پر شہد اور پیشانی پر شکن

بسی گشت فریاد خوان پیش و پس
مگر اوسکے شہد پر ایک مکھی بھی نہ بیٹھی اپنے کینے نہ دیا

کہ نہ نشست بر انگبینش مگس
ادھر اودھر بہت آواز لگاتا پھرتا

شبانگہ چو نقدش نیامد بدست
جب اوسکو کچھ نہ ملا تو رات کو

بد لتنگ روئی بکنجی نشست
پریشان ہو کے ایک گوشہ مین بیٹھ رہا

چو عاصی ترش کردہ رو از وعید
جیسے گنہگار رملول قیامت کے دن کا حال سننے سے

چو ابروی زندانیان روز عید
جیسے قیدیون کی پیشانی پر شکن عید کے دن

زنی گفت بازی کنان شوی را
اوسکی عورت نے ہنسکے اپنے خاوند سے کہا

عسل تلخ باشد ترشروی را
ترشرو کا شہد بھی کڑوا ہوتا ہی یعنے سڑا چاہین ہوتا بیکام ہی

حرامست بودنان آنکس چشید
اوس شخص کی روٹی کھانا حرام ہے

کہ چون سفرہ ابرو بہم در کشید
جسکی پیشانی دسترخوان کیطرح اپنی سلوٹ پر شکن رہے

مکن خواجہ بر خویشتن کار سخت
ای صاحب ترشروئی اور بدخوئی سے اپنا کام سخت مکر

کہ بدخوی باشد نگونسار بخت
کیونکہ بدخو ہمیشہ بدبخت ہوتا ہے

گر فتم کہ سیم و زرت چیز نیست
مین نے مانا کہ تیرے پاس روپیہ پیسا نہین

چو سعدی زبان خوشت نیز نیست
کیا سعدی کیطرح تو شیرین زبان بھی نہین ہو سکتا

حکایت در معنی تواضع نیکمردان

قصہ نیک مردون کی تواضع کے بیان مین

شنیدم کہ فرزانہ حق پرست
مین نے سنا ہے کہ ایک خدا پرست عقلمند کا

گریبان گرفتش یکے زندمست
ایک شرابخور مست نے گریبان سر پکڑ لیا

ازان تیرہ دل مرد صافی درون
مرد روشندل نے اوس سیاہ دل کے ہاتھ سے

قفا خورد و سر بر نکرد از سلوک
دھولین کھائین مگر تحمل سے سر نہ اوٹھایا

یکی گفتش آخر نہ مردی تو نیز
ایک شخص نے کہا آخر کیا تو مرد نہین

تحمل دریغست ازین بے تمیز
اوس بد تمیز پر تحمل کرنا افسوس ہے

شنید این سخن مرد پاکیزہ خوی
اوس مرد پاکیزہ خو نے جب یہ بات سنی

بدو گفت ازین نوع با من مگوی
کہا مجھسے اسطرح کی بات نہ کہہ

کہ با شیر جنگی سگالد نبرد
کون شیر جنگی سے لڑنے کو تیار ہو

بہ وقوف مست جز مردون کا بھی گریبان پھاڑ ڈالتا ہی

زہشیارِ غافل نزیبد کہ دست — زند در گریبان نادان مست
عقلمند کو نہین زیبا ہے جو درشت گفتار کرے — مست یا کمینے بابوقوف سے

ہنر ورچنین زندگانی کند — جفا بیند و مہربانی کند
عقلمند اسطرح عمر بسر کرتے ہین — ظلم اوٹھاتے اور رحم کرتے ہین

حکایت در معنی عزت نفس مردان

قصہ - مردون کو اپنے نفس کی عزت کے بیان مین

سگی پای صحرا نشینے گزید — بخشمی کہ خونش ز دندان چکید
ایک کتے نے ایک فقیر کے پیر مین اس زور سے کاٹا — کہ خون اوسکے منہ سے ٹپکا

شب از درد بیچارہ خوابش نبرد — بخیل اندرش دختری بود خرد
غریب کو تمام رات درد سے نیند نہ آئی — اوسکے گھر مین ایک چھوٹی سی لڑکی تھی

پدر را جفا کرد و تندی نمود — کہ آخر ترا تیز دندان نبود
وہ اپنے باپ پر غصہ ہوا اور خفا ہوئی — کہ آخر کیا تیرے دانت نہین تھے

پس از گریہ مرد پراگندہ روز — بخندید کای بابک دلفروز
وہ مرد پریشان دل روتے روتے ہنس پڑا — اور کہا اے پیاری بیٹی

مرا گرچہ ہم سلطنت بود بیش — دریغ آمدم کام و دندان خویش
مجھے بھی اگرچہ قوت زیادہ تھی — مگر مجھے اپنے دانتون اور قابو پر افسوس معلوم ہوا

محالست اگر تیغ بر سر خورم — کہ دندان بپای سگ اندر برم
مجھے قتل کرین تب بھی مجھسے نہو سکیگا — کہ کتے کے پیر کو اپنے دانتون سے کاٹون

تدان کرد با ناکسان بدرگے — ولیکن نباید ز مردم سگے
نالائقون کے ساتھ بدذاتی کر سکتے ہین — لیکن آدمی سے کتے کا کام انہین ہو سکتا

حکایت خواجۂ نیکوکار و بندۂ نافرمان

قصہ - نیکبخت مالک اور غلام بدذات کا

بزرگے ہنرمند آفاق بود — غلامش نکوہیدہ اخلاق بود
ایک بزرگ عقلمند زمانہ مین مشہور تھا — اوسکا غلام بدذات تھا

ازین خفرے موی بالیدۂ — بدی سر کہ در روے مالیدۂ
اوسکے ہوے بال اور ایسا بعزت تھا — جو پیشانی پہ ہمیشہ سر کے ملے رہتا بنے بتول

چو ثعبانش آلودہ دندان بزہر — گرو برد از زشت دیان شہر
اژدہے کی طرح اوسکے دانتون مین زہر بھرا — شہر کے بدصورتون مین سب سے بڑھا ہوا

مدامش بروی آب چشم از سبل
ہمیشہ اوسکے چہرہ پر آنسو ڈھلکے سے جاری

دو دیدی و بوی پیاز از بغل
اور پیاز کی سی بو بغل سے آتی

گرہ وقت پختن برابر وزدی
پکانے وقت تیوری چڑہاتا یعنی خفا ہوتا اور کھانا نہ پکاتا

چو پختند با خواجہ زانو زدی
جب تیار ہوتا مالک کے برابر آبیٹھنا

دما دم بنان خوردنش ہمنفس
ہر دم کھانا کھانے کو مستعد

وگر مردی آبی ندادی بکس
اگر کوئی پاس سے مرتا ہو تو پانی نہ دیتا

نہ گفت اندر د کار کردی نہ چوب
اوسکو نہ طبیعت اثر کرتی تھی نہ مار

شب و روز از خانہ در کند کوب
اوسکے سبب سے دن رات گھر مین پریشانی رہتی

گہی خار و خس در رہ انداختی
کبھی کوڑا اور کانٹے راہ مین پھیلاتا

گہی ماکیان در چہ انداختی
کبھی مرغیان کنوے مین گرا دیتا

ز سیماش وحشت فراز آمدی
اوسکے چہرہ سے وحشت برستی تھی

نرفتی بکارے کہ باز آمدی
کسی کام کو جاتا ہی نتھا اور اگر جاتا تو انجام دیکے نہ آتا

کسی گفت ازین بندۂ بدخصال
کسی نے پوچھا اوس بدخو غلام سے

چہ خواہی ادب یا ہنر یا جمال
ہنر یا حسن یا جمال کونسی چیز تجھے پسند ہے

کہ جورش پسندی و بارش کشی
کہ اوسکا ظلم سہنا اور بار برداری کرے

نیرزد وجودی بدین ناخوشی
اوس نالائق کی صورت اس لائق نہین

منت بندۂ خوب نیکو سیر
مین تیرے واسطے غلام خوبصورت اور نیک خو

بدست آرم این را بنجاس بر
مول لاتا ہون اوسکو نخاس لیجا

وگر یک سیخ آوردسر پیچ
اگر کوئی ایک کوڑی لگائے تو بھی انکار نہ کرنا

گرانست گر راست خواہی بہیچ
اگر سچ پوچھو تو مفت بھی گران ہے

شنید این سخن مرد نیکو نہاد
اوس مبارک ذات نے جب یہ بات سنی

بخندید کای یار فرخ نژاد
ہنسکے کہا کہ اے بار نیک خو

بدست این پسر طبع و خویش ولیک
یہ غلام بد اور عادتین اوسکی اگرچہ خراب ہین

مرا ز و طبیعت شود خوی نیک
مگر اوسکے سبب سے میری طبیعت مین نیکی آئی

چو زو کردہ باشم تحمل بسی
اگر اوسکی باتونکی ہمیشہ برداشت کرتا رہا ہون

توانم جفا بردن از ہر کسے
تو اوسکے ظلم کی برداشت ہو سکے گی

مروت ندانم کہ بفروشمش
میرے نزدیک اوسکا بیچنا مروت کے خلاف ہے

بدیگر کسے عیب بر گو بمیش
یا اور لوگون کو اوسکے عیب سے آگاہ کرنا

چو من در بلایش تحمل کنم — بسی بہ بود گر تحول کنم
جب مین اوسکی ایذا کی برداشت کرسکتا ہون — پس بہادر سے یہ بات بعید ہے کہ مجھ جیسا ضعیف ہر ایذا کو سہ لے

چو خود را پسندی کسی را مسند — تو در زحمتی دیگری را مبند
جو تو اپنے واسطے چاہے وہی اوروں کیواسطے بھی — اگر تو تکلیف مین ہو تو اوروں کے واسطے گوارا نہ کر

تحمل چو زہرت نماید نخست — ولی شہد گردد چو در طبع رست
پہلے پہل تو تحمل زہر معلوم ہوگا — مگر جب عادت ہوجائیگی تو شہد سے شیرین معلوم ہوگا

حکایت معروف کرخی و مسافر رنجور

قصہ معروف کرخی اور ایک مسافر رنجور کا

کسی راہ معروف کرخی بجست — کہ تنہا و معروفی از سر نخست
اوس شخص کو معروف کرخی کا طریقہ نہ معلوم رہوگا — جسنے شہرت اور غرور کا دعوی سر سے باہر نہ کیا ہوگا

شنیدم کہ مہمانش آمد یکی — ز بیمارپرسش تابمرگ اندکی
مین نے سنا ہے کہ اوسکے یہان ایک مہمان آیا — بیمارپرسی سے اوسکی موت مین بڑی دیر تھی

سرش موی و رویش صفا رنجیتہ — بمویمش جان در تن آویختہ
سر سے بال گرگئے مرونی چھاگئی — ایک بال سے جسم مین جان لٹکی ہوئی تھی یعنی ایسا رنجور تھا جسمین جان باقی تھی

شب آنجا بیفگند و بالش نہاد — روان دست در بانگ و نالش نہاد
صبح کی خوابگاہ مین رات کو رہا اور تکیہ لگایا — آتے کے ساتھ ہی داد و بیداد شروع کی

نہ خوابش گرفتی بشب یکنفس — نہ از دست فریاد او خواب کس
تمام رات اوسکی ایک دم آنکھ نہ لگی — نہ اوسکی فریاد سے اوروں کو نیند آئی

نہادی پریشان و طبعی درشت — نمی مرد و خلقی بحجت بکشت
پریشان دل بدمزاج — مرتا نہ تھا اور خلق کو حجت سے مارنا یعنی عاجز کرتا تھا

ز فریاد و نالیدن و خفت و خیز — گریزند از و خلق راہ گریز
اوسکے چلانے اور رونے اور اوٹھنے بیٹھنے سے — گھر کے آدمی اوسکے پاس سے بھاگ گئے

ز دیار مردم دران بقعہ کس — ہمان ناتوان ماند و معروف بس
اوس گھر مین اور کوئی نہ رہا — فقط وہی بیمار اور معروف رہ گئے

شنیدم کہ شبہا ز خدمت نخفت — چو مردان میان بست و کرد آنچہ گفت
مین نے سنا ہے کہ راتون کو خدمت سے نہین سوئے — جوانمردون کیطرح کمر باندھی اور اوسنے جو کہا تھا وہی کیا

شبی بر سرش لشکر آورد خواب — کہ چند آورد مرد ناخفتہ تاب
ایک رات کو اوسکے سر پر نیند نے غلبہ کیا یعنی سو گیا — کیون کہ آدمی نہیں سوئے ہوئے کہان تک رہ سکتا ہے

همانم که چشمانش خفتن گرفت — مسافر پراگنده گفتن گرفت
دم بھر جب اونکی آنکھ لگ گئی — مسافر نے واہیات بکنا شروع کیا

که لعنت برین نسل ناپاک باد — که نامند و ناموس وزر قند باد
کہ ان عزیزون پر لعنت ہو — جو کہ ناموسی کی کام کرنے ہین اور حیلہ و مکر اور غرور کرنے ہین

بلند اعتقادان پاکیزه پوش — فریبنده پارسائی فروش
بلند اعتقاد یعنے سفید کپڑے پہنے ہوئے — فریب دینے والے اور عبادت دکھانے والے

چه دانند لت نبانی از خواب مست — که بیچاره دیده برهم نه بست
حریص جو نیند مین مست ہو — اوسکو کیا معلوم ہو گا کہ کسی غریب کی آنکھ نہین لگی

سخنهای سنگر بمعروف گفت — که یکدم چرا غافل از وی بخفت
بیہودہ باتین معروف کو کہین — کہ کسیطرح کہ اوس سے غافل ہو کے دم بھر کیون سو گیا

فروخورد شیخ این حدیث از کرم — شنیدند پوشیدگان حرم
شیخ نے بمقتضائے کرم ان باتون کو بھی گوارا کیا — پردہ نشینون حرم نے یہ باتین سنی

یکی گفت معروف را در نهفت — نه دیدی که درویش نالان چه گفت
ایک شخص نے معروف سے چپکے سے کہا — تونے نہین سنا کہ فقیر لوگون نے کیا کہا

برو زین سپس گوسر خویش گیر — تعنت ببر جای دیگر بمیر
جا کے کہو کہ آپ اپنی راہ لے — زائد ملنے ندے اور کہین جا کے مرے

نکوئی و رحمت بجای خودست — ولی با بدان نیکمردی بدست
نیکی اور رحم اپنے اپنے موقع پر خوب ہوتا ہے — مگر بدون کے ساتھ نیکی کرنا برا ہے

سر سفله را گر دباشی منه — سر مردم آزار بر سنگ به
کمینون کے سر کے نیچے تکیہ نہ رکھنا چاہیے — ہر آدمیون کو تکلیف دے اوسکا سر پتھر سے کچلنا چاہیے

مکن با بدان نیکی ای نیکبخت — که در شوره نادان نشاند درخت
اے نیکبخت بدون کے ساتھ نیکی اچھی نہین ہوتی — کیون کہ اوسر مین نادان درخت اگاتا ہے

نگویم مراعات مردم مکن — کرم پیش نامردمان کم مکن
مین یہ نہین کہتا کہ آدمیون پر رعایت ہی نہ کر — کمینون پر بخشش کو ضایع نہ کر

با خلاق نرمی مکن باد رشت — که سگ را نمالند چون گربه پشت
بد آدمیون سے اخلاق اور نرمی سے پیش نہ آنا چاہیے — کیون کہ بلی کی طرح کتے کی پیٹھ نہین سہلاتے ہین

گر انصاف خواهی سگ حق شناس — بسیرت به از مردم ناسپاس
اگر انصاف سے پوچھو تو کتا جو حق پہچانتا ہے — عادت مین ناشکر آدمی سے بہتر ہے

ببرف آب رحمت مکن بر خسیس
چو کردی مکافات بیخ نویس

کمینوں کو برف کا پانی نہ پلا اور اور نیز جو کچھ کر رضائع سمجھ

ندیدم چنین پیچ بر پیچ خس
مکن ہیچ رحمت برین ہیچکس

میں نے ایسا بیمروت خسیس کبھی نہیں دیکھا ایسے نالائق پر کچھ بھی رحم نہ کرنا چاہیے

بخندید و گفت ای دلارام جفت
پریشان مشو زین پریشان سخن گفت

ہنسکے کہا کہ اے پیاری بی بی پریشان کی پریشان باتون سے خفا ہونا چاہیے

گر از ناخوشی کرد بر من خروش
مرا ناخوش از وی خوش آمد بگوش

اگر وہ ناراضی سے مجھپر خفا ہوا مجھے اوسکی بری باتین اچھی معلوم ہوئین

جفای چنین کس بیاید شنود
کہ نتواند از بیقراری غنود

ایسے شخص کی بری باتین بھی سن لینا چاہیے جسکو بے قراری سے نیند نہین آتی

چو خود را قوی حال بینی و خوش
بشکرانہ بر ضعیفان ببخش

جب تو اپنکو زبردست اور خوش پائے شکر کر اور ضعیفون کی نازبرداری کر

اگر خود همین صورتی چون طلسم
بمیری و اسمت بمیرد چو جسم

اگر درحقیقت تو طلسم کی سی صورت ہے تو تیرے مرنیکے بعد تیرے جسم کی طرح تیرا نام بھی مٹ جائیگا

دگر پروریدی درخت کرم
بر نیکنامی خوری لاجرم

اور اگر تو درخت بخشش کا لگائیگا تو ضرور اوس سے نیکنامی کا پھل کھائیگا

نہ بینی کہ در کرخ تربت لبیست
بجز گور معروف معروف نیست

تجھے نہین معلوم کہ کرخ مین بہت سی قبرین ہین معروف کی قبر کے سوا کوئی مشہور نہین

بدولت کسانی سرافراختند
کہ تاج تکبر بیندا ختند

دولت کے سبب سے اون لوگون کو عزت حاصل ہوئی جنہون نے غرور پر کا تاج اونا ڈالا اسے ترک کیا

تکبر کند مرد حشمت پرست
نداند کہ حشمت بحلم اندرست

غرور سے بود دولت چاہتا ہے وہ شاید یہ نہین جانتا کہ علم سے دولت ملتی ہے

حکایت در معنی سفاہت نااہلان و تحمل بیکمردان

قصہ رسیکی عقل نالائقون اور برداشت نیک مردون مین

طمع برد شوخی بصاحبدلی
کہ زر بر فشاندی بر ویش چو خاک

ایک بیشرم نے ایک صاحب دل کے سامنے ایک حاجت بیان کی اوسکا کمر زر اور ہاتھ خالی تھا

نبود آنزمان در میان حاصلی
کہ زر بر فشاندی بر ویش چو خاک

اوسوقت اوس سے کچھ فائدہ نہ تھا کہ خاک کی طرح اوسکے سر پر وہ روپیہ نثار کر دیتا

برون تاخت خواہندۂ تیرہ روے
وہ مانگنے والا بدخو باہر نکل کے
نکوہیدن آغاز کردش بکوی
کوچہ بکوچہ اوسکی مذمت کرنے لگا

کہ زنہار ازین کژدمان خموش
کہ ان خاموش بچھوؤں سے خدا کی پناہ
پلنگان درندۂ صوف پوش
پشمینہ کیطرح درندہین اور اوپر سے گدڑی اوڑھے

کہ چون گربہ زانو بدل بر نہند
بلکہ بلی کی طرح سینہ سے پیر لگائے ہین
وگر صیدی افتد چو سگ در جہند
اگر شکار پاتے ہی کتون کی طرح دوڑتے ہین

سوے مسجد آوردہ دکان شید
مسجد مین مکر کی دکان لگالی
کہ در خانہ کمتر توان یافت صید
کہ گھر مین شکار بہت کم پھنستا ہے

رہ کاروان شیر مردان زنند
مسافرون کو ٹھگ لوٹتے ہین
ولی جامۂ مردم ایشان کنند
مگر یہ لوگ آدمیون کی کھال کھینچ لیتے ہین

سپید و سیہ پارہ بر دوختہ
سیاہ و سفید مکر کے سی کے
بسا لوس و پنہان زر اندوختہ
پوشیدہ اوسمین سونا جمع کیا ہے

زہی جو فروشان گندم نمای
عجب جو فروش اور گندم نما سے دغاباز ہین
جہانگرد و شب کوک و خرمن گدای
جہان مین پھرنیوالے شب کوک یعنی رات کے دعا گو

مبین در عبادت کہ پیوند و سست
اونکا عبادت کے وقت نگرنا چاہیے کیونکہ اوسوقت
کہ در رقص و حالت جوانند و چست
بلکہ ناچنے اور وجد مین جوان اور چالاک معلوم ہوتے ہین

عصاے کلیم اند بسیار خوار
حضرت موسیٰ کی لاٹھی کیطرح
پس آنگہ نمایند خود را نزار
اور بعد اوسکے آپ کو ضعیف بنا تے ہین

نہ پرہیزگار و نہ دانشوراند
نہ پرہیزگار اور نہ عقلمند ہین
ہمین بس کہ دنیا بدین می خرند
انکے واسطے یہی کافی ہے کہ دین کی عوض دنیا کماتے ہین

عباے بلیلا نہ در تن کنند
آپ تو حضرت بلال کی سی عبا پہنتے ہین
بدخل حبش جامۂ زن کنند
گودی کی کیواسطے حبش کے خرقہ کی ملمیت کا جوڑا اختیار کرتے ہین

زسنت نہ بینی در ایشان اثر
سنت کا اور کوئی نشان تو اونمین نہین ملتا
مگر خواب پیشین و نان سحر
مگر قیلولہ اور چاشت کے ناشتہ کا کھانا

شکم تا سر اگندہ از لقمۂ تنگ
رنگ بگاڑے کھانے سے پیٹ سر تک بھرا ہوا رہا ہے
چو زنبیل در یوزہ ہفتاد رنگ
جیسے بھیک مانگنے کی جھولی ستر طرح کے ٹکڑون سے بھری ہوتی ہے

نخواہم در ینباب زین مشرگفت
اسمین زیادہ بس مقدمہ ہین نہین کہ سکتا
کہ شنعت بود سیرت خویش گفت
کیونکہ اپنی عادت کا بیان کرنا برا ہے

فرو گفت ازین شیوہ نادیدہ گوی
نہ بیند ہنر دیدۂ عیب جوی

یکی کردہ بے آبروئے کسی
کیون کہ عیب جوی آنکھ ہنر نہین دیکھتی ہر ای عیب جو

چہ غم دارد از آبروئے کسی
ایک شخص نے جب خود ہی بہت ذلت اوٹھائی ہو وہ کسیکی ذلت کی کیا پروا کریگا

مریدی بشیخ این سخن نقل کرد
اگر راست پرسے نماز عقل کرد

ایک مرید نے شیخ سے یہ بات جاکے بیان کی اگر سچ پوچھو تو کچھ عقلمندی کی نہین کی

بدی در قفا عیب من گفت و خفت
بتر زو قرینی کہ آورد و گفت

کسی بد آدمی نے پیچھے میرا عیب بیان کیا اور سو رہا اوس سے بدتر وہ دوست ہے جو مجھسے آکر بیان کر

یکی تیرے افگند و در رہ فتاد
وجودم نیازرد و رنجم نداد

ایک شخص نے تیر مجھے مارا مگر راہ مین گر گیا نہ مجھے اوس سے صدمہ پہونچا نہ تکلیف ہوئی

تو بردا ستی والدی سوی من
ہمی در سپوزی بپہلوی من

تو اٹھاکے میرے پاس لے آیا اورا دے میرے پہلو مین بار بار

بخندید صاحبدل نیک خوی
کہ سہلست ازین بیشتر گو بگوی

اوس صاحبدل نیک خو نے ہنسکے جواب دیا کہ یہ بات تو آسان ہے اسواسے بھی سخت کہے

ہنوز انچہ گفت از بدم اندکیست
ازانہا کہ من دانم از صد یکیست

یہان تک کہ جیسا اوسنے مجھے بد سمجھا ہے تھوڑا ہے جن باتون کو مین جانتا ہون اونمین سے ایک فیصدی ایک بھی نہین

ز روی گمان بر من انہا کہ بست
من ز خود یقین میشناسم کہ ہست

اوسنے جن باتون کا میری نسبت گمان کیا مجھے خود یقین ہے اور جانتا ہون کہ مجھمین موجود ہین

وی امسال پیوست با ما وصال
کجا داند عیب ہفتاد سال

اوس سے اور مجھسے تو ابھی برس ملاقات ہوئی میری ستر برس کے عیب اوسے کہان سے معلوم ہونگے

نداند بجز عالم الغیب من
بجا زمن کسی اندر جہان عیب من

سوائے خدا کے کہ وہ عیب کی باتین جانتا ہے جہان مین مجھسے زیادہ کوئی میرا عیب نہین جانتا

کہ پندا ست عیب من ایست و بس
ندیدم چنین نیک بندار کس

کہ وہ میرے عیب صرف یہی بیان کرتا ہے میں نے ایسا نیک گمان آدمی کوئی نہین دیکھا

ز دوزخ نترسم کہ عالم نکوست
بخشر گواہ گناہم گراوست

قیامت مین اگر میرے گناہ گواہ وہ گواہ ہے تو مین دوزخ سے نہین ڈرتا ہون کہ حال میرا اچھا ہوگا

بیا گو ببر نسخہ از پیش من
گر مرا عیب گوید بداندیش من

کہ آ اے ایک کتاب میرے پاس سے لیجا اگر دشمن میرا عیب بیان کرنا چاہتا ہو

کسان مرد راہِ خدا بودہ اند — کہ بر جاسس تیرِ بلا بودہ اند
وہ لوگ مرد راہ خدا کے ہین — جو تیر بلا کا نشانہ ہوے ہین

زبان باش تا پوستینت درند — کہ صاحبدلان بارِ شوخان برند
خاموش رہ تاکہ لوگ تیرا عیب ظاہر کرین — کیون کہ صاحبدل بیکار کون کے ظلم کی برداشت کرتے ہین

گر از خاکِ مردم سبوئی کنند — بسنگش ملامت کنان بشکنند
اگر مرنے کے بعد آدمی کی خاک کا گھڑا بنائین — ملامت کرنے والے سنگ ملامت سے اوسے بھی توڑ دینگے

حکایت در گستاخی درویشان و حلم پادشاہان

قصہ۔ فقیرون کی گستاخی اور بادشاہون کے حلم کے بیان مین

ملک صالح از پادشاہان شام — برون آمدی صبحدم با غلام
شام کے بادشاہون مین ایک بادشاہ ملک صالح نام تھا — وہ صبح کیوقت اپنے غلام کے ساتھ باہر نکلا

بگشتی در اطراف بازار و کوی — بر سمِ عرب نیمہ بر بستہ روی
ہر طرف بازار اور کوچہ مین پھرتا تھا — عرب کے لوگون کی طرح منھ پر پٹکا باندھے ہوے جیسا اہل عرب کا

کہ صاحب نظر بود درویش دوست — ہران کاین دو دارد ملک صالح اوست
کیون کہ مردم شناس اور فقیر دوست تھا — جسمین یہ دو خصلتین ہون وہ نیکبخت بادشاہ ہے

دو درویش در مسجدی خفتہ یافت — پریشان دل و خاطر آشفتہ یافت
دو فقیرون کو ایک مسجد مین سوتے ہوے دیکھا — پریشان حال اور پریشان دل پایا

شب سرشان دیدہ نا بردہ خواب — چو حر با تامل کنان آفتاب
رات کو مارے سردی کے اونکو نیند نہ آئی — گرگٹ کی طرح آفتاب کے منتظر تھے

یکی زان دو میگفت با دیگری — کہ ہم روز محشر بود داوری
ایک اون مین سے دوسرے سے کہتا تھا — کہ جب قیامت کے دن انصاف ہوگا

گر این پادشاہانِ گردن فراز — کہ در لہو و عیش اند با کام و ناز
اگر یہ مغرور بادشاہ — جو راحت اور آرام اور عین عیش و خوشی سے بسر کرتے ہین

در آیند با عاجزان در بہشت — من از گور سر بر نگیرم درشت
غریبون کے ساتھ بہشت مین داخل ہون گے — مین قبر کے پتھر کے نیچے سے سر بھی نہ نکالونگا

بہشت برین ملک و ماوای ماست — کہ بند غم امروز بر پای ماست
اول درجہ بہشت کا ہمارا ملک اور جگہ ہے — کیون کہ غم کی بیڑی آج ہمارے پیر مین ہے

ہمہ عمر از نان چہ دیدی خوشی — کہ در آخرت نیز زحمت کشی
تمام عمر اون نے کیا آرام ملا — جو قیامت مین اسکے سبب سے تکلیف اوٹھائین

اگر صالح آنجا بدیوار باغ
اگر صالح اوس باغ کی دیوار تک بھی آئے

چو مرد این سخن گفت صالح شنید
جب اوس مرد نے یہ بات کہی اور ملک صالح نے سنی

دمی رفت تا چشمهٔ آفتاب
تھوڑی دیر کے بعد جب چشمۂ آفتاب نہ

روان هر دو کس را فرستاد و خواند
فوراً ایک شخص کو بھیجکے دونون آدمیون کو بلایا

بر ایشان ببارید باران جود
اون پر بخشش کا مینھ برسایا یعنے بخشش کی

پس از رنج سرما د باران وسیل
جاڑہ اور برسات اور سیلاب کی تکلیف کے بعد

گدایان بی جامه شب کرده روز
جن فقیرون کے پاس کپڑا بھی نہ تھا اور یعنے کپڑے کے

یکی گفت از ینان ملک را نهان
اون مین سے ایک شخص نے چپکے سے بادشاہ سے

پسندیدگان در بزرگی رسند
اچھے لوگ عزت پاتے ہین

شهنشه ز شادی چو گل بر شگفت
بادشاہ خوشی سے گلاب کی طرح کھل گیا

من انکس نیم کز غرور رشم
مین ایسا آدمی نہین کہ غرور اور غلامونکے غرور سے

تو هم با من از سر بنه خوی زشت
تو بھی میری طرف سے وہ بدگمانی رفع کر

من امروز کردم در صلح باز
مین نے آج صلح کا دروازہ کھولا یعنے صلح کرلی

چنین راه گر مقبلے پیش گیر
اگر تو صاحب اقبال ہے تو ایسی راہ پر چل

در آید بکفشش بدرم دماغ
تمہارے ہمجولیون کے اوسکا بھیجا انکا لون

دگر بودن آنجا مصالح ندید
پھر وہان ٹھہرنا مناسب نجانا

ز چشم خلائق فرو شست خواب
خلق کی آنکھون سے نیند دھو ڈالی یعنے بیدار ہوے

بهیبت نشست و بحرمت نشاند
خوبی رعب کے ساتھ بیٹھا اور اون کو عزت سے بٹھایا

فرو شست شان گرد ذل از وجود
ذلت کی گرد اون کے بدن سے دھو ڈالی یعنے رتبہ دیا

نشستند با نامداران خیل
دربار کے سردارون کے ساتھ بیٹھے

معطر کنان جامه بر عود سوز
اب وہ اپنے لباس کو اگر دان پر اگر سلگا کے بسانے لگے

که ای حلقه در گوش حکمت جهان
کہ اے بادشاہ جہان تیرے حکم کا مطیع ہے

ز بندگانت چه آمد پسند
ہم غلامونکی آپکو کون بات اچھی معلوم ہوئی

بخندید در روی درویش گفت
ہنسا اور فقیرون سے مخاطب ہو کے کہا

ز بیچارگان روی در هم کشم
عزیزون سے ناخوش ہون

که ناسازگاری کنی در بهشت
کہ جسکے سبب سے بہشت مین نامواقفت نہو

تو فردا مکن در بروبم فراز
تو کل قیامت مین دروازہ بند نہ کرنا یعنے نفرت نہ کرنا

شرف بایدت دست درویش گیر
اگر عزت چاہتا ہے تو فقیرون کی دستگیری کر

برازشاخ طوبی کسی برنداشت — کہ امروز تخم ارادت نکاشت
اوسکو شاخ طوبی کا پھل نہین مل سکتا ہو — جسنے آج نیکی کا بیج نہ بویا ہو

ارادت نداری سعادت مجوی — بچوگان خدمت توان پرد گوی
جو صاحب اعتقاد نہین وہ نیکبخت بھی نہین ہو سکتا — خدمت کے چوگان سے گیند پا سکتے ہین

ترا کی بود چون چراغ التہاب — کہ از خود پری ہمچو قندیل از آب
تیرے دل مین چراغ کیطرح کب سوز ہوگا — جبکہ تو خودی سے بھرا ہو مثل قندیل کے پانی سے

وجودی دہد روشنائی بجمع — کہ سوزش در سینہ باشد چو شمع
اوس شخص کو مجمع مین روشنی یعنی فیض رونق حاصل ہوگی — کہ جسکے سینہ مین شمع کی طرح سوز ہو

حکایت اندر محرومی خویشتن بنیان

قصہ۔ خود پسندون کے محروم رہنے کا

یکی در نجوم اندکی دست داشت — ولیک از تکبر سر مست داشت
ایک شخص تھوڑا علم نجوم جانتا تھا — مگر غرور سے سرمست یعنے دیوانہ تھا

سر کوشیار آمد از راہ دور — ولی پر ارادت سری پر غرور
وہ بیگم کوشیار کے پاس دور سے آیا — دل مین خوش اعتقاد مگر سر مین غرور بھرا تھا

خردمند ازو دیدہ در دوختی — یکی حرف خدمت نیاموختی
عقلمند یعنے حکیم نے اوسسے آنکھ چرائی یعنے اغماض کیا — ایک حرف حکمت کا بھی اوسے نہ بتایا

چو بی بہرہ عزم سفر کردہ باز — بدو گفت دانای گردن فراز
جب کہ خالی یعنے بے حاصل اوسنے جانیکا قصد کیا — تب اوس سے اوس عقلمند بزرگ نے کہا

تو خود را گمان بردہ پر خرد — انائی کہ پر شد دگر چون برد
تو آپ کو عقلمند سمجھتا ہے — جو کوزہ بھرا ہوتا ہے وہ بھر نہین سکتا

ز دعوی تہی آی تا پر شوی — تو از خودپری زان تہی میروی
دعوے سے خالی ہو کے آ تاکہ پر ہو جاے — تو خودی سے بھرا ہے اسواسطے خالی جاتا ہے

ز ہستی در آفاق سعدی صفت — تہی گرد و باز آی پر معرفت
زمانہ مین خودی سعدی کیطرح — چھوڑدے تاکہ معرفت سے بھر جاے

حکایت در معنی تسلیم و حق شناسی آن

قصہ۔ بات مان لینا اور اوسکی حق شناسی کے بیان مین

بخشم از ملک بندہ سر تافت — بفرمود جستن کسش در نیافت
ایک غلام بادشاہ سے خفا ہو کے بھاگ گیا — بادشاہ نے تلاش کرنیکو حکم دیا مگر کسیسے اوسے نپایا

چو باز آمد از راہ خشم و ستیز — بہ شمشیر زن گفت خونش بریز
جب وہ پھر آیا تو بادشاہ نے عتاب اور غصہ سے — جلاد سے کہا کہ اسے قتل کر

بخون تشنہ جلاد نامہربان — برون کرد چون تشنہ دشنہ زبان
جلاد بیرحم نے جو اسکے خون کا پیاسا تھا — خنجر نیام سے باہر نکالا جیسے پیاسا زبان باہر نکالتا ہے

شنیدم کہ گفت از دل تنگ ریش — خدایا بجل کردمش خون خویش
سنا ہے سنا ہی کہ وہ غلام بادشاہ اور رنج سے کہتا تھا — کہ اے خدا میں نے اپنا خون اوسے حلال کیا

کہ پیوستہ در نعمت و ناز و نام — در اقبال او بودہ ام دوستکام
کہ ہمیشہ نعمت اور ناز اور نامور ی مین — اوسکی دولت مین خوش رہا

مبادا کہ فردا بخون منش — بگیرند و خرم شود دشمنش
ایسا نہو کہ کل قیامت کو میرے خون کے عوض — اوسے گرفتار و عذاب کرین اور اوسکا دشمن

ملک چو گفت وی آمد بگوش — دگر دیگ خشمش نیاورد جوش
بادشاہ نے جب اوسکا قول سنا — پھر اوسکے غصہ کی دیگ مین جوش نہ آیا

بسی بر سرش داد و بر دیدہ بوس — خداوندرایت شد و طبل و کوس
اوسکے سر اور آنکھ پر بہت سے بوسے دیے — نشان اور ڈنکے اور نقارہ کا مالک ہوا

برفق از جہان شہمگین جایگاہ — رسانید درویش بدان پایگاہ
ملائمت کی سبب سے ایسی خوفناک جگہ سے — زمانہ نے اوسکو ایسی مرتبہ پر پہونچایا

غرض زین حدیث آنکہ گفتار نرم — چو آبست بر آتش مرد گرم
اس ذکر سے یہ غرض ہے کہ نرم باتین — غضبناک آدمی کی غضب کی آگ پر مثل پانی کے ہوتی ہین

نہ بینی کہ در معرض تیغ و تیر — بپیچند خفتان صد توحریر
نہین دیکھا ہے تلوار اور تیر کے موقع پر — چلتہ سو پرت حریر کا نرم کہ پہن لیتے ہین

تواضع کن ای دوست با خصم تند — کہ نرمی کند تیغ برندہ کند
تند و دشمن سے فروتنی کرنا چاہیے — کیونکہ نرمی تیز تلوار کو بھی کھٹمل کر دیتی ہے

حکایت در عجز و نیازمندی صالحان

قصہ بیکبختون کی عاجزی اور آرزومندی کے بیان مین

زر و پیرانہ عارف ژندہ پوش — یکی را بناخ سگ آمد بگوش
کسی دیرانہ مین جہان ایک عارف خرقہ پوش رہتا تھا — ایک شخص کو کتے کی آواز سنائی دی

بدل گفت گوئی سگ اینجا چراست — در آمد کہ درویش صالح کجاست
وہ اپنے دلمین سوچا کہ کتا یہان کہان سے آیا — اندر گیا کہ وہ بیکبخت فقیر کہان گیا

نشان سگ از پیش و از پس ندید — بجز عارف آنجا دگر کس ندید
اِدھر اُدھر دیکھا مگر کہین کتے کا پتا نلا — اوس فقیر کے سوا وہان کسی اور کو نہ پایا

خجل باز گردیدن آغاز کرد — که شرم آمدش بحث آن راز کرد
اوسنے نادم ہوکے پھرنا چاہا — کیونکہ اوسکو اس بحث کے پوچھنے سے شرم آئی

شنید از درون عارف آواز پای — ہلا گفت بر در چہ پائی در آی
فقیر نے اندر سے پیر کی آہٹ سُنی — پکار کے کہا کہ باہر کیون کھڑا ہے اندر آ

نہ پنداری ای دیدۂ روشنم — کزا بدرگ آواز کردا ین منم
کہا اے میری آنکھ کی پتلی اور کچھ گمان نکر — کہ یہان کتے کی آواز جو سنائی دی تھی وہ مین تھا

چو دیدم کہ بیچارگے می خرد — نہادم ز سر کبر و رای و خرد
جبمین نے دیکھا کہ وہان غریبی پسند ہے — تو غرور اور عقل اور دانائی سر سے نکالڈالی

چو سگ بر درش بانگ کردم بسی — کہ مسکین تر از سگ ندیدم کسی
مین کتون کیطرح اوسکے دروازہ پر بہت چلایا — کیونکہ کتے سے زیادہ غریب مین کسیکو نہین پاتا تھا

چو خواہی کہ در قدر والا رسی — ز شیب تواضع ببالا رسی
اگر مرتبہ بلند حاصل کرنا چاہتا ہے — عاجزی کی پستی سے بلندی حاصل ہوتی ہے

درین حضرت آنان گرفتند صدر — کہ خود را فراتر نہادند قدر
اس بارگاہ مین اون لوگونکو مرتبہ حاصل ہوا — جنہون نے اپنی عزت پیچھے چھوڑ دی

چو سیل اندر آمد بہول و نہیب — فتاد از بلندی بسر در نشیب
جب سیلاب نے رعب اور دبدبہ دکھایا — بلندی نے سر کے بل نیچے گرایا

چو شبنم بیفتاد مسکین و خرد — نگر کآفتابش بعیوق برد
جب شبنم غریبی سے ایک قطرہ برجقیقت ہوکے گری — خیال کرکہ آفتاب اوسکو کسطرح عیوق تک لیگیا

حکایت حاتم اصم و سیرت او در تواضع

قصہ حاتم بہرے اور اوسکی عاجزی کے بیان مین

گروہی بر آنند زاہل سخن — کہ حاتم اصم بود باور مکن
بعض مورخ اس امر پر متفق الرائے ہین — کہ حاتم بہرا تھا مگر یہ بات یقین نکرنا چاہیے

برآمد بنین مگس بامداد — کہ در چنبر عنکبوتے فتاد
صبح کو ایک مکھی کی آواز اوسنے سنی — جو جالے مین مکڑی کے پھنس گئی تھی

ہمہ ضعف و خاموشیش کید بود — مگس پند داشتش قید بود
مکڑی کا ضعف اور خاموشی بالکل مکر تھا — مکھی جسے فند سمجھی تھی وہ قید تھی

نگه کرد شیخ از سر اعتبار — که ای پای بند طمع پایدار
شیخ نے اوسکو دیکھکے عبرت کی راہ سے کہا — کہ اے گرفتار طمع ذرا ٹھہر

نه هر جا شکر باشد و شهد و قند — که در گوشها دامیارست و بند
ہر جگہ شکر اور شہد اور قند نہین ہوتا ہے — بلکہ اکثر گوشون مین چھپا ہوا جال ہوتا ہے

یکی گفت ازان حلقهٔ اهل رای — عجب دارم ای مرد راه خدای
فقیرون کے حلسہ مین سے ایک شخص نے اور سے کہا — کہ اے مرد راہ خدا مجھے بڑا تعجب ہے

مگس را تو چون فهم کردی خروش — که مارا بدستخواری آمد بگوش
تو نے مکھی کی آواز کیونکر سن لی — کیونکہ ہمین دشواری سے سنائی دی

تو کاگاه گردی ببانگ مگس — نشاید اصم خواندنت زین سپس
جبکہ تو مکھی کی آواز سن لیتا ہے — تو اب تجھے بہرا نکہنا چاہیے

تبسم کنان گفتش ای تیز هوش — اصم به که گفتار باطل نیوش
شیخ نے ہنس کے جواب دیا کہ اے تیز عقل — بہرا بہتر ہے یا کہ جھوٹی باتین سننے والا

کسانیکه با من بخلوت دراند — مرا عیب پوش و هنر گستراند
در لوگ تنہائی مین میرے ساتھ ہین — وہ میرا عیب چھپاتے ہین اور ہنر ظاہر کرتے ہین

چو پوشیده دارند م اخلاق دون — کنند بیم زیر و نخوت زبون
جب وہ میرے عیب چھپاتے ہین — تو خود نمائی مجھے زیردست اور غرور مجھ پر کرتا ہے

فرا مینمایم که می نشنوم — مگر ز تکلف مبر اشوم
میں نے اسواسطے ظاہر کیا ہے کہ — مین نہین سنتا ہون کہ شاید تکلف سے چھوٹ جاؤن یعنی خود نمائی اور غرور نہ ہے

چو کالیوه دانند م اهل شست — بگویند نیک و بدم هر چه هست
جب مجھے دیوانہ مزاج باہر امیری صحبت کے لوگ کہینگے — تو بے تکلف میرا عیب صواب جو کچھ ہوگا اسے بیان کرینگے

اگر هد شنیدن نیاید خوشم — ز کردار بد دامن اندر کشم
اگر مجھے اپنا عیب سننا پسند نہ آئیگا — تو بد کا مون سے دامن سمیٹ لونگا یعنے پرہیز کرونگا

بجیل ستایش فرا چه مشو — چو حاتم اصم باش و عیبت شنو
تعریف کی رسی سے گلے مین نہ گر بنے فعل بد نکر — حاتم کیطرح بہرا بنکے عیب سنا کر

سعادت بجست و سلامت نیافت — که گردن ز گفتار سعدی بتافت
اوس شخص کو نیکبختی اور سلامتی نہین چاہیے — جسنے سعدی کے قول سے گردن پھیری یعنے نمانا

ازین به نصیحتگرے بایدت — ندانم پس از وی چه پیش آیدت
اسسے زیادہ نصیحت کرنے والے کی تجھے ضرورت ہے — نہین معلوم ہے کہ اوسکے بعد کیسا تیرے آگے آئے

حکایت زاہد و دزد

قصہ - ایک فقیر اور چور کا

عزیزی در اقصای تبریز بود — کہ ہموارہ بیدار و شبخیز بود

نواح تبریز مین ایک عابد تھا ہمیشہ شب بیداری اور عبادت کرتا تھا

شبی دید جای کہ دزدی کمند — بہ پیچید و بر طرف بامی فگند

ایک شخص نے دیکھا کہ ایک چور نے کمند لپیٹ کے ایک شخص کے کوٹھے پر پھینکی

کسان را خبر کرد و آشوب خاست — ز ہر جانبی مرد با چوب خاست

اوسنے آدمیون کو خبر دی اور غل ہوا ہر طرف سے لوگ لکڑی لیکے اوٹھے

چو نامردم آواز مردم شنید — میان خطر جای بودن ندید

جب اوس نامرد نے مردون کی آواز سنی خوفناک جگہ مین ٹھہرنا مناسب نجانا

نہیبی ازان گیرودار آمدش — گریزی بوقت اختیار آمدش

لینا اور پکڑنے کا غل سنکے اوسے خوف معلوم ہوا اوسوقت وہ بھاگنے کو غنیمت سمجھا

ز رحمت دل پارسا موم شد — کہ شب دزد بیچارہ محروم شد

رحم سے پرہیزگار فقیر کا دل موم کیطرح پگھل گیا کہ رات کو چور غریب مایوس پھر جائے

بتاریکی از وی فرار آمدش — براہ دگر پیش باز آمدش

اوسے اندھیری رات مین اور طرف سے جاکے ملاقات کی

کہ یارا مرو گاستانی توام — بمردانگی خاک پای توام

اے یار ہمنام مین بھی تیرا جان نثار ہون چور ہمان مردی مین تیری خاکپا یعنے تابعدار ہون

ندیدم بسر پنجگی چو تو کس — یلی پیش خصمم آمدن مردوار

پنجگی طبع مین تیرے برابر کسیکو جوان مرد نہین دیکھا ایک جوان مردی کیطرح دشمن سے مقابلہ کرنا

بدین ہر دو خصلت غلام توام — دوم جان بدر بردن از کارزار

ان دونون عادتون مین مین تیرا غلام ہون دوسرے لڑائی سے جان بچالے جانا

گرت رای باشد بکرم کرم — چہ نامی کہ مولای نام توام

اگر تیری رائے ہو تو کرم کی راہ سے تیرا کیا نام ہے کہ مین تیرے نام کا غلام ہون

سرایست کوتاہ و دربستہ سخت — بجای کہ میدانمت رہ برم

ایک چھوٹا سا گھر ہے جہان کا دروازہ بند ہے جو جگہ مجھے معلوم ہے وہان تجھے لیچلون

نہ بیدارم آنجا خداوند رخت — نہ بینم کہ مالک بمن بر چہ دوخت

اسباب کا مالک مجھے اوہان کوئی معلوم نہین ہوتا

کلوخی دو بالائے ہم برنہیم
تلے اوپر دو ڈھیلے ہم رکھ لین

یکی پائے بر دوش دیگر نہیم
ایک شخص دوسرے کے کندھے پر سوار ہو

بچندانکہ در دستت افتد بساز
پس جسقدر تیرے ہاتھ آئے اوسپر قناعت کر

ازان بہ کہ گردی تہیدست باز
اوس سے بہتر ہوگا کہ خالی ہاتھ گھر پھر جائے

بدلداری و چاپلوسی و فن
تسلی اور خوشامد اور حیلے سے

کشیدش سوی خانۂ خویشتن
اوسکو اپنے گھر لے گیا

جوانمرد شب رو فرو داشت دوش
اوس چور جوان مرد نے اپنا کندھا جھکایا

بکتفش در آمد خداوند ہوش
اور وہ ہوشیار اوسکے کندھے پر سوار ہوا

بغلطاق و دستار و رختی کہ داشت
کرتہ پگڑی اور جو اسباب تھا

زبالا بدامان او در گذاشت
اوپر سے اوسکے دامن مین چھوڑ دیا

وزانجا برآورد غوغا کہ دزد
اور وہان سے چلایا کہ چور چور

ثواب ایجوانان و یاری و مزد
اے جوانو میری مدد کرو اوسکے عوض ثواب پاؤ گے

بدرجست از آشوب و زد و دغل
چور مکار تو اوس ہنگامہ سے نکل گیا

دوان جامۂ پارسا در بغل
عابد کے کپڑے بغل مین دبائے ہوے

دل آسودہ شد مرد نیک اعتقاد
اوس مرد نیک اعتقاد کو اطمینان ہوا

کہ سرگشتۂ را برآمد مراد
کہ ایک پریشان کی مراد برآئی

خبیثی کہ بر کس ترحم نکرد
جس خبیث نے کسی پر بھی رحم نہ کیا ہوگا

بہ بخشود بر وے دل نیکمرد
نیکمرد کے دل کو اوسپر بھی رحم آگیا

عجب نیست در سیرت بخردان
عقلمندون کی عادت سے کچھ تعجب نہین

کہ نیکی کنند از کرم بابدان
اگر وہ اپنے کرم سے بدپر رحم کرین

در اقبال نیکان بدان میزیند
نیکون کی بدولت بد زندگی بسر کرتے ہین

وگرچہ بدان اہل نیکی نیند
اگرچہ بدنیکی کرنے کے لائق نہین

حکایت در معنی جفای دشمن از بہر دوست

قصہ - دشمنون کے ظلم کی برداشت دوستون کے واسطے

یکی را چو سعدی دل سادہ بود
ایک شخص سعدی نیطرح سادہ دل مینیگانہ کا دیکھا تھا

کہ باسادہ روئی در افتادہ بود
کہ وہ ایک خوبصورت کا گرفتار تھا

جفا بردی از دشمن سخت گوی
دشمنون کے ظلم اور سخت کلامی کی برداشت کرنا

ز چوگان سختی بجستی چو گوے
سختی کے چوگان سے گیند کیطرح ادھر کبھی ادھر پریشان پڑا

زکس چین برابرو نینداختے — زبازی بہ تندی نپرداختے
کسی سے اوسکی پیشانی پر شکن تک نہ آئی — سوائے ہنسنے کے کبھی غصہ نہ کرتا

یکی گفتش آخر ترا ننگ نیست — خبر زین ہمہ سیلی وسنگ نیست
ایک شخص نے پوچھا آخر کیا تجھے شرم نہین آتی — یہ دو مولین اور پتھر کچھ اثر نہین کرتے

تن خویشتن سغبہ دونان کنند — زدشمن تحمل زبونان کنند
اپنے جسم کو آسائش کینے — اور کمزور دشمنون کی برداشت کرتے ہین

نشاید زجاہل خطا درگذاشت — کہ گویند یارا ومردی نداشت
جاہل کی خطا پر طرح دینا نہ چاہیے — کیونکہ لوگ کہینگے کہ جوانمردی ورقوت نہین جو عوض لیتا

چہ خوش گفت شیدای شوریدہ سر — جوابی کہ شاید بنشتن بزر
اوس عاشق دیوانہ نے کیا اچھی بات کہی — ایسا عمدہ جواب کہ سونیکے حرفون سے لکھنا چاہیے

دلم خانۂ مہر یارست وبس — ازان می نگنجد درو کین وکس
میرا دل یار کی محبت کا گھر ہے — اسی سبب سے اوسمین کسیکی بدی کی گنجایش نہین

حکایت

قصہ

چہ خوش گفت بہلول فرخندہ خوے — چو بگذشت برعارف جنگجوی
بہلول دانا نے کیا اچھی بات کہی — جب وہ کسی فقیر جنگجو کی طرف سے نکلا

گر این مدعی دوست بشناختی — بہ پیکار دشمن نپرداختے
اگر یہ مدعی دوست کو پہچان لیتا — پھر کبھی دشمن کے مقابلہ پر مخاطب نہوتا

گر از ہستی حق خبر داشتی — ہمہ خلق را نیست پنداشتی
اگر اوسکو خدا کی بقا کی خبر ہوتی — تو تمام مخلوق کو نیست سمجھتا

حکایت لقمان حکیم بابغدادی

قصہ۔ لقمان حکیم کا اور بغداد کے رہنے والے کا

شنیدم کہ لقمان سیہ پام بود — نہ تن پرور ونازک اندام بود
مین نے سنا ہے کہ لقمان کا رنگ کالا تھا — تن پرور اور نازک بدن یعنے آرام طلب نہ تھا

یکی بندۂ خویش پنداشتش — بہ بغداد در کار گل داشتش
ایک شخص نے اوسکو اپنا غلام سمجھکے — بغداد مین اوسے مٹی کے کام پر رکھا

بسالی سرای بپرداختش — کشاد از بندۂ خواجہ نشناختش
ایک سال مین اوس کے واسطے گھر بنایا — اور اوس نے کہ غلام مون ہے کیسے اوسے نہ پہچانا

چو پیش آمدش بندۂ رفتہ باز
جب بھاگا ہوا غلام پھر اوسکے پاس آیا
زلقمانش آمد مہیبی فراز
تب اوسکو لقمان سے خوف پیدا ہوا

بپایش درافتاد و پوزش نمود
اوسکے قدموں پر گرا اور عذر کیا
بخندید لقمان کہ پوزش چہ سود
لقمان نے ہنسکے کہا کہ عذر سے کیا فائدہ

بسالی زجورت جگر خون کنم
سال بھر تیرے ظلم سے میرا جگر خون ہوا
بیکساعت از دل بدر چون کنم
ایک دم مین کیونکر دل سے نکل جائیگا

ولی ہم بجایم ای نیکمرد
مگر اے نیکدل مین جب بھی معاف کرتا ہون
کہ سودِ تو مارا زیانے نکرد
کیونکہ تیرے فائدہ مین میرا کچھ نقصان نہین ہوا

تو آبادگردی ستبستان حویش
تونے اپنا گھر آباد کیا
مرا حکمت و معرفت گشت بیش
میری عقل اور معرفت زیادہ ہوئی

غلامیست در ختم ای نیکبخت
کہ فرمایمش وقتہا کار سخت
اے نیکبخت میرے ملک مین بھی ایک غلام ہے
کہ مین اکثر اوقات اوس سے مشکل کام لیتا تھا

دگر رہ نیازارمش سخت دل
چو یاد آیدم سختیِ کار گل
اب کبھی اوسکو مین زیادہ تکلیف نہ دونگا
کہ مجھے اس مٹی کے کام کی مصیبت یاد رہیگی

ہر آنکس کہ جورِ بزرگان نبرد
نسوزد دلش بر ضعیفان خرد
جسنے بزرگونکے ظلم کی برداشت نہین کی ہے
اوسکا دل غریب کمزور پر نہ جلیگا یعنے رحم آئیگا

چنین گفت بہرام شہ با وزیر
کہ دستخوار با زیردستان بگیر
بہرام شاہ نے اپنے وزیر کو سمجھایا
کہ کمزور و نکو مشکل کام نہ سنبھا چاہیے

گر از حاکمان سخت آید سخن
تو بر زیردستان درشتی مکن
اگر حاکمون کی بات تجھے سخت معلوم ہو
تو بھی کمزورون پر سختی نکر کیونکہ تیری طرح سے

حکایت جنید بغدادی و سیرت او در تواضع

قصہ - جنید بغدادی اور اون کی عاجزی کی عادت مین

شنیدم کہ بر دشت صنعا جنید
مین نے سنا ہے کہ صنعا کے جنگل مین حضرت جنید نے
زنیروی سر پنجہ شیر گیر
شیر کے شکار کی قوت جو اوسے حاصل تھی

پس از عزم دآہو گرفتن بپای
وہ قدموں کے نشان سے ہرن کو پکڑ لیتا تھا
سگی دیدہ بر کندہ دندان صید
ایک کتا دیکھا جسکے شکاری دانت گر گئے تھے

فرومانده عاجز چو روباہ پیر
وہ جاتی رہی اور ضعف سے لکڑی کی طرح سخت ہو گیا
لگد خوردہ از گوسپندان حی
اوسکے بعد وہ حی کے مانندان کی بکریون کی لاتین کھانے لگا

چو مسکین و بیطاقتش دید ویش
جب اوسکو بھوکا اور کمزور اور رنجیدہ دیکھا

بدو داد یک نیمہ از زاد خویش
تو اوسکو اپنے کھانے مین سے آدھا دیدیا

شنیدم کہ میگفت و خون میگریست
مین نے سُنا کہ یہ بات کہتے اور خون کے آنسو وون سے

کہ داند کہ بہتر ز ما ہر دو کیست
کیا معلوم کہ ہم دونون مین سے کون بہتر ہے

بظاہر من امروز این بہترم
گو ظاہر مین آج مین اس سے اچھا ہون

وگر تا چہ راند قضا بر سرم
پھر جب حکم خدا مجھپر جاری ہو اور موت آنگی تو کیا جانیے

گرم پای ایمان نلغزد ز جای
اگر میرے ایمان کا پیر نہ پھسلے گا

بسر بر نہم تاج عفو خدای
تو خدا کے عفو کا تاج میرے سر پر ہوگا

وگر کسوت معرفت در برم
اور اگر معرفت کا لباس میرے بدن مین نہ ہو یعنے معرفت نہ ہے

نماند بسیار ازین کمترم
تو مین اس کے سے بھی بہتر ہون

کہ سگ با ہمہ زشتنامی چو مرد
کہ کتا باوجود سب خرابیون کے اگر مرجائیگا

مرا در بدوزخ نخواہند برد
تو اوسکو دوزخ مین نہ لیجائینگے

رہ اینست سعدی کہ مردان راہ
اے سعدی طریقہ یہی ہے کہ مردان خدا نے

بعزت نکردند در خود نگاہ
اپنی طرف عزت کی نگاہ سے نہین دیکھا

ازین بر ملائک شرف داشتند
اسی سبب سے فرشتہ پر شرف پایا

کہ خود را بہ از سگ نہ پنداشتند
کیون کہ آپکو کتے سے بھی بہتر نہ سمجھا

حکایت پارسا و ببر بطزن

قصہ پارسا اور بربط بجانیوالے کا

یکی بر بطے در بغل داشت مست
ایک شخص کی بغل مین سرود دبا تھا

بشب بر سر پارسائی شکست
رات کو ایک پارسا کے سر سے ٹکرا کے ٹوٹ گیا

چو روز آمد آن سیمگر دخیم
جب صبح ہوئی تو وہ سنگدل بر کوبار

بر سنگدل بر دیک مشت سیم
اوس سنگدل کے پاس تھوڑا روپیہ لیکے گیا

کہ دوشینہ مغرور بودی و مست
کہا کہ مین کل رات کو مغرور اور مست تھا

ترا و مرا بر بط سر شکست
تیرا سرود اور میرا سر توڑا

مرا بہ شد آن زخم و بر خاست بیم
میرا زخم تو اچھا ہوگیا اور ہلاکت کا خوف جاتا رہا

ترا بہ نخواہد شد الا بہ سیم
تیرا سرود روپیہ کے سوا نہین بن سکتا ہے

ازین دوستان خدا بر سراند
اس سبب سے خدا کے دوست سر پر لیتے ہین سب سے افضل ہین

کہ از خلق بسیار بر سر خورند
کہ خلق کا آزار سر پر اوٹھاتے یعنے برداشت کرتے ہین

حکایت در معنی صبر مردان بر جفای نااہلان

قصہ نالائقوں کے ظلم پر اہل قیامت کا صبر

شنیدم کہ در خاک وخش از مہان
مین نے سنا ہے کہ وخش کی سرزمین کے بزرگون مین سے

یکی بود در کنج خلوت نہان
ایک شخص گوشہ تنہائی مین گوشہ نشین تھا

مجرد معنی نہ عارف بدلق
اوسے درحقیقت دنیا سے کچھ تعلق نہ تھا کہ دکھانے کے

کہ بیرون کند دست حاجت بخلق
ضرورت کا ہاتھ خلق کے آگے پھیلائے ہو

سعادت کشادہ دری سوی او
نیکبختی کا دروازہ اوسپر کشادہ تھا بیشک بخت

درازدیران بستہ بر روی او
اور لوگون سے دروازہ بند رکھتا یعنی اہل دنیا سے راہ

زبان آوری بجہد سعی کرد
ایک بات بنانے والے بیوقوف نے

زشوخی بہ بد گفتن یکدگر
بدزبانی سے ایکدوسرے کی بدی بیان کرنے مین کوشش کی

کہ زنہار ازین مکر ودستان دیو
کہ ایسے مکار فریبی دھوکا دینے والوں سے خدا کی پناہ

بجای سلیمان نشستن بکوی
دیو کیطرح حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت پر بیٹھے ہین

دمادم بشویند چون گربہ روی
بلی کیطرح ہر وقت منھ دھوتے بیٹھے منھ پر ہاتھ پھیرتے اور

طمع کرد در صید موشان کوی
مکر سے چوہون یعنے اہل محلہ کی تاک مین

ریاضت کشد از پی نام وغرور
شہرت اور فریب دینے کیواسطے عبادت کرتے ہین

کہ طبل تہی را رود بانگ دور
کہ خالی نقارہ کی آواز دور تک جاتی ہے

ہمیگفت خلقے بروانجمن
جب وہ بات بیان کرتا تھا تو خلق کا اردگرد

برایشان تفرج کنان مرد وزن
اور سب مرد وعورت اونکا تماشا دیکھتے تھے

شنیدم کہ بگریست دانای وخش
مین نے سنا ہے کہ وخش کے عقلمند نے رو کے کہا

کہ یارب مراین شخص را توبہ بخش
کہ اے خدا اس بندہ کو توبہ نصیب ہو نا کہ بد اور بدتر نہ ہو

وگر راست گفت ایخداوند پاک
اور اگر اسکا قول سچ ہے تو اے خداوند پاک

مرا توبہ دہ تا نگردم ہلاک
مجھکو توبہ نصیب ہو نا کہ مین تباہ نہون

پسند آمد ازمن عیب جوی خودم
مجھے اپنے عیب جو کی بات پسند آئی

کہ معلوم من کرد خوی بدم
کیون کہ اوسنے مجھے بری عادت سے آگاہ کیا

گر آنی کہ دشمنت گوید مرنج
اگر تو ویسا ہی ہے جیسا برا دشمن تجھکو بتلاتا ہے تو ملال نکر

وگر تیتی گوید رو باد سنج
اور اگر نہین ہے تو کہہ جا یہودہ بکواس کرے

وگر ابلہی مشک را گندہ گفت
اور اگر کسی احمق نے مشک کو گندہ بتایا ہو

تو مجموع شو گوپراگندہ گفت
تو خاطر جمع رکھ وہ واہیات بکا کرے

دگر میرو دور پیا زاین سخن — چنین ہست گو گندہ مغزی مکن

اور اگر پیاز کی نسبت ایسا ہی بیان کرے — تو کہدے کہ ایسا صحیح ہے اپنا مغز پریشان کرنا ہے

نہ آئین عقلست و رای و خرد — کہ دانا فریب مشعبد خورد

دانائی اور عقل کے طریقہ کے خلاف ہے — کہ عقلمند بازی گر کے فریب مین آجاے

پس کار خویش آنکہ عاقل نشست — زبان بد اندیش بر خود ببست

جو شخص اپنے انجام پر خیال کرکے — خاموش رہا اور بند کی

تو نیکو روش باش تا بر سگال — نیابد بنقص تو گفتن مجال

تو بھی راہ چل — تاکہ دشمن کو تیرے عیب بیان کرنے کا

چو دشنام خوارت آید ز دشمن سخن — تو بر زیر دستان درشتی مکن

جب دشمن کی بات — تجھے بری معلوم ہو

جز آنکس ندانم نکوگوی من — کہ روشن کند بر من آموی من

میرا وہی شخص نیک خواہ ہے — جو میرے عیب ظاہر کرے

حکایت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ و سیرت او در تواضع

قصہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کا اور ان کی تواضع کی عادت کے بیان مین

کسی را مشکلے بر دل پیش علے — مگر مشکلش را کند منجلے

کسی شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ پوچھا — کہ اوسکی مشکل آسان اور مسئلہ حل ہو جاے

امیر عدو بند کشور کشای — جوابش بگفت از سر علم و رای

دشمن کے زیر کرنے والے اور ملک کے فتح کرنیوالے — علم اور عقل سے اوسکو اجمالاً بتا دیا

شنیدم کہ شخصی درین انجمن — بگفتا چنین نیست یا با الحسن

مین نے سنا ہے کہ اس مجلس مین — کہ اے ابو الحسن حضرت حسن کے والد سے ایسا نہین ہے

نرنجید از و حیدر نامجوے — بگفتا ر توانی ازین بہ بگوی

حیدر نامور — اور سپہ خفا نہوے — کہا اگر تو اس سے عمدہ جواب دے سکتا ہے تو دے

بگفتا نخیہ دانست و پاکیزہ گفت — بگل چشمۂ خورشاید نہفت

جو کچھ اوسے معلوم تھا وہ اوسنے بیان کیا اور معقول جواب دیا — کیون کہ آفتاب کی روشنی غبار سے چھپ نہین سکتی

پسندید از و شاہ مردان جواب — کہ من بر خطا بودم او بر صواب

حضرت شاہ مردان نے بھی اوسکا جواب پسند — کیا کہ مین غلطی پر اور وہ راستی پر تھا

بہ از من سخن گفت و دانا یگیست — کہ بالاتر از علم او علم نیست

اوسنے مجھسے عمدہ جواب دیا کہ خدا عالم ہے — کہ جسکے علم سے زیادہ کسی کا علم نہین

سعدی کا یہ فرمانا کہ ہے آخر سخن — بین اگر اور کوئی اعلم ہوتا تو دل تقریر — کی بات کی طرف فالتفات ہی نہوتا اور اگر وہ وقت کلیری — بات کرو دلیل پہنچا — سکے تو از سوء ادب اسنے دربار — خلافت مین

ہے

گر امروز بودی خداوند جاہ
اگر آج کوئی اور حاکم ہوتا
نکردی خود از کبر در وی نگاہ
تو غرور سے اوسکی طرف خطاب بھی نہین ہوتا

بدر کردی از بارگہ حاجبش
دربان اوسے وہان سے نکال دیتے
فرو کوفتندی بناواجبش
اور ناحق اوسکو مارتے

کہ من بعد بے آبروئی مکن
کہ پھر ایسی بے ادبی نہ کرنا
ادب نیست پیش بزرگان سخن
بزرگون کے سامنے زبان ہلانا ادب کے خلاف ہے

یکی را کہ پندار در سر بود
ایک شخص کے سر مین جیکہ غرور بھرا ہوئے مغرور رہو
مپندار ہرگز کہ حق بشنود
تو کبھی خیال نہ کرنا چاہیے کہ وہ حق بات سنے گا

ز علمش ملال آیدار وعظ ننگ
جہانیسے اوسکو ملال ہوگا اور نصیحت سے شرم آئیگی
شقایق بباران نروید ز سنگ
پانی برسنے پر گل لالہ پتھر پر نہین جمتا

نہ بینی کہ از خاک افتادہ خوار
کیا تونے نہین سنا کہ ذلیل اور ناچیز خاک پر
بروید گل و بشگفد نوبہار
گل جمتا ہے اور پھول پھولتے ہین

مریزای حکیم آستینہای در
اے دانا اپنی آستین کے موتی نہ گرا یعنے نصیحت برباد نہ
کجا بینی از خویشتن خواجہ پر
جہان خواجہ کو خودی سے بھرا دیکھے

بچشم کسان در نیاید کسے
اوس شخص کی لوگون کی نظر مین عزت نہین ہوتی
کہ از خود بزرگے نماید بسی
جو خود پسندی سے آپکو سب سے اچھا سمجھتا ہے

مگو تا بگویند شکرت ہزار
تو امیدوار خلقت اور شکر گذاری کا ہو کے بات نکہ اگر
چو خود گفتے از کس توقع مدار
اگر آپنی تعریف کی توار کسی کے تعریف کی امید نہ رکھ

حکایت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

قصہ امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کا

گدائی شنیدم کہ در تنگ جای
مین نے ایک فقیر کا ذکر سنا ہے کسی تنگ جگہ مین
نہادش عمر پای بر پشت پای
حضرت عمر نے اوسکے پیر پر پیر رکھدیا

ندانست درویش بیچارہ کوست
فقیر غریب نے یہ نہانا کہ عمرؓ ہین
کہ رنجیدہ دشمن نداند ز دوست
کیونکہ دشمن کا ستایا ہوا دوست کا بھی امتیاز نہین رکھتا

برآشفت بروی کہ کورے مگر
غصہ ہوا کہ شاید تو اندھا ہے
بدو گفت سالار عادل عمرؓ
سردار عادل حضرت عمرؓ نے اوسکو جواب دیا

نہ کورم ولیکن خطا رفت کار
مین اندھا نہین ہون مگر مجھسے خطا ہوئی
ندانستم از من گنہ درگذار
مین نے دیکھا نہین میرا قصور معاف کر

نہ منصف بزرگان دین بودہ اند
دین کے بزرگ کیسے منصف تھے

کہ بازیردستان چنین بودہ اند
جو کمزوروں سے بھی ایسا برتاؤ کرتے تھے

فروتن بود ہوشمند گزین
عقلمندوں آدمی عاجزی اختیار کرتے ہیں

نہد شاخ پر میوہ سر بر زمین
جیسے میوہ دار شاخ زمین پر سر جھکتی یعنی جھکتی ہے

بناز ند فردا تواضع کنان
کل قیامت میں عاجز فخر کرینگے

نگون از خجالت سر گردنان
اور صاحب حشمت و مغرور سر جھکائینگے یعنی نادم ہونگے

اگر مے بترسے ز روز شمار
اگر تجھے قیامت کے دن کا خوف ہے

ازان کز تو ترسد خطا درگذار
تو جو لوگ تجھسے ڈرتے ہوں انکا قصور معاف کر

مکن چیرہ بر زیردستان ستم
اے زبردست کمزوروں پر ظلم نہ کر

کہ دستی ست بالای دست تو ہم
کیونکہ تجھسے بھی زبردست آخر کوئی ہے

حکایت

تعلیم

یکی خوب کردار خوشخوے بود
ایک شخص نیک عمل اور خوشخو تھا

کہ بد سیرتان را نکو گوے بود
کہ بدسیرتوں کو اسے بھی اچھا سلوک کرتا

بخوابش کسے دید چون درگذشت
جب وہ مرا تو کسی شخص نے اوسے خواب میں دیکھا

کہ باری حکایت کن از سرگذشت
کہ ذرا اپنی حقیقت حال بیان کر

دہانی بخندہ چو گل باز کرد
اوسکا منہ گلاب سا کھل گیا یعنے ہنسا

چو بلبل بصوت خوش آواز کرد
اور بلبل کی طرح چہچہانا شروع کیا یعنے کمال خوش

نگفتند با من بسختے بسے
کہ مجھپر ملا مگر نے کچھ سختی نہیں کی

کہ من سخت نگرفتمے بر کسے
اسواسطے کہ میں کسی پر سخت گیری نہیں کرتا تھا

حکایت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ و سلتی او

قصہ حضرت ذوالنون مصری اور اونکی عاجزی

چنین یاد دارم کہ سقای نیل
مجھے ایسا یاد ہے کہ سقای نیل یعنے ابر نے

نکرد آب بر مصر سالی سبیل
ایکسال خلق پر پانی جاری نہ کیا یعنے پانی نہ برسا

گروہی سوی کوہساران شدند
ایک گروہ دعاے استسقا کیواسطے پہاڑ پر گیا

بزاری طلبگار باران شدند
اور رو رو کے پانی برسنے کے واسطے دعا کی

گرستند و از گریہ جوی روان
ایسا رویے کہ اونکے آنسوؤں کی نہر جاری ہوگئی یعنے

بیاید مگر گریۂ آسمان
اسواسطے کہ شاید آسمان بھی ہمارے حال پر روئے

بذی النون خبر بردا ز ایشان کسی
حضرت ذوالنون کو بھی اون مین سے کسی نے خبر کی

که بر خلق رنجست و سختی بسے
کہ خلق بہت رنج اور تکلیف مین ہے

فرو ماندگان را دعاے بکن
عاجزون کے واسطے دعا کرو

که مقبول را رد نباشد سخن
کیون کہ مقبول کی دعا رد نہین ہوتی

شنیدم که ذوالنون بدین گریخت
مین نے سنا ہے کہ ذوالنون شہر مین کی طرف بھاگ گئے

بسی بر نیامد که باران بر یخت
بہت دیر نہین گذری تھی کہ پانی برسا

خبر شد بدین پیل را روز بیست
بیسوین روز کے بعد یہ مین خبر ہوئی

که ابر سیه دل بر ایشان گریست
کہ ابر سیہ دل اون کے حال پر رویا یعنے پانی برسا

سبک عزم باز آمدن کرد پیر
جلد اوس بزرگ نے واپسی کا قصد کیا

که پر شد سبیل بهاران ندیر
کیون کہ بہاڑ کے سیلاب سے تالاب لبالب ہوگئے تھے

بپرسید از و عارفی هوشمند
ایک عارف نے چیرکے سے اون سے پوچھا

چه حکمت درین رفتنت بود گفت
اس چلے جانے مین کیا حکمت بھی تو جواب دیا

شنیدم که بر مرغ و مور و ددان
کہ مین نے سنا کہ پہاڑ اور چیونٹیون اور درندون پر

شود تنگ روزی بفعل بدان
گنہگارون کے برے کامون سے روزی تنگ ہوتی ہے

درین کشور اندیشه کردم بسے
اس ملک مین مین نے بہت خیال کیا

پریشان تر از خود ندیدم کسے
آپ سے زیادہ کسی کو گنہگار نہ پایا

برفتم مبادا که از شر من
مین چلا گیا کہ شاید میرے اعمال بد سے

بر بند در خیر بر انجمن
لیکون یعنے رحم کا دروازہ سب لوگون پر بند ہو

تو آنگه شوی پیش مردم عزیز
تو آدمیون کی نظرون مین جب پیارا ہوگا

که مر خویشتن را نگیری بچیز
جب اپنی کچھ حقیقت نہ سمجھے گا

بزرگی که خود را بخردی شمرد
جس بزرگ نے آپ کو عاجز جانا

بدنیا و عقبی بزرگی ببرد
دنیا اور عقبا مین بزرگ ہوا

ازین خاندان بندهٔ پاک شد
اس خاندان یعنے اولاد آدم مین وہ بندہ پاک ہوا

که در پای کمتر کسے خاک شد
جو کہ حقیر سے حقیر شخص کے پیر کی خاک ہوگیا

الا ای که بر خاک ما بگذرے
خبردار اگر میری خاک یعنے میری قبر پر تیرا گذر ہو

بخاک عزیزان که یاد آوری
تو ہمکو بزرگون کی قسم ہے ہمکو یاد کرنا

که گر خاک شد سعدی اوراچه غم
اگرچہ اب سعدی خاک ہوگیا اوسکو کیا غم ہے

که در زندگی خاک بودست هم
کیون کہ زندگی مین بھی خاکسار یعنے عاجز رہتا تھا

به بیچارگی تن فرا خاک داد
او نے زندگی مین عجز سے اپنا جسم خاک مین ملا دیا

وگر گرد عالم برآمد چو باد
تب جا طرف عالم مین ہوا کی طرح پھرا کیا اسکی سیر کی

بسے بر نیاید که خاکش خورد
بہت دن نہ گذرین گے کہ جب یہ خاک مین ملجاے گا

دگر بارہ بادش بعالم برد
پھر ہوا اوسکو تمام عالم مین پھلائیگی اے مشہور رہوگا

نگر تا گلستان معنی شگفت
دیکھ جب سے کہ اوسنے گلستان سخن کھلایا

برو هیچ بلبل چنین خوش نگفت
اوسکے بعد کوئی بلبل اوس سے بڑھ کے نہ چہچہایا

عجب گر بمیرد چنین بلبلے
تعجب ہے اگر ایسا بلبل مرجاے

که بر شاخ نخوانش نروید گلے
کہ جسکی ہڈیون پر یعنے قبر پر ایک پھول بھی نہ جمے

باب پنجم در رضا

پانچوان باب رضا کے بیان مین

شبی زیت فکرت همی سوختم
ایک رات کو مین فکر کا روغن جلاتا یعنے فکر سخن کرکے

چراغ بلاغت برافروختم
چراغ بلاغت روشن کرتا یعنے داد فصاحت کی دیتا تھا

پراگنده گوئی حدیثم شنید
ایک شاعر بیہودہ گو نے میرا کلام سنا

جز احسنت گفتن طریقے ندید
سوائے واہ واہ کے اور کچھ نہ کہا

هم از خبث نوعی در و درج کرد
اوسنے خباثت یعنی حسد کے سبب سے کچھ اعتراض کیا

که ناچار فریاد خیزد ز درد
کہ درد مین بے اختیار فریاد کرنے سے نتیجہ ہین

که فکرش بلیغست و رایش بلند
کہ اوسکی فکر بلیغ اور رای بلند صرف

نه در خشت و گوپال و گرز گران
نہ اور کلام صوفی اور نصیحت گوئی مین ہے

که این شیوه جمست بر دیگران
کہ یہ طریقہ اوروں پر یعنے فردوسی اور نظامی پر ختم ہے

ندانند که مارا سر جنگ نیست
وہ نہین جانتا تھا کہ مجھے رزم کا خیال نہین

وگر نه مجال سخن تنگ نیست
نہین تو وسعت کلام تنگ نہین بعضون عالمون مین

توانم که تیغ زبان برکشم
میرے اختیار مین ہے کہ زبان کی تلوار کھینچ لون

جهان سخن را قلم درکشم
جہان سخن پر قلم کھینچ دون یعنے مطیع کرلون

بیا تا درین شیوه چالش کنیم
اچھا آؤ تاکہ اسی طریقہ پر خرام کرین

سر خصم را سنگ بالش کنیم
دشمن کے سر کو پتھر کا تکیہ دین یعنے سر توڑ کے مارین

گفتار در صبر و رضا و تسلیم بحکم قضا

قول حکم قضا پر رضا اور تسلیم کے بیان مین

سعادت بہ بخشایش داور ست — نہ در جنگ و بازوی زور آور ست

خدا کے فضل و کرم سے سعادت نصیب ہوتی ہے — نہ لڑائی اور نہ قوت بازو سے

چو دولت نہ بخشد سپہر بلند — نیاید بمردانگی در کمند

اگر آسمان بلند بسبب قضا و قدر نے دولت نصیب نہ کی — تو جوان مردی سے کمند میں نہیں آسکتی

نہ بختی رسید از ضعیفی بمود — نہ شیران بسر پنجہ خود مند زور

چیتی کو ضعیفی کے سبب کچھ تکلیف نہیں ہوتی — شیروں کا رزق زبردست پنجہ اور زور پر موقوف نہیں

چو نتوان بر افلاک دست آختن — ضرور یست با گردشش ساختن

جب آسمان تک ہاتھ نہیں پہونچ سکتا یعنی ایسی قدرت — تو اسکی گردش سے موافقت ضرور ہے

گرت زندگانی بہشت ست دیر — نہ مارت گزاید نہ شمشیر و شیر

اگر تیری زندگی بہت دنوں تک لکھی ہے — تو تجھکو نہ سانپ کاٹے گا نہ تلوار و شیر

وگر در حیاتت نماندست بہر — چنانت کشد نوشدارو کہ زہر

اور اگر تیری زندگی کا حصہ باقی نہیں — تو نوشدارو اسطرح ہلاک کریگی جیسا زہر

نہ رستم چو پایان روزی بخورد — شغاد از نہادش بر آورد گرد

آیا نہیں دیکھا کہ جب رستم نے آخر حصہ رزق کھالیا — شغاد نے اوسکا جسم برباد کیا یعنے مار ڈالا

حکایت شاطر سپاہانی

قصہ ۔ ہلاک سپاہی کا

مرا در سپاہان یکی یار بود — کہ جنگ آور و شوخ و عیار بود

شہر سپاہان میں میرا ایک شخص دوست تھا — کہ بہادر اور بیباک اور عقلمند تھا

مدامش بخون دست و خنجر خضاب — بر آتش دل خصم از و چون کباب

ہمیشہ اوسکے ہاتھ اور خنجر پر خون کا خضاب لگا رہتا یعنی خون — اس صدمہ سے دشمنوں کا دل کباب کی طرح جلتا

ندیدش روزی کہ بر ترکش نبست — ز پولاد پیکانش آتش نجست

میں نے اسکو کبھی نہیں دیکھا کہ اوسنے ترکش لگایا یعنی ہتیار — اور اوسکے فولادی تیر سے آگ نہ نکلی ہو یعنے معرکہ ہوا ہو

دلاور بسر پنجہ گاو زور — ز ہولش بشیران در افتادہ شور

ایسا بہادر تھا کہ اوسکے زبردست اور گاو زور پنجہ سے — شیر یعنے بہادر اوسکے خوف سے مرعوب ہوتے یعنے کانپتے تھے

بدعوی چنان ناوک انداختی — کہ عذرا بہر یک پدا ختی

دعوی کرکے ایسا تیر لگاتا — کہ بالی کا ایک ایک دانہ اوڑا دیتا

چنان خار در گل ندیدم کہ رفت — کہ پیکان او در سپرہای جفت

میں نے کسی کانٹے کو بھی اسطرح پھول میں — جیسے اوسکا تیر ڈھال سے پار ہوتا نہیں دیکھا

نزد تارک جنگجوے بہ خشت — کہ خود و سرش را تہ و ہم شکست

اوسنے کسی سوار کے سر پر اینٹ نسین ماری — کہ اوسکا خود اور ٹوپی کے ٹکڑے ہو گیا

چو کنجشک روز ملخ در نبرد — بشتن چو کنجشک پیشش چہ مرد

جیسی آنکے روز جیسے جڑیان چھپٹکے مارتی ہین اوسیطرح وہ دشمن کو مقابلہ کے وقت اوسکے سامنے مرد جیسے چڑیا

گرشن بہ فریدون بدی تاختن — امانش ندادی بہ تیغ آختن

اگر فریدون پر حملہ کرتا تلوار نکالنے کی مہلت نہ دیتا

پلنگانش از زور سر پنجہ زیر — فرو بردہ چنگال در مغز شیر

اوسکے سر پنجہ کے زور سے چیتے بھی زیر ہوتے عاجز تھے شیر کے مغز پر چنگال مارتا یعنے مغز نکال لیتا اوسی قتل کرتا

گرفتی کمر بند جنگ آزمای — وگر کوہ بودی بکندی زجای

جب کسی زبردست کا کمر بند پکڑ لیتا اگر پہاڑ بھی ہوتا تو جگہ سے اوکھاڑ لیتا یعنے گرا دیتا

زرہ پوش را چون ببر زین زدی — گذر کردی از مرد و بر زین زدی

تہمر زین اگر زرہ پوش کے مارتا تو وہ مرد کے پہلو سے گذر کے زین سے نکل جاتا

نہ در مردی اورا نہ در مردمے — دوم در جہان کس نشنید آدمی

نہ وہ انمردی اور نہ انسانیت مین جہان مین ایسا دوسرا آدمی سنا

مرا یکدم از دست نگذاشتی — کہ با راست طبعان سری داشتی

ایکدم بھی میرا ساتھ نچھوڑتا کیونکہ نیک سیرت لوگون کی صحبت کا شوق تھا

سفر ناگہم زان زمین در ربود — کہ عیشم دران بقعہ روزی نبود

ناگاہ سفر نے اوہ زمین مجھسے چھڑائی کیونکہ وہان آرام میری قسمت مین نتھا

قضا نقل کردہ عراقم بشام — خوش آمد دران خاک پاکم مقام

خواہش الٰہی نے مجھے عراق سے شام مین پہنچایا اوس خاک پاک مین رہنا مجھے پسند آیا

وگر برشد از شام پیمانہ ام — کشید آرزومندی خانہ ام

پھر جب شام مین میرا پیمانہ آرزو بھر گیا گھر کی محبت مجھے پھر کھینچ لائی

قضا را چنان اتفاق اوفتاد — کہ بازم گذر در عراق اوفتاد

مشیت ایزدی سے ایسا اتفاق ہوا کہ پھر میرا گذر عراق مین ہوا

شبی سر فرو شد باندیشہ ام — بدل بر گذشت آن ہنر پیشہ ام

ایک رات کو فکر سے مین سر جھکائے ہوے تھا کہ وہ ہنرمند مجھے یاد آگیا

نمک ریش دیرینہ ام تازہ کرد — کہ بودم نمک خوردہ از دست مرد

جس نمک نے گویا میرے اوس پرانے زخم کو تازہ کر دیا کہ مین نے اوس مرد کے ہاتھ سے نمک کھایا تھا

بدیدار وی زی سپاهان شدم
مین اوسکے دیکھنے کیواسطے سپاہان کیطرف گیا
بمهرش طلبگار و خواهان شدم
اوسکی محبت کے اوسکی جستجو اور تلاش کی

جوان دیدم از گردش دهر پیر
اوس جوان کو مین نے زمانہ کی گردش سے بڈھا پایا
خدنگش کمان ارغوانش زیر
تیر ساقہ کمان اور سرخ رخسارے زرد ہوگئے تھے

چو کوه سپیدش سر از برف موی
اوسکا بہاؤ سا سر برف سی سفید بینے بال سفید دیکھے
دوان آبش از برف پیری بروی
بڑھاپے کی برف سے اوسکے منہ پر پانی جاری

فلک دست قوت بر و یافته
آسمان نے اوسپر قابو پاکے
سر دست مردیش بر تافته
اوسکی جوانمردی کا پنجہ پھیر دیا

بدر کرده گیتی غرور از سرش
زمانہ نے اوسکے سر کا غرور مٹا دیا
سر ناتوانی بزانو برش
ناتوانی کا سر زانو پر لٹکائے ہوے

بدو گفتم ای سرور شیر گیر
مین نے اوس سے کہا اے سردار شیر گیر
چه فرسوده کردت چو روباه پیر
کس بھی کو کیلوے رہنے کسے کمزور کردیا

بخندید کز روز جنگ تتر
اوسنے مجھسے جواب دیا کہ آج کی لڑائی کے دن سے
بدر کردم آن جنگ جوئی ز سر
مین نے اوس بہادری کا خیال دور کیا

زمین دیدم از نیزه چون نیستان
مین نے نیزوں کی کثرت سے زمین نیستان دکھائی دیتی
گرفته علمها چو آتش دران
اوسمین سرخ نشانون سے گویا آگ لگی تھی

برایختم گرد هیاهو دود
لڑائی کی گرد سے جہان دھواں سا کھڑا ہوا تھا اور شجاعت کی
چو دولت نباشد تهور چه سود
گر بخت مدد نہ کرے تو بہادری سے کیا ہوسکتا ہے

من آنم که چون حمله آوردمی
مین وہ ہون کہ اگر حملہ کرتا
برمح از کف انگشتری بردمی
تو نیزے سے ہتھیلی پر کی انگوٹھی صاف اوڑھا لیتا

ولی چون نکرد اخترم یاوری
مگر جب نصیب نے مدد نکی
گرفتند گردم چو انگشتری
تو انگوٹھی کیطرح مجھے چاروں نے گھیر لیا

غنیمت شمردم طریق گریز
مین نے بھاگنا اوسوقت غنیمت جانا
که نادان کند با قضا پنجه تیز
کہ قضا سے پنجہ لڑانا نادانون کا کام ہے

چو یاری نکرد اختر روشنم
جب میرے اختر روشن نے مدد نکی
بهاز و در فتح نتوان شکست
تو قوت بازو سے دروازہ فتح کا نہین کھول سکتے

گروہی پلنگ افگن و پیل زور
دو رسے ایک دو ہی سمارکے بدن میں ہاتھی کی سی زور تھا دو شیر سے لڑ سکتے تھے

درآہن سر مرد و ستم ستور
سر سے گھوڑوں کے ٹخنے رہنے سے کچھے

ہمان دم کہ دیدیم گرد سپاہ
جیسے ہی مین نے دور سے سپاہ کا گرد و غبار دیکھا

زرہ جامہ کردیم و مغفر کلاہ
زرہ پہنی اور خود سر پر رکھا

چو ابر اسپ تازی برانگیختیم
ابر کیطرح مین نے گھوڑا دوڑایا

چو باران پلا لک فرو ریختیم
جس تلوار مین ہندون کیطرح جوہر تھے کود سے کمر سے

دو لشکر بہم برزدند از کمین
ادھر اُدھر موقع سے دونون لشکر دوڑ پڑے

تو گفتی زوند آسمان برزمین
گویا آسمان اور زمین ملگئے تھے یعنے قیامت کا سا تھی

زباریدن تیر ہمچون تگرگ
تیر جو اولون کیطرح برستے تھے اونکے سبب سے

بہر گوشہ برخاست طوفان مرگ
ہر طرف موت کا طوفان اُمڈا تھا یعنے خوب کا بازار گرم تھا

بصید ہنر بران پرخاش ساز
واسطے شکار شیرون کے یعنے بہادرونکے

کمند اژدہای دہن کردہ باز
کمند مثل اژدہے کے منہ کھولے تھی

زمین آسمان شد ز گرد کبود
غبار چھا رہا تھا جسے زمین مثل آسمان کے سیاہ تھی

چو انجم درو برق شمشیر و خود
اوسمین تلوار اور خود تارون اور بجلی کیطرح چمکتے تھے

سواران دشمن چو دریافتیم
مین دشمن کے سواارون سے لڑنا ہوا

پیادہ سپر در سپر ہا فتیم
پیادون سے سپر بسپر ملگیا یعنے گتھ گیا

چہ زور آورد پنجۂ جہد مرد
مرد کی کوشش کا پنجہ کیا زور کرسکتا ہے یعنے مرد

چو بازوی توفیق یاری نکرد
جب بازوے توفیق یعنے خدا مددگار نہو

نہ شمشیر کند آوران کند بود
بہادرون کی تلوار کند نہ تھی

کہ کین آوری زاختر تند بود
بلکہ نحس ستارون یعنے بدقسمت سے مقابلہ تھا

کس از لشکر ما ز ہیجا برون
اوس لڑائی مین ہمارے لشکر کا کوئی آدمی

نیامد جز اغشتہ خفتان بخون
بغیر جامہ خون سے سرخ کیے نہ پھرا یعنے بغیر زخمی ہوے

کسان را شد ناوک اندر حریر
اون لوگون کا تیر حریر پر بھی کارگر ہوا

کہ گفتم ہدو زند سندان بہ تیر
جنکو مین سمجھا تھا کہ سنائی تیر سے چھید دینگے

چو صد دانہ مجموع در خوشہ
ہم سیکڑون آدمی جو باہم یون کہ دانون کیطرح ایک جا تھے

فتادیم ہر دانہ در گوشہ
ہر طرف وا لگ لگ متفرق ہو گئے یعنے علیحدہ علیحدہ

بنامردی از ہم بدادیم دست
نامردی سے ہم نے بھی شکست کھائی جیسے پھلی

چو ماہی کہ با جوشن افتد بشست
کہ باوجود جوشن پہننے کے شست مین پھنس جاتی ہے

چو طالع زماروے پیچ بود — سپر پیش تیر قضا ہیچ بود

جب قسمت ہماری طرف سے منھ پھیرے تھی — پس تیر قضا کے سامنے سپر کی کیا حقیقت تھی یعنی بہادری بیکار ہے

حکایت

نظم

یکی اژدہا اینی نیچہ دمار — ہمی بگذرانید بیلک زبیل

آدمی بین ایک آہنی پنجہ — جسکا تیر — بیلچہ کو — نگلتا تھا

سمندپوشی آمد بجنگش فراز — جوانی جہانسوز پیکار ساز

ایک شخص نمدکا پہنے ہوے اژدہے کو آیا — پس اوس جوان بہادر جہان تباہ کرنے والے کو

بیرخاستن چو بہرام گور — کمندی بگفتش پر از خام گور

جو لڑنے مین بہرام کیطرح تھا — اور جسکے بازو پر ایک کمند گورخر کے کچے چمڑے کی تھی

بہ پیچاہ تیر خدنگش بزد — کہ یک چوبہ پیرون نرفت از نمد

اوسکو خدنگ کے پچاس تیر — ایسے مارے — کہ ایک تیر بھی اوسکے نمدے مین اثر نہ کیا

دلاور در آمد چو دستان گرد — بخم کمندش در آورد و برد

دلاور پہلوان کیطرح جھپٹکے — اوسکو کمند مین پھنسا لے گیا

بلشکرگہش بر در خیمہ دست — چو زوان خونی بگردن ببست

لشکرگاہ مین اوسکو خیمہ کے دروازے پر — خونی چور کیطرح اوسکے ہاتھ اور گردن باندھکے لٹکا دیا

شب از غیرت و شرمساری نخفت — سحرگہ پرستاری از خیمہ گفت

رات بھر اوسے غیرت اور ندامت سے نیند نہ آئی — صبح کو کسی لونڈی نے خیمہ کے اندر سے اوس سے کہا

چو کاہن بناوک بدوزی وتیر — نمدپوش را چون فتادی اسیر

جبکہ تو بانا اور تیر اپنے تیر سے صید کرتا تھا — ایک نمدپوش کے ہاتھ کیونکر گرفتار ہو گیا

شنیدم کہ میگفت وخون میگریست — ندانی کہ روز اجل کس نزیست

مین نے سنا کہ خون کے آنسو دون سے روتا اور کہتا تھا — کیا تجھے نہین معلوم کہ موت کے دن کوئی نہین زندہ رہ سکتا

من آنم کہ در شیوۂ طعن وضرب — برستم دہم آموزم آداب حرب

مین وہ ہون کہ تیر بازی اور شمشیر زنی مین — رستم کو آداب حرب سکھاؤن

چو بازوی بختم قوی حال بود — سطبرای بیلم نمدے نمود

جبتک میرے نصیب کا بازو زبردست تھا — بیلچہ کی گندگی مجھے مثل نمد معلوم ہوتی تھی

کنونم کہ در پنجہ اقبال نیست — نمد پیش تیرم کم از بیل نیست

اب جو میرے پنجہ مین اقبال نہین ہے — تو میرے تیر کے سامنے نمد بیلچہ سے کم نہین ہے

بروز اجل نیزہ جوشن درد
جب موت آتی ہے تو نیزہ جوشن سے بھی گذر جاتا ہے
زپیراہن بے اجل نگذرد
اور جسکی موت نہیں آتی ہے اوسکا پیرہن بھی نہیں چاک کرسکتا

کرا تیغ قہر اجل در قفاست
موت کی تلوار جسکی گردن پر ہے
برہنہ است اگر جوشنش چند لاست
برہنہ ہے اگرچہ کئی جوشن اور زرہ پہنے ہے

درش بخت یاور بود دہر پشت
اور اگر نصیب اور زمانہ اوسکا مددگار ہو
برہنہ نشاید بسا مور کشت
تو مچھر کو بھی خنجر سے نہیں مار سکتے ہیں

نہ دانا بسعی از اجل جان برد
موت کی کوشش یعنے جو بات آنے پر ہو کوئی دانا سبب دانائی اور تدبیر سے
نہ نادان بناسازخوردن بمرد
نہ کوئی نادان بے اجل پرہیزی سے مرگیا

حکایت طبیب و کرد

قصہ طبیب اور کرد کا

شبی کردی از درد پہلو بخفت
ایک رات کو ایک کرد پہلو کے درد سے سوتے سے چیخ مار اٹھا
طبیبی دران ناحیت بود گفت
اوس طرف ایک طبیب تھا اوسنے کہا

ازین دست کو برگ رز میخورد
اسطرح پر جب وہ انگور کی پتی چبانا ہے
عجب دارم ارشب بپایان برد
تو مجھے تعجب ہے اگر اوسکی رات کیونکر بسر ہوئی

کہ در سینہ پیکان تیر تتار
کیونکہ سینہ کے اندر تاتار کے تیر کے پیکان
بہ از نقل ماکول ناسازگار
ناموافق غذا سے بہتر ہیں

گر افتد بیک لقمہ در رودہ پیچ
اگر ایک لقمہ کے سبب سے آنتوں میں پیچ ہو
ہمہ عمر نادان برآید بہیچ
نادان کی تمام عمر ضائع ہوئی ہے

قضارا طبیب اندران شب بمرد
اتفاقا طبیب اوسی رات کو مرگیا
چہل سال ازین رفت نہ دست کرد
اور چالیس برس ہوئے ابتک کرد زندہ ہے

حکایت

قصہ

یکی روستائی سقط شد خرش
ایک دہقان کا گدھا مرگیا
علم کرد بر تاک بستان سرش
اوسنے انگور کے باغین اوسکا سر لٹکایا

جہاندیدہ پیری بر و برگذشت
ایک جہاندیدہ بڈھا اودھر سے نکلا
چنین گفت خندان بناطور دشت
اوس زراعت کے نگہبان کو استہزا سے ہنس کر کہا

مپندار جان پدر کاین حمار
اے جان پدر یہ نہ سمجھنا
کہ گردھا نظر بد بما کمیت کرد بجا بگذار
کہ یہ گدھا نظر بد ہمارا کمیت کو بجا بگذارا

که این دفع چوب از سر و گوش خویش
کیونکہ یہ اپنے سر اور کان کو لکڑی سے بچاتا ہے

نمیکرد تا نان مرد و ریش
اس سبب سے ناتوان اور زخمی ہوکے مرا

چه داند طبیب از کسی رنج برد
وہ طبیب کسیکی تکلیف کیا دفع کرسکیگا

که بیچاره خواهد خود از رنج مرد
جو بیچارہ آپ بیماری سے مرتا ہوگا

حکایت

قصه

شنیدم که دیناری از مفلسی
میں نے سنا ہے کہ ایک مفلس کی ایک اشرفی گر پڑی

بیفتاد و مسکین بجستش بسی
اور وہ اس غریب نے اوسے بہت ڈھونڈھا

بآخر نا امیدی بتافت
جب نہ پایا تو آخر مایوس ہوکے چلا گیا

یکی دیگرش ناطلب کرده یافت
اور ایک شخص نے بغیر ڈھونڈھے پایا

به بدبختی و نیک بختی قلم
بدبختی اور نیک بختی قلم سے تحل چکی یعنے لکھ گئی

بگردید و ما همچنان در شکم
جب ہم اپنی ماں کے پیٹ میں تھے

نه روزی بسر پنجگی میخورند
قوت پر روزی موقوف نہیں ہے

که سر پنجگان تنگ روزی تراند
کیونکہ بہت زور آور تنگ روزی ہین

حکایت

قصه

فرو کوفت پیری پسر را بچوب
ایک شخص نے اپنے لڑکے کو لکڑی سے مارا

بگفتا ای پدر بیگناهم مکوب
اوسنے کہا ای باپ مجھے بیقصور نہ مار

توان بر تو از جور مردم گریست
اور آدمیون کی تجھے فریاد کرتا ہون

ولی چون تو جورم کنی چاره چیست
مگر جب تو مجھپر ظلم کریگا تو کیا علاج ہے

بداور خروشد خداوند هوش
عقلمند آدمیون کے ظلم کی خدا سے فریاد کرتے ہین

نه از دست داور برآرد خروش
حکم خدا سے صبر کے سوا کچھ چارہ نہین

حکایت

قصه

بلند اختری نام او نیکبخت
ایک خوش نصیب جسکا نام نیکبخت تھا

قوی دستگه بود سرمایه دار
بہت دولتمند اور مالدار تھا

همو را دران بقعه زر بود و مال
جہان اوسکے پاس روپیہ اور مال تھا

دگر تنگدستان برگشته حال
اور سب لوگ مفلس اور پریشان تھے

زنی جنگ پیوست باشوی خویش
ایک عورت اپنے شوہر سے لڑی

شبانگہ چو رفتش تہیدست پیش
جب رات کو وہ اوسکے پاس خالی ہاتھ گیا

کہ کرکس چو نتوہد بحجت درویش نیست
کہ کوئی تیری طرح محتاج بدنصیب نہین

چو زنبور سرخت جزین پیش نیست
مسخ ہوکر کیڑے اور مکھی کی صورت ہوجاوے سوا اسکے پاس کچھ نہین

بیا موز مردے زہمسایگان
ہمسایہ والون سے جوانمردی سیکھ لے

کہ آخر میم مجبہ را رایگان
کہ مین مفت کی ابد کار نہین ہون یعنے حقوق دیتے

کسان از زر و سیم و ملکت درخت
اور لوگون کے پاس اچھا ہی سونا اور اسباب ہی

چرا ہمچو ایشان نہ نیکبخت
تو اوسکی طرح کیون نیکبخت نہین

بر آور دصافی دل صوف پوش
اوس صاف دل نے جو موٹے کپڑے پہنے ہوے تھا

چو طبل از تہی گاہ خالی خروش
خالی طبل کیطرح سے فریاد کی

کہ من دست قدرت ندارم بہیچ
کہ مجکو کسی امر کی طاقت نہین ہے

بسر پنجہ دست قضا بر مپیچ
زبردستی حکم خدا کا پنجہ نہ پھیر اوسسے کچھ فائدہ نہین

نکردند در دست من اختیار
میرے قبضۂ قدرت مین یہ اختیار نہین دیا ہے

کہ من خویشتن را کنم بختیار
کہ مین آپکو بختیار بناؤن

حکایت

قصہ

یکی مرد درویش در خاک کیش
ایک فقیر آدمی نے ملک کیش مین

نکو گفت با ہمسر زشت خویش
اپنی بدصورت بی بی سے کیا اچھی بات کہی

چو دست قضا زشت ویت نوشت
جب قضا کے ہاتھ نے تیری صورت بد لکھی ہے

مینداے گلگونہ بر روی زشت
پس اے بدصورت پر گلگونہ نہ مل

کہ حاصل کند نیکبختی بزور
زبردستی سے کون نیکبختی لے سکتا ہے

بسرمہ کہ بینا کند چشم کور
اندھی آنکھین سرمہ سے کون بینا کرسکتا ہے

نیاید نکو کارے از بدرگان
بدکارون سے نیک کام نہین ہوسکتا

محالست و وزندگی از سگان
کتے بلائی کرین یہ امر محال ہے

ہمہ فیلسوفان یونان و روم
یونان اور روم کے حکیم لوگ بھی

ندانند کرد انگبین از زقوم
تھوہڑ سے شہد نہین بنا سکتے

ز وحشی نیاید کہ مردم شود
وحشی کا آدمی ہونا محال ہے

بسعی اندرو تربیت گم شود
اگر اسمین کوشش بھی کیجاے تو ایسی تعلیم بیفائدہ ہی

توان پاک کردن ز زنگ آئنہ
آئنہ کا زنگ تو دور ہو سکتا ہے

ولیکن نباشد ز سنگ آئنہ
ولیکن پتھر سے آئنہ نہیں بن سکتا

بکوشش نروید گل از شاخ بید
بید کی شاخ میں کوشش سے گلاب نہیں لگ سکتا

نہ زنگے بگرما بہ گردد سپید
نہ حبشی حمام میں نہانے سے سفید ہو سکتا ہے

چو رومی نگردد بخدنگ قضا
جب قضا کا تیر ہم نہیں سکتا

سپر نیست مر بندہ را جز قضا
پس بندہ کیواسطے صبر کے سوا کوئی سپر نہیں

حکایت گرگس و زغن

قصہ چیل اور گدہ کا

چنین گفت پیش زغن کرگسی
کسی گدہ نے چیل سے کہا

کہ نبود ز من دور بین کرکسے
کہ مجھسے زیادہ کوئی دور بین نہیں

زغن گفت ازین در نشاید گذشت
چیل نے کہا اچھا اسکو آزمانا چاہیے

بیا تا چہ بینی در اطراف دشت
آ دیکھوں تو چارطرف جنگل میں تو کیا دیکھ سکتا ہے

شنیدم کہ مقدار یک روزہ راہ
مین نے سنا ہے کہ ایک دن کی راہ کے فاصلہ پر

بکرد از بلندی بہ پستی نگاہ
بلند ہوئی اور وہان سے نیچے دیکھا

چنین گفت دیدم گرت باور ست
گدہ نے کہا مین دیکھتا ہون اگر تجھے بھی یقین آوے

کہ یکدانہ گندم بہ ہامون برست
کہ ایک دانہ گیہون کا ایک ہموار جنگل مین پڑا ہے

زغن را نماند از تعجب شکیب
چیل کو تعجب ہوا اور صبر نہ آیا

ز بالا نہادند سر در نشیب
پس اوپر سے نیچے اوتری

چو کرگس بر دانہ آمد فراز
جب گدہ دانے کے پاس آیا

بر و بر بہ پیچید قیدی دراز
ایک بڑی قید مین گرفتار ہوگیا

ندانست ازان دانۂ خوردنش
نہین جانتا تھا کہ اوس دانے کے کھانے

کہ دہر افگند دام در گردنش
زمانہ اوسکے گلے مین جال ڈالے گا

نہ آبستن دہر بود ہر صدف
ہر سیپی مین موتی نہین پیدا ہوتا

نہ ہر بار شاطر زند بر ہدف
کوئی شاطر بہتیرے تیر اندازہ ہر بار نشانہ نہین مار سکتا

زغن گفت ازان دانہ دیدن چہ سود
چیل نے کہا اوس دانہ دیکھنے سے کیا فائدہ تھا

چو بینائی دام خصمت نبود
جب تجھے اپنے دشمن کا حال نظر نہ آیا

شنیدم کہ مسکین فت و گردن بہ بند
مین نے سنا ہے کہ ادنی گردن پھنسی ہوئی نخچیر دہ پہ بیان کہتا ہے

نباشد حذر با قدر سود مند
حکم خدا سے پرہیز بیفائدہ ہے

اجل چون بخونش برآورد دست
موت نے جب اوسکے خون کی طرف ہاتھ لپکایا
قضا چشم باریک بینش ببست
قضا نے اوسکی باریک بین نظر بند کر دی

در آبی که پیدا ندارد کنار
جس پانی کا کنارہ ہی نہو
غرور شناور نیاید بکار
پیرنے والے کا غرور کچھ کام نہیں آتا

حکایت

قصہ

چه خوش گفت شاگرد منسوج باف
ایک ریشم بننے والے شاگرد نے کیا اچھی بات کہی
چو عنقا برآورد و پیل و زراف
جب وہ عنقا اور ہاتھی اور زرافہ کی شکل بننے لگا

مرا صورتی بر نیاید ز دست
میرے ہاتھ سے کوئی ایسی صورت نہیں بنتی
که نقشش معلم زبالا نه بست
کہ اوسکی صورت اوپر سے معلم نہیں بنا دیتا

گرت صورت حال بد یا نکوست
اگر تیری اصلی صورت بد ہو یا نیک
نگاریدهٔ دست تقدیر اوست
پس وہ تقدیر ہے جسکے حکم خدا کے ہاتھ کا لکھا ہے

وزین نوعی از شرک پوشیده هست
اس بات میں ایک شرک چھپا ہے
که زیدم بیازرد و عمرم بخست
کہ کوئی کہے مجھ زید نے ستایا اور عمرو نے بخشا کہا

گرت دیده بخشد خداوندگار
اگر صاحب اختیار اللہ تعالیٰ جل شانہ تیری حقیقت کی آنکھ کھولدے
نه بینی دگر صورت زید و عمر
پھر تجھکو کبھی زید اور عمرو کی صورت نہ دیکھائی دیگی

نه پندارم ار بنده دم در کشد
مجھے کبھی نہیں آتا ہے کہ اگر بندہ خاموش ہو جائے تو خداوند روزی
خدایش بروزی قلم در کشد
تو خدا اوسکا رزق موقوف کردیگا

جهان آفریدت کشایش دهاد
جہان کا پیدا کرنیوالا تیرے رزق میں وسعت دیگا
اگر وی به بندد نشاید کشاد
کیونکہ اگر وہ موقوف کریگا تو کون جاری کر سکے گا

حکایت

قصہ

شتر کرّه با مادر خویش گفت
ایک اونٹنی کے بچے نے اپنی ماں سے کہا
پس از رفتن آخر زمانی بخفت
بس اب چلتے چلتے تھک گئے ذرا ٹھہر جا

بگفت ار بدست منستی مهار
کہا اگر میرے ہاتھ میں مہار ہوتی
ندیدی کسم بار کش در قطار
کوئی مجھے اس قطار میں لدا ہوا نہ پاتا

قضا کشتی آنجا که خواهد برد
قضا یعنے حکم خدا جدہر چاہتا ہے کشتی لیجاتا ہے
وگرنا خداجامه برخود درد
چاہے ناخدا اپنے کپڑے پھاڑے یہ کنارہ ہی بغیر اوسکے نظر نہ آوے

مکن سعدیا دیدہ بر دست کس — کہ بخشندہ پروردگارست وبس
اے سعدی کسیکا ہاتھ نہ دیکھ یعنے کسی سے امید نہ رکھ — کیونکہ پروردگار بیشمار رزق دینیوالا کافی ہے

اگر حق پرستی زور ہا بست — کہ گردی برانند نخواہند کست
اگر تو خدا کی طرف رجوع کرے تو کافی ہے — کہ اگر خدا محروم کریگا تو کوئی سرفراز نہیں کرسکتا

گر او نیکبختت کند سربرآر — وگرنہ سر نا امیدی بخار
اگر اوسنے تجھے نیکبخت کیا تو سر بلند کر یعنے فخر کر — نہیں تو مایوسی اور شرمندگی کا سر جھکائے رہ

گفتار اندر اخلاص و برکت آن و ریا و آفت آن

قول۔ اخلاص اور اوسکی برکت اور فریب اور اوسکی آفت کے بیان مین

عبادت باخلاص نیت نکوست — وگرنہ چہ آید زبی مغز پوست
سچی نیت کے ساتھ عبادت کرنا اچھا ہے — نہیں پوست بے مغز یعنے عبادت بے اخلاص سے کیا حاصل

چہ زنار مغ بر میانت چہ دلق — کہ در پوش از بہر ندار خلق
تیرے گلے مین چاہی جنیو ہو یا جنیو دونون برابر ہین — اگر خلق کو فریب دینے کیواسطے تو نے پارسائی کا کرتا پہنا ہے

مکن گفتمت مردی خویش فاش — چو مردی نمودی مخنث مباش
مین تجھسے کہتا ہون کہ اپنی شجاعت ظاہر نکر یعنے پوشیدہ عبادت کر — اور جب ظاہر کرے تو ہیجڑا نہ بن

باندازۂ بود باید نمود — خجالت نبرد آنکہ بنمود بود
نمود سرمایہ کے موافق ہونا چاہیے — جسنے جیسا پاس ہوا ور وہ ویسا ہی ظاہر کرے تو نہیں ملامت ہوتی

کہ چون عاریت برکشند از سرش — بماند لمن جامہ در برش
جبکہ جامہ عاریت اوسکے سر سے اوتار لیا جائیگا — پھر وہی پرانے کپڑے اوسکے جسم پر رہجائینگے

اگر کوتہی پای چوبین مبند — کہ در چشم طفلان نمائی بلند
اگر تو قد مین چھوٹا ہے تو لکڑی کا پیر نہ باندھ — کیونکہ صرف لڑکے ہی تجھے بلند قد سمجھینگے

وگر نقرہ اندودہ باشد نخاس — توان خرج کردن بر ناشناس
اگر تانبے پر چاندی کا ملمع ہو — جو کھوٹا پہچانتا ہو گا وہی لیگا نہ کہ جاننے والا

منہ جان من آب زر بر پشیز — کہ صراف دانا نگیرد بچیز
میری جان پیسے پر سونیکا ملمع نکر یعنے ریاکاری نکر — کیونکہ دانا صراف اہل حقیقت کے نزدیک اوسکی

زر اندود گان را بآتش برند — پدید آید آنگہ کہ مس یا زرند
ملمع والی چیز کو جب آگ پر رکھتے ہین یعنے امتحان کرتے ہین — تو اوسکی سونے اور تانبے کی حقیقت کھلجاتی ہے

حکایت

قصہ

ندانی کہ بابای کوہی چہ گفت
تو نے نہین سنا ہو کہ بابا ی کوہی یعنے اہل بزرگ نے

بر و جان بابا در اخلاص پیچ
اے جان بابا جا اور خالص نیت سے عبادت کر

کسانیکہ فعلت پسندیدہ اند
جو لوگ تیرے کام کو پسند کرتے ہین

چہ قدر آورد بندۂ حور دیس
اوس غلام پاکیزہ حور صورت کی کب قدر ہوگی

نشاید بدستان شدن در بہشت
ریا اور مکر سے بہشت مین نہین جا سکتے

بمردی کہ ناموس را شب نخفت
ایک مرد ہے جسنے مکر اور خود نمائی سے تمام رات عبادت کی اور

کہ نتوانی از خلق بر بست ہیچ
کہ اس سے خلق یعنے ظاہر داری سے کچھ فائدہ نہوگا

ہنوز از تو نقش برون دیدہ اند
ابھی اونھون نے صرف تیرے ظاہر پر نظر کی ہو

کہ زیر قبا دارو اندام پیس
جسکا کوڑھی بدن قبا سے چھپا ہوگا

کہ بازت رود چادر از روی زشت
کیونکہ قیامت مین تیری صورت بد سے چادر اوتاری جا سکیگی

حکایت طفل روزہ دار

قصہ ایک روزہ دار لڑکے کا

شنیدم کہ نابالغی روزہ داشت
مین نے سنا ہے کہ ایک نابالغ نے روزہ رکھا

ز کتابش آن روز سابق ببرد
مکتب خانہ سے اوسدن سبق پڑھا نیوالا اوسکو

پدر دیدہ بوسید و مادر سرش
باپ نے آنکھ اور ماں نے سر پر بوسہ دیا

چو بروی گذر کرد یک نیمہ روز
جب پر اوسپر آدھا دن یعنے دوپہر گذرے

بدل گفت اگر لقمہ چندی خورم
دل مین سوچا کہ اگر تھوڑے لقمے چھپا کر کھالون

چو روی پسر در پدر بود و قوم
جیسا اوس لڑکے کا خیال اپنے باپ اور قوم

کہ داند چو در بند حق نیستی
اگر تجھے خدا کا خیال نہین تو کبھی کوئی نہین جان سکتا

پس این پیر از ان طفل نادان ترست
بس یہ بڈھا اوس لڑکے سے بھی زیادہ نادان ہے

بصد محنت آورد روزی بجاشت
سیکڑون تکلیف اور مصیبت سے پھر دن گذارا

بزرگ آمدش طاعت از طفل خرد
اس سبب سے کہ چھوٹے لڑکے کی عبادت اوسکے پسند آئی

فشاندند بادام و زر بر سرش
اور بادام اور سونا اوسپر نثار کیا

فتاد اندر و زآتش معدہ سوز
تو اوسکے معدے کی آگ خوب بھڑکی یعنے بھوکا ہوا

چہ داند پدر عیب یا مادرم
تو میرے ماں اور باپ کیا جانینگے

نہان خورد و پیدا بسر برد صوم
چھپکے کھالیا مگر ظاہر مین روزہ رکھا

اگر بے وضو در نماز ایستی
اگر تو بے وضو نماز مین کھڑا ہو

کہ از بہر مردم بطاعت درست
جو صرف آدمیون کے دکھانیکو عبادت کرتا ہے

کلید در دوزخ ست آن نماز — کہ در چشم مردم گزاری دراز
وہ نماز دوزخ کے دروازہ کی کنجی ہے — جو آپ لوگون کو دکھانیکے واسطے دیر مین پڑھی جاے

اگر جز بحق میروی جادہ ات — درانش فشانند سجادہ ات
اگر تیرا طریقہ اور عمل خدا کے سوا اور کسیکے واسطے ہو — تو میرے اوس مصلے کو آگ مین جلا دینگے

نکو سیرتِ بی تکلف برون — بہ از پارسائی خراب اندرون
جس نیک سیرت کا ظاہر بے تکلف ہو — وہ اوس پارسا سے اچھا ہے جسکا دل خراب ہو

بنزدیک من شب رو راہزن — بہ از فاسق پارسا پیرہن
میرے نزدیک عیار چور ڈاکو — اوس بدکار سے اچھا ہے جو لباس پارسائی پہنے ہو

یکی بر در خلق رنج آزماے — چو مزدش دہد در قیامت خدای
ایک شخص جو مخلوق کے دروازے پر محنت کرتا ہو — اور اوسکا خدا سے عمل چاہتا ہو تو نہ قیامت مین

ز عمرو اے پسر چشم اجرت مدار — چو در خانۂ زید باشے بکار
تجھے عمرو سے اجرت کی امید نہ رکھنا چاہیے — اگر تو زید کے گھر مین کام کرتا ہے

نکو یم تواند رسیدن بدوست — درین راہ جز آنکس کہ درویش اوست
اس راہ مین اس کیسوا دوست تک کوئی نہیں پہونچ سکتا — مگر ہان جو اوسکا طالب ہے اور محتاج

رہ راست رو تا بمنزل رسی — تو بر رہ نہ زین قبل و اپسی
سیدھی راہ چل تاکہ منزل تک پہونچ جاے — تو راہ پر نہین ہے اس سبب سے پیچھے پڑا ہے

چو گاوی کہ عصار چشمش ببست — دوان تا بشب تہم آنجا کہ ہست
رہٹ کا گاون کا حال ایسا ہی جیسے تیلی کا بیل کہ جب اوسکی — تو وہ دن رات چلتا ہے مگر تمام رات وہین

کسی گر بتابد ز محراب روے — بکفرش گواہی دہند اہل کوے
مشہور ہے کہ کوئی شخص اگر سر محراب قبلہ سے منہ پھیرتا ہے — تو اہل محلہ اوسکے کفر پر گواہی دیتے ہین

تو ہم پشت بر قبلہ در نماز — گرت در خدا نیست روی نیاز
تو بھی قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے نماز پڑھتا ہے — اگر خدا کیطرف تو عاجزی سے رجوع نہین کرتا

درختی کہ تلخش بود بر قرار — بیرورد کہ روزے دہد میوہ بار
جس درخت کی جڑ قائم ہو — اوسکی سینچ درش کر کہ ایک روز وہ پھلے گا

گرت بیخ اخلاص در بوم نیست — ازین بر کسی چون تو محروم نیست
اگر تجھ مین اخلاص کی جڑ قائم نہو — تو تیری طرح کوئی بھی اوسکے پھل سے محروم نہوگا

ہر انکہ افگند تخم بر روی سنگ — جوی وقت دخلش نیاید بچنگ
جو شخص پتھر پر بیج بوے گا — تو جمع کرنے کے وقت اوسکو جو بھی نہ ملیگا

منہ آبروی ریا را محل — کہ این آب در زیر دارد وحل
فریب اور ریاکاری سے آبرو کی دولت سنبھال — کیونکہ اوس پانی کے نیچے بالکل کیچڑ ہے

چو در خفیہ بد باشم و خاکسار — چہ سود آب ناموس بر روی کار
اگر مین پوشیدہ بدا ور گنہگار رہون — اور ظاہر مین عزت دار تو کچھ فائدہ نہین

بروی وریا خرقہ سہلست دوخت — گرش با خدا در توانی فروخت
فریب اور مکر کا خرقہ سے لینا تو سہل ہے — اگر اوسکو خدا کے ہاتھ بیچ بھی سکین

چہ دانند مردم کہ در جامہ کیست — نویسندہ داند کہ در نامہ چیست
آدمی لباس کے اندر کا حال کیا جان سکتے ہین — لکھنے والا خط کا جانتا ہے جو کچھ اوسمین لکھا ہو

چہ وزن آورد جای ابنان باد — کہ میزان عدلست و دیوان داد
ہوا بھری ہوئی مشک بمقابلہ ریا و مکر کی وہان کیا قدر ہوگی — جہان میزان عدل اور دفتر انصاف قائم ہوگا

مرائے کہ چندین ورع مینمود — بدیدند و ہیچش در انبان نبود
جو ریاکار ایسی پرہیزگاری دکھلاتا تھا — آدمیون نے تو اوسکو ہوا سے بھری ہوئی مشک

کنند ابرہ پاکیزہ ترزا ستر — کہ آن در حجابست واین در نظر
استر سے ابرہ عمدہ بناتے ہین — اس سبب سے کہ وہ پوشیدہ اور یہ ظاہر رہتا ہے

بزرگان فراغ از نظر داشتند — ازان پرنیان آستر داشتند
جو بزرگ ظاہری اور نمود کی پروا نہین کرتے ہین — وہ اسی سبب سے پرنیان کا استر لگاتے ہین کہ باطن خوب ہو

ور آوازہ خواہی در اقلیم فاش — برون حلہ کن گو درون حشو باش
اگر ظاہر رہنے دنیا مین شہرت منظور ہو — تو اوپر کا لباس عمدہ ہو چاہے اندر بھرتی ہو

ببازی نگفت این سخن بایزید — کہ از صد گرا ایمن ترم کز مرید
حضرت بایزید بسطامی نے یہ بات کچھ مذاق کی راہ سے نہین کہی — کہ بہ نسبت مرید کے مجھے سکہ سے زیادہ اطمینان ہے

کسانیکہ سلطان و شاہنشہ اند — سراسر گدایان این درگہ اند
سلاطین اور شہنشاہ بالکل اس بارگاہ کے محتاج ہین

طمع در گدا مرد معنے نہ بست — نشاید گرفتن در افتادہ دست
اہل باطن نے فقیرون کی کچھ پروا نہین کی — کہ عاجز سے دستگیری نہین کرسکتے

ہمان بہ گرا بستن جوہری — کہ ہمچون صدف سر بخود دربری
اگرچہ جوہر حاصل کرنے کی امید ہو تو یہ بہتر ہے — تو سیپی کی طرح سے قناعت اختیار کر

چو روی پرستیدنت در خداست — اگر جبرئیلت نہ بیند رواست
اگر خدا کی عبادت کا قصد رکھتا ہے — تو جبرئیل بھی تجھکو دیکھ پائے تو اچھا ہے

ترا پند سعدی بس ست ای پسر — اگر گوش گیری چو پند پدر

اے لڑکے تیرے واسطے سعدی کی نصیحت کافی ہو — اگر اپنے باپ کی نصیحت کی طرح تو اسے مانے

گر امروز گفتار ما نشنوے — مبادا کہ فردا پشیمان شوی

اگر تو آج میرا کہنا نہ مانے گا — تو ایسا نہو کہ کل قیامت مین پشیمان ہو

باب ششم در قناعت

چھٹا باب قناعت کے بیان مین

خدا را ندانست و طاعت نکرد — کہ بر بخت روزی قناعت نکرد

اوسنے خدا کو نہین پہچانا اور کچھ عبادت نکی — جسنے اپنے نصیب اور روزی پر قناعت نکی

قناعت تو انگر کند مرد را — خبر کن حریص جہانگرد را

قناعت سے مرد بے پروا ہو جاتا ہے — اے کہ دو حریص جہان مین پھرنے والے سے

سکونی بدست آوری بی ثبات — کہ بر سنگ گردان نروید نبات

اے بیقرار صبر اختیار کرنا چاہیے — اسوجہ سے کہ چکی پر گھاس نہین جمتی

مپرور تن را مرو درای وحشی — کہ اورا چو می پروری میکشی

اگر تو مرد ہشیار اور عاقل ہے تو تن پروری نکر — اسوجہ سے اگر تو اوسکی پرورش کرتا ہے تو گویا آواز ناہے

خرد مند مردم ہنر پرورند — کہ تن پروران از ہنر لاغرند

عقلمند آدمی ہنر رکھتے ہین — اسوجہ سے کہ تن پرور ہنر سے محروم رہتے ہین

کسی سیرت آدمی گوش کرد — کہ اول سگ نفس خاموش کرد

وہ شخص آدمیون کی خصلت سیکھتا ہے — جو پہلے نفس کے کتے کو خاموش کرتا ہے یعنے صبر کرتا ہے

خور و خواب تنہا طریق دوست — برین بودن آئین ناجنس پست

نفط کھانا اور سونا درندون کی عادت ہے — یہ طریقہ بیوقوفون کا ہے

خنک نیکبختی کہ در گوشۂ — بدست آرد از معرفت توشۂ

وہ نیکبخت کیا اچھا ہے جو کسی گوشہ مین — معرفت کا توشہ حاصل کرے

بر آنانکہ شد سرّ حق آشکار — نکردند باطل بر و اختیار

جنپر راز حق ظاہر ہوا — وہ مقابلہ حق کے باطل پسند نہین کرتے

ولیکن چو ظلمت نداند ز نور — چہ دیدار دیوش چہ رخسار حور

مگر جو تاریکی اور نور مین فرق نہین کر سکتا — اوسکے سامنے دیو کی صورت اور حور کی برابر ہے

تو خود را ازان در چہ انداختی — کہ چہ را زرہ باز نشناختی

تو آپ اس سبب سے کنوئین مین گرا — کہ کونسی اور راہ مین سے تجھے فرق معلوم ہو

ع قناعت کے معنے لغت مین راضی ہونے کے ہین اور اصطلاح صوفیون مین گوشہ نشینی کے مقابلہ پر کہتے ہین ۱۲

برا وج فلک چون پرد جرّہ باز — کہ در شہپرش بستہ سنگ آز

وہ جرہ باز آسمان پر تک کیونکر اڑ سکتا ہے — جسکے شہپر مین حرص کا پتھر بندھا ہو

اگر دامن از چنگ شہوت رہا — کنی رفت تا سدرۃ المنتہی

اگر آدمی کا دامن شہوت کی خواہش کے چنگل سے چھوٹا ہو — تو وہ سدرۃ المنتہی یعنی مقام جبرئیل تک پہونچ سکتا ہے

بکم کردن از عادت خویش خورد — توان خویشتن را ملک خوی کرد

کھانے کی عادت کا ڈالنے سے — انسان آپ کو فرشتہ خو کر سکتا ہے

کجا سیر وحشی رسد در ملک — نشاید پریدن از ثری تا فلک

وحشی پرند کر فناعت و شہوت سے ملکوت کب کر سکتا ہے — زمین کے نیچے سے آسمان تک نہین اڑ سکتا

نخست آدمی سیرتی پیشہ کن — پس انگہ ملک خوی اندیشہ کن

پہلے آدمیون کی سی عادت سیکھے یعنی علم اور اخلاق — اسکے بعد فرشتہ خو بنے

تو بر گردۂ توسنی بر مسر — نگر تا نہ پیچد ز حکم تو سر

توسن سرکش گھوڑے پر سوار ہے — دیکھتا رہ کہ وہ سرکشی کر کے تجھے گرا دے اور ہلاک کر دے

کہ گر پالہنگ از کفت در گسیخت — تن خویشتن کشت و خون تو ریخت

اسواسطے کہ اگر اگنیر ہاتھ سے چھوٹ جائیگی یعنی بے اختیار ہو جائیگا — تو آپ کو ضائع اور تجھے بھی ہلاک کریگا

باندازہ خور زاد اگر مردمے — چنین پر شکم آدمی یا خمی

انسان کو موافق سے کھانا چاہیے — جب کھانے سے پیٹ پھولا ہو تو آدمی ہے یا مشک

درون جامی ذکر ست و قوت و نفس — تو پنداری از مہمانست و بس

پیٹ کے اندر ذکر الٰہی اور کھانے اور سانس لینے — تو اسے فقط کھانیکی جگہ سمجھتا ہے

کجا ذکر گنجد گز انبار آز — بسختی نفس میکند پا دراز

جسدل کا پیشہ بندھا ہوا ہو تو ذکر الٰہی کا کیا دخل ہے — بلکہ سانس بھی دقت سے سما سکتی ہے

ندارند تن پروران آگہے — کہ پر معدہ باشد ز حکمت تہی

تن پرور شاید اس بات سے آگاہ نہین ہین — کہ شکم سیر حکمت سے خالی رہتا ہے

دو چشم و شکم پر نگردد بہیچ — تہی بہتر این رودہ پیچ پیچ

دونون آنکھین اور پیٹ کسیطرح بھر نہین سکتے — پس ان پیچ در پیچ آنتون کا خالی رہنا ہی بہتر ہے

چو دوزخ کہ سیرش کنداز وقید — دگر بانگ دارد کہ ہل من مزید

جیسے دوزخ کہ جب داروغہ جہنم ڈالین گے — بار بار چلائیگی کہ اور لاؤ

ہمی میرد ت عیسی از لاغری — تو در بند آنی کہ خر پروری

تیرا عیسے یعنے ریح ضعیفی سے ہلاک ہوتی ہے — جب تو اس گدھے یعنے نفس کی پرورش کی فکر مین ہتا ہے

بدین ای فرومایہ دنیا مخر — جوِ خر بانجیل عیسے مخر
دنیا کی حرص نہ کر کہ دنیا دار یہ بین برباد نکر — حضرت عیسیٰ کی انجیل بیچ کے گدھے کا دانہ نہ خرید

مگر می ندانے کہ دد را دوام — نینداخت جز حرص خوردن بدام
کیا تو نہین جانتا ہے کہ چارپا سے ہمیشہ — بغیر دانہ کی حرص کہ جال مین نہین پھنستے

پلنگی کہ گردن کشد بر وحوش — بدام افتد از بہر خوردن چو موش
پیتا جو وحشیون مین متکبر ہے — وہ دانہ کے لالچ سے جوہے کی طرح جال مین پھنستا ہے

چو موش آنکہ نان و پنیرش خوری — بدامش درافتی و تیرش خوری
جب چوہے کیطرح تو ہمیشہ اوسکی روٹی اور پنیر کھاتا رہیگا — تو اسکے جال مین پھنسے گا اور اوسکا تیر بھی کھاویگا

حکایت

قصہ

مرا حاجیی شانہ عاج داد — کہ رحمت بر خلاق حجاج باد
مجھے ایک حاجی نے ہاتھی دانت کا ایک کنگھا دیا — کہ حاجیون کے اخلاق پر ہمیشہ خدا رحم کرے

شنیدم کہ باری سگم خواندہ بود — کہ از من بنوعی دلش ماندہ بود
مین نے سنا ہے کہ ایکبار مجھے اوسنے کتا کہا — اسوجہ سے کہ مجھسے کچھ اوسکو ملال ہوا

بینداختم شانہ کاین استخوان — نمیبایدم دیگرم سگ مخوان
مین اوسکے آگے وہ کنگھا پھینکدیا — کہ یہ ہڈی مجھے نہین چاہیے مجھکو کتا نہ بنا

بپندار چون سر کہ خود خورم — کہ جور خداوند حلوا برم
جب مین اپنی محنت کا سر کہ کھاتا ہون — تو یہ کبھی نہ سمجھنا کہ مین صاحب حلوی کا ظلم اوٹھاونگا

قناعت کن ای نفس بر اندکی — کہ سلطان و درویش بینی یکی
اے نفس تھوڑے پر قناعت کر — تاکہ فقیر اور بادشاہ تجھے یکسان معلوم ہون

چرا پیش خسرو بخواہش روی — چو یکسو نہادی طمع خسروی
تو بادشاہ کے سامنے کیون نا نگنے جائیگا — اگر تو نے سلطنت کی طمع چھوڑدی

وگر خود پرستی شکم طبلہ کن — درِ خانۂ این و آن قبلہ کن
اور اگر تو خود پرست ہی تو طبلہ کیطرح پیٹ پھلا — اسکے اسکے دروازون کو قبلۂ حاجت بنا

حکایت

قصہ

یکی با طمع پیش خوارزم شاہ — شنیدم کہ شد با مداد پگاہ
ایک حریص خوارزم شاہ کے پاس — مین نے سنا ہے کہ بہت تڑکے گیا

چو دیدش بخدمت دوتا گشت و راست — وگر روی بر خاک مالید و خاست

جب دیکھا کہ وہ ادب سے خمیدہ اور سیدھا ہوا — اور ناک پر سر جھکایا اور اوٹھایا

پسر گفتش ای بابک نامجوی — یکی مشکلت می بپرسم بگوی

اوسکے لڑکے نے کہا کہ اے نامور پدر — ایک بات مجھے مشکل معلوم ہوئی روبرو مجھسے کہدیجئے بیان کر

نگفتی کہ قبلہ ست باب حجاز — چرا کردی امروز ازین سو نماز

تو نے مجھسے نہین کہا تھا کہ حجاز کی طرف قبلہ ہے — پس تو نے آج کیون ادھر نماز پڑھی

مبر طاعت نفس شہوت پرست — کہ ہر ساعتش قبلہ دیگرست

نفس حرامیں کی تابعداری نہ کر — کیونکہ اوسکا قبلہ بدلتا رہتا ہے

مبر ای برادر بفرمانش دست — کہ ہر کس کہ فرمان نبردش برست

بھائی صاحب نفس کی غلامی نہ کر — کیونکہ جسنے اوسکا حکم نہ مانا وہ خوب بچا

قناعت سرافرازد ای مرد ہوش — سر پر طمع بر نیاید ز دوش

اے مرد ہوشیار قناعت سے عزت حاصل ہوتی ہے — جبکے سر مین طمع بھری ہوتی ہے اوسکا سر کندھے سے

طمع آبروے تو اقر بریخت — برای دو جو دامن در بریخت

طمع آبرو ضائع کرتی ہے — دو جو پینے تھوڑی چاندی کے واسطے دامن کے بھرے

چو سیراب ازآب شدن زاجوی — چرا ریزی از بہر برف آبروی

جب تو چشمہ کے پانی سے سیراب ہوسکتا ہے — پھر کیون برف کیواسطے آبرو کھوتا ہے

مگر کز تنعم شکیبا شوے — وگرنہ ضرورت بدر باشوے

اگر نعمت پانے سے تو صبر کرے تو بہتر ہے — نہین تو بضرورت درگاہ درگاہ پھریگا یعنی گدائی کریگا

برو خواجہ کوتاہ کن دست آز — چہ میبایدت زآستین دراز

جا اے صاحب حرص کا ہاتھ سمیٹ لے — لانبی آستین سے کیا حاصل یعنے طمع فضول سے کیا

کسی را کہ درج طمع در نوشت — نباید بکس عبد و خادم نبشت

جسنے طمع کو فرمان کو لپیٹ لیا یعنے حرص چھوڑ دی — اوسکو خوشامد کرکے یعنے عبد خادم اسکو لکھنے کی ضرورت نہین

توقع برا ندز ہر مجلست — بران از خودش تا نراند کست

طمع تجھے ہر مجلس سے نکلوائے گی — اوسکو تو خود دور کر تاکہ تجھے کوئی نہ نکالے

حکایت

یکی راتب آمد ز صاحبدلان — کسی گفت شکر بخواہ از فلان

صاحبدلون مین سے ایک شخص کو تپ آئی — کسیے کہا کہ فلان شخص سے گلقند مانگ کے کھالے

بگفت ای پسر تلخی مردنم — به از جور رویی ترش بردنم
کہا اے بیٹے مجھے سختی سے مرنا قبول ہے — مگر بدخوئی کی ترشروئی گوارا نہین

شکر عاقل از دست آنکس نخورد — کہ روی از تکبر بہر سو کرد
عقلمند نے اوسکے ہاتھ کی شکر کھانا گوارا نہ کی — جو کہ غرور سے اوسپر سر کر دیکھے جس سے مین بدمزاج ہو

مرو در پی ہر چہ دل خواہدت — کہ تمکین تن نور جان کاہدت
نفس کی تمنا کی اور دی نہ کر — کہ نفس پروری جانکا نور کم کرتی ہے

کند مرد را نفس امارہ خوار — اگر ہوشمندی عزیزش مدار
نفس سرکش انسان کو ذلیل کرتا ہے — اگر تو عقلمند ہے تو اوسکو عزیز نر رکھ

وگر ہر چہ باشد مرادش خوری — زدوران بسی نامرادی بری
اور اگر اوسکی ہر خواہش کے موافق حاجت روائی کریگا — تو تو زمانہ مین بالکل نامراد بیٹھ ناکام و ذلیل رہیگا

تنور شکم دمبدم تافتن — مصیبت بود روز نایافتن
پیٹ کا تنور ہر دم گرم رکھنے یعنے ہر وقت کھانا دیتے رہنے سے — ناداری کے دن مصیبت ہوتی ہے

بہ تنگی بریزاندت روی رنگ — چو وقت فراخی کنی معدہ تنگ
تنگی کی حالت مین رنگ فق ہوگا — اگر وسعت کے وقت معدہ تنگ رکھے تو بھرا رہیگا

کشد مرد پرخوارہ بار شکم — وگر در نیابد کشد بار غم
بہت کھانیوالا آدمی پیٹ کا بوجھ اوٹھاتا ہے — اور اگر نہین پاتا ہے تو بھوک کا غم کھاتا ہے

شکم بندہ بسیار بینی خجل — شکم پیش من تنگ بہتر کہ دل
شکم بندہ یعنے پیٹو مرد بیں ہمیشہ ندامت اوٹھاتا ہے — میرے نزدیک پیٹ خالی رہنا بہتر ہے نہ کہ دل تنگ

حکایت در مذلت بسیار خواران

قصہ بہت کھانے والون کی ذلت مین

چہ آوردم از بصرہ دانی عجب — حدیثی کہ شیرین تر ست از رطب
تجھے معلوم ہے کہ مین بصرہ سے کیا چیز عجیب لایا ہون — وہ ایک ذکر ہے جو خرمے سے بھی شیرین زیادہ ہے

تنی چند در خرقہ در ستان — گذشتیم بر طرف خرماستان
ہم چند آدمی صوفیون کے خرقہ پہنے ہوے — ایک طرف کھجور باغ مین پہونچے

یکی در میان معدہ انبار بود — زیر خواری خویش پر خوار بود
ایک شخص انمین سے پیٹو تھا — جو بہت کھانیکے سبب ہمیشہ ذلیل و خراب رہتا

میان بست و مسکین و شد بر درخت — وز انجا بگردن در افتاد سخت
اس بوجھ نے کمر باندھی اور درخت پر چڑھ گیا — اور وہان سے گردن کے بل زور سے گرا

نہ ہر بار خرما تواں خورد و بُرد
ہر بار خرمہ کھا اور لیجا نہیں سکتے
لت انبان بدعاقبت خورد و مرد
اوس حریص پر خوار کو بدانجام نے کھایا اور مر گیا

رئیس دہ آمد کہ این را کہ کشت
رئیس سے کہنے پاس آیا کہ اسے کسنے مارڈالا
بگفتم مزن بانگ بر مادرشت
مین نے کہا مجھ پر خفا نہو

شکم دامن اندر کشید و ش زشاخ
اوسکے پیٹ نے حرص کا دامن پھیلایا اور درخت پر
بود تنگدل رودگانی فراخ
جسکی آنتین بڑھین ہون وہ ہمیشہ دلتنگ رہتا ہے

شکم بند دست ست و زنجیر پای
پیٹ ہاتھ کی اور ہتکڑی اور پیر کی زنجیر ہے
شکم بندہ نادرپرستد خدای
حریص پیٹو بہت کم خدا کی عبادت کرتا ہے

سر شکم شد مغز لاجرم
پیٹری کے سبب سے بیر تک بالکل پیٹ ہوتا ہے اسلیے
بپایش کشد مور کوچک شکم
چیونٹی جسکا پیٹ بہت چھوٹا ہوتا ہے کمینہ ہے

برو اندرونی بدست آر پاک
جا نفس پاک کر
شکم پر نخواہد شد الا بخاک
کیونکہ پیٹ خاک کے سوا کسی سے پر نہو گا

حکایت
قصہ

شکم صوفی را زبون کرد و فرج
ایک صوفی کو بھوک اور شہوت نے عاجز کیا
دو دینار بر هر دو آن کرد خرج
اون دونون کیواسطے دو اشرفیان خرچ کین

یکی گفتش از دوستان در نہفت
دوستون مین سے ایک شخص نے چپکے سے پوچھا
چہ کردی بدین هر دو دینار گفت
ان دونون اشرفیون مین تونے کیا کیا اوسنے کہا

بدینار می از زیشت راندم نشاط
ایک اشرفی سے پیٹھ کا عیش حاصل کیا
بدیگر شکم را کشیدم سماط
دوسری سے پیٹ کیواسطے دستارخوان تیار کیا

فرومایگی کردم و ابلہی
مین نے کمینگی اور نادانی کی
کہ این همچنان پر نشد وان تہی
کہ یہ بھرا نہین اور وہ ویسا ہی خالی ہے

غذا گر لطیف ست و گر سرسری
غذا چاہے عمدہ ہو یا بد مزہ
چو دیرت بدست اوفتد خوش خوری
جب دیر کو ملیگی تو اوسے طبیعت گوارا کریگی

سر آنگہ بمالین نہد ہوشمند
عقلمند اوسوقت سر تکیہ پر رکھتے ہین
کہ خوابش بقہر آورد در کمند
جبکہ اچھی طرح سے نیند غالب ہو جاتی ہے

مجال سخن تا نیابی مگوی
بات کرنیکا جب تک موقع نہو زبان نہ ہلا
چو میدان نہ بینی نگہدار گوی
جب میدان نہو تو گیند نہ پھینک

مگوی و منه تا توانی قدم — از اندازه بیرون و از اندازه کم
جب تک ہو سکے نہ زبان اور نہ قدم بڑھا — اندازہ سے زیادہ نہ اندازہ سے کم

حکایت

قصہ

یکی نیشکر داشت در طبقری — چپ و راست گردید بر مشتری
ایک شخص نے طبقرے میں گنے بوئے تھے — ادھر ادھر خریدار کی تلاش کرتا

بصاحبدلی گفت درکنج ده — که بستان و چون دست یابی بده
ایک صاحبدل سے گاؤں کے گوشہ میں کہا — کہ تو مول لے لے اور جب تیرے پاس ہو قیمت دینا

بگفت آن خردمند نیکو سرشت — جوابی که بر دل بباید نوشت
اوس خلیفہ نیک سرشت نے کہا اچھی بات سمجھی — جو دل پر لکھنا چاہیے

ترا صبر بر من نباشد مگر — ولیکن مرا باشد از نیشکر
ممبر تو کبھی صبر نہ کر سکے گا یعنی قیمت کا تقاضا کریگا — مگر مجھے نیشکر سے صبر ممکن ہے کیونکہ اب مجھے کچھ ضرورت نہیں

حلاوت ندارد شکر در نیش — چو باشد تقاضای تلخ از پیش
اوس شخص کو نئے کی شکر میں کچھ مزا نہ ملے گا — جسکے پیچھے تقاضے کی تلخی ہو

حکایت

قصہ

امیر ختن جامه از حریر — به پیری فرستاد و شنضمیر
ختن کے امیر نے حریر کا جامہ — ایک پیر درویشنضمیر کے پاس بھیجا

بپوشید و بوسید دست و زمین — که بر شاه عالم هزار آفرین
اوسنے اوسے پہنا اور ہاتھ پر بوسہ دیا اور آداب بجالایا — کہ شاہ عالم پر ہزار آفرین

چه خوبست تشریف شاه ختن — ورد خوبتر خرقهٔ خویشتن
بادشاہ ختن کا یہ خلعت بہت اچھا ہے — اور اس سے زیادہ عمدہ میرا خرقہ ہے

گر آزاده بر زمین خسب و بس — ولیکن بهر قالی زمین بوس کس
تو اگر آزاد ہے تو خالی زمین پر سو رہا کر — قالین کے واسطے کسیکے آگے سر نہ جھکا

حکایت

یکی نان خورش جز پیازی نداشت — چو دیگر کسان برگ و سازی نداشت
ایک شخص کو پیاز کے سوا کچھ روٹی کے ساتھ کھانے کو نہیں تھا — اور دوسروں کی طرح عیش و عشرت کا سامان میسر نہ تھا

پراگندۂ گفتش اے خاکسار — برو طبخی از خوان یغما بیار
ایک بیہودہ گو نے اوس سے کہا کہ ای عاجز — جا اور پکا ہوا کھانا بادشاہی لنگرخانہ سے لا

بخواہ و مدار از کس ایخواجہ باک — کہ مقطوع روزی شود شرمناک
مانگنا اور ای صاحب کسی سے شرمانا نہین — اسوجہ سے کہ شرم کرنے والیکو رزق بہت کم ملتا ہے

قبا بست و چابک نو رید دست — قبایش دریدند و دستش شکست
اوسنے فوراً قبا پہنی اور آستین چڑھائی — لوگون نے اوسکی قبا پھاڑ ڈالی اور ہاتھ توڑ ڈالا

شنیدم کہ میگفت و خوش میگریست — کہ ای نفس خود کردہ را چارہ چیست
مین نے سنا ہے کہ وہ یہ بات کہتا اور خوب روتا تھا — کہ اے نفس اپنے کیے کا کیا علاج

بلاجوی باشد گرفتار آز — من و خانہ من بعد و نان و پیاز
گرفتار حرص خود اپنے اوپر گوارا کرتا ہے — اب مین ہونگا اور میرا گھر اور روٹی اور پیاز ہوگی

جوینی کہ از سعی بازو خورم — بہ از میدہ بر خوان اہل کرم
جو کی ایک روٹی جو مین اپنی محنت سے کھاؤن — اہل کرم کے دسترخوان کی بیگار روٹی سے اچھی ہو

چہ دلتنگ خفت آن فرومایہ دش — کہ بر سفرۂ دیگران داشت گوش
وہ کمینہ کل رات کو کیسا رنجیدہ سویا — جو اور کسے دستارخوان کا امیدوار تھا

حکایت

قصہ

یکی گربہ در خانۂ زال بود — کہ برگشتہ ایام و بدحال بود
ایک بڑھیا کے مگر ایک بلی تھی — جو بہت بدقسمت اور پریشان حال رہتی

روان شد بمہمانسرای امیر — غلامان حاکم زدندش بہ تیر
وہ ایک امیر کی مہمان سرائے کیطرف گئی — اوس حاکم کے غلاموں نے اوسے تیر مارا

چکان خویش از استخوان میدرید — ہمیگفت و از ہول جان میدوید
اوسکی ہڈی سے خون ٹپکتا تھا اور بھاگتی تھی — یہی بات کہتی اور جان کے خوف سے بھاگتی تھی

اگر جستم از دست این تیرزن — من و موش و ویرانہ و پیرزن
اگر مین اس تیرانداز کے ہاتھ سے بچ گئی — تو پھر مین ہونگی اور چوہے اور اوس بڑھیا کا

قناعت نکوتر بدو شاب خویش — کہ راضی بقسم خداوند نیست
پیٹ اپنے خرمے کے درخت کے اوپر قناعت بہتر ہے — جو خدا کے دیے ہوئے حصہ پر راضی نہین

حکایت مرد کوتاہ نظر و زن عالی ہمت

قصہ کم ہمت مرد اور سخی عورت کا

یکی طفل دندان برآورد بود
ایک شخص کے لڑکے کے دانت نکلے تھے

پدر سر بفکرت فرو برده بود
اوسکا باپ فکر سے سر جھکائے تھا

که من نان و برگ از کجا آرمش
کہ میں کھانا اسکے واسطے کہانا پینا کہانسے لاؤن

مروت نباشد که بگذارمش
یہ مروت نہین ہے اوس سے غافل بردار ہوجاؤن

چو بیچاره گفت این سخن پیش جفت
جب اوس بیچارے نے اپنی بی بی سے یہ بات کہی

نگر تازن اورا چه مردانه گفت
خیال کرو کہ اوسنے اوسے کیا مردانہ جواب دیا

مخور هول ابلیس تا جان دهد
اس شیطانی خیال سے غم نہ کھا کہ جب تک زندگی ہے

همانکس که دندان دهد نان دهد
جو شخص دانت دیتا ہے کھانیکو بھی دیتا ہے

توانا ست آخر خداوند زور
آخر وہ زبردست حاکم بڑی قدرت والا ہے

که روزی رساند تو چندین مشور
کہ بے سعی و تدبیر روزی دیتا ہے پس تو کیون اسقدر پریشان ہو

نگارنده کودک اندر شکم
جو لڑکے کی پیٹ مین صورت بناتا ہے

نویسنده عمر و روزی هم
وہی عمر اور رزق بھی عطا فرماتا ہے

خداوندگاری که عبدی خرید
جو شخص غلام مول لیتا ہے تو اوسکا خبرگیران رہتا ہے

بدارد تکلیف آنکه عبد آفرید
پس جسنے غلام کو پیدا کیا وہ کیون نہ خبر لیگا

ترا نیست آن تکیه بر کردگار
کہانتھے خدا پر ایسا بھروسہ بھی نہین ہے

که مملوک را بر خداوندگار
جیسا غلام کو مالک پر ہوتا ہے

شنیدی که در روزگار قدیم
تونے سنا ہے کہ ایک زمانہ مین

شدی سنگ در دست ابدال سیم
ابدال کے ہاتھ مین پتھر چاندی ہو جاتا تھا

نه پنداری این قول معقول نیست
کہانتھے یقین نہین آتا کہ یہ بات عقل کے خلاف ہے

چو قانع شدی سیم و سنگت یکیست
بلکہ جب تو قناعت اختیار کریگا تو چاندی اور پتھر دونون

چو مشتی زر و خشت پیشت خاک
تو مٹھی بھر کے سونا اور خاک سامنے دونون یکسان ہین

چو طفل اندرون دارد از حرص پاک
جب لڑکون کے دل مین ذرا حرص نہین ہے

که سلطان درویش مسکین ترست
کہ بادشاہ فقیر سے بھی زیادہ محتاج ہے

خبر ده بدرویش سلطان پرست
جو فقیر بادشاہ کی خاطر کرنے والے یعنے بادشاہ سے

فریدون بملک عجم نیم سیر
فریدون ملک عجم پانے پر بھی سودا ہوتا ہے

گدازد کند یک درم سیم سیر
فقیر ایک درم چاندی مین آسودہ ہو جاتا ہے

نگہبانی ملک و دولت بلاست — گدا بادشاہ است و نامش گداست

ملک و دولت کی نگہبانی یعنے حکومت بھی بلا ہے مگر اسکا نام ادشاہ ہے اگرچہ گدا درحقیقت بادشاہ ہے

گدائی کہ بر خاطرش بند نیست — کہ از پادشاہی کہ خرسند نیست

جس فقیر کے دل کو کچھ فکر نہین ہے بےپروا ہو وہ اس بادشاہ سے اچھا ہے جو خوش نہو

بخسپند خوش روستائی و جفت — بذوقی کہ سلطان در ایوان نخفت

گنوار اپنی بی بی کے ساتھ چین سے سوتے ہین کہ ایسے آرام سے بادشاہ اپنے محل مین بھی نہین سوتا

چو سیلاب خواب آمد و مرد برد — چہ بر تخت سلطان چہ بر دست کرد

جب نیند کے سیلاب نے غلبہ کیا اور بالکل غافل کر دیا چاہے تخت پر بادشاہ ہو چاہے جنگل مین گدڑیا ہو

اگر پادشاہست و گر بینوا دوز — چو خفتند گردد شب ہر دو روز

اگر چاہے بادشاہ ہو چاہے گدڑی یا بینوا یعنے مفلس ہو سونے والا ہو دونون کی رات برابر ہو جاتی ہے سب سو گئے

چو بینی تو انگر سر از کبر مست — برو شکر یزدان کن ای تنگدست

اگر تو کسی تونگر کا سر غرور سے مست دیکھے تو اے مفلس خدا کا شکر کر کہ تو اس سے اچھا ہے

نداری بحمد اللہ آن دسترس — کہ بر خیزد از دستت آزار کس

خدا کا شکر ہے کہ تجھے اسقدر طاقت نہین ہے کہ تیرے ہاتھ سے کسیکو تکلیف پہونچے

حکایت

قصہ

ربا خواری از نردبانی فتاد — شنیدم کہ ہم در نفس جان بداد

ایک سود خوار سیڑھی سے گر پڑا مین نے سنا کہ اسی وقت دم نکل گیا

پسر چند روزی گریستن گرفت — دگر با حریفان نشستن گرفت

اور کچھ دن اسکا بیٹا رویا پھر دوستونکی صحبت گرم ہونے لگی

بخواب اندرش دید و پرسید حال — کہ چون رستی از حشر و نشر و سوال

اوسکو خواب مین دیکھا اور حال پوچھا کہ تجھکو محشر اور پریشانی اور سوال نکیر مین سے کیونکر نجات ملی

بگفت ای پسر قصہ بر من بخوان — بدوزخ در افتادم از نردبان

کہا اے لڑکے یہ قصہ مجھسے نہ پوچھ سیڑھی سے گرتے ہی دوزخ مین پہونچا

حکایت

قصہ

شنیدم کہ صاحبدلی نیکمرد — یکی خانہ بر قامت خویش کرد

مین نے سنا ہے کہ ایک صاحبدل نیکمرد نے اپنے قد کے برابر ایک مکان بنایا یعنے بہت چھوٹا سا

کسی گفت میدانمت دسترس
کسنے اوس سے کہا کہ مجھے تیری مقدرت معلوم ہے

کزین خانہ بہتر کنی گفت بس
کہ تو اوس سے عمدہ گھر بنا سکتا ہے اوسنے جواب دیا کہ یہ بہت ہے

چہ میخواہم از طارم افراشتن
بلند مکان بنانے سے مجھے کیا فائدہ

ہمینم بس از بہر بگذاشتن
چھوڑ جانے کیواسطے یہ بھی بہت ہے

مکن خانہ بر راہ سیل ای غلام
اے فرزند سیلاب کی راہ مین گھر نہ بنا یہ دنیا قابل گھر بنانیکے نہین ہے

کہ کس را نگشت این عمارت تمام
اسوجہ سے کہ کسیکی یہ عمارت ختم نہین ہوئی

نہ از معرفت باشد و عقل و رای
معرفت اور عقل اور دانائی کی بات نہین ہے

کہ بر رو کند کاروانی سرای
کہ کوئی اہل قافلہ راہ مین گھر بنائے

حکایت

قصہ

یکی سلطنت را دلی صاحب شکوہ
ایک بادشاہ اور صاحب حشمت تھا

فرو خواست رفت آفتابش بکوہ
جسکا آفتاب سرکوہ ہوا یعنے عمر آخر ہوئی

بشیخی دران بقعہ کشور گذاشت
ایک بزرگ کو اوس ملک کا حاکم مقرر کیا

کہ در دودہ قائم مقامی نداشت
اسوجہ سے کہ اوسکے خاندان مین کوئی قائم مقام نہ تھا یعنی اولاد نہ تھا

چو خلوت نشین کوس دولت شنید
جب خلوت نشین کے کانون دولت کی آواز پہونچی

وگر ذوق در کنج خلوت ندید
پھر گوشۂ تنہائی مین اوسے آرام نہ ملا

چپ و راست لشکر کشیدن گرفت
ادہر اودہر لشکر کشی شروع کی

دل پر دلان زور میدان گرفت
بہادرون کا دل اوس سے کانپتا تھا

چنان سخت بازو شد و تیز چنگ
ایسا سخت بازو اور پنجہ مین چالاک یعنے زبردست ہوا

کہ با جنگ جویان طلب کرد جنگ
کہ بڑے بڑے شورہ پشتون سے مقابلہ کرتا تھا

ز خصم پراگندہ خلقے بکشت
پراگندہ دشمن کے ایک گروہ کو قتل کیا

وگر جمع گشتند ہم رای و پشت
اور جو لوگ بچ رہے تھے وہ جمع اور باہم متفق ہو مدد کو آئے

چنان در حصارش کشید ند تنگ
معلوم کرکے اوسکو قلعہ مین ایسا تنگ کیا

کہ عاجز شد از تیر باران و سنگ
کہ پتھر اور تیر کے مینہ سے عاجز ہو گیا

بر نیکمردی فرستاد کس
ایک نیکمرد کے پاس ایک آدمی بھیجا

کہ صعبم فرو ماندہ فریاد رس
کہ مین بہت پریشان ہوا ہون میری فریاد کو پہونچ

بہت مدد کن کہ شمشیر و تیر
دعا سے میری مدد کر کہ تلوار اور تیر

نہ در ہر وغائی بود سنگلیر
ہر لڑائی مین کام نہین آتے

چو بشنید عابد بخندید و گفت
جب اوس عابد نے سنا ہنسکے جواب دیا

چرا نیم نانے نخورد و نخفت
کہ کیوں آدمی روٹی بھائی اور چین سے نہ سویا

ندانست قارون منعمت پرست
قارون دولتمند دنیا پرست نہیں سمجھا

گنج سلامت بہ کنج اندرست
کہ عافیت کا خزانہ گوشۂ تنہائی مین ہی

گفتار اندر صبر بر ناتوانی بامید بہ روزی

قول — بہتری کی امید پر ناتوانی مین صبر کرنا

کمالست در مرد نفس کریم
کریم کے نفس مین کرم خود ہی کمال ہے

گرش زر نباشد چہ نقصان و بیم
اگر اوسکے پاس دولت نہو تو کیا خوف اور نقصان ہے

میندار گر سفلہ قارون شود
اگر کوئی کمینہ قارون بھی بن جاوے تو کبھی یہ بات یقین نہ کرنا

کہ طبع لئیمش دگرگون شود
کہ اوسکی رذیل کی عادت بدل جائیگی

وگر در نیاید کرم پیشہ نان
اور اگرچہ کوئی سخی روپیون کو محتاج ہو

نہادش تو انگر بود ہمچنان
مگر اوسکا دل ویسا ہی مالدار ہوگا

سخاوت زمینست و سرمایہ زرع
سخاوت زمین ہی اور مال اوسکا تخم

بدہ کاصل خالی نماند فرع
بخشش کر کہ جڑ خاطر خون سے خالی نہین رہتی

خدائی کہ از خاک مردم کند
جس خدا نے خاک کم حقیقت سے آدمی کو صاحب عزت بنایا ہی

عجب دارم ار مردمی کم کند
مجھے تعجب ہے کہ انسان ایسی بڑی چیز کو کیونکر اختیار کرتا ہی

زنعمت نہادن بلندی مجوے
صرف مال اکٹھا ہونے سے غرور نہ کر اور اگر تو انگر نہ جان

کہ ناخوش کند آب استادہ بوی
اسوجہ سے کہ بندھا ہوا پانی بدذائقہ اور بدبودار ہو جاتا ہی

بجنبندگی کوش کاب روان
سخاوت کیا کر اسوجہ سے کہ چشمہ جاری رہتا ہے

بسیلش تفقد کنان آسمان
آسمان اوسکی رفاقت اور غمخواری کر کے سیلاب کرتا ہی

گر از جاہ و دولت بیفتد نعیم
اگر بخیل دولت اور مرتبہ سے گر جاتا ہی

دگر بارہ نادر شود مستقیم
تو دوبارہ پھر عروج اوسکا محال ہے

وگر قیمتی گوہری غم مدار
اگر تو گوہر قیمتی یعنے صاحب علم و ہنر ہے تو تنگی معاش

کہ ضائع نگرداند روزگار
کہ زمانہ تیری قدر و قیمت برباد نہین کر سکتا ہی

کلوخ ار چہ افتادہ باشد براہ
ڈھیلا اگرچہ راہ مین پڑا ہو

نہ بینم کہ دروی کند کس نگاہ
مگر مین نہین جانتا کہ کوئی اوسپر نگاہ کرتا ہو

وگر خوردہ زر زر دندان گاز
اور اگر کوئی سونے کا ٹکڑا اکثر نی کے منہ سے

ہیفتد بسمعش بجویند باز
گر پڑتا ہی تو اوسکو سمجھ لیکے ڈھونڈتے ہین

بدرمی کند آبگینہ زسنگ
شیشہ کو سبب جوہر کے پتھر سے علیحدہ کر لیتے ہین

کجا ماند آئینہ در زیر زنگ
پس آئینہ زنگ کے سبب سے چھپ نہین سکتا

پسندیدۂ دلنگر باید خصال
عادت عمدہ اور پسندیدہ ہونا چاہیے

کہ گاہ آید و گہ رود جاہ و مال
کہ دولت کبھی آتی اور کبھی چلی جاتی ہے

حکایت در معنی آسانی در پی دشواری

قصہ۔ دشواری کے بعد آسانی کے بیان مین

شنیدم زپیران شیرین سخن
شیرین کلام بزرگون سے مین نے سنا ہے

کہ بود اندرین شہر پیری کہن
کہ اس شہر یعنے شیراز مین ایک شخص بہت بڈھا تھا

بسی دیدہ شاہان و دوران و امر
اوسنے بہت سی بادشاہت اور زمانے اور حکومت دیکھی تھین

سر آوردہ عمری زتاریخ و عمر
عمر ولیث صفاری شیراز کے زمانہ سے تا ابوبکر کے جہان تک عمر تھی

درختی کہن میوۂ تازہ داشت
اوس پرانے درخت مین کچھ پھل پھلا تھا یعنے ایک فرزند تھا

کہ شہر از نکوئی پر آوازہ داشت
جسکے حسن کا تمام شہر مین شہرہ تھا

عجب در زنخدان آن دلفریب
اوس دلفریب کا نخ ایسا عجیب تھا

کہ ہرگز نبود دست بر سرو سیب
کبھی نہ دیکھا ہوگا کسینے درخت سرو مین سیب

زشوخی و مردم خراشیدنش
اوسکی شوخی اور زیادہ دلفریبی سے

فرج دید در سر تراشیدنش
اوسکے باپنے اوسکے بال ترشوانے مین بہتری دیکھی

بموسی کہن عمر کوتہ امید
اوس ضعیف کوتاہ امید نے اوسترہ کی مدد سے

سرش کرد چون دست موسی سپید
اوسکا سر مونڈکے سفید یعنے مثل ید بیضا کر دیا

زسرتیزی آن آہن سنگ زاد
شوخی سے اوس آہن سنگدل یعنے اوسترہ نے

بعیب پریرخ زبان در نہاد
اوس پریرخ کے عیب پر زبان درازی کی یعنے سیدھا کر دیا

بموی کہ کرد از نکویش کم
اوسکے سر کے بال تراش کے اوسکا حسن ایک بال برابر

نہاوند حالی سرش در شکم
اس سبب سے فوراً اوسترہ کا سر پیٹ کے اندر کر دیا یعنے مونڈ دیا

چو جنگ از خجالت سر خوبروی
وہ خوبرو پری جیسے شرمندگی سے سر جھکائے تھا

نگونسار و در پیشش افتادہ موی
اور اوسکے سامنے سر کے بال پڑے تھے

یکی را کہ خاطر در و خفتہ بود
ایک شخص کا دل اوسپر فریفتہ تھا

چو چشمان دلبندش آشفتہ بود
اوسکی مست آنکھون کی طرح بھی وہ پریشان تھا

کسی گفت جور آزمودی و درد
کسینے اوسے سمجھایا کہ تو نے تکلیف سہی اور درد اوٹھایا

دگر گرد سودائے باطل مگرد
پھر اس سودائے باطل کے گرد نہ پھر ترک محبت کر

زهرش بگردان چو پروانه پشت — که مقراض شمع جمالش بکشت
اوسکی محبت مین جو تو پروانہ ہو اوس سے باز آ — کہ مقراض نے اوسکے حسن کی شمع خاموش کردی
برآمد خروشش ز هوادار چست — که تر دامنان را بود عهد سست
اوس دوست سچے نے ایک چیخ ماری — کہ فاسقون کا عہد سست ہوتا ہے
پسر خوش منش باید و خوبروی — پدر گو بجلسش بیند از موے
لڑکا خوشخو اور خوشرو چاہیے — اگرچہ اوسکا باپ بہانت سے بال منڈواڈالے
مرا جان بمهرش برآمیخته ست — نه خاطر بموے در آویخته ست
میری جان اوسکی محبت مین گرفتار ہی — نہ دل اوسکے بالون مین اوجھا ہوا
چو روی نکو داری اندوه مخور — که موی ار بیفتد برو دیگر
جب تیری صورت اچھی ہو تو غم نکرنا — کہ بال اگر گرجائینگے تو پھر جینگے
نه پیوسته رز خوشه تر دهد — گهی برگ ریزد گهی بر دهد
انگور ہمیشہ نہین پھلا رہتا ہے — کبھی پت جھاڑ ہوتا ہو اور کبھی پھلتا ہی
بزرگان چو خورد رجاب اوفتند — حسودان چو اخگر در آب اوفتند
بزرگ حالت گرفتاری مین ایسے ہوتے ہین — اور دشمن جیسے پانی مین انگارا
برون آید از زیر ابر آفتاب — بتدریج و اخگر بمیرد در آب
رفتہ رفتہ بدلی سے آفتاب نکل آتا ہی — اور انگارا پانی مین بجھ جاتا ہے
ز ظلمت مترس ای پسندیده دوست — چه دانی که آب حیات اندر وست
اے دوست عزیز تاریکی یعنے تکلیف سے خوف نکر — کیا تجھے نہین معلوم کہ آب حیات اوسمین ہے
نه گیتی پس از جنبش آرام یافت — نه سعدی سفر کرد تا کام یافت
کیا دنیا کو جنبش کے بعد آرام نہین ملا ہی اے ضرور ملا — کیا سعدی نے سفر نہین کیا کہ اوسکا مقصد حاصل نہوا
دل از بیهوادی بفکرت مسوز — شب آبستن ست ای برادر بروز
اگر تیری مراد نہ برآئے تو دل نجلا یعنے فکر نکر — رات حاملہ ہے روز فردا کی اے صبح دیکھا چاہیے

باب هفتم در تربیت

ساتوان باب — تعلیم مین

سخن در صلاحست و تدبیر و خوی — نه در آب و میدان و چوگان و گوی
برائے اصلاح طبیعت اور تدبیر و خوی کے بیان مین ہے — نہ کہ جنگ اور چوگان اور شہسواری کے ذکر مین
چو با دشمن نفس همخانه ئیست — چه در بند بیگانه ئیست
جبکہ دشمن نفس کا ہمخانہ یعنے ساتھی اور مصلح ہورہا ہی — کیا بیگانہ غیر کی فکر کررہا ہی اے کیون اپنا نقصان کرتا ہی

عنان باز پیچان ازین راہ نفس — بمردی ز رستم گذشتند و سام
جو لوگ اپنے نفس کی باگ حرام سے موڑ کے پھری ہین — وہ دلیری مین رستم اور سام سے بھی بڑھی ہوئی ہین

کس از چونتو دشمن ندارد غمی — کہ با خویشتن برنیائی ہمی
تجھ ایسے دشمن سے کوئی بھی نہ ڈریگا — جبکہ تو اپنے نفس سے بھی جیت نہین پاتا

توخود را چو کودک ادب کن بچوب — بگرز گران مغز مردم مکوب
تو لڑکون کی طرح اپنے نفس کو — گرز گران سے دشمن کا مغز نہ اخال

وجود تو شہریست پرنیک و بد — تو سلطان و دستور دانا خرد
تیرا جسم ایک شہر کی طرح نیک و بد سے بھرا ہوا ہی — جسمین تو بادشاہ اور تیری عقل وزیر عاقل ہے

ہمانان کہ دونان کردن فراز — درین شہر کہ بندو سودای و آز
بیشک مغرور کمینہ ہمکا اول قلع قمع واجب ہی — اس شہر مین غرور اور غصہ اور حرص ہین

رضا و ورع نیکنامان حسر — ہوا و ہوس رہزن و کیسہ بر
رضا اور پرہیزگاری نیکنام اور آزاد ہین — بیشک والے حرص اور شہوت راہزن اور گرہ کاٹ ہین

چو سلطان عنایت کند با بدان — کجا ماند آسایش بخردان
جب بادشاہ بدون پر عنایت کریگا — تو عقلمندون کو کب آرام ملے گا

تراشہوت و حرص و کین و حسد — چو خون در رگانند و جان در جسد
تیرے نفس مین شہوت اور حرص اور کینہ اور حسد اسطرح ہی — جسمین رگون مین خون اور جسم مین جان

گر این دشمنان تربیت یافتند — سر از حکم و رای تو برتافتند
اگر ان دشمنون نے پرورش پائی — تیرے حکم اور رائے سے سر پھیر لین گے

ہوا و ہوس را نماند ستیز — چو بینند سر پنجہ عقل تیز
شہوت اور حرص مقابلہ نہین کرسکتے — جب عقل کا پنجہ زبردست دیکھتے ہین

نہ بینی کہ شب دزد و اوباش و دس — نگردند جائے کہ گردد عس
کیا تو نے نہین دیکھا کہ چور بدمعاش اور کمینہ — جہان کوتوال رونہ کو جانتا ہی وہان نہین جاتے

رئیسی کہ دشمن سیاست نکرد — ہم از دست دشمن بجاست نکرد
جو رئیس دشمن پر سیاست نہین کرتا بیشک رعب نہین جماتا — وہ اپنے دشمن کے مقابلہ مین حکومت نہین کرسکتا

نخواہم درین نوع گفتن بسے — کہ حرفے بس از کاربندو کسے
اس بارہ مین مین زیادہ کہنا نہین چاہتا — اسوجہ سے کہ اگر کوئی عمل کرے تو اوسکے واسطے ایک

گفتار اندر فضیلت خاموشی و حلاوت خویشتن داری

قول خاموشی کی بزرگی اور آپکو سنبھالنے کے بیان مین

اگر پای در دامن آری چو کوہ — سرت زآسمان بگذرد در شکوہ
اگر ۔ پاؤں کیطرح تو اپنا پیر دامن مین سمیٹے ۔ تو تیرا سر عظمت و ہیبت مین آسمان تک بلند ہوگا

زبان در کش ای مرد بسیار دان — کہ ذر و الم نیست بر بے زبان
اے مرد عاقل زبان بند کر — کیونکہ کل یعنے قیامت مین جانورون سے حساب نہ ہوگا

صدف وار گوہر شناسان راز — دہن جز بلولو نکردند باز
راز کے موتی پرکھنے والے — سیپی کی طرح صرف موتی ہی کیواسطے منہ کھولتے ہین

نصیحت نگیرد مگر در خموش — چو خواہی کہ گوئی نفس بر نفس
مگر وہ خاموشی کے سوا کسیکو سازگار نہین کرتین — اگر تو یہ چاہتا ہی کہ دیدم یعنے بغیر سوچے کے

نباید سخن گفت ناساختہ — نشاید بریدن نینداختہ
بے سمجھی بات زبان سے نہ نکالنا چاہیے — بغیر خبر کام کے کسیکی بات کو نہ کاٹنا چاہیے

تامل کنان در خطا و صواب — بہ از ژاژ خایان حاضر جواب
جو لوگ تبکہ در بدیہات مین سوچ لیتے ہین — وہ بیہودہ گو حاضر جواب سے اچھے ہین

کمالست در نفس انسان سخن — توخود را بگفتار ناقص مکن
بڑا کمال انسان کے نفس مین خوبی کلام ہے — پس تو اپکو باتون سے ذلیل نہ کر

کم آواز ہرگز نہ بینی خجل — جوی مشک بہتر کہ یک تودہ گل
کم سخن ہرگز شرمندہ نہین ہوتا — لیک جو بھر مشک بہتر ہی نہ کہ ایک تودہ مٹی کا

حذر کن ز نادان دہ مردہ گوی — چو دانا یکی گوی و پر وردہ گوی
اوس بیوقوف سے جو مردون کیطرح ہی ہمیشہ پرہیز چاہیے — عقلمندون کیطرح ایک ایسی بات کہہ کہ معقول ہو

صد انداختی تیر و ہر صد خطاست — اگر ہوشمندی یک انداز راست
سو تیر لگائے اور سب ادھر اودھر خالی گئے — پس اگر تو عقلمند ہی تو سنبھال کے ایک تیر پھینکا

چرا گوید آن چیز در خفیہ مرد — کہ گر فاش گردد شود روی زرد
عقلمند ایسی بات چھپکر کیون زبان سے نکالے — کہ اگر ظاہر ہو جاے تو ندامت حاصل ہو

مکن پیش دیوار غیبت بسی — بود کز پسش گوش دارد کسی
دیوار کے آگے بھی کسیکی غیبت نکر — کہ شاید اوسکے پیچھے کوئی سنتا ہو

درون دلت شہر بندست راز — نگر تا نہ بیند در شہر باز
دل کا جوف راز کا قید خانہ ہے — جب تو نے اسے کہدیا پھر نہ چھوڑ دیا پھر نہیں ہو سکتا

ازان مرد دانا دہان دوختست — کہ بیند کہ شمع از زبان سوختست

مرد عاقل اسی سبب سے زبان بند کیا اسنے خاموشی دیتہا کر — کیونکہ دیکھتا ہے زبان نکالنے سے شمع جلائی جاتی ہے

حکایت در حفظ اسرار

قصہ — راز کا نگاہ رکھنا

بگفتش با غلامان یکی راز گفت — کہ این را نباید بکس باز گفت

بگمش نے اپنے غلامون سے راز کی بات کہی — کہ اسکو خبردار کسی سے دوہرانا نہین

بسالے نیامد ز دل بر دہان — بیک روز شد منتشر در جہان

وہ راز برسون زبان پر نہ آیا — مگر ایکدن مین تمام جہان مین مشہور ہوگیا

بفرمود جلاد را بے دریغ — کہ بردار سرہای ایشان بہ تیغ

جلاد کو حکم کیا کہ بلا رو دریغ — تلوار سے انکا سر کاٹ لے

یکی زینہیان گفت وزنہار خواست — مگش بندگان کاین گنہ از تو خاست

ایک شخص نے اونمین سے شفاعت چاہی اور یہ بات کہی — غلامون کو قتل نکر کہ یہ تیرا قصور ہے

تو اول نہ بستی کہ سر چشمہ بود — چو سیلاب شد پیش بستن چہ سود

تونے جب سرچشمہ پہ سوتا تھا تو بند نہ کیا — جب سیلاب ہوگیا بند باندھنے سے کیا فائدہ

تو پیدا مکن راز دل بر کسے — کہ او خود بگوید بر ہر کسے

تو بھی راز دل کسی سے نکہ — تاکہ وہ اوسکو ہر شخص سے بیان کرے

جواہر بگنجینہ داران سپار — ولے راز را خویشتن پاس دار

جواہر خزانچیون کے سپرد کر — مگر راز کو اپنی ہی حفاظت مین رکھ

سخن تا نگوئی بر و دست ہست — چو گفتہ شود یابد او بر تو دست

بات جبتک زبان سے نہین نکلتی اوسوقت تک اختیار ہے — اور جب زبان سے نکلی اوسوقت تو اوسکے اختیار مین ہے

سخن دیو بندی ست در چاہ دل — بالای کام و زبانش مہل

راز گویا دل کے کنوے مین دیو قید ہے — اوسکو تالو اور زبان پر آنے دے

توان باز دادن رہ نرہ دیو — ولی باز نتوان گرفتن بر و

کیونکہ دیو قیدی کا چھوڑ دینا تو آسان ہے — مگر دفعہ پھر راہ سے گرفتار نہین کرسکتے

تو دانی کہ چون دیو رفت از قفس — نیاید بلا حول کس باز پس

تو خوب جانتا ہے کہ شیطان پنجرے سے رہا ہوکے — پھر کیسے لا حول پڑھنے افسوس سے پھر نہین آسکتا

یکی طفل پرد از رخش بند — نیاید بصد رستم اندر کمند

ایک بچہ رخش رستم کے گھوڑے کی رسی کھولدیتا ہے — مگر سو رستم کی طاقت سے کمند مین نہین پھنس سکتا

مگوے آنکہ گر بر ملا اوفتد — وجودی ازان در بلا اوفتد
ایسی بات نہ کہہ کہ اگر وہ ظاہر ہو جاے — کسیکی جان پر بلا نازل ہو یعنے صدمہ پہونچے
بدہقان نادان چہ خوش گفت زن — بدانش سخن گوی ویا دم مزن
گنوار پہ توف عصا دسکی بی بی نے کیا اچھی بات کہی — معقول بات کہہ ورنہ خاموش رہ

حکایت سلامت جاہل در حجاب خاموشی

قصہ - خاموشی کے پردے مین جاہلون کی سلامتی ہے

یکی خوب خلق و خلق پوش بود — کہ در مصر یک چند خاموش بود
ایک نیکخو اور کمنہ لباس تھا — جو ملک مصر مین تھوڑے دنون کہ مین رہتا تھا
خردمند مردم ز نزدیک و دور — بگردش چو پروانہ جویان نور
نزدیک اور دور سے عقلمند اوسکے پاس جمع ہوتے — جیسے پروانہ روشنی کی تلاش مین
تفکر شبے بر دل خویش کرد — کہ پوشیدہ زیر زبانست مرد
ایک روز وہ اپنے دل مین سوچا — کہ انسان اپنی زبان سے چھپا رہتا ہے
اگر من چنین سر بجود در برم — چہ دانند مردم کہ دانشورم
اگر مین اسیطرح سر جھکائے رہونگا — تو لوگ مجھے کب عقلمند جانین گے
سخن گفت و دشمن بدانست و دوست — کہ در مصر نادان ترازوی ہوست
پس اوسنے باتین کی اور دوستون اور دشمنون کو — کہ ملک مصر مین کوئی اوسسے ایسا بیوقوف نہین
حضورش پریشان شد و کار زشت — سفر کرد و بر طاق مسجد نبشت
اوسکی محفل پریشان اور کام خراب ہوا — پس وہان سے چلا گیا اور مسجد کی محراب پر لکھدیا
در آئینہ گر خویشتن دیدمے — بہ بیدانشی پردہ ندریدمے
آئینہ مین اگر مین اپنی صورت دیکھ لیتا یعنے تامل کرتا — تو بیوقوفی سے اپنا عیب نہ ظاہر کرتا
چنین زشت ازان پردہ بر داشتم — کہ خود را نکو روے پنداشتم
اس بدصورتی پر یہ سمجھکے مین نے پردہ اوٹھایا یعنے — کہ مین نے اپنے آپکو خوبصورت جانا تھا
کم آواز را باشد آواز تیز — چو گفتی و رونق نماندت گریز
کم سخن کی شہرت زیادہ ہوتی ہے — جب تو نے گفتگو کی اور لطف نہ حاصل ہوا
ترا خامشی ایخداوند ہوش — وقارست و نااہل را پردہ پوش
اے ہوشیار خاموشی تیرے واسطے باعث عزت کا ہے — اور جاہل کی پردہ پوش یعنے عیب چھپانیوالی ہے
اگر عالمے ہیبت خود مبر — وگر جاہلے پردۂ خود مدر
اگر تو عالم ہے تو اپنی ہیبت نہ کھو — اور اگر تو جاہل ہے تو پردہ نہ پھاڑ یعنے بیوقوفی ظاہر نہ کر

ضمیر دل خویش منمای زود — که هر گه که خواهی توانی نمود
راز اپنے دل کا بلا ضرورت ظاہر کرنا — کیونکہ ہر وقت اسکے ظاہر کرنیکا اختیار ہے

ولیکن چو پیدا شود راز مرد — بکوشش نشاید نهان باز کرد
لیکن جب مرد کا راز ظاہر ہو جاتا ہے — تو کسیکی کوشش کیجاے مگر چھپ نہین سکتا

قلم سر سلطان چو نیکو نهفت — که تا کارد بر سر نبودش شگفت
قلم نے بادشاہی راز کیا — کہ جبتک سر پر چھری نہین چلتی نہین بتاتا

بهایم خموشند و گویا بشر — پراگنده گوی از بهایم بتر
چارپایہ چپ — اور انسان گویا ہے — واہیات بکنے والا چارپایون سے بھی بدتر ہے

چو مرد م سخن گفت باید بهوش — وگرنه شدن چون بهایم خموش
آدمی کی طرح ہوشیاری سے باتین کرنا چاہیے — نہین تو چارپایون کیطرح خاموش ہو رہنا

بنطق است و عقل آدمی زاده فاش — چو طوطی سخنگوی و نادان مباش
گویائی اور عقل کے سبب انسان مشہور ہوا ہے — پس طوطے کیطرح گویا اور نادان نہ بن

حکایت

قصہ

یکی ناسزا گفت در وقت جنگ — گریبان دریدندوی را بچنگ
ایک شخص نے لڑائی مین لوگونکو گالیان دین — پس لوگون نے اوسکا گریبان پکڑکے پھاڑ ڈالا

تفاخر کنان پیش عریان و گریان نشست — بماند یکی گفتش ای خود پرست
اکڑتے ہوئے اور ننگا بیٹھا رونا تھا — ایک بماندیدہ نے اوسکو سمجھایا کہ اے نادان

چو غنچه گرت بسته بودی دهن — دریده ندیدی چو گل پیرهن
اگر کلی کیطرح تیرا منھ بند رہتا — تو اپنا پیرہن گلاب کی طرح پھٹا نہ پاتا

سر خامه گوید سخن پر گزاف — چو طنبور بی مغز بسیار لاف
پریشان واہیات باتین بکتا ہے — جیسے بیمغز طنبور بہت فضول گوئی کرتا ہے

نه بینی که آتش زبانست و بس — بآبی توان تشنگی را نفس
نہین دیکھا کہ آگ کی صرف زبان ہی زبان ہے — پس تو اوسے پانی سے بجھا دیتے ہین

اگر هست مرد از هنر بهره ور — هنر خود بگوید نه صاحب هنر
اگر مرد صاحب ہنر ہے — تو اوسکا ہنر خود بیان کریگا نہ کہ صاحب ہنر خود کہے

اگر مشک خالص نداری بگوی — گرت هست خود فاش گردد ببوی
اگر تیرے پاس مشک خالص نہو تو اوسکی تعریف نہ کر — اور جو خالص ہے تو خوشبو سے آپ ظاہر ہو جائیگا

بسوگند گفتن کہ زر مغز بیست — چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست

قسم کھا کے کہنا سونا خالص ہی — کیا ضرورت ہی کسوٹی خود بیان کردیگی جیسا ہوگا

بگویند ازین حرف گیران ہزار — کہ سعدی نہ اہلست و آمیزگار

اسیطرح عیب جو ہزار باتین بناتے ہونگے — کہ سعدی مین اہلیت ولیاقت نہین وہ موافقت ومدارات نہین

روا باشد ار پوستینم درند — کہ طاقت ندارم کہ مغزم بزند

مجھپر اگر ایسی طعنہ زنی کرین تو بیجا ہی — کیونکہ مجھمین ایسی قوت نہین کہ اسپر اپنے دہانون سے

حکایت

قصہ

عضد را پسر نیک رنجور بود — شکیب از نہاد پدر دور بود

عضد الدولہ دیلمی بادشاہ شیراز کا ایک بیٹا بیمار تھا — اوسکے باپ سے صبر نہین ہوسکتا تھا

یکی پارسا گفتش از روی پند — کہ بگذار مرغان وحشی زبند

ایک پرہیزگار نے اوسے نصیحت کی اور سمجھایا — کہ وحشی چڑیون کو چھوڑدے

قفسہای مرغ سحر خوان شکست — کہ در بند ماند چو زندان شکست

جو چڑیان خوش آواز صبح کو چہچہاتی تھین اونکے پنجرے توڑدیگئے — جب قید خانہ ٹوٹا تو کون قید مین رہسکتا ہی یہ اوڑگئین

نگہداشت بر طاق بستانسرای — یکی نامور بلبل خوش سرای

خانۂ باغ کے محل مین رکھ لیا — ایک نامور بلبل خوش آواز کو

پسر صبحدم سوی بستان شتافت — جز آن مرغ بر طاق ایوان نیافت

اوسکا لڑکا صبح کو جب باغ مین گیا — محل کے طاق پر سوا اوس بلبل کے اور کوئی نتھا

بخندید کای بلبل خوش نفس — تو از گفت خود ماندۂ در قفس

اوسنے ہنسکے کہا کہ اے بلبل خوش آواز — تو گرفتار رہی اپنی صدا کے باعث

ندارد کسی با تو ناگفتہ کار — ولیکن چو گفتی دلیلش بیار

جبتک خیر کی بات ہے کوئی بات نہین نکلتی کسیکو کچھ غرض نہین — مگر جب زبان سے نکلے تو اوسکی دلیل ضرور چاہیے

چو سعدی کہ چندی زبان بستہ بود — ز طعن زبان آوران رستہ بود

جیسے سعدی کہ تمو ڑے دنتک خاموش تھا — تو شاعرون کی طعنہ زنی سے بچا ہوا تھا

کسی گیرد آرام دل در کنار — کہ از صحبت خلق گیرد کنار

وہ شخص آرام دل سے بغلگیر ہوگا یعنے اوسکو آرام ملیگا — جو خلق کی صحبت سے علیحدہ ہو

مکن عیب خلق ای خردمند فاش — بعیب خود از خلق مشغول باش

اے عقلمند خلق کا عیب ظاہر نہ کر — بلکہ اپنا عیب خلق سے سنوارہ

چو باطل سرایند مگار گوش
اگر جوٹھ بولین تو کان نہ لگا

چو بینی ستر بینی بصیرت بپوش
اگر برہنہ بینے پر عیب دیکھے تو آنکھین بند کرلے

حکایت

قصہ

شنیدم کہ در بزم ترکان مست
مین نے سُنا ہے کہ مست عاشقون کی مجلس مین

مریدی دف و چنگ مطرب شکست
ایک مرید نے دف و چنگ توڑ ڈالا

چو چنگش کشیدند حالی بموے
فوراً چنگ کی طرح اوسکے بال پکڑ کے کھینچا

غلامان و چون دف زدندش بروی
مریدون نے دف کی طرح اوسکے منہ پر تھپڑ مارے

شب از درد چوگان و سیلی نخفت
رات بھر گھونسون کی اور تھپڑون کے درد سے نیند نہ آئی

دگر روز پیرش بتعلیم گفت
دوسرے دن اوسکے پیر نے نصیحت کی راہ سمجھایا

نخواہی کہ باشی چو دف روے ریش
اگر تو دف کی طرح اپنا منہ تھپڑون سے زخمی نہین چاہتا

چو چنگ ای برادر سر انداز پیش
تو چنگ کی طرح سر جھکائے رہ یعنے خاموش رہ

مثل

کہاوت

دو کس گرد دیدند و آشوب و جنگ
دو آدمیون کی غبار اور شور اور غوغا لڑائی کا دیکھا

پراگندہ نعلین و پرندہ سنگ
جوتیان اور پتھر ایک دوسرے پر پھینکتے ہوے

یکے فتنہ دید از طرف بر شکست
ایک شخص فساد دیکھکے وہان سے علیحدہ ہوگیا

یکی در میان آمد و سر شکست
ایک درمیان مین پھنسگیا اور سر پھوڑوایا

کسی خویشتن از خویشتن وا رہید
جو شخص اپنو محافظت مین رکھے اوس سے کوئی لڑا نہین

کہ با خوب و زشت کسش کار نیست
کہ کسیکی بھلائی برائی سے اوسے کچھ واسطہ نہین

ترا دیدہ در سر نہادند و گوش
تجھے سر مین آنکھ اور کان دیے ہین

دہن جای گفتار و دل جای ہوش
باتین کرنے کو منھ اور سمجھنے کو دل

مگر بازوانی نشیب از فراز
اسواسطے کہ تو زمانہ کا نشیب و فراز سمجھے

نگوئی کہ این کوتہ است آن دراز
بیہودہ و زبان درازی ہی تو کسیکو چھوٹا اور کسیکو بڑا نہ بتائے

حکایت در معنی راحت خاموشی و آفت بسیار سخنی

قصہ - خاموشی سے آرام اور بک بک مین آفت کے بیان مین

چنین گفت پیری پسندیدہ ہوش
ایک بڈھے نیک عقل نے کیا اچھی بات کہی

خوش آید سخنہای پیران بگوش
بڈھون کی باتین بھی کیا اچھی معلوم ہوتی ہین

که در ہند رفتم بگنجے فراز
کہ ملک ہند مین مین ایک گوشہ امین گیا تھا

چہ دیدم چو یلدا سیاہی دراز
کیا دیکھتا ہون کہ ظلمت تاریک کیطرح ایک سیہ فام

در آغوش او دختری چون قمر
پانہی صورت آغوش مین ایک لڑکی تھی

فرو بردہ دندان بلبہاش در
اوسکے لبون پر دانت لگائے اسے اختلاط کرتا تھا

چنان تنگش آوردہ اندر کنار
اوسنے خوب تنگ دبوچے ہوسے ہم آغوش تھا

کہ پندارمی اللیل یغشے النہار
کہ معلوم ہوتا کہ رات نے دن کو چھپایا ہے

مرا امر معروف دامن گرفت
حکم شرع میرا دامنگیر ہوا یعنے بیحیائی خلاف شرع

فضول آتشی گشت و در من گرفت
بیفائدہ میرے دل مین غصہ کی آگ بھڑکی اور بھڑکی

طلب کرد م از پیش و پس چوب و سنگ
ادھر اودھر سے چوب لکڑی اور پتھر اوٹھائے

کہ ای ناخدا ترس بی نام و ننگ
اور کہا کہ اے ناخدا ترس بیشرم و بے حیا

بہ تشنیع و دشنام و آشوب و زجر
ملامت اور گالیون اور شور اور تمنیہ سے

سپید از سیہ فرق کردم چو مجمر
مین نے سفید کو سیاہ سے مثل صبح کے الگ الگ کر دیا

شد آن بر نا خوش زبالای باغ
اوسی باغ سے اسطرح کالی گھٹا نکلی

پدید آمد آن ہیضہ از زیر زاغ
جیسے زاغ کے نیچے سے انڈا نکل آتا ہے

زلا حولم آن دیو ہیکل بجست
میری لاحول سی وہ شیطان کی صورت بھاگ گیا

پری پیکر اندر من آویخت دست
اوس پری پیکر نے میرا دامن پکڑ لیا

کہ ای زرق سجادہ زرق پوش
کہ اے مصلے کے دغاباز نیلے رنگ کا لباس پہنے ہوے

سیہ کار دنیا خر دین فروش
بدکار دین بیچ کے دنیا لینے والے

مرا عمر ہا دل زکف رفتہ بود
عمر گذر گئی کہ میرا دل دیوانہ

برین شخص و جان بروی آشفتہ بود
اوس شخص پر تھا اور اسپر جان جاتی تھی

کنون پختہ شد لقمۂ خام من
اب میرا لقمہ خام پک کے تیار تھا

کہ گرمش بدر کردی از کام من
ناگاہ اوس گرم لقمہ کو تونے میرے منھ سے نکال لیا

تظلم برآورد و فریاد خواند
زار نالے کرکے فریاد کی

کہ شفقت برافتاد و رحمت نماند
کہ ہاے دنیا سے شفقت اور رحمت اوٹھ گئی

نماند از جوانان کسے دستگیر
کوئی جوان میرا مددگار نہین ہوا

کہ بستاندم داد ازین مرد پیر
جو اس بڈھے سے میرا عوض لے

کہ ترسش نیاید ز پیری ہمی
کہ اوسکو اس بڑھاپے مین شرم نہین آتی

زدن دست در ستر نامحرمی
کسی نامحرم کے ستر پر ہاتھ لگانے سے

همیکرد فریاد دامن بچنگ
وہ دامن پکڑے ہوے یہی فریاد کرتی تھی

مرا ماندہ سر در گریبان ز ننگ
مین شرم سے سر گریبان مین جھکائے تھا

برون رفتم از جامہ در دم چو سیر
نس کیطرح مین فوراً لباس سے باہر ہو گیا

که تر سیدم از زجر برنا و پیر
اسوجہ سے کہ مجھے جوان اور بڈھو نکی رقیبہ کا خون تھا

برہنہ دوان رفتم از پیش زن
عورت کے سامنے سے ننگا بھاگا

که در دست او جامہ بہتر که من
کیونکہ میرا لباس اوسکے ہاتھ مین بہتر تھا نہ کہ مین

پس از مدتے کرد بر من گذار
ایک مدت کے بعد میرے پاس آئی

که میدانیم گفتمش زینہار
کہ تو مجھے پہچانتا ہی مین نے کہا ہان مجھے خدا کی پناہ

که من توبہ کردم بدست تو بر
کہ مین نے تیرے باعث توبہ کی تھی

که گرد فضولے نگردم دگر
کہ آیندہ فضول باتون کے پاس نہ جاؤنگا

کسی را نیاید چنین کار پیش
اوس شخص کو ایسا کام نہین پڑتا ہے

که عاقل شنید پس کار خویش
جو اپنے کام لینے فکر سے غافل رہے تمنے اپنے کام سے کام

ازین شنعت این پند بر داشتم
اس ملامت سے مجھے یہ نصیحت ہوئی

وگر دیدہ نادیدہ انگاشتم
کہ آیندہ دیکھے ہوکو نادیدہ سمجھا یعنے اوس سے چشم پوشی کی

گرت عقل و رایست و تدبیر و ہوش
اگر تیری عقل و رائے اور تدبیر اور ہوش درست ہون

چو سعدی سخن گوی ورنہ خموش
تو سعدی کیطرح تو بھی نصیحت کر ورنہ خاموش رہ

حکایت در فضیلت ستر پوشی

قصہ پردہ پوشی کی فضیلت مین

یکی پیش داؤد طائی نشست
ایک شخص داؤد طائی کے پاس آکے بیٹھا

که دیدم فلان صوفی افتادہ مست
اور کہا کہ مین نے فلانے صوفی کو نشہ مین مست دیکھا

قے آلودہ دستار و پیراہنش
کثرت شراب خواری سے اوسکی پگڑی اور پیراہن نے آلودھا

گروہی سگان حلقہ پیرامنش
بہت سے کتے اوسکے گرد حلقہ باندھے ہوے

چو فرخندہ خوی انچنان حکایت شنید
جب اوس مبارک خو نے یہ ذکر سنا

ز گوینده ابرو بہم در کشید
اوس کہنے والے پر تیوری چڑھائی

زمانی برنجید و گفتا ای رفیق
تھوڑی دیر تک پریشان رہا اور کہا اے دوست

بکار آید امروز یار شفیق
یار وفادار اسی دن کام آتے ہین

برو زان مقام شنیعش بیار
جا اور اوس بدمقام سے اپنے بیمار کو اوٹھا لا

که در شرع نہی ست و بر خرقہ عار
کیونکہ شرع مین شراب خواری حرام اور فقیرون

به پشتش برآور چو مردان کمست — عنان طریقت ندارد بدست

جوان مردون کی طرح اوسکو اپنی پیٹھ پر لاد تاکہ نہ مست — طریقت کی باگ اختیار مین نہین رکھتا اور راہ نہین چل سکتا

نیوشنده شد زین سخن تنگدل — بفکرت فرورفت چون خر بگل

سنتے حالا اس بات سے ملول ہوا — فکر سے خشمدار تھا جیسے کیچڑ مین گدھا

نه یارا که فرمان نگیرد بگوش — نه رغبت که مست اندر آرد بدوش

نہ ایسی قدرت تھی کہ داؤد کا حکم نہ مانتا — نہ رغبت تھی کہ اوس مست کو پیٹھ پر لادلاتا

زمانے به پیچید و درمان ندید — ره سرکشیدن ز فرمان ندید

تھوڑی دیر تک سوچا گیا اور کوئی علاج نہ دیکھا — اور داؤد کے حکم سے انحراف کی مجال نہوئی

میان بست و بی اختیارش بدوش — درآورد و شهری برو عام جوش

کمر باندھی اور کراہت کے ساتھ اوسے پیٹھ پر — اور خلق کا گرد اوسکے ہجوم تھا

یکی طعنه میزد که درویش بین — زهی پارسائی و تقوی ودین

ایک طعنہ زنی کرتا تھا کہ ذرا اس فقیر کو تو دیکھ — واہ کیا پارسائی اور پرہیزگاری اور دینداری ہے

یکی صوفیان بین که می خورده اند — مرقع به سیلی گرو کرده اند

کوئی کہتا کہ ان صوفیون کو دیکھو کہ شراب پی ہے — خرقہ شراب مثلث یعنے سہ آتشہ کے واسطے رہن کیا

اشارت کنان این و آنرا بدست — که این سرگرانست و آن نیم مست

اسے اور اوسے ہاتھ کے اشارے سے بتاتے تھے — کہ یہ بالکل بیہوش اور وہ نیم مست ہے

بگردون برازجور دشمن حسام — به از شنعت شهر و جوش عوام

دشمن کے ظلم کی تلوار گردن پر چلنا — شہر والونکی ملامت اور طعنہ زنی خلق سے بہتر ہے

بلا خورد و روزی بمحنت گذاشت — بناکام برویش بجائیکه داشت

تکلیف اور رنج کی برداشت کی اور تمام دن بڑی — ناچار جہان لیجانا تھا وہین پہونچایا

شب از شرمساری و فکرت بخفت — بخندید طائی دگر روز گفت

اوسے تمام رات ندامت اور فکر سے نیند نہ آئی — داؤد طائی نے دوسرے روز اوس پر ہنس کے کہا

مریز آبروے برادر بکوے — که دهرت بریزد بشهر آبروے

کسی کو چہ مین تو کسی بھائی کی آبرو نہ برباد کر — تاکہ زمانہ تمام شہر مین تجھے بے آبرو نکرے

حکایت

قصہ

بداند رحق مردم نیک و بد — مگو ای جوانمرد صاحب خرد

بری نیک اور بد آدمی کے حق مین یعنے غیبت — اے جوانمرد عقلمند کبھی نہ کر

که بد مرد را خصم خود میکنے — وگر نیکمرد ست بدمی کنے
بد مرد کی غیبت سے گویا اوسے اپنا دشمن بناتا ہے — اور اگر نیکمرد ہو تو غیبت کرکے اپنے حق مین بدی کرتا ہے

ترا هر که گوید فلان کس مست — چنین دان که در پوستین خود ست
اگر تجھے کوئی شخص کہے کہ فلان شخص برا ہے — ایسا سمجھنا چاہیے کہ اپنا عیب خود ظاہر کرتا ہے

که فعل فلان را بباید بیان — وزین فعل بد مے ترا بد عیان
اسوجہ سے کہ جسکو وہ کہتا ہے اوسکی دلیل بھی چاہیے — اور اس سے تیرا یہ فعل بد ظاہر ہوتا ہے

به بد گفتن خلق چون دم زدی — اگر راست گوئی سخن هم بدے
اگر تو خلق کی بدگوئی کیلئے دم مارتا ہے یعنے زبان ہلاتا ہے — پس اگر سچ بات بھی کہتا ہے تو بھی برا ہے

حکایت

قصہ

زبان کرد شخصی بغیبت دراز — بدو گفت دانندهٔ سرفراز
ایک شخص نے کسی پر زبان درازی کی یعنے غیبت کی — اوسے ایک صاحب عزت دار نے کہا

که یاد کسان مپیش من بد مکن — مرا بد گمان در حق خود مکن
کہ لوگون کو میرے سامنے برا کہکر یاد نہ کر — اور مجھے اپنے حق مین بدگمان نہ کر

گرفتم ز تمکین او کم بود — نخواهد بجاه تو اندر فزود
مین نے مانا کہ اوسکی عزت کم ہوگئی — مگر اس سے تیری بھی عزت نہ بڑھ جائیگی

حکایت

قصہ

کسی گفت دیدم ستمگر طبیب — که در وی بسامان ترا زغیبت ست
ایک شخص نے مجھے بیان کیا کہ مین اوسے — ستمگار نے کہا کہ غیبت سے تو چوری اچھی ہے

بدو گفتم ای یار آشفته هوش — شگفت آمد این داستانم بگوش
مین نے اوسے کہا کہ اے یار پریشان عقل — اس بات کے سننے سے مجھے تعجب ہوا

بنا راستی در چه بینی بهے — که بر غیبتش مرتبت می نهے
چوری مین تو نے کیا خوبی پائی — جو اوسکو غیبت سے بہتر رکھا ہے

بلی گفت دزدان تهور کنند — ببازوی مردی شکم پر کنند
اوسنے کہا کہ اس سبب سے کہ چور بہادری کرتے ہین — اور قوت بازو سے یعنے جوانمردی سے پیٹ بھرتے ہین

نه غیبت کن ناسزاوار مرد — که دیوان سیه کرد چیزی نخورد
نہ مثل غیبت کرنے والے نالائقون کے — مفت و بیکار نامۂ اعمال سیاہ کرتے یعنی گنہگار ہوتے

حکایت

قصہ

مرا در نظامیہ اوراد بود — شب و روز تلقین و تکرار بود

مدرسہ نظامیہ مین میرا وظیفہ مقرر تھا — دنرات درس تدریس اور بحث رہتی تھی

مرا استاد را گفتم اے پر خرد — فلان یار بر من حسد مے برد

ایک روز مین نے اپنے استاد سے کہا کہ اے دانشمند — مجھپر فلان دوست حسد کرتا ہے

چو من داد معنی و ہم در حدیث — بر آید بہم اندرون خبیث

جب مین فصاحت بلاغت اچھی طرح سے حدیث کے مطالب حل کر دیتا ہون — تو اوس خبیث کا دل برہم ہو جاتا ہی اسے حسد کرتا ہے

شنید این سخن پیشوای ادب — بہ تندی برشتافت و گفت ای عجب

اوس پیشوا سے ادب یعنی سردار مدرسہ نے یہ بات سُنی — غصہ سے خفا ہو کے کہا کہ تعجب ہی

حسودی بپندت نیاید ز دوست — مذمم کہ گفتت کہ غیبت نکوست

جب تجھکو دوست کا حسد گوارا نہین — نہ معلوم کسنے تجھے بتایا ہی کہ غیبت اچھی ہی

گر او راہ دوزخ گرفت از خسی — ازین راہ دیگر تو در وی رسی

اگر وہ کمینگی یعنے حسد سے دوزخ کی راہ چلا — تو اوس دوسری راہ یعنے غیبت سے وہان پہونچیگا

حکایت

قصہ

کسی گفت حجاج خونخوارہ ایست — دلش ہمچو سنگ سیہ پارہ ایست

کسی نے کہا کہ حجاج ظالم ہے — اوسکا دل سیاہ ہی پارہ سیاہ سنگ کیطرح

نترسد ہمی زاہ و فریاد خلق — خدایا تو بستان ازو داد خلق

وہ آہ اور فریاد خلق سے نہین ڈرتا — اے خدا تو اوس سے خلق کی داد لے

جہاندیدۂ پیر دیرینہ زاد — جوان را یکے پند پیرانہ داد

ایک بات سے سن رسیدہ اور جہاندیدہ نے — اوس جوان کو بزرگون کیطرح ایک نصیحت کی

کز و داد مظلوم مسکین او — بخواہند واز دیگران کین او

کہ اوس سے عدل اون غریب اور مظلومون کا لینگے — اور لوگون سے اوسکی عداوت کا

تو دست ازوی و روزگارش بدار — کہ خود زیر دستش کند روزگار

تو اوس سے اور اوسکی حکومت سے ہاتھ اوٹھا لے — کہ زمانہ اوسے خود زیر دست کریگا

نہ پندار ازو بہرہ مند آمدم — تو نیز او تو غیبت پسند آمدم

نہ اوسکا ظلم تجھے اچھا معلوم ہوا — نہ تجھے غیبت مجھے پسند آئی

بد و زخ برد مدبری را گناه — که پیمانه پُر کرد و دیوان سیاه
کہ سیاہ نامۂ اعمال سیاہ ہوتے ہین — کہ پیمانہ پُر

دگر کس بغیبت بپیش مے دود — مباد اکہ تنہا بدوزخ رود
اور غیبت کرنے والا بھی اوسکے پیچھے جاتا ہے — مباد اکہ وہ اکیلا دوزخ مین جاے

حکایت

قصہ

شنیدم کہ از پارسایان یکے — بطیبت بخندید با کودکے
مین نے سنا ہے کہ پارسایون مین سے ایک شخص — خوش طبعی سے ایک لڑکے سے ہنسا

دگر پارسایان خلوت نشین — بغیبش فتادند در پوستین
اور پارسا خلوت نشین — غائبانہ اوسپر عیب جوئی کرنے لگے

باخر نماند اینحکایت نہفت — بصاحب نظر باز گفتند و گفت
آخر کو یہ بات چھپی نہ رہی — اوس پارسا سے بھی لوگون نے بیان کیا اور اوسنے جواب دیا

مدر پرده بر یار شوریده حال — نہ طیبت حرامست و غیبت حلال
پریشان حال دوستون کی عیب جوئی اور غیبت نہ کر — اسوجہ سے کہ خوش طبعی حرام نہین و غیبت حلال ہے

حکایت

قصہ

بطفلی درم رغبت روزہ خاست — ندانستمی جیب کدست و راست
لڑکپن مین میرے دل مین آیا کہ روزہ رکھون — جب مین بالکل نادان تھا دہنا بایان کی تمیز بدہی نہین جانتا تھا

یکی عابد از پارسایان کوی — ہمی ستدن آموختم دست و روی
محلہ کے پارسایون سے ایک عابد — مجھے وضو کرنا سکھاتا تھا

کہ بسم اللہ اول بہ سنت بگوی — دوم نیت آور سوم کف بشوی
کہ سر اول بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا — دوسرے سنت کرنا تیسرے ہاتھ دھونا

پس انگہ دہن شوی و بینی سہ بار — مناخر بانگشت کوچک بخار
اوسکے بعد تین کلی کرنا پھر تین بار نتھنون مین پانی چھوڑنا — اور بائین چھوٹی انگلی سے نتھنے صاف کرنا

بسا بہ دندان پیشین بمال — کہ نہیست در روزہ بعد از زوال
کلمہ کی انگلی سے اگلے دانت صاف کر — کیونکہ مسواک کرنا روزہ مین بعد دوپہر کے منع ہے

وزان پی سہ مشت آب بر روی زن — زر ستنگہ موی سر تا ذقن
اوسکے بعد تین بار منھ پانی سے تر کر — اسطرح کہ سر کے بال کی جڑ سے تھوڑی تک سب بھیگ جاے

دگر دستہا تا بمرفق بشوے — ز تسبیح و ذکر آنکہ دانی بگوے

پھر کہنی تک ہاتھ دھو — اور جو تسبیح اور دعا تجھے معلوم ہین پڑھکر

دگر مسح سر بعد ازان غسل پای — ہمینست وضو اسی کا نام ہی — همش بنام خدای

پھر مسح کرنا تمام سر کا اور ٹخنون تک پیر دھونا — بس وضو اسی کا نام ہی اوسے خدا پر ختم کر

کس از من ندارد درین شیوہ بہ — نہ بینی کہ فرتوت شد پیر دہ

پھر کہا کہ یہ طریقہ مجھسے بہتر کوئی نہین جانتا — تو نہین مجھتا کہ اس گانون کا بڈھا بھی قاضی بہت بڈھا ہوا

شنید این سخن دہ خدای قدیم — بشورید و گفت ای خبیث رجیم

اس محلہ کے قدیم رئیس نے جب یہ بات سُنی — بہت غصہ ہوکے کہا کہ پلید مردود

نہ مسواک در روزہ گفتی خطاست — نبی آدم مردہ خوردن رواست

تو نے مسواک کرنا روزہ مین منع کیا ہی بو مہ خون نکلنے کے — مگر تیرے واسطے آدمی اور مردہ کھانا درست ہی

دہان گرز ناگفتنیہا نخست — بشوی کہ از خوردنیہا بشست

پہلے منہ سے ایسی باتون سے دھوای صاف کر جو منہ مین لانیکے لائق نہین — کیون کہ کھانیکے بعد کون منہ نہین دھو ڈالتا ہی

کسے را کہ نام آمد اندر میان — بہ نیکوترین نام و نعتش بخوان

جس شخص کا نام منہ سے نکلے — اچھی طرح سے تعریف کے ساتھ اوسے یاد کر

چو ہموارہ گوئے کہ مردم خرند — مبر ظن کہ نامت چو مردم برند

اگر تو ہمیشہ آدمیون کو گدھا بنایا کرے گا — تو کبھی یہ گمان نہ کر کہ آدمیونکی طرح لوگ تیرا نام لینگے

چنان گوی سیرت بکوی اندرم — کہ گفتن توانے بروی اندرم

محلہ مین میری عادتون کو اسطرح بیان کر — جسطرح میرے منہ پر بیان کر سکتا ہو

وگر شرمت از دیدۂ ناظرست — نہ بی بصر غیب دان حاضرست

اور اگر تجھے چار آنکھون کا ملاحظہ اور شرم ہے — تو کچھ اندھا نہین دیکھتا خدا حاضر و ناظر ہے

نیاید ہمی شرمت از خویشتن — کز و فارغ و شرم دارمی زمن

تجھے اپنے فعلون سے شرم نہین آتی ہی — کہ مجھے خدا کا کچھ خوف نہین اور مجھسے شرماتا ہی

حکایت

قصہ

طریقت شناسان ثابت قدم — بخلوت نشستند چندی بہم

جند عارف بات کے دعوی — تھوڑے دنون تک یکجا گوشہ مین رہے

یکے زانمیان غیبت آغاز کرد — در ذکر بیچارۂ باز کرد

ایک شخص نے اونمین سے غیبت شروع کی — کسی غریب کے ذکر کا دروازہ کھولا

کسی گفتش ای یار شوریدہ رنگ
کسی نے اوس سے کہا کہ اے یار دیوانہ وضع
تو ہرگز غزا کردۂ در فرنگ
تونے کبھی فرنگ یعنی نصاریٰ پر جہاد کیا ہی

بگفت از پسِ چار دیوار خویش
کہا اپنے گھر کی چار دیواری سے
ہمہ عمر ننہادہ ام پای پیش
مین نے کبھی قدم باہر نہین نکالا

چنین گفت درویش صادق نفس
اوس فقیر سچے دل نے یہ بات کہی
ندیدم چنین بخت برگشتہ کس
کہ تیری طرح مین نے کوئی بدبخت نہین دیکھا

کہ کافر ز پیکارش ایمن نشست
کہ کافر اوسکی لڑائی سے نڈر رہا
مسلمان زجور زبانش نرست
مگر مسلمان اوسکی زبان کے ظلم سے نہ بچا

حکایت

قصہ

چہ خوش گفت دیوانۂ مرغزے
کسی دیوانہ مرغزار کے رہنے والے نے کیا اچھی بات کہی
حدیثی کزان لب بدندان گزی
کہ جسکی لذت و شیرینی پر لوگ انگلیان چاٹتے ہین

من ارنام مردم بزشتی برم
کہ اگر مین خلق کو بدنام کرون اے طیبت کرون
نگویم بجز غیبت مادرم
پس گویا اپنی ماں کی غیبت کرتا ہون

کہ دانند پروردگانِ خرد
اسوجہ سے کہ عقلمند جانتے ہین
کہ طاعت ہمان بہ کہ مادر برد
کہ عبادت وہی اچھی جسکا ثواب اوسکی ماں کو ملے

رفیقی کہ غائب شد ای نیکنام
جو رفیق غائب ہوجاے
دو چیز ست از وبر رفیقان حرام
تو اوسکے بعد دو چیزین نیکنام رفیقون پر حرام ہین

یکی آنکہ مالش بباطل خورند
ایک چورا کے مال کہا جانا
دوم آنکہ نامش بزشتی برند
دوسرے اوسکو بدنام کرنا اے غیبت کرنا

ہر آنکو برد نام مردم بعار
جو شخص کسیکو بدنام کرتا اے غیبت کرتا ہی
تو چشم نکو گوے ازوے مدار
اپنی تعریف کی تو کبھی اوس سے امید نرکھنا

کہ اندر قفاے تو گوید ہمان
کہ تیرے بعد بھی ایسا ہی کہے گا
کہ پیش تو گفت از پس مردمان
جیسے تیرے سامنے اور لوگون کی غیبت کرتا ہی

کسی پیش من در جہان عاقلست
میری دانست مین تو وہ شخص عقلمند ہی
کہ مشغول خود در جہان غافلست
کہ اپنے عیبون پر خیال کرتا اور جہانکے عیبون سے چشم پوشی کرتا ہی

حکایت

قصہ

سہ کس را شنیدم کہ غیبت رواست — چو زین در گذشتی چہارم خطاست

تین نے سُنا ہی کہ تین آدمیوں کی غیبت کرنا درست ہی — آگے اس سے جو ہے کی غیبت گناہ ہی

یکی بادشاہِ ملامت پسند — کز و بر دلِ خلق بینی گزند

ایک اوس بادشاہ کی جو نصیحت پسند ہوئی — کہ اوس سے خلق کے دل کو تکلیف ہو

حلالست زد نقل کردن خبر — مگر خلق باشند از و پر حذر

اوس سے اوسکے ظلم کا حال بیان کر دینا حلال ہی — تاکہ لوگ اوس سے ڈرتے رہین

دوم پردہ بر بیحیائی متن — کہ خود میدرد پردۂ خویشتن

دوسرے اوس بیحیائی عیب پوشی کرنا — جو اپنا پردہ خود پھاڑتا ای خود اپنی عیب ظاہر کرنا ہو

ز خوضش مدارای برادر نگاہ — کہ اوسے بر افتد بگردن بچاہ

اوسکے ڈبونے کو اے بھائی نگاہ نہ جاننا — اوسپر سے کہ وہ خود بیتہ دیدہ و دانستہ گرد کنوے مین گرتا ہی

سوم کژ ترازوی ناراست گوی — ز فعل بدش ہر چہ دانی بگوی

تیسرے جھوٹے کی پھیر دار ترازو سے، یہ معاملگی کا حال — جسقدر معلوم ہو بیان کردے

حکایت

قصہ

شنیدم کہ دزدی در آمد ز دشت — بدروازۂ سیستان بر گذشت

مین نے سُنا ہی کہ ایک ڈاکو جنگل سے آیا — اور شہر سیستان کے دروازے پر سے ہو کے نکلا

چو چیزی خرید اوز بقال کوی — زماکول و طعمیکہ بایستش اوی

پس اوسنے کوئی چیز اوس محلہ کے بنیے سے مول لی — کھانے پینے کے واسطے جو اوسے درکار تھی

بدزدید بقال از و نیم دانگ — بر آورد ز دسیہ کار بانگ

دکاندار نے اوسمین سے آدھا دانگ یعنے چھٹا حصہ درم کا کم دیا — تب وہ بدکار چلایا

خدایا تو شب رو بآتش بسوز — کہ رہ میزنند سیستانی بروز

اسوجہ سے کہ اہل سیستان دن دھاڑے لوٹتے ہین — اے خداوند تو رات کو آگ مین جلا کر خاکستر کر دیجیو

حکایت

قصہ

یکے گفت با صوفیے باصفا — ندانی فلانست چہ گفت از قفا

ایک شخص نے کسی صوفی صافی سے صاف دلسے کہا — کہ تو نے سنا ہی فلان شخص نے پیٹھ پیچھے کیا کہا

بگفتا خموش ای برادر بخفت — ندانستہ بہتر کہ دشمن چہ گفت

کہا ای بھائی چپ ہو کے سو رہ — جو کچھ دشمن نے کہا اوسکا نہ جاننا ہی بہتر ہی

کسانی که پیغام دشمن برند — ز دشمن همانا که دشمن ترند

جو لوگ دشمن کا پیغام ہمان کرتے ہین وہ دشمن سے بھی زیادہ بدتر ہین

کسی قول دشمن نیارد بدوست — جز آنکس که در دشمنی یار اوست

کوئی شخص دشمن کا قول کسی دوست سے بیان نہ کریگا مگر ہان جو دشمنی مین اوس دشمن کا موافق اور مددگار ہوگا

نیارست دشمن جفا گفتنم — چنان کز شنیدن بلرزد تنم

دشمن ایسی بری بات نہین کہہ سکتا جسکے سننے سے میرا بدن کانپ اٹھے مگر ایک غصہ ہی بجز دہوہا دن

تو دشمن تری کاوری بر دہان — که دشمن چنین گفت اندر میان

پس تو بہت بڑا دشمن ہی جو تو نے وہ بات منہ سے نکالی اسوجہ سے کہ دشمن نے تو پوشیدہ بیان کی تھی

سخن چین کند تازه جنگ قدیم — بخشم آورد نیکمرد سلیم

چغلخور پرانی لڑائی تازہ کردیتا ہی جو نیکمرد غم خور کو بھی غصہ دلاتا ہی

ازان همنشین تا توانی گریز — که مرفتنه خفته را گفت خیز

جہان تک ہوسکے اوس دوست سے علیحدہ رہو جو فتنہ خفتہ کو کہے بیدار ہو

سیه چال ومرد اندر و بسته پای — به از فتنه از جای بردن بجای

تنگ وتاریک کنوے مین مرد کا قید ہونا بہتر ہے مگر فتنہ کو ادھر ادھر لیجانا ہاتھی نکالنے بھالنے کرنا اچھا نہین

سخن چین بدبخت هیزم کش ست — میان دو تن جنگ چون آتش ست

دو آدمیون مین لڑائی ایسی ہی جیسے بھڑکتی ہوئی آگ اور چغلخور کم بخت لکڑہی ڈالتا ہی تاکہ اور مشتعل ہوجاے

حکایت

قصہ

فریدون وزیرے پسندیده داشت — که روشن دل و دوربین دیده داشت

فریدون کا ایک وزیر پسندیدہ عادت تھا جو بہت دوراندیش دانشمند تھا

رضای حق اول نگهداشتی — وگر پاس فرمان شه داشتی

اول رضاے خدا کا لحاظ کرتا پھر بادشاہ کے حکم کا پاس یعنے خیال کرتا

نهد عامل سفله بر خلق رنج — که تدبیر ملکست و توفیر گنج

عامل کمینہ خلق کو رنجیدہ کرتا ہی پھر ملک کی تدبیر اور خزانہ کی توفیر کا باعث ہو

اگر جانب حق نداری نگاه — گزندت رساند هم از پادشاه

اگر تو خدا کی طرف خیال نہین رکھتا تو بعض نفع بادشاہ سے بھی نقصان ہوگا

یکے رفت پیش ملک بامداد — که هر روزت آسایش و کام باد

صبح کیوقت ایک شخص بادشاہ کے سامنے گیا اور دعا دی کہ تجھے آرام و مقصد حاصل رہے

غرض مشنو از من نصیحت پذیر — ترا در نہان دشمنست این وزیر
میری کچھ غرض نہ سمجھنا بلکہ مین تجھے نصیحت کرتا ہون — کہ در پردہ یہ وزیر تیرا دشمن ہے

کس از خاص لشکر نماندست و عام — کہ سیم و زر ازوی ندارد بوام
لشکر کے خاص اور عام لوگون مین سے کوئی ایسا شخص نہین ہے — کہ جا بیجا اور سونا اوسکا نہ چاہتا ہو

بشرطیکہ چون شاہ گردن فراز — بمیرد دہند آن زر و سیم باز
شرط ادا ے غرض یہ ہی کہ جب بادشاہ گردن بلند — مر جائے تو یہ ترشہ لون گا

نخواہد ترا زندہ آن خود پرست — مباد اکہ نقدش نیاید بدست
وہ خود غرض تیری زیست نہین چاہتا — خدا نہ کرے کہ وہ مال اوسکے ہاتھ آئے پیچھے تو مرے

یکی سوی دستور دولت پناہ — بچشم سیاست نگہ کرد شاہ
یکبارگی اوس وزیر دولت پناہ کی طرف — تنبیہ و تادیب کی نظر سے بادشاہ نے دیکھا

کہ در صورت دوستان پیش من — بخاطر چرائی بد اندیش من
کہ میرے سامنے تو دوستون کی صورت بنیے دوست ہے — اور دل مین کیون میرا دشمن ہے

زمین پیش تختش ببوسید و گفت — چو پرسیدی اکنون نشاید نہفت
اوسنے تخت کے آگے زمین پر بوسہ دیکے کہا — اب تو نے پوچھا تو چھپانا نہ چاہیے

چنین خواہم اے نامور بادشاہ — کہ باشند خلقت ہمہ نیک خواہ
اے نامور بادشاہ مین یہ چاہتا ہون — کہ خلق تیری خیر خواہ رہے

چو مرگت بود وعدۂ سیم من — بقا بیش خواہندت از بیم من
جب میری روپیہ ادا کرنے کا وعدہ تیرے مرنے پر موقوف ہے — تو میرے خوف سے تیری بہت زندگی چاہین گے

نخواہی کہ مردم بصدق و نیاز — سرت سبز خواہند و عمرت دراز
کیا تو یہ نہین چاہتا کہ لوگ اعتقاد اور آرزو کے ساتھ — دعا کرین کہ تو سرسبز اے خوشحال رہے اور تیری عمر دراز ہو

غنیمت شمارند مردان دعا — کہ جوشن بود پیش تیر بلا
انسان دعا کو غنیمت جانتے ہین — اسلیے کہ دعا تیر بلا کے مقابلہ مین جوشن ہے

بپرسید ازو شہریار انچہ گفت — تگ رویش از تازگی بر شگفت
بادشاہ نے اوسکا جواب پسند کیا — اوسکا چہرہ خوشی سے چمکنے لگا

ز قدر و مکانیکہ دستور داشت — مکانش بیفزود و قدرش فگاشت
جو عزت اور مرتبہ وزیر کا تھا — اوس سے اور زیادہ کر دیا

ندیدم دغمناز سرگشتہ تر — نگون طالع و بخت برگشتہ تر
مین چغلخور سے زیادہ کسیکو پریشان نہین پاتا — دنیا مین کمبخت اور بدنصیب اوسسے زیادہ کوئی نہوگا

زنادانی و تیرہ رائی کہ اوست
اپنی نادانی اور بیعقلی سے

خلاف افگند درمیان دو دوست
دو دوستون کے درمیان تفرقہ ڈالتا ہے

کنند این و آن خوش دگر بارہ دل
یہ اور وہ تو آیندہ خوش دل ہونگے

وی اندر میان کو رنجت و خجل
مگر درمیان مین وہی بدبخت شرمندہ ہوگا

میان دو کس آتش افروختن
دو آدمیون کے بیچ مین آگ جلانا

نہ عقلست خود در میان سوختن
اور خود درمیان مین جلنا عقل کے خلاف ہی

چو سعدی کسی ذوق خلوت چشید
سعدی کی طرح اوس شخص کو حکومت کا مزا ملا

کہ از ہر کہ عالم زبان در کشید
جسنے کہ تمام عالم سے زبان بند کرلی اہی خاموش ہوا

بگو انچہ دانی سخن سودمند
فائدہ مند جو بات معلوم ہو بیان کردے

وگر ہیچکس را نیاید پسند
کسیکو چاہیوہ پسند نہ آئے

کہ فردا پشیمان برآرد خروش
کہ کل قیامت مین پشیمان رہیگا

کہ آیا چرا حق نکردم بگوش
کہ ہاے مین نے حق کیون نہ سُنا

گفتار
در قول

زن خوب فرمانبر پارسا
عورت خوبصورت تابعدار اور پرہیزگار

کند مرد درویش را پادشا
مرد فقیر کو بادشاہ اسے بے پروا کرتی ہی

بر و بنج نوبت بزن بر درت
جاکر دروازہ پر پانچ وقت نوبت بجوا اسے عیش اور

کہ یار موافق بود در برت
جبکہ یار موافق تیرا ہم آغوش ہو

ہمہ روز اگر غم خوری غم مدار
تمام دن اگر تکلیف سے گذرے تو غم نہ کر

چو شب غمگسارت بود در کنار
جبکہ رات کو تو غمگسار سے ہم آغوش ہو

کرا خانہ آباد و ہمخوابہ دوست
جسکا گھر آباد اور بی بی دوست ہو

خدارا بر حمت نظر سوی اوست
خدا کی نظر رحمت کی اوسپر ہے

چو مستور باشد زن خوبروی
جب خوبصورت بی بی پاکدامن میسر ہو

بدیدار او در بہشت ست شوی
تو اوسکے شوہر کو بہشت کی سی راحت دنیا مین ہی

کسی برگرفت از جہان کام دل
اوس شخص کا مطلب دلی دنیا مین حاصل ہی

کہ یکدل بود با وی آرام دل
جسکی آرام دل اسے بی بی یکدل ہے

اگر پارسا باشد و خوش سخن
پس اگر وہ شیرین زبان اور پارسا ہو

نگہ در نکوئی و زشتی مکن
تو اوسکے حسن اور بدصورتی پر کبھی خیال نہ کرنا چاہیے

زن خوش منش دل نشان ترکه خوب — که آمیزگاری بپوشد عیوب

عورت خوش طبع و شکین و نیز والی بہتر ہی نہ صرف خوبصورت اسوجہ سے کہ میل اور محبت کرنے والی شوہر کا عیب چھپین گی

چو حلوا خوری دسر که از دست شوی — نه حلوا خورد سر که اندوده روی

سرکہ شوہر کے ہاتھ سے حلوے کی طرح رغبت سے کھائے نہ حلوا ترشی سے اے تیوری چڑھا کے کھاے

بر داز پی پیکرهٔ زشت خوی — زن دیو سیمای خوش طبع گوی

خوبصورت بدخو عورت سے دیو صورت خوش طبع بہتر ہے

دلارام باشد زن نیک خواه — ولیکن زن بد خدایا پناه

عورت نیک چاہنے والی دوست ہو بدعورت سے خدا کی پناہ

چو طوطی کلاغش بود همنفس — غنیمت شمار و خلاص از قفس

جیسے طوطی کو کوی کی صحبت سے نفرت ہوتی ہو اور اپنی قفس سے غنیمت جانتی ہی تو بھی بدعورتون سے

سر اندر جهان نه بآوارگی — وگر نه ببند دل و بیچارگی

تام جہان مین آوارہ پھرنا پسند کر اور نہین تو حاضری اور پریشانی گوارا کر

بزندان قاضی گرفتار به — که در خانه دیدن برابر و گره

قاضی کے قید خانہ مین گرفتاری بہتر ہو نہ کہ گھر مین پیشانی پر گرہ یعنی تیوری چڑھائی دیکھنا

سفر عید باشد بران کدخدای — که بانوی زشتش بود در سرای

اوس صاحب خانہ کو سفر مثل عید کے ہونا ہی جسکے گھر مین بدمزاج عورت ہو

در خرمی بر سرای به بند — که بانگ زن از وی بر آید بلند

اوس گھرمین خوشی کا دروازہ بند رہیگا جس گھر سے عورت کی صدا اسقدر بلند ہوکر باہر سنائی دے

چو زن راه بازار گیرد بزن — وگر نه تو در خانه بنشین چو زن

جب عورت بازار مین نکل کھڑی ہو تو اوسے خوب مار نہین تو عورتون کی طرح گھر مین بیٹھ رہ

اگر زن ندارد سوی مرد گوش — سر او یل کحلیش در مرد پوش

اگر عورت مرد کی بات پر کان نہ لگائی اوسے توار سکی سیاہ رنگ کی آزار مرد کو پہنا دے

زنی را که جهلست و نادرستی — بلای سر خود نه زن خواستی

نادان اور بدخو عورت کرنا سر کی بلا ہی د کمر کی بی بی

چو در کیلهٔ جو امانت شکست — از انبار گندم فروشوی دست

اگر بمقدار ایک پیمانہ جو بھی خیانت کیا ہی گھر سے باہر گئی تو انبار گیہون سے ہاتھ دھونا چاہیے اوسکی

بر آن بنده حق نیکوئی خواست — که با او دل و دست زن راست ست

اوس بندے پر خدا مہربان ہو اے رحمت نازل کی ہے جسکے ساتھ عورت کی دل کا ہاتھ دوست ہی اے عورت یار ہی

چو در روی بیگانہ خندید زن
جب کبھی بیگانہ شخص کے سامنے عورت ہنسے

دگر مرد گو لاف مردی مزن
پھر اوس مرد کو اپنی مردی کا دعوی کرنا چاہیئے

زن شوخ چون دست در قلیہ کرد
جس عورت چالاک نے حرامکاری کی

برو گو بنہ پنجہ بر روے مرد
اوسکے مرد سے کہو اپنے منہ پر طمانچہ مارے

زبیگانگان چشم زن کور باد
غیرون سے عورت کی آنکھ اندھی رہے

چو بیرون شد از خانہ در گور باد
گھر سے باہر نکلنے سے اوسکا مرنا بہتر ہے

چو بینی کہ زن پای برجای نیست
جب دیکھے کہ عورت کا قدم قائم یعنے فرمانبردار نہین

ثبات از خردمندی رای نیست
تو اوسپر بھروسہ کرنا عقلمندی اور تدبیر کے خلاف ہے

گریز از کفش در دہان نہنگ
اوسکی ہم آغوشی سے مگرمچھ کے منھ مین چلا جانا بہتر ہے

برفتن بہ از زندگانی بہ تنگ
ایسی جیہالت کی بسر کرنے سے آوارگی اور سفر بہتر ہے

بہ پوشانش از مرد بیگانہ روی
مرد بیگانہ سے اوسے چھپانا چاہیئے

دگر نشنود چہ زن انگہ چہ شوی
اگر وہ نہ سنے تو وہ عورت نہین بلکہ مرد ہے

زن خوب و خوش طبع رنجست و باز
خوبصورت عورت باعث رنج ہے

رہا کن زن زشت ناسازگار
اور بدصورت بااخلاق عورت کا طلاق دینا ہی بہتر ہے

چہ نغز آمد این یک سخن از دو تن
کہ بودند سرگشتہ از دست زن
ان دو آدمیون کی ایک بات کیا اچھی معلوم ہوئی
جو عورت کے ہاتھون سے پریشان تھے

یکی گفت کس را زن بد مباد
دگر گفت زن در جہان خود مباد
ایک نے کہا کسی کی عورت بری نہو
دوسرے نے کہا کہ جہان مین عورت پیدا ہی نہو

زن نوکرای دوست ہرنوبہار
کہ تقویم پارے نیاید بکار
اے دوست ہر بہار مین نئی عورت کرنا چاہیئے
کہ پرانی انتقویم کام نہین آتی

تہی پای رفتن بہ از کفش تنگ
بلاے سفر بہ کہ در خانہ جنگ
ننگے پیر پھرنا بہتر ہے
گھر مین ہر وقت کی لڑائی سے سفر بہتر ہے

زنان شوخ و فرماندہ و سرکش اند
ولیکن شنیدم کہ در بر خوش اند
عورتین شوخ اور حکومت پسند اور تکبر ہوتی ہین
مگر مین نے سنا ہے کہ بہتیرے ہم آغوش مین خوش رہتی ہین

کسے را کہ بینے گرفتار زن
بکن سعدیا طعنہ بروے مزن
اگر کسی شخص کو عورت کا گرفتار دیکھے
تو اے سعدی اوسپر طعنہ زنی مت کر

تو ہم جور بینی و بارش کشے
اگر یک زمان در کنارش کشے
تو بھی اوسکا ظلم دیکھے گا اور ناز بردار ہوگا
اگر ایک ساعت بھی اوس سے ہم آغوش ہوگا

حکایت

نقہ

جوانی زنا ساز گاری جفت
ایک جوان نے اپنی بی بی کی ناموافقت کے سبب سے

بر پیر مردی بنالید و گفت
ایک پیر مرد کے سامنے رو کے کہا

گرانباری از دست این خصم چیر
اس زبردست دشمن کے سبب سے

چنان می برم کاسیا سنگ زیر
میں اسقدر مشقت اور بار اور غم اٹھاتا ہون جیسے چکی کی نیچے کا پاٹ

بسختی بنہ گفتش ایخواجہ دل
کہا اے صاحب اوسکی سختی کی برداشت کرنا چاہیے

کسے از صبر کردن نگردد خجل
اسوجہ سے کہ صبر کرنے سے کوئی نادم نہین ہوتا

بشب سنگ بالای ای خانہ سوز
اے خانہ خراب اگر تو رات کو اوپر پاٹ کی طرح رہتا ہے

چرا سنگ زیرین نباشی بروز
تو دن کو کیون نیچے کا پاٹ نہین ہوتا

چو از گلبنی دیدہ باشی خوشی
اگر کوئی درخت پھول کا تجھے اچھا معلوم ہو

روا باشد ار بار خارش کشی
پس اگر تو اوسکا کانٹون کی صدمہ کی برداشت کرے تو مناسب ہی

درختی[1] کہ پیوستہ بارش خوری
جس درخت کا پھل تو ہمیشہ کھاتا ہے

تحمل کن انگہ کہ خارش خوری
پس جب اوسکا کانٹا لگ جاے تو بھی اوسکی برداشت کر

گفتار در بیان تربیت اولاد

قول تربیت اولاد کے بیان مین

پسر[2] چون زدہ بر گذشتن سنین
جب لڑکے کا سن دس برس سے زیادہ ہو

زنامحرمان گوش ترنشین
اوسکو نامحرمون سے دور رہنے کی تاکید ہو

بر پنبہ آتش نباید فروخت
روئی کے پاس آگ نہ جلانا چاہیے

کہ تا چشم بر هم زنی خانہ سوخت
کیونکہ پلک مارنے بیٹھے تو اسی غفلت مین گھر جلا دیگی

چو خواہی کہ نامت بماند بجای
اگر ہمیشہ اپنی ناموری چاہتا ہو

پسر را خردمندی آموز و رای
تو اپنے لڑکے کو عقل اور علم سکھا

کہ گر عقل و رایش نباشد بسے
اسوجہ سے کہ اگر اوسکو عقل اور علم خوب نہوگا

بمیری واز تو نماند کسے
تو تیرے مرنے کے بعد تیرا کوئی قائم مقام نہ باقی رہیگا

بسا روزگارا کہ سختی برد
زمانے مین بہت پریشانی اوٹھائیگا

پسر چون پدر ناز کش پرورد
وہ لڑکا جو اپنے باپ کا لاڈلا ہو

خردمند و پرہیزگارش برار
اوسکو عقلمند اور پرہیزگار بنا

گرش دوستداری بنازش مدار
اگر تو اوسکو عزیز رکھتا ہو تو اوسکو بہت ناز نہ کر

بخردی درش زجر و تعلیم کن
لڑکپن مین گھرک جھڑک کے تعلیم کرا
بہ نیک و بدش وعدہ و بیم کن
اچھے کام پر شاباشی دی اور بُری بات پر خفا ہو

نوآموز را ذکر و تحسین و زہ
نوآموز کی تعریف کرنا اور شاباش کہنا
زتوبیخ و تہدید استاد بہ
استاد کی تنبیہ اور ملامت سے بہتر ہے

بیاموز پروردہ را دست رنج
اپنے لڑکے کو محنت کی عادت سکھا
وگر دست داری چو قارون بگنج
اگر تیرے قبضہ مین خزانہ قارون بھی ہو

مکن تکیہ بر دست گاہی کہ ہست
کبھی اپنی مقدرت اور مالداری کا بھروسہ مت کرنا
کہ باشد کہ نعمت نماند بدست
کہ اکثر مال و اسباب قبضہ مین نہین رہتا

بپایان رسد کیسۂ سیم و زر
چاندی اور سونے کی تھیلی خالی ہوجاتی ہی
نگردد تہی کیسۂ پیشہ ور
مگر اہل ہنر کا کیسہ کبھی خالی نہین ہوتا

چہ دانی کہ گردیدن روزگار
تجھے کیا معلوم کہ زمانہ کی گردش
بغربت بگرداندش در دیار
اور غلبہ لاچار و مجبور کرکے مسافرون کی طرح پھرائے

چو بر پیشۂ باشدش دسترس
جب کوئی ہنر اوسکے ہاتھ مین ہوگا
کجا دست حاجت برد پیش کس
تو کبھی کسیکے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گا

ندانی کہ سعدی سکان زچہ یافت
ق
جانتا ہی کہ سعدی نے کیونکر مرتبہ حاصل کیا
نہ ہامون نوشت و نہ دریا شگافت
نہ جنگل مین پھرا نہ دریا کا سفر کیا

بخردی بخود از بزرگان تفا
لڑکپن مین بزرگون سے تادیب و تنبیہ پائی
خدا دادش اندر بزرگی صفا
خدا نے اوسے ضیافت مین رتبہ دیا

ہر آنکس کہ گردن بفرمان نہد
جو شخص فرمان برداری مین سر جھکاتا ہی
بسی بر نیاید کہ فرمان دہد
بہت تھوڑے عرصہ مین حکومت پاتا ہی

ہر آن طفل کو جور آموزگار
جو لڑکا معلم کی تنبیہ کی برداشت نہ کریگا
نہ بیند جفا بیند از روزگار
وہ زمانہ کا ظلم دیکھے گا اے ذلیل و خوار رہیگا

پسر را نکو دار راحت رسان
لڑکے کو آرام و راحت سے رکھ
کہ چشمش نماند بدست کسان
کہ اوسکی آنکھ کسی پر روپیہ کی کمی کا محتاج نہ رہے

ہر آنکس کہ فرزند را غم نخورد
جس شخص نے اپنے لڑکے کی خبرداری نہ کی
وگر کس غمش خورد و آوارہ کرد
اور کوئی دوسرا شخص غمخوار ہوا اگر اوسنے اوسے آوارہ کیا

نگہدار را میزگار بدش
بدتمیزی کی صحبت سے اوسے بچائے رکھ
کہ بدبخت و بیرہ کند چون خویش
کہ کہین وہ اپنی طرح اوسے بھی بدنصیب اور آوارہ کردیگا

سیہ نامہ ترزان مخنث مخواہ
بیجڑا اوس لڑکے سے زیادہ کمتر نہوگا

کہ پیش از خطش روی گردد سیاہ
جو خط لکھوے پہلے اوسکو اپنا نامہ اعمال سیاہ کرے

ازان بی حمیت بباید گریخت
اوس بیعزت سے پرہیز کرنا چاہیے

کہ نامردیش آب مردان بریخت
کہ اوسکی نامردی اوسکی بخت کے سبب آبا و اجداد کی آبرو برباد ہو چلے

پسر گو میان قلندر نشست
جو لڑکا زندہ دل قلندروں کی صحبت مین شریک ہوا

پدر گوز خیرش فرو شوی دست
اوسکی باپ کو اوسکی بہتری و درستی سے مایوس ہونا چاہیے

ورغیش مخور بر ہلاک و تلف
اوسکی بربادی اور مرنے کا افسوس نکرنا چاہیے

کہ پیش از پدر مردہ بہ ناخلف
اسسے کہ ناخلف لڑکا باپ سے پہلے ہی مرنا اچھا ہے

حکایت
قصہ

شبی دعوتی بود در کوے من
ایک رات میرے محلہ مین دعوت تھی

ز ہر جنس مردم در و انجمن
اوسکی محفل مین ہر طرح کے آدمی جمع تھے

چو آواز مطرب در آمد ز کوی
جب گویے کی آواز اوسکے کوچہ مین بلند ہوئی

بگردون شد آوازہ ہای و ہوی
اور ہا ہو کا شور آسمان تک پہونچا

پری پیکری بود محبوب من
ایک پری کی صورت میرا محبوب تھا

بدو گفتم ای لعبت خوب من
مین نے اوس سے کہا کہ اے معشوق حسین

چرا با جوانان نیائے بہ جمع
کیون جوانون کی محفل مین شریک نہین ہوتا

کہ روشن کنی مجلس ما چو شمع
کہ شمع کی طرح تیرے سبب سے محفل روشن ہو جاے

شنیدم سہی قامت سیمتن
مین نے سنا کہ وہ راست قد جسکا بدن گورا تھا

کہ میرفت و میگفت با خویشتن
کہتا ہوا اپنی طرف چل کھڑا ہوا

محاسن چو مردان ندارم بدست
مردون کی طرح میری داڑھی نہین

نہ مردی بود پیش مردان نشست
پس مردون کی صحبت مین بیٹھنا جوانمردی نہین

گفتار در احتراز از صحبت امردان
قول - امردون کی صحبت سے احتراز

خرابت کند شاہد خانہ کن
خانہ خراب کریگا وہ معشوق امرد نہین بنا ہا

بروخانہ آباد گردان بزن
جا عورت سے خانہ آبادی کر

نشاید ہوس باختن با گلی
ایسے پھول پر عاشق نہین ہونا چاہیے

کہ ہر بامداوش بود بلبلی
کہ ہر صبح کو اوسپر ایک نیا بلبل عاشق ہو

چو خود را بہر مجلسے شمع کرد — تو دیگر چو پروانہ گردش مگرد

جب اوسنے آپکو ہر محل کی شمع بنایا — تو تو پروانہ کی طرح اوسکے گرد نہ پھر اسے پاس نہ دیا

زن خوب خوشخوی آراستہ — چہ ماند بنادان نوخاستہ

عورت خوبصورت خوشخو زیور عفت سے آراستہ کو — شاہد نوجوان سے کہا مشابہت اسے وہ افضل ہے

درودم چو غنچہ دمے از وفا — کہ از خندہ افتد چو گل در قفا

اوسمیں محبت اور الفت کی ہوا دے جیسے غنچہ نسیم سے کھلتا ہے — وہ بھی شگفتہ رو ہو کہ تیری گرد پر ہوگی

نہ چون کودک پیچ بر پیچ شنگ — کہ چون مقل نتوان شکستن بسنگ

نہ کر شوخ و مکار امرد کیطرح — کہ اگر یکطرح اوسے تجھ سے نہیں تو دوسری ادا سے اوسے دلداری نہیں ہوسکے گی

مبین دلفریبش چو حور بہشت — کزان وی دیگر چو غولست زشت

شاہد امرد کو حور بہشت کی طرح دلفریب نہ جان — کہ دوسری طرف سے مثل غول بیابانی کے خراب ہے

گرش پای بوسی ندارد ت پاس — ورش خاک باشی نداند سپاس

اگر تو قدموں پر گرے تو کچھ خیال نہو گا — اور اگر تو خاک بھی ہوجاے گا ہی ندا دیگا تب بھی شکر گذار نہو گا

سر از مغز و دست از درم کن تہی — چو خاطر بفرزند مردم دہی

سر مغز سے اور ہاتھ درم سے خالی ہو جائیگا — جب امرد سے دل لگائے گا

مکن بد بفرزند مردم نگاہ — کہ فرزند خویشت برآید تباہ

آدمی کے لڑکے پر بد نگاہ نہ کر — تاکہ تیرا لڑکا تباہ نہو

حکایت

قصہ

درین شہر یاری بسمع رسید — کہ بازارگانے غلامے خرید

اس شہر مین ایکبار مین نے سنا — کہ ایک سوداگر نے ایک غلام مول لیا

شبانگہ بگردست بردش بشیب — کہ سیمین زنخ بود و خاطر فریب

رات کو اوسکی ٹھوڑی کیطرف ہاتھ بڑھایا — کہ صاف رخسارہ اور دلفریب تھا

پر پیچہرہ ہر چہ اوفتادش بدست — بکین در سر و مغز نادان شکست

اوس بری چہرہ نے جو کچھ ہاتھ مین آیا — یکے غصہ سے اوس بیوقوف کا سر پھوڑا

گواکرد بر خود خدا و رسول — کہ دیگر نگردم بگرد فضول

اوسنے خدا اور رسول کو درمیان دیا — کہ پھر ایسا ماجرا ارادہ کبھی نکرونگا

رحیل آمدش ہمدران ہفتہ پیش — دل افگار و سر بستہ و روی ریش

اوسی ہفتہ مین اوسے سفر کا اتفاق ہوا — طول سر بندھا ہوا اور چہرہ زخمی تھا

جو بیرون شد از کارزون یکدو میل
جب کارزون سے ایک دو میل آگے بڑھا

بہ پیش آمدش سنگلاخ مہیل
ایک ہولناک کوہستان ادھ ملا

بپرسید کاین قلعہ را نام چیست
پوچھا کہ اس قلعہ کا کیا نام ہے

کہ بسیار بیند عجب ہر کہ زیست
کہ انسان اپنی زندگی مین بہت عجائبات دیکھتا ہی

چنین گفتش از کاروان ہمدمی
اس قافلہ مین سے ایک دوست نے کہا

مگر تنگ ترکان ندانی ہمی
کہ یہ تنگ ترکان ہے شاید تو نہین جانتا

سیہ رایکی بانگ برداشت سخت
اوسنے اوس حبشی غلام کو زور سے پکارا

کہ دیگر چہ رانی بیندازرخت
کہ اب کہان جاتا ہی یہین قیام کر

نہ عقلست و نہ معرفت یک جوم
مجھے عقل و معرفت جو بھر بھی نصیب ہو

اگر من دگر تنگ ترکان روم
اگر مین تنگ ترکان چھوڑ کے آگے بڑھون

در شہوت نفس کافر ببند
نفس کافر کی شہوت کا دروازہ بند کرا ے ترک کر

وگر عاشقی لت خورد سر بہ بند
اور اگر عاشق ہے تو لاتین کھا اور زخمی سر باندھے رہ

چو مر بندۂ را ہمی پروری
اگر تو کسی غلام کی پرورش کرتا ہے

بہیبت برارش کزو برخوری
تو رعب و ہیبت کے ساتھ کر تا کہ اوس سے فائدہ ہو

وگر بوسدش لب بدندان گزد
اور اگر کسی مالک نے اوسکے لبون پر بوسہ دیا

دماغ خداوندگاری پرد
تو اوسکے دماغ مین حکومت کے وہی کی بو آجا ئیگی

غلام آبکش باید و خشت زن
غلام پانی بھرنیوالا اور اینٹ پاتھنے والا چاہیئے

بود بندۂ نازنین مشت زن
نازنین غلام صرف گھونسے مارتا ہے

نہ ہر جا کہ بینی خط دلفریب
ایسا نہین ہو سکتا کہ جہان کہین خط دلفریب نظر پڑے

توانی طمع کردنش در کتیب
تو اوسکو اپنی سند مین لائے اسے خرید کرکے قبضہ مین لائے

حکایت

قصہ

گروہی نشینند باخوش پسر
ایک گروہ ایک خوبصورت لڑکے کے ساتھ بیٹھے تھے

کہ ما پاکبازیم و صاحب نظر
اور دعوی کرتے تھے کہ ہم سالک با تعلق ہین

زمن پرس فرسودۂ روزگار
اوسا سبب مجھسے پوچھ کہ مین نے زمانہ مین تجربہ حاصل کیا ہے

کہ بر سفرہ حسرت خورد روزہ دار
کہ روزہ دار حسرت سے اوسکے کھانیوالون پر نظر کرتا ہے

ازان تخم خرما خورد گوسپند
بکری اوس بہت سے چھوہارے کی گٹھلیان کھاتی ہے

کہ غفلت بر تنگ خرما وبند
کہ غفلت کی گردن بندھی ہوئی ہوتی ہے

سرگاو عصار ازان در کہ است — کہ از کنجد ش ریسمان کوتہ است
تیلی کا بیل اس سبب سے گھانس کھاتا ہے — کہ تلون تک اوسکا منہ نہین پہونچتا

حکایت

قصہ

یکی صورتی دید صاحب جمال — بگردید ش از شورش عشق حال
ایک شخص نے ایک صورت مسین دیکھی — اوسکا حال عشق کی دیوانگی سے پریشان ہوگیا

برانداخت بیچارہ چندان عرق — کہ شبنم بر ارد بہشتی ورق
بیچارہ عشق سے اسقدر پسینے پسینے ہوگیا — کہ جیسے گلاب پر بہار مین شبنم پڑتی ہے

گذر کرد بقراط بر وی سوار — بپرسید کاین را چہ افتاد کار
بقراط حکیم کی اوس طرف سے سواری نکلی — پوچھا کہ اسکا کیا حال ہے

کسی نقش این عابد پارسا ست — کہ ہرگز خطائی ز دستش نخاست
کسنے کہا کہ یہ عابد اور پارسا تھا — کہ اس سے کبھی کوئی گناہ نہین ہوا

رود روز شب در بیابان و کوہ — ز صحبت گریزان ز مردم ستوہ
بھاگ کے رانڈن جنگل اور پہاڑون مین رہتا ہے — انسان کی صحبت سے نفرت اور آدمیون سے عاجز

بیر دست خاطر فریبی دلش — فرو رفتہ پای نظر در گلش
ایک دلفریب کے دیکھنے سے دل ہاتھ سے جاتا رہا — اب اوسکی نظر کبھی کیچ مین پھنساہی اے عاجز ہے

چو آید ز خلقش ملامت بگوش — بگرید کہ چندان ملامت خموش
جب خلق اوسکو ملامت کرتی ہے — قرون کے کھتا ہی کہ کہان تک ملامت کروگے اب چپ رہو

بگوی ار بنالم کہ معذور نیست — کہ فریادم از علتی دور نیست
مین مجبوری کے سبب سے روتا ہون اسکو خلاف نہ سمجھو — کیونکہ بیمری فریاد بغیر کسی علت وسبب کے نہین

نہ این نقش دل میر باید ز دست — دل آن میر باید کہ این نقش بست
یہ صورت مجھے بیتاب نہین کرتی — بلکہ دنے دیوانہ بنایا ہی جسنے یہ صورت بنائی ہے

شنید این سخن مرد کار آزمای — کہن سال پرورد ۂ پختہ رای
اوس مرد تجربہ کارنے جب یہ بات سنی — جو بزرگ وجہاندیدہ وپختہ عقل تھا

بگفت ار چہ صیت نکوئی رود — نہ با ہر کسے ہر چہ گوئی رود
کہا اگرچہ اوسنے یہ عمدہ بات مشہور کی ہے — مگر ہر کچھ وہ کہتا ہی ہر شخص اوسکو نہین قبول کریگا

نگارندہ را خود ہمین نقش بود — کہ شوریدہ را دل بہ یغما ربود
اوس پیدا کرنے والے نے کہی عمدہ ایک صورت بنائی ہے — جسنے ایک دیوانہ کا دل لوٹ لیا اے جیو دکیا

چرا طفل یک روزہ ہوشش نبرد — کہ در صنع دیدن چہ بالغ چہ خرد
کیون ایک دن کے بچے نے اوسکے ہوش پراگندہ نہ کئے — کہ صرف صنعت دیکھنے کے واسطے جیسے بالغ ہی دیکھے بچہ

محقق ہمان بیند اندر ابل — کہ در خوبرویان وچین وچگل
اہل تحقیق کو جو اونٹ مین نظر آتا ہی — وہی معشوقان چین وچگل مین بھی

نقابیست ہر سطر من زین کتیب — فروہشتہ بر عارض دلفریب
میری اس کتاب کی ہر سطر مقفل نقاب کے ہی — جو دلفریب معشوقون کے رخسارون پہ لٹکی ہے

معانیست در زیر حرف سیاہ — چو در پردہ معشوق وور میغ ماہ
ایک عمدہ مطلب ان سیاہ حرفون کے پردہ مین اسطرح پوشیدہ ہے — جیسے پردہ مین معشوق یا ابر مین چاند

در اوقات سعدی نگنجد ملال — کہ دارد پس پردہ چندین جمال
سعدی کے اوقات مین ملال کا دخل نہین — جو پردہ آپ سے حسن رکھتا ہے

مرا کاین سخنہاست مجلس فروز — چو آتش در و روشنائی وسوز
میرا یہ کلام محفل کی رونق کا باعث ہے — اگ کی طرح اوسمین نور معرفت اور درد بھرا ہے

نرنجم زخصمان اگر بر طپند — کزین آتش پارسی در تپند
اگر دشمن اسکو دیکھکے جلین تو مجھے کبھی رنج نہوگا — کہ اس سبب سے وہ عار ضہ نار فارسی کی طرح بیقرار ہے

گفتار در عدم التفات بر قول اہل دنیا

قول - اہل دنیا کی باتون پر التفات نہ کرنے مین

اگر در جہان از جہان رستہ ایست — در از خلق بر خویشتن بستہ ایست
اگر جہان مین رہ کے جہان سے آزاد ہے — خلق کی طرف سے اپنا دروازہ بند کئے اے قانع ہی

کسی را زدست جور زبانہا نرست — اگر خود نمایست وگر حق پرست
خلق کی زبان کے ظلم سے کوئی نہین بچتا — چاہی مکار ہو یا خدا پرست

اگر بر پری چون ملک زاسمان — بدامن در آویزدت برگمان
اگر فرشتون کی طرح تو آسمان تک اوڑ سکتا ہی — تو بھی بدگمان تیرا دامن پکڑے رہین گے

بکوشش توان دجلہ را پیش بست — نشاید دہان بداندیش بست
کوشش سے دریا کو بند کر سکتے ہین — مگر دشمنون کی زبان نہین روک سکتے

فراہم نشینند تردامنان — کہ این زہد خشک ست و آن دام نان
فاسق ایک جاہوکے بیٹھتے ہی اصلاح کرتے ہین — کہ یہ زاہد خشک یعنی صرف دکھانے کے واسطے اور وہ

تو روی از پرستیدن حق مپیچ — بہل تا نگیرند خلقت بہ ہیچ
تو عبادت خدا سے باز نہ — چھوڑ دے اے خبر تو خلق تجھے بھی بیکار نہ

چو راضی شد از بندہ یزدان پاک
جب خدائے پاک اپنے بندے کو راضی ہو

گر اینہا نگردند راضی چہ باک
پس اگر یہ لوگ اسکی رضامند ہوں تو کیا خوف ہے

بداندیش خلق از حق آگاہ نیست
خلق کا دشمن خدا کو نہیں جانتا

ز خود غائی نقش بحق راہ نیست
خلق کی نگاہ اور غور سے اسے خدا کی طرف راہ نہیں ملتی

ازین رہ بجائی نیاوردہ اند
اسی سبب سے کسی مقام پر نہیں پہونچتے ہیں

کہ اول قدم پے غلط کردہ اند
کہ پہلے قدم ہی راہ پر چلتے ہیں

دو کس بر حدیثی نمارند گوش
دو آدمی ایک نصیحت کو سنتے ہیں

ازین تا بدان زاہرمن تا سروش
مگر ان میں اور ان میں بڑا فرق ہے جیسے شیطان اور فرشتہ

یکی پند گیرد دگر ناپسند
ایک تو نصیحت ماننے عمل کرتا ہے اور دوسرا ناپسند کرتا ہے

نپردازد از حرف گیری بہ پند
عیب جوئی کے سبب سے وہ نصیحت اوسکے خیال میں نہیں آئی

فرو ماندہ در کنج تاریک جائے
جو تاریک گوشہ میں سر جھکائے بیٹھا ہو

چہ دریابد از جام گیتی نمائے
وہ جام گیتی نما اسے دل میں کیا دیکھے گا

چو یابی بمردی و حیلت رہی
چاہے تو شیر ہو یا لومڑی مگر پھر بھی نہ سمجھنا

کز اینان بمردی وحیلت رہی
کہ ان لوگوں سے بسبب جوانمردی یا حیلہ کے بچے

اگر کنج خلوت گزیند کسے
اگر کوئی ایسا شخص کنج تنہائی اختیار کرے

کہ پروای صحبت ندارد بسے
جسکو بہت لوگوں کی صحبت کی پروا نہیں

ندمت کنندش کہ زرقست و ریو
تو لوگ اسکی مذمت کرینگے کہ حیلہ و مکر کرتا ہے

ز مردم چنان میگریزد کہ دیو
آدمیوں سے ایسا بھاگتا ہے جیسے بھوت

وگر خندہ رویست و آمیزگار
اور اگر ملنسار ہے

عفیفش ندانند و پرہیزگار
اوسکو پرہیزگار اور متقی نہیں جانتے

غنی را بغیبت بکاہند پوست
غیبت سے مالدار کی کھال کھینچتے اور افشار نہ کرتے ہیں

کہ فرعون اگر ہست در عالم اوست
کہ جہان میں اگر فرعون ہے تو یہی ہے

وگر مرد درویش در سختی ست
اگر کوئی فقیر سختی میں ہوتا ہے

بگویند نزاد بار و بدبختی ست
تو کہتے ہیں کہ اپنی کمبختی و بدبختی کے سبب سے ہے

وگر کامرانے در آید ز پای
اور اگر کوئی دولتمند گر جائے اسے مفلس ہوتا ہے

غنیمت شمارند و فضل خدائے
تو اوسکو غنیمت سمجھتے اسے فضل خدا جانتے ہیں

کہ تا چند ازین جاہ گردن کشی
کہ کب تک اور کہاں تک

خوشی را بود در قفا ناخوشی
خوشی کے بعد رنج بھی ضرور ہوتا ہے

وگر تنگدستی تنک مایہ — سعادت بلندش کند پایہ

اور اگر کسی قماش اور مفلس کو — خوش قسمتی سے دولت ملجاتی ہے

بخائندش انگینہ دندان بزہر — کہ دون پرورست این فرومایہ دہر

تو زہر بھرے دانت حسد سے پیستے ہین اسے حسد سے — کہ یہ زمانہ کمینہ سفلہ پرور ہے

چو بینند کاری بدستت درست — حریصت شمارند و دنیا پرست

جب تیرا کام درست بیٹھتا دنیاوی کام کو بھی طرح دیجانتا ہے — تو مجھکو حریص اور دنیادار جانتے ہین

وگر دست ہمت بداری زکار — گدا پیشہ خوانندت و پختہ کار

اور اگر کام سے ہمت کا ہاتھ کھینچے ای بیکار پاتے ہین — تو تجھے فقیری پیشہ اور پکا ہوا کھانے والا سمجھتے ہین

وگر ناطقے بلبل پر یاوہ — وگر خاموشی نقش گرماوہ

اگر باتونی اور لسان ہی تو تجھے بکواسی جانتے ہین — اور اگر چپ ہے تو حمام کی تصویر

تحمل کنان را نخوانند مرد — کہ بیچارہ از بیم سر بر نکرد

تحمل کرنے والون کو نامرد جانتے ہین — اور کہتے ہین کہ یہ غریب خوف کے مارے سر نہین اوٹھاتا

وگر در سرش ہول مردانگیست — گریزند ازو کاین چہ دیوانگیست

اور اگر اوسکے سر مین جوان مردی کا شور ہے — تو اوس سے نفرت کرتے ہین کہ یہ کیا دیوانگی ہے

قناعت کنندش گر اندک خورست — کہ بالش مگر روزی دیگرست

اگر تھوڑا کھاتا ہے کفایت شعار ہے تو یہ طعنے دیتے ہین — کہ اسکا مال اور دن کی قسمت کا ہے

وگر نغز و پاکیزہ باشد خورش — شکم بندہ خوانندو تن پرورش

اور اگر کوئی عمدہ اور خوش خوراک ہی — تو اوسکو شکم بندہ اور تن پرور کہتے ہین

وگر بے تکلف زید مالدار — کہ زینت بر اہل تمیزست عار

اور اگر کوئی مالدار تکلف سے بسر کرتا ہے تو اہل تمیز — اس خیال سے کہ زینت سے شمار ہوتی ہے

زبان در فہندش باید چو تیغ — کہ بد بخت زر دارد از خود دریغ

اوسکے تکلیف دینے کو زبان تلوار کی طرح تیز کرتے ہین — کہ یہ بدنصیب مالدار ہے کہ آپ نہین خرچ کرسکتا

وگر کاخ و ایوان منقش کنند — تن خویش را کسوت خوش کند

اور جو مکان اور محل آراستہ کرتا ہے — اوسے تن مین لباس عمدہ پہنتا ہے

بجان آید از طعنہ بروی زنان — کہ خود را بیارایست ہمچون زنان

لوگ اوسپر طعنہ زنی کرتے ہین کہ عاجز ہو جاتا ہے — کہ عورتون کی طرح بناؤ سنگار کیا کرتا ہے

وگر پارسائی سیاحت نکرد — سفر کردگانش نخوانند مرد

اور اگر کوئی پارسا سفر نہین کرتا — تو سیاح اوسکو مردہی نہین سمجھتے

کہ نارفتہ بیرون ز آغوش زن — کدامش ہنر باشد و رای و زن

کہ عورت کی بغل سے قدم باہر نہین رکھتا ہے — اوسکو ہنر اور عقل اور تجربہ کیا ہوگا

عادات کی تاثیر کے بیان مین

جہاندیدہ را ہم بدرند پوست — کہ سرگشتۂ بخت برگشتہ اوست
جہاندیدہ کی بھی کمال اور میڑتے ہین — کہ اس بدنصیب کی قسمت مین ہمیشہ گردش ہو

گرش خط زاقبال بودی وبہر — زمانہ نراندی زشہرش بشہر
اگر اوسکی قسمت مین دولت اور آرام ہوتا — تو زمانہ اوسے کبھی شہر شہر نہ پھراتا

غریب رانکوہش کند خردہ بین — کہ می رنجد ازخفت وخیزش زمین
مجرد کو عیب جو یہ طعنہ دیتے ہین — کہ اسکے سونے اور بیٹھنے سے زمین کو تکلیف ہوتی ہو

وگرزن کند گوید از دست دل — بگردن درافتاد چون خر بگل
اگر کوئی عورت کرتا ہو تو کہتے ہین نفس امارہ کے سبب سے — گدھے کی طرح گردنکے بھل کیچڑ مین پھنسای ملامین گرفتار ہوا

نہ ازجور مردم رہد زشت روی — نہ شاہد زنامردم زشت گوی
نہ بدصورت آدمیون کے ہاتھ سے بچتا ہے — نہ خوبصورت نالائق کی بدزبانی سے

حکایت

قصہ

غلامی بمصر اندرم بندہ بود — کہ چشم ازحیا در برافگندہ بود
مصر مین میرا ایک غلام تھا — کہ ہمیشہ شرم سے سر جھکائے رہتا

کسی گفت ہیچ این پسر عقل وہوش — ندارد بماش تبعلیم گوش
کسی نے کہا کہ یہ لڑکا کچھ عقل نہین رکھتا — اوسکو تعلیم اور گوشمالی کر

شبی برزدم بانگ بروی درشت — ہمو گفت مسکین بجورش بکشت
ایک رات کو مین اوسپر خفا ہوا — اوسنے کہا کہ اس غریب کو ظلم سے قتل کر

گرت برکند خشم روزی زجای — سراسیمہ خوانندت وخیرہ رای
اگر غصہ سے تو ایک روز بھی بے اختیار ہو جاے — تو لوگ تجکو پریشان ودرحواس مشہور کرینگے

وگر بردباری کنے از کسی — بگویند غیرت ندارد بسے
اور اگر کسی سے بردباری کریگا — تو کہینگے تجھے کچھ غیرت نہین

سخی را بماندرز گویند بس — کہ فردا دودستت بود پیش وپس
سخی کو نصیحت کرتے ہین کہ بس کر — نہین تو کل تیرا ایک ہاتھ آگے اور ایک پیچھے ہوگا

وگر قانع وخویشتن دارگشت — پشنیع خلقے گرفتار گشت
اور اگر کسینے قناعت کرکے آپ کو سنبھالا — تو خلق کی مذمت مین پھنسا

کہ ہمچون پدر خواہد این سفلہ مرد — کہ دُنیا باکرد وحسرت ببرد
کہ یہ کمینہ بھی اپنے باپ کی طرح مریگا — کہ بدسا اُن دنیا کا بھوٹ گیا اور حسرت ساتھ لیگیا

کہ ہمبر ازخبث دشمن نیست — کہ پیغمبر از دشمنان بدی سے رہائی نہ پائی

خدا را کہ مانند و انباز و جفت
خدا کو جو اپنا مثل و ہمسر اور بی نہین رکھتا ہو
ندارد شنیدی کہ ترسا چہ گفت
تو نے سنا ہو کہ قوم ترسا کیا کہتی ہے

رہائی نیابد کس از دست کس
کسیکو کسیکے ہاتھ سے رہائی نہین
گرفتار را چارہ صبر ست و بس
گرفتار دنیا کی تدبیر فقط صبر ہے

حکایت

قصہ

جوانی ہنرمند فرزانہ بود
ایک جوان ہنرمند اور عقلمند تھا
کہ در وعظ چالاک و مردانہ بود
کہ وعظ کہنے مین چالاک اور جوانمرد تھا

بنکونام صاحبدل و حق پرست
بنکنام اور صاحبدل اور حق پرست
خط عارضش خوشتر از خط دست
جسکے رخسارہ کا خط خط گلزار سے بہتر تھا

قوی در بلاغات و در نحو چست
علم بلاغت مین زبردست اور علم نحو مین ہوشیار
ولے حرف ابجد بگفتی درست
مگر حرف ابجد مخرج سے نہین ادا کر سکتا

یکی را بگفتم ز صاحبدلان
مین نے ایک صاحبدل سے کہا
کہ دندان پیشین ندارد فلان
کہ فلان شخص کے اگلے دانت نہین

برآمد ز سودای من سرخ روی
میرے کہنے سے مارے غصہ کے چہرہ سرخ ہو گیا
کزین حبس بیہودہ دیگر مگوی
کہا کہ اسطرح بیہودہ بات پھر کبھی نہ کہنا

تو در وی ہمان عیب بدی کہ ہست
تو نے اوسکے اوسی عیب پر جو اوسمین تھا نظر کی
زچندان ہنر چشم عقلت بہ بست
اور بہت سے ہنرون سے عقل کی آنکھ بند کر لی

یقین بشنو از من کہ روز یقین
میری بات یقین کرنا کہ قیامت کے دن
بہ بیند بدی مردم نیک بین
جسکو اچھی باتون کا لحاظ ہو وہ کبھی بدی نہ دیکھیگا

یکی را کہ علم ست و تدبیر و رای
ایک شخص جو علم اور عقل اور تدبیر رکھتا ہو
گرش پای عصمت بخیزد ز جای
اگر احتیاط کا اوسکی عفت مین خلل ہو

بیک خردہ پیسند بر وی جفا
اوسکے ایک عیب پر ناراضی نہ ظاہر کر
بزرگان چہ گفتند خذ ما صفا
بزرگون کا قول ہے کہ صاف صاف لیلو اور گندہ چھوڑ دو

بود خار و گل باہم ای ہوشمند
کانٹے اور پھول دونون ایک جگہ ہوتے ہین
چہ در بند خاری تو گلدستہ بند
تو کیون کانٹونکی فکر مین ہے گلدستہ پھولونکا بنالے

کرا زشت خوئی بود در سرشت
بدخوئی جسکی سرشت مین ہوتی ہے
نہ بیند ز طاؤس جز پای زشت
مور کے خراب پیرونکے سوا اور کسیطرف نہین دیکھتا

صفائی بدست آور ای بی تمیز — کہ ننماید آئینہ تیرہ نیز

اے بے تمیز تجھے صفائی حاصل کرنا چاہیے — کہ زنگ آلودہ آئینہ مین صورت نہین دکھائی دیتی

طریقی طلب کز عقوبت رہی — نہ حرفی کہ انگشت بروی نہی

ایسا طریقہ ڈھونڈھ کہ عذاب سے بچے — نہ ایسا حرف جسپر انگشت نمائی ہو عیب جوئی کرین

منہ عیب خلق ای فرومایہ پیش — کہ چشمت فرو دوزد از عیب خویش

اے کمینہ خلق کی عیب جوئی نہ اختیار کر — کیونکہ تیری آنکھ اپنے عیب پر بند ہو جائیگی

چرا دامن آلودہ رسوا زنم — چو در خود شناسم کہ تر دامنم

مین کسی سے گنہگار کو کیون سزا دون — جب آپکو گنہگار جانتا ہون

نشاید کہ بر کس درشتی کنی — چو خود را بتاویل پشتی کنی

پھر کسی پر سختی کرنا اچھا نہین — جب تو ریا تین بنا کے اپنے نفس کو مضبوط اور

چو بد نا پسند آیدت خو ز من — پس انگہ بہمسایہ گو بد مکن

جب تجھ بڑی بات ناپسند ہو تو پہلے خود چھوڑ دے — بعد اُسکے ہمسایہ سے کہہ کہ بدی ترک کرے

من ار حق شناسم دگر خود نمای — برون با تو دارم درون با خدای

چاہے مین عارف ہون یا بیکار — ظاہر میرا تیری طرف ہے اور باطن خدا کیطرف

چو ظاہر بصفت بیاراستم — تصرف مکن در کژ و راستم

اگر مین نے اپنا ظاہر پرہیزگاری سے درست کر لیا ہے — تو تو میری راست و دروغ مین دخل نہ دے

تو خاموش اگر من بہم یا بدم — کہ حمال سود و زیان خودم

مین اچھا ہون خواہ برا ہون تو خاموش رہ — اسوجہ سے کہ مین خود اپنے نفع اور نقصان کا ذمہ دار ہون

اگر سیرتم خوب و گر منکرست — خدایم بسر از تو دانا ترست

چاہے میری عادت اچھی ہو خواہ بری — خدا میرے راز کو تجھسے زیادہ جانتا ہے

نہ چشم از تو دارم بہ نیکی ثواب — کہ بینم بجرم از تو چندین عذاب

نیک کام کے عوض مجھے تجھسے کچھ ثواب ملنیکی امید نہین — کہ بد کے عوض تیرے اسقدر عذاب سہون

نکو کاری از مردم نیک رای — یکی را دہ مینویسد خدای

نیک آدمی کے ایک نیک کام کے عوض مین — دس حصہ ثواب خدا اوسکے نامۂ اعمال مین لکھتا ہے

تو نیز ای عجب ہر کرا یک ہنر — بہ بینی زدہ عیبش اندر گذر

تو بھی اگر کسی شخص مین ایک ہنر پائے — تو اوسکے دس عیبو پر کبھی نظر نہ کر

نہ یک عیب ورا بگفت بیچ — جہانی فضیلت برآور بہیچ

نہ کہ اوسکے ایک عیب پر انگشت نمائی کر — اور بہت سی بزرگیون کی کچھ حقیقت نہ سمجھ

چو دشمن کہ در شعر سعدی نگاہ — بنفرت کند اندرون تباہ
جیسے دشمن کہ سعدی کے شعرون پر — نفرت اور بدولی سے نظر کرتے ہین
ندارد بصد نکتہ مغز گوش — چو زحفی بہ بیند برآرد خروش
سو نادر نکتون پر نظر نہین کرتا — اگر ایک عاف ای شکستگی وزن شعر دیکھتا ہے تو بولاتا ہے
جز این علتش نیست کان بد پسند — حسد دیدۂ نیک بینش بکند
سو اوسکے اور کوئی بیماری نہین کہ اوس عیب جوئی — بسبب رشک کے نیکی دیکھنے والی آنکھین بند ہوگئین اے اللہ عاجز کیا
نہ مخلوق را صنع باری سرشت — سیاہ و سفید آمد و خوب و زشت
کیا خلق کو خدائی قدرت نے نہین بنایا — دیکھو سیاہ اور سفید اور اچھے اور بُرے سب طرح کے لوگ ہین
نہ ہر چشم و ابرو کہ بینی نکوست — بخور پستہ مغز و بینداز پوست
سب آنکھین اور ابرو اچھی صورت دیکھنے مین نہین آتین — پستہ کا مغز تو کھالے اور چھلکا پھینکدے

باب ہشتم در شکر

آٹھوان باب شکر کے بیان مین

نفس می نیارم ز دار شکر دوست — کہ شکری ندانم کہ در خور اوست
مین خدا کے شکر مین دم نہین مار سکتا — اسوجہ سے کہ اوسکے لائق مجھے شکر گذاری نہین
عطا نیست ہر موی از و بر تنم — چگوی بہر موی شکری کنم
میرے جسم کا بال بال اوسنے عطا کیا ہے — ہر بال سے مین کیونکر شکر ادا کر سکتا ہون
ستایش خداوند بخشندہ را — کہ موجود کرد از عدم بندہ را
اوس مالک بخشنے والے کے واسطے تعریف زیبا ہے — جسنے اپنے بندے کو ایست سے ہست کیا
کرا قوت وصف احسان اوست — کہ اوصاف مستغرق شان اوست
اوسکے احسانکے وصف کرنیکی کسمین قدرت ہے — کہ جب خصلتین اوسکی قبول کرنیکی طاقت ہر ای تمام کمالات اوسمین سب جمع ہین
بدیعی کہ شخص آفرید ز گل — روان و خرد بخشد و ہوش و دل
ایسا خالق ہے کہ آدم کو مٹی سے پیدا کیا — اور اوسکو جان اور ہوش اور دل بخشا
ز پشت پدر تا بپایان شیب — نگر تا چہ تشریف داوت ز غیب
پشت پدر سے ابتدائے خلقت سے انتہائے ضعیفی تک — دیکھ کہ اوسنے غیب سے کیسے خلعت عطا کرتا ہے
چو پاک آفریدت بسش باش و پاک — کہ ننگست ناپاک رفتن بخاک
جب تجھے پاک پیدا کیا ہے تو پاک و صاف رہ — کہ خاک مین ناپاک جانے کو ننگ و عار سمجھنا چاہیے
بیابی بیفشان ز آئینہ گرد — کہ مصقل نگیرد چو زنگار خورد
تو آئینہ اے دل سے گرد و غبار گناہ کو دور کر — اسوجہ سے کہ جیسے آئینہ مین جانے سے زنگ نہین چھوٹ سکتی

نہ در ابتدا بوے آب منی
کیا پہلے تو آپ نطفہ نہین تہا اے تہا

اگر مردی از سر بدر کن زنی
پس اگر مرد ہے تو عورتون کا شیوہ یا غرور چھوڑ

چو روزی بسعی آوری سوی خویش
جب تو اپنی کوشش سے روزی پیدا کرے

مکن تکیہ بر زور بازوی خویش
تو اپنی قوت بازو پر بھروسہ نہ کر

چرا حق نمی بینی ای خود پرست
اے خود پسند تو خدا پر نظر کیون نہین کرتا ہے

کہ یارد بگردش در آورد دست
کہ بغیر اوسکی مدد کے کون ہاتھ ہلا سکتا ہی

چو آید بکوشیدنت خیر پیش
جب تیری کوشش سے کوئی نیک کام ہو

بہ توفیق حق دان نہ از سعی خویش
اسکو خدا کی مدد سے سمجھ نہ اپنی کوشش سے

بسر پنجگی کس نبرد ست گوی
زور آوری سے کسنے گیند نہین یا یا ہی سبقت حاصل نہین کی

سپاس خداوند توفیق گوی
پس اوسے توفیق الہی سمجھ کے اوسکا شکر کر

تو قائم بجز ویستی یک قدم
تو آپ سے ایک قدم بھی ٹھہر نہین سکتا

ز غیبت مدد میرسد دمبدم
بلکہ غیب سے تجھے دمبدم مدد پہونچتی ہے

نہ طفلک زبان بستہ بودی ولاف
کیا تو بچپن مین ایسا نہین تہا کہ پکار سکے نہین سکتا تہا

ہمی روزی آمد بشخصش ز ناف
پس اوسوقت بھی تیرے پیٹ مین ناف سے رزق

چو نافش بریدند و روزی ببست
پھر جب ناف کٹگئی اور ذریعہ رزق کا موقوف ہوا

بہ بستان ما در در آویخت دست
تو تیرا ہاتھ اپنی ماں کی چھاتی کی طرف بڑہا اہی دہان سے

غریبی کہ رنج آرد و سر پیش
جب کوئی مسافر دنیا مین بیمار ہوتا ہے

بدارد دہند آبش از شہر خویش
تو اوسکے وطن کا پانی اوسے پینے کو دیتے ہین

پس او در شکم پرورش یافتست
پس وہ بچہ جسنے اپنی ماں کے پیٹ مین پرورش پائی ہی

ز انبوب معدہ خورش یافتست
اور اوسنے معدہ کی نلی سے غذا کی ہے

دو پستان کہ امروز دلخواہ اوست
دو چھاتیان جو اب اوسکو مرغوب ہین

دو چشمہ ہم از پرورش گاہ اوست
اوسکی پرورش گاہ کے وہی دو چشمے ہین

کنار در بر مادر دلپذیر
چاہنے والی ماں کی گود اور آغوش

بہشتست و پستان در و جوی شیر
مثل بہشت کے اور اوسمین اوسکی دونون چھاتیان

در حلقست بالای جان پرورش
ولد میوۂ نازنین بر برش
اوسکا قد جان کے پرورش کرنیوالا مثل درخت کے ہی
اور اوسکا مثل ایک عمدہ پھل کے اوسکی گود مین ہے

نہ رگہای پستان درون لبست
پس ار رنگری شیر خون دلست
کہا چھاتیون کی رگین دودہ سے نہین بلکہ
پس اگر غور سے دیکھو تو دودہ دل کا خون ہے

بخونش فرو برده دندان چو نیش — سرشته درو مهر خونخوار خویش
حکمت الٰہی دیکھو کہ بلوکا نشتر کیطرح لوکو خونریزی سے چھوتا ہو — مگر خدا نے اوس خونخوار کی کیسی محبت دل مین دی ہو

چو بازو قوی کرد و دندان ستبر — براندیشش دایہ پستان بصبر
جب بازو زبردست اور دانت مضبوط ہو جاتے ہین — تو دودھ پلانیوالی چھاتی پر بلوا نگاہ دودھ چھڑا دیتی ہے

چنان صبر از شیر خامش کند — کہ پستان شیرین فراموش کند
ایسے سے وہ اسطرح دودھ چھوڑ دیتا ہے — کہ میٹھی میٹھی چھاتیان بھول جاتا ہے

تو نیز ای کہ در تو بہ طفل راہ — بصبرت فراموش گردد گناہ
اے شخص تو ابھی تو بہ مین طفل راہ ہے — صبر سے ترک ہوا و ہوس سے تو گناہ کرنا بھول جاویگا

حکایت

قصہ

جوانی سر از رای مادر بتافت — دل دردمندش چو آذر بتافت
ایک جوان نے اپنی ماں کا کہنا نہ مانا — اوسکا درد بھرا دل آگ کی طرح جلنے لگا

چو بیچارہ شد پیشش آورد عہد — کہ ای سست مہر فراموش عہد
جب مجبور ہوئی تو جھولا اوسکے آگے لاکے رکھا — اور کہا کہ اے سست محبت بیوفا

نہ گریان و درماندہ بودی و خرد — کہ شبہا ز دست تو خوابم نبرد
جب تو چھوٹا اور لاچار تھا تو کیا ہیچ نہین رویا کرتا تھا — کہ اکثر راتون کو مین تیرے سبب نہین سوئی

نہ در مہد نیروی حالت نبود — مگس راندن از خود مجالت نبود
کیا جھولے مین تیری ایسی حالت نہ تھی — کہ اپنے اوپر کی مکھی اوڑانے کی طاقت رکھتی

تو آنی کزان یک مگس رنجۂ — کہ امروز سالار سرپنجۂ
تو وہ ہو کہ ایک مکھی سے بھی تیرا بس نہین چلتا تھا — کہ آج تیرے پنجہ مین ایسی طاقت ہو گئی

بحالی شوی باز در قعر گور — کہ نتوانی از خویشتن دفع مور
ایسی ہی حالت مین پھر قبر کے گڑھے مین جاناہو — کہ ایک چیونٹی کو مجال ہنکانے کی نہو گی

وگر دیدہ چون بر فروز د چراغ — چو کرم لحد خورد پیہ دماغ
پھر آنکھ مین کیونکر چراغ جلیگا اے روشنی رہیگی — جب قبر کے کیڑے دماغ کی چربی کھا جینگے

چو پوشیدہ چشمی نہ بینی کہ راہ — نداند ہمی وقت رفتن زچاہ
جسے اندھا نکو دیکھا ہو کہ راہ نہین دیکھتے — اور چلتے وقت نہین جانتے کہ آگے کنوان ہے

تو گر شکر کردی کہ بادیدہ — وگرنہ تو ہم چشم پوشیدہ
اگر تو شکر گزار ہو کہ خدا نے تجھے آنکھین دی ہین خیر — نہین تو تیری بھی آنکھین بند ہین

معلم نیاموخت فہم ورای — شرت این صفت در وجودت خدای

معلم نے مجھے عقل و دانائی نہیں سکھائی ہے — بلکہ تیرے مہر نے یہ صفت عطا فرمائی

گرت منع کردی دل حق نیوش — حقت عین باطل نمودی بگوش

اگر وہ تیرے دل حق پسند کو منع کرے — تو یہ تجھے بالکل جھوٹ معلوم ہوگا

گفتار اندر صنع باری در ترکیب خلقت انسان

قول اللہ تعالیٰ کی کاریگری انسان کی ترکیب خلقت کے بیان میں

ببین تا یک انگشت از چند بند — باقلیدس صنع در هم فگند

دیکھو ایک ایک انگلی کتنی پوروں سے — اوسنے اپنے علم اقلیدس کی کاریگری سے جوڑی ہے

پس آشفتگی باشد و ابلهی — که انگشت بر حرف صنعش نهی

پس دیوانگی اور حماقت ہے — کہ اوسکی صنعت پر حرفگیری کرے اے عیب رکھے

تامل کن از بهر رفتار مرد — که چندا استخوان بی زدو وصل کرد

ذرا سوچو تو کہ اوسنے آدمی کے چلنے کے واسطے — بہت سی ہڈیون کو پٹھون سے جکڑا اور ملایا ہے

که بی گردش کعب و زانوی پای — نشاید قدم بر فتن زجای

کہ بغیر گھٹنے اور زانو اور پیر کی گردش کے — جگہ سے قدم نہیں اوٹھا سکتے

ازان سجده بر آدمی سخت نیست — که در صلب او مهره یک لخت نیست

اس سبب سے جھکنا آدمیون کو گران نہیں — کہ اوسکی پیٹھ کی گریبان ہموار نہیں

دو صد مهره در یکدگر ساخت — که گل مهرهٔ چون تو پرداخت

دو سو ہڈیان ای ٹھنڈی انسان کی تو اوپر جوڑ دی ہین — تیرا جسم مثل مٹی کے مہرہ کے بنایا ہے

رگت بر نبست ای پسندیده خوی — زمینی در و سی صد و شصت جوی

ای نیکخو تیرے جسم مین رگین اسطرح ہین — جیسے زمین پر تین ہزار ساٹھ نہرین جاری

بصر در سر و فکر و رای و تمیز — جوارح بدل دل بدانش عزیز

سر مین بینائی اور عقل اور تمیز دی — آدمی کے اعضا دل سے اور دل عقل سے عزیز

بهائم بروی اندر افتاده خوار — تو همچون الف بر قد مها سوار

چارپائے سر کے بل ذلت پر جھکے ہوے — تو الف کی طرح سیدھا قدمون پر سوار ہے

نگون کرده ایشان سر از بهر خور — تو آری بعزت خورش پیش سر

اونہون نے کھانے کے واسطے سر جھکایا ہے — تو عزت کے ساتھ کھانا اپنے سر تک قائم کیے ہوے کھاتا ہے

نزیبد ترا با چنین سروری — که سر جز بطاعت فرو آوری

پس اس سرداری پر تجھ کو زیبا نہیں ہے — کہ سوائے عبادت خدا کے کہین سر جھکائے

ولیکن بدین صورتِ دلپذیر — فریفتہ مشو سیرتِ خوب گیر
مگر اپنی اس صورت دل پسند پر — فریفتہ نہو اچھی عادت اختیار کر

رہِ راست باید نہ بالای راست — کہ کافر ہم از روی صورت چو ماست
سیدھی راہ چلنا چاہیے نہ سر نہ قد دیکھا جاہو — کیونکہ کافر بھی ظاہر صورت مین ہمارے ہی مشابہ ہے

ترا آنکہ چشم و دہن داد و گوش — اگر عاقلی در خلافش مکوش
تجھے جنے منہ اور کان دیے ہین — پس اگر تو عقلمند ہے تو اوسکے خلاف نہ کر

گر فتم کہ دشمن بخوبی بسنگ — مکن باری از جہل با دوست جنگ
جیتے ماتا کہ دشمن کو پتھر سے نہین مار سکتا ہی — مگر جہالت کے سبب سے کبھی دوست سے نہ لڑ

خردمند طبعان منت شناس — بگیرند عالم بہ تیغ سپاس
عقلمند طبیعت احسان پہچاننے والے — شکر گذاری کی تلوار سے عالم کو فتح کرتے ہین

حکایت

قصہ

نبرد آزمائے زا دہم فتاد — بگردن درش مہرہ برہم فتاد
ایک حاکم گھوڑے سے گر پڑا — اوسکی گردن کی ایک گوریا اکھڑ گئی

چو پیلش فرو رفت گردن بتن — نگشتی سرش تا نہ گشتی بدن
ہاتھی کی طرح اوسکی گردن جھک گئی — اوسکا سر نہین پھرتا جب تک سب بدن نہ پھرتا

پزشکان بماندند حیران درین — مگر فیلسوفے ز یونان زمین
سب طبیب اوسکے علاج مین حیران تھے — مگر ملک یونان کے ایک طبیب نے

سرش باز پیچید و تن راست شد — دگر وی نبودی زمن خواست شد
اوسکے سر درست اور جسم سیدھا کر دیا — اور اگر وہ نہوتا تو ہل نہین سکتا

دگر نوبت آمد بنزدیک شاہ — نکرد آن فرومایہ در وے نگاہ
دوسری بار حکیم پھر اوس بادشاہ کے سامنے آیا — وہ کمینہ اوسکی طرف نہ مخاطب ہوا

خردمند را سر فرو شد بشرم — شنیدم کہ میرفت و میگفت نرم
اوس عقلمند طبیب نے سر شرم سے جھکا لیا — مین نے سنا ہی کہ جاتا تھا اور آہستہ آہستہ کہتا تھا

اگر وی نہ پیچید مے گردنش — نہ پیچید ے امروز روی از منش
کہ اگر مین گل اوسکی گردن نہ سیدھی کر دیتا — تو آج میری طرف سے منہ نہ پھیرتا

فرستاد کسی بدست رہی — کہ باید کہ بر عود سوزش نہی
غلام کے ہاتھ تھوڑے سے بیج بھیجدیے — کہ انکو عود سوز پر جلا کے دھونی لینا

ملک را یکی عطسہ آمد ز دود
بادشاہ کو اوسکے دھوین سے ایک چھینک آئی

سر و گردنش همچنان شد که بود
اوسکا سر اور گردن جیسی کی تیسی ہو گئی

بعذر از پے مرد بشتافتند
عذر خواہی کیواسطے اوس مرد کے پیچھے دوڑے

بجستند بسیار و کم یافتند
بہت ڈھونڈھا مگر کہین نہ ملا

مکن گردن از امر منعم پیچ
تو ایسا کبھی کرا دھا صاحب نعمت کی ٹہکر گرا کبھی سر نہ پھیر

که روزی پسی سر بر آری بهیچ
کہ آخر کے دن منھ سے کچھ نہ لے گا

گفتار اندر نظر در صنع باری تعالی

قول - خدا تعالی کی صنعت پر نظر کرینگے بیان مین

شب از بهر آسایش تست و روز
خدا نے رات دن تیرے آرام کیواسطے پیدا کیا ہے

مه روشن و مهر گیتی فروز
رات کو چاندنی اور دن کو سورج سے جہان کو روشن کیا

سپهر از برای تو فراش وار
آسمان تیرے واسطے فراشون کی طرح

همی گستراند بساط بهار
بہار کی بساط بچھاتا ہے

اگر باد و برف است و باران و میغ
چاہے ہوا اور برف اور مینھ اور بدلی ہو

وگر رعد چوگان زند برق تیغ
خواہ رعد گرج کے بجلی کی تلوار مارے

همه کاروران فرمان برند
سب اپنے اپنے کام مین مستعد اور تابعدار ہین

که تخم تو در خاک می پرورند
کہ تیرے واسطے تخم پینے غذا مٹی مین پیدا کرتے ہین

وگر تشنه مانی ز سختی مجوش
اور اگر مکلیف سے تو پیاسا رہجاے تو غم نہ کر

که سقای ابر آبت آرد بدوش
کہ سقا ے ابر تیرے واسطے کندھے پر پانی لیے آتا ہے

ز خاک آورد رنگ و بوی و طعام
وہ خاک سے رنگ و خوشبو اور غذا پیدا کرتا ہے

تماشا که دیده و مغز و کام
جو آنکھ اور مغز اور تالو کا تماشا گاہ ہے

عسل دادت از نحل و من از هوا
تیرے واسطے مکھیون کے مُنہ سے شہد پیدا کیا اور ہوا سے

رطب دادت از نخل و نخل از نوا
درخت خرما سے خرما اور تخم خرما سے درخت

همه نخلبندان بجایند دست
سب باغبان حسرت کرتے ہین

ز حیرت که نخلی چنین کس نبست
اے حیرت ہین ہین کہ ایسا درخت کوئی نہین لگا سکتا

خور و ماه و پروین برای تواند
آفتاب ماہتاب اور پروین تیرے واسطے رہتا ہے

قنادیل سقف سرای تواند
یہ سب تیرے گھر کی چھت کی قندیل ہین

ز رازکان برگ تر از چوب خشک
کان سے سونا اور سوکھی لکڑی سے ہری پتی

بدست خود چشم و ابرو نگاشت — که محرم با غیار نتوان گذاشت
اپنے ہاتھ سے قدرت نے تیری آنکھیں اور بھویں بنائیں — کہ راز سے خبر کو آگاہ نہیں کرتے ہیں

توانا کہ آن نازنین پرورد — بالوان نعمت چنین پرورد
وہ ایسا قادر ہے کہ اوس نازنین کو حالت نطفہ سے جنین تک — پھر اوسکو رنگ رنگ کی نعمتوں سے ایسا بزرگ بناتا ہے

بجان گفت باید نفس بر نفس — کہ شکرش نہ کار زبانست و بس
جان سے ہر دم اوسکی شکر گزاری کرنا چاہیے — کیونکہ اوسکا شکر صرف زبان کا کام نہیں ہے

خدایا دلم خون شد و دیدہ ریش — کہ می بینم انعامت از گفت بیش
اے خدا میرا دل بھر آیا اور آنکھیں پھٹ گئی ہیں اے — کیونکہ تیری بخششوں میں اپنے شکر سے زیادہ پاتا ہوں

نگویم دد و دام و مور و سمک — کہ فوج ملائک بر اوج فلک
درندوں وحشی اور چیونٹی اور مچھلیوں کو میں نہیں کہتا — بلکہ آسمان پر فرشتوں کی فوج بھی

ہنوزت سپاس اندکی گفتہ اند — ز بیور ہزاران یکے گفتہ اند
ابتک تیرا ذرا سا بھی شکر ادا نہیں کر سکے — کہ دس ہزار سے ایک بھی کہہ سکتے

برو سعدیا دست و دفتر بشوی — برا ہی کہ پایان ندارد مپوی
جا سعدی اپنا ہاتھ اور دفتر اور باجہ دھو ڈال موقوف کر — جس راہ کی انتہا نہیں اودھر نہ دوڑ

حکایت

تصہ

یکی گوش کودک بمالید سخت — کہ ای بوالعجب گوی برگشتہ بخت
ایک شخص نے اپنے لڑکے کے کان اینٹھے — کہ اے بدبخت میری باتیں نالائق اور واہیات ہیں

ترا تیشہ دادم کہ ہیزم شکن — نہ گفتم کہ دیوار مسجد بکن
میں نے تجھے تیشہ اسلئے دیا تھا کہ لکڑی کاٹ لا — نہ کہ یہ کہا تھا کہ مسجد کی دیوار کھود ڈال

زبان آمد از بہر شکر و سپاس — بغیبت نگردانندش حق شناس
خدا نے انسان کو زبان احسان اور شکر گزاری کیواسطے دی ہے — حق شناس وہ ہے غیبت میں کبھی نہیں لگاتے

گذرگاہ قرآن و پندست گوش — بہ بہتان باطل شنیدن مکوش
کان قرآن اور نصیحت سننے کے واسطے دیے ہیں — بہتان اور جھوٹ کبھی نہ سنو

دو چشم از پی صنع باری نکوست — ز عیب برادر فروگیر و دوست
دونوں آنکھیں اسلئے ہیں کہ صنعت باریتعالیٰ کے دیکھیں — اپنے بھائی دوست کے عیب دیکھنے سے آنکھ بند کر لے

گفتار اندر نظر در حال ناتوان و شکر نعمت حق تعالیٰ

قول۔ اس بیان میں کہ کمزوروں کی حالت پر نظر کرنا اور خدا کا شکر ادا کرنا

ندانند کسی قدر روز خوشی — مگر روزی کافتد بسختی کشے
کوئی راحت و آرام کے وقت کی قدر نہین جانتا — مگر ہان تکلیف اور مصیبت کے وقت ہین
زمستان و درویش در تنگسال — چہ سہلست پیش خداوند مال
جاڑے اور قحط مین فقیر کی تکلیف دیکھو — مگر وہ صاحب مال کیواسطے کیسی آسان ہے
سلیمی کہ یکچند نالان بخفت — خداوندرا شکر صحت بگفت
جیسے سانپ نے کاٹا ہوا کبوتر روتے تھوڑی دیر سو جاتا ہے — تو خدا کا شکر اپنی صحت پر ادا کرتا ہے
چو مردانہ روباشی و تیز پای — بشکرانہ باکند پویان بپای
اگر تیری چال مردون سے تیز قدم ہو — تو اوسکا شکر کر اور سست قدمون کی رفاقت کر
بہ پیرکہن بر بجنبد جوان — توانا کند رحم بر ناتوان
جوان بڈھون پر ترس کھاتے ہین — زبردست کمزورون پر رحم کرتے ہین
چہ داند جیحونیان قدر آب — زمانندگان پرس در آفتاب
دریاے جیحون کے رہنے والے پانی کی کیا قدر جانین — دھوپ کے چلے ہوون سے اوسکا حال پوچھنا چاہیے
عرب راکہ بر دجلہ باشد قعود — چہ غم دارد از تشنگان زرود
جو عرب دریاے دجلہ کے نہر بغداد پر ٹھہرا ہو — اوسکو تشنہ زرود کے پیاسونکی کیا پروا ہے
کسی قیمت تندرستی شناخت — کہ یکچند بیچارہ در تپ گداخت
اوس شخص کو تندرستی کی قدر ہوتی ہے — جو غریب تھوڑے دنون تک تپ مین گھلتا ہے
ترا تیرہ شب کی نماید دراز — کہ غلطی ز پہلو بہ پہلوی باز
تجھے اندھیری رات کب پہاڑ معلوم ہوگی — جب تو ادھر ادھر کروٹ بدلکے سوتا ہے
براندیشد از افتان و خیزان تب — کہ رنجور داند درازی شب
جو بیمار رات کی درازی کا حال خوب جانتا ہے — اوسے تپ کے چھٹنے والے بیتاب ہون اوسکا خیال رکھ
بہ بانگ دہل خواجہ بیدار گشت — چہ داند شب پاسبان چون گذشت
اونچے کی آواز سے مالک جاگا — اوسے کیا معلوم ہوگا کہ چوکیدار کی رات کیسی بسر ہوئی

حکایت سلطان طغرل ہندوی پاسبان

قصہ بادشاہ طغرل اور ہندو پاسبان کا

شنیدم کہ طغرل شبی در خزان — گذر کرد بر ہندو پاسبان
مین نے سنا ہے کہ ایک طغرل بادشاہ جاڑے کے جاڑون مین — ایک غلام چوکیدار کیطرف ہوکے نکلا
ز بارید ن برف باران و سیل — بلرزش در افتاد ہمچون سہیل
جو برف اور پانی اور سیلاب مین — سہیل ستارے کی طرح کانپتا تھا

دلش بروی از رحمت آورد جوش — کہ اینک قبا پوستینم بپوش
رحم سے اوسکا دل بھر آیا — کہا کہ ابھی تو میری پوستین کی قبا آپہن لے

دمی منتظر باش بر طرف بام — کہ بیرون فرستم بدست غلام
تھوڑی دیر کوٹھے کی طرف انتظار کر — کہ مین اپنے غلام کے ہاتھ بھیجے دیتا ہون

درین بود با د صبا در وزید — شہنشہ در ایوان شاہی خرید
وہ اسی ذکر مین تھا کہ ٹھنڈی ہوا چلنے لگی — بادشاہ اپنے محل مین چلا گیا

وشاقی پریچہرہ در خیل داشت — کہ طبعش بدو اندکی میل داشت
اوسکے غلامون مین ایک پرستار پری چہرہ تھی — کہ وہ اوسکو بہت چاہتا تھا

تماشای ترکش چنان خوش فتاد — کہ ہندوی مسکین بر قتش زیاد
اوس ترک کے تماشے مین ایسا مصروف ہوا — کہ غریب پاسبان کو بالکل بھول گیا

قبا پوستینے گذشتش بگوش — زبدبختیش بر نیامد بدوش
اوسنے پوستین کی قبا کا صرف وعدہ سُنا — مگر بدنصیبی سے کندھے پر نہ پڑی

مگر رنج سرما بر و بس نبود — کہ جور سپہر انتظارش فزود
شاید جاڑے کی تکلیف اوسکے واسطے کافی نہ تھی — جو آسمان کے ظلم نے انتظار کی تکلیف اور بڑھائی

نگہ کن چو سلطان بغفلت بخفت — کہ چوبک زنش بامدادان چہ گفت
دیکھو جب وہ بادشاہ غافل ہوکے سو رہا — نقارہ بجانیوالے نے اوس صبح کیوقت کیا کہا اور زبان حال

مگر نیک بختت فراموش شد — چو دستت در آغوش آغوش شد
کیون آخر تو اوس نیکبخت کو بھول گیا — جب تو پرستار سے ہم آغوش ہوا

تراشب بعیش و طرب میرود — چہ دانی کہ بر ما چہ شب میرود
تیری رات عیش و خوشی سے بسر ہوتی ہے — مجھے کیا معلوم کہ ہم پر کیونکر رات کٹتی

فرو برد سر کاروانی بدیگ — چہ از پا فرو رفتگانش بریگ
جب سردار قافلہ نے دیگ کی طرف سر جھکایا — تو اوسکو اُن لوگونکو پروا نہوگی جو گرم ریگ در جنگل مین

بدار ای خداوند زورق بر آب — کہ بیچارگان را گذشت از سراب
اے سردار کشتی کے اپنی کشتی پانی پر ٹھہرائے رکھ — جبکہ غریبون کے سر پانی گذر گیا ہو وہ غرقی ہو چکے ہون

توقف کنید ایجوانان چست — کہ در کاروانند پیران سست
اے تیز رو جوانون توقف کرو — کہ قافلہ مین سست اور بڈھے بھی ہین

تو خوش خفتہ در ہودج کاروان — مہار شتر در کف ساروان
تو قافلے کے کجاوے مین آرام سے سو رہا — اونٹ کی مہار ساربان کے ہاتھ مین

چہ ہامون و کوہست چہ سنگ و رمال
چاہے جنگل ہو یا پہاڑ یا پتھریلی زمین مجھے کیا معلوم ہوگا

زرہ باز پس ماندگان پرس حال
جو راہ مین تھک کر بیٹھ گئے ہون ان سے اون کو تکلیف کا حال پوچھنا چاہیے

ترا کوہ پیکر ہمیون می برد
تجھے پہاڑ سا گھوڑا لیکے چلتا ہے

پیادہ چہ دانی کہ خون می خورد
تجھے کیا معلوم کہ پیادے کو کیا تکلیف ہوتی ہے

بآرام دل خفتگان در بہ
تجھے مین جو چین سے سوتے ہین

ندانند حال شکم گرسنہ
وہ بھوکون کا حال نہین جانتے

حکایت

قصہ

یکی را عسس دست بربستہ بود
کوتوال نے ایک شخص کی شکین باندھیں تھین

ہمہ شب پریشان و دلخستہ بود
اوسے تمام رات پریشانی اور تکلیف رہی

بگوش آمدش در شب تیرہ رنگ
اوسے اندھیری رات مین سنا

کہ شخصی ہمی نالد از دست تنگ
کہ ایک شخص تکلیف اور مصیبت سے رو تا ہو

شنید این سخن دزد مغلول و گفت
اوس چور نے جو طوق پہنے تھا یہ سنکے کہا

تو باری ز غم چند نالی بخفت
تو تکلیف سے کہان تک روئیگا چپ رہ

برو شکر یزدان کن ای تنگدست
اے مفلس جا خدا کا شکر کر

کہ دستت عسس تنگ بر ہم نبست
کہ کوتوال نے تیرے ہاتھ کسکے نہین باندھے

مکن نالہ از بینوائی بسے
اپنی غریبی سے بہت فریاد نہ کر

چو بینی ز خود بینواتر کسے
جب تو آپ سے بھی زیادہ غریب بہت دیکھتا ہے

حکایت

قصہ

برہنہ تنے یکدرم وام کرد
ایک ننگے نے ایکدرم قرض لیکے

تن خویش را کسوت خام کرد
اپنے جسم کا لباس کچے چمڑے کا بنایا

بنالید کاے طالع بد لگام
اوسنے رو کے کہا اے میرے نصیب سرکش

بگرما بہ پختم درین زیر خام
مارے گرمی کے مین اس کچے چمڑے مین جلگیا

چو ناپختہ آید ز سختے بجوش
جب وہ ناتجربہ کار مصیبت سے رونے لگا

یکی گفتش از چاہ زندان خموش
تو قید خانہ کے کنوین سے ایک شخص نے اوسے یہ کہا

بجا آور ای خام شکر خدائے
اے نادان خدا کا شکر کر

کہ چون مانۂ خام بر دست و پای
کہ میری طرح تیرے ہاتھ اور پیر کچے نہین بندھے ہوئے نہین

حکایت

قصہ

یکی کرد بر پارسائی گذر
ایک شخص ایک پارسا کے پاس گیا

بصورت جہود آمدش در نظر
ظاہر مین وہ اوسکو یہودی معلوم ہوا

قفائی فرو کوفت بر گردنش
اوسنے اوسکی گردن پر ایک گھونسا مارا

بخشید درویش پیراہنش
فقیر نے اپنا پیراہن اوسکو اوتار دیا

خجل گفت کانچہ از من آمد خطاست
اوسنے شرمندہ ہوکے کہ مجھسے قصور ہوا

بخشائی بر من چہ جای عطاست
معاف کر انعام کا کیا موقع ہی

بشکرانہ گفتا بہ شرنا یستم
اوسنے شکر ادا کیا کہ مین شریر نہین ہون

کہ آنم کہ پنداشتی نیستم
جو تجھے سمجھا مین وہ نہین ہون

نکو سیرتِ بی تکلف برون
نیک سیرت بے تکلف اے بدصورت

بہ از نیکنامِ خراب اندرون
نیک نام بدسیرت سے اچھا ہے

بتر دیک من شب رو راہزن
میرے نزدیک چور ڈاکو

بہ از فاسق پارسا پیرہن
بدکار پارسا بنے ہوے سے بہتر ہے

حکایت

قصہ

زرہ باز پس ماندہ میگریست
راہ مین ایک گدھا ہوا رو رہا تھا

کہ مسکین ترا زمن بریں دشت کیست
کہ مجھسے عاجز زیادہ اس جنگل مین کوئی نہین

خری بارکش گفتش ای بے تمیز
ایک لدے ہوے گدھے نے کہا کہ اے گدھے

زجورِ فلک چند نالے تو نیز
آسمان کے ظلم سے تو کہانتک روئیگا

برو شکر کن گر بخر بر نۂ
اگر تو گدھے پر سوار نہین ہی تو جا اور شکر کر

کہ آخر بزیر کسان خر نۂ
کہ آخر گدھے کیطرح تو تجھپر کوئی سوار نہین

حکایت

قصہ

فقیہی برافتادہ مستی گذشت
ایک عالم ایک مست بیہوش پڑے ہوے کیطرف سے نکلا

بمستوری خویش مغرور گشت
اپنی پارسائی پر غرور کیا

زنخوت بدو التفاتے نکرد
غرور سے اوسکی طرف نظر اوٹھاکے بھی نہ دیکھا

جوان سر برآورد کای پیر مرد
اوس جوان نے سر اوٹھاکے کہا کہ اے پیر مرد

برو شکر کن چون نعمت دری — که محرومی آید ز مستکبری
اگر تو مالدار ہو تو تما — اور شکر ادا کر — کہ غرور سے نعمت زائل ہو جاتی ہے

یکی را کہ در بند بینی مخند — مبادا کہ ناگہ در افتی بہ بند
کسیکو قید مین دیکھ کے — ہنس نہین — ایسا نہو کہ تو بھی قید ہو جاوے

نہ آخر در امکان تقدیر ہست — کہ فردا چو من ہاشی افتادہ مست
کیا تقدیر کے امکان مین — یہ بات نہین — کہ کل تو میری طرح سے مست پڑا ہو

ترا آسمان خط بمسجد نبشت — مزن طعنہ بر دیگری در کنشت
اگر تیری قسمت مین قلم تقدیر نے مسجد لکھی ہے تو کسی اور کے — بتخانہ پر طعنہ نہ کر جینے بدی

بہ بندای مسلمان بشکرانہ دست — کہ زنار مغ بر میانت نہ بست
اے مسلمان اس شکرانہ کیواسطے — ہاتھ اوٹھا — کہ زنار مغون کی طرح جنیو تیری کمر پر نہین پڑا ہے

نہ خود میرود ہر کہ جویان اوست — بعنقش کشان میبرد لطف دوست
اُسکا طالب خود — نہین جاتا ہے — بلکہ دوست کی مہربانی اُسکی گردن پکڑے کھینچے لیے جاتی ہے

نگر تا قضا از کجا سیر کرد — کہ کوری بود تکیہ بر غیر کرد
دیکھنا چاہیے کہ حکم خدا سے کیا کیا پیش آئے — کیونکہ غیر پر بھروسہ اندھون کا کام ہے

گفتار اندر نظر صاحبدلان در حق نہ در اسباب

قول - اس بیان مین کہ صاحبدل خدا پر نظر رکھتے ہین نہ اسباب ظاہر پر

شرشتست باری شفا در نبات — اگر شخص را ماندہ باشد حیات
اللہ نے بوٹیون مین شفا بخشی ہے — اگر جسم کی زندگی باقی ہو

عسل خوش کند زندگانرا مزاج — ولے درد مردن ندارد علاج
جنکی تقدیر مین زندگی ہے اُنکا مزاج شہد سے درست ہو جاتا ہے — مگر موت کے درد کا علاج نہین ہے

رمق ماندہ را کہ جان از بدن — برآمد چہ سود انگبین در دہن
جسکے بدن مین رمق برابر جان ہوا ہے جان بلب ہو — پس جب جان نکلگئی تو شہد پلانے سے کیا فائدہ ہو گا

یکی گرز پولاد بر مغز خورد — کسی گفت صندل بمالش بدرد
ایک شخص کے سر مین گرز فولادی لگا — کسی نے کہا اسکے درد پر صندل لگاؤ

ز پیش خطر تا توانی گریز — ولیکن بکن با قضا پنجہ تیز
خوف کی تلوار سے جہانتک ہو سکے بھاگو — مگر قضا کے ساتھ پنجہ نہ لڑاؤ — اے مقابلہ نہ کرو

درون تا بود قابل شرب و اکل — بدان تازہ رویست و پاکیزہ شکل
پیٹ جبتک کھانے پینے کے لائق ہے — اوسیکے سبب سے چہرہ شگفتہ اور شکل عمدہ ہے

خراب انگہ این خانہ گردد تمام — کہ با ہم نسازند طبع وطعام
یہ گھر اُسوقت بالکل خراب ہو جائیگا — کہ جب طبیعت اور کھانا ناموافق ہو

مزاجت تر و خشک و گرمست و سرد — مرکب ازین چار طبع ست مرد
اخلاط مزاج تر اور یہ خشک اور گرم اور سرد ہی — انہین چار چیزون سے طبیعت انسان کی مرکب ہو

یکی زین چو بر دیگری یافت دست — ترازوی عدل طبیعت شکست
انہین سے ایک نے بھی جب دوسرے پر غلبہ پایا — تو طبیعت کے اعتدال کی ترازو ٹوٹ گئی

اگر باد سرد نفس نگذرد — تف سینہ جان در خروش آورد
اگر ہوا کا سرد دم نگذریگا — گرمی سینہ کی جان کو بیقرار کردیگی

وگر دیگ معدہ بجوشد طعام — تن نازنین را شود کار خام
اور اگر دیگ معدہ سے کھانا اُبل تک پینے کھانا ہضم نہو — تو جسم نازنین کا کام کچا رہجاے

درایشان نہ بندد دل اہل شناخت — کہ پیوستہ با ہم نخواہند ساخت
اہل ہوشیار دل نہین لگاتے ایسے اعتبار نہین کرتے — کہ ہمیشہ آپسمین موافق نہین رہتے

توانائی تن مدان از خورش — کہ لطف حقت میدہد پرورش
خوراک سے جسم کی قوت نہ سمجھنا — بلکہ اسکی پرورش خدا کی مہربانی سے ہوتی ہو

بحقش کہ گردیدہ بر تیغ و کارد — نہی حق شکرش نخواہی گذارد
خدا کی قسم ہو کہ اگر آنکھین تلوار اور چھریسے نکالین — تب بھی اُس شکر کا حق ادا نہین ہو سکتا

چو روی بخدمت نہی بر زمین — خدا را ثنا گوی و خود را مبین
اگر تو عبادت کیواسطے زمین پر سر جھکاتا ہی — تو خدا کا شکر ادا کر اپنی طرف نظر نہ کر

گدائی ست تسبیح و ذکر حضور — گدا را نباید کہ باشد غرور
فقیری نام ہو جپنے والے تسبیح و ذکر کرنے کا — فقیر کو چاہیے کہ کبھی غرور نکرے

گرفتم کہ خود خدمتی کردۂ — نہ پیوستہ انقطاع او خوردۂ
مان لے مانا کہ تو نے کوئی کام بھی کیا ہو — مگر ہمیشہ اُسکی سرکار سے تو وظیفہ بھی پاتا ہو

گفتار در سابقۂ حکم ازل و توفیق خیر

قول۔ اس بیان مین کہ پیشتر حکم خدا کا ہوا — اور توفیق کرنے کی عطا ہوئی

نخست ارادت بدل در نہاد — پس این بندہ بر آستان سر نہاد
پہلے اسنے اعتقاد اور ارادہ دل مین ڈالا — بعد اُسکے اس بندے نے عبادت کیواسطے سر جھکایا

گر از حق نہ توفیق خیری رسد — کی از بندہ خیری بغیری رسد
اگر خدا کیطرف سے نیکی کی توفیق نہوتی — کب بندہ سے کسیکے ساتھ نیکی ہو سکتی

زبان را چہ بینی کہ اقرار داد — ببین تا زبان را کہ گفتار داد

زبان کو کیا دیکھتا ہے کہ اقرار کیا ہے — ذرا دیکھ کہ کیا کہ جسنے زبان کو پیدا کیا ہے

در معرفت دیدۂ آدمیست — کہ بگشاد و بر آسمان زمینست

آدمی کی آنکھیں خدا پہچاننے کے دروازے ہیں — جو کھلے ہوئے آسمان و زمین کا حال دیکھتے ہیں

کبست فہم بودی شیب و فراز — گر این در نکردی بروی تو باز

تجھے اونچے نیچے یعنے اچھے برے کی کہاں خبر ہوتی — اگر یہ دروازہ خدا تیرے واسطے نہ کھولتا

سر آورد و دست از عدم در وجود — درین جود بنہاد و در وی سجود

اوسنے تیرا سر اور ہاتھ عدم سے پیدا کیا — اسمین تجھ سے سجدہ اور اوسمین سجدہ کرنیکی قدرت کی

وگرنہ کے از دست جود آمدی — محالست کز سر سجود آمدی

نہین تو ہاتھ سے کہان بخشش ہوسکتی — سر سے سجدہ کرنا محال ہوتا

بحکمت زبان داد و گوش آفرید — کہ باشند صندوق دل را کلید

اوسنے حکمت سے زبان اور کان پیدا کیے — جو دل کے صندوق کیواسطے کنجی کیطرح ہین

اگر نہ زبان قصہ برداشتی — کس از سر دل کے خبر داشتی

اگر زبان مین گویائی کی قدرت نہوتی — کسیکو دل کے راز سے خبر نہوتی

وگر نیستی سمع جاسوس گوش — خبر کے رسیدی بسلطان ہوش

اور اگر کان کے مخبر کوشش نہ کرتے — تو سلطان ہوش کو نفس ناطقہ کو کسی بات کی کب خبر ہوتی

مر الفظ شیرین خوانندہ داد — ترا سمع درّاک دانندہ داد

میری گویائی اسے زبان مین کلام شیرین عطا کیا — تجھکو کان اچھی طرح سننے والے دئے

مدام این دو چون حاجبان بر درند — ز سلطان بسلطان خبر می برند

یہ دونون دربانون کیطرح ہمیشہ دروازہ پر حاضر رہتے ہین — ایک بادشاہ کی خبر دوسرے بادشاہ تک پہونچاتے ہین

چہ اندیشی از خود کہ فعلم نکوست — ازان در نگہ کن کہ تقدیر اوست

پس تو کیا سوچتا ہے کہ مین اچھے کام کرتا ہون — اوسکی طرف دیکھ جسکے اختیار مین تقدیر ہے

بر و بوستان بان بایوان شاہ — بہ تحفہ ثمر ہم ز بستان شاہ

باغبان بادشاہ کے محل مین — تحفہ کے طرح پر پھل پھول اوسکے باغ سے لیجاتا ہے

حکایت سفر ہندوستان و ضلالت بت پرستان

قصہ ہندوستان کے سفر اور بت پرستون کی گمراہی کا

بتی دیدم از عاج در سومنات — مرصع چو در جاہلیت منات

سومنات مین ایک ہاتھی دانت کا بت دیکھا — جڑاؤ جیسے کفر و جہالت کے زمانہ مین لات و منات جڑاؤ تھا

چنان صورتش بستہ تمثال گر — کہ صورت نہ بندد ازان خوبتر
بت تراش نے اوسکی ایسی اچھی صورت بنائی تھی کہ اوس سے عمدہ صورت بن نہیں سکتی ہے

زہر ناحیت کاروان ہا روان — بدیدار آن صورت بی روان
ہر طرف سے قافلہ آتے تھے اوس بیجان صورت کے دیکھنے کے واسطے

طمع کردہ رایان چین و چگل — چو سعدی وفا زان بت سنگدل
چین اور چگل کے راجہ اس بت سنگدل سے وفا چاہتے تھے جیسے سعدی شوخ سے

زبان آوران رفتہ از ہر مکان — تضرع کنان پیش آن بیزبان
ہر ملک سے آنے والے شاعر اے کبیشر اُس بے زبان کے سامنے آہ و زاری کرتے تھے

فرو ماندم از کشف آن ماجرا — کہ حی جمادی پرستد چرا
مجھکو اس حال سے تعجب ہوا کہ یہ زندہ کیون پتھر کی پرستش کرتے ہین

مغی را کہ با من سر و کار بود — نگو گوی و ہم حجرہ و یار بود
جس پنڈت سے کہ میرا تعلق اے جان پہچان تھی شیرین زبان اور دوست تھا اور ایک ہی حجرہ

بنرمی بپرسیدم ای برہمن — عجب دارم از کار این لقعہ من
مین نے اُس سے آہستہ سے پوچھا کہ اے برہمن اس گبر کے کام سے مجھے تعجب آتا ہے

کہ مدہوش این ناتوان پیکر اند — مقید بچاہ ضلال اندر اند
کہ یہ صورتین بیہوش اور بالکل بیہوش ہین گمراہی کے کنوین مین قید ہین

نہ نیروی دستش نہ رفتار پای — ورش بفگنی بر نخیزد ز جای
نہ اسکو ہاتھ ہلانے کی نہ چلنے کی قوت ہے اور اگر اسکو گرا دو تو اٹھ نہین سکتا

نہ بینی کہ چشمانش از کہرباست — وفا جستن از سنگ چشمان خطاست
تو نہین دیکھتا کہ اُسکی آنکھین کہربا کی بنی ہین ایسے بیوفون سے وفا چاہنا خلاف عقل ہے

برین گفتم آن دوست دشمن گرفت — چو آتش شد از خشم و در من گرفت
اسی بات پر وہ دوست دشمن ہوگیا آگ کی طرح غصے سے سرخ ہوگیا میرے پیچھے پڑ گیا

مغانرا خبر کرد و پیران دیر — ندیدم دران انجمن روی خیر
اوس پنڈت نے اور بڈھے پجاریون کو خبر کردی پس مین نے اوس محفل مین اپنی خیر نہ دیکھی

چو آن راہ کج پیش شان راست بود — رہ راست در چشم شان کج نمود
جبکہ وہ بڑے ہی کفر اور فحش میں سیدھی راہ ہی الٹی سیدھی راہ معلوم ہوتی

کہ مرد ار چہ دانا و صاحبدلست — نبرد یک بیدانشان جاہلست
کہ کوئی مرد اگرچہ کیسا ہی عقلمند اور ہوشیار ہو مگر جاہلون کے نزدیک وہ بیوقوف ہے

فرو ماندم از چارہ ہمچون غریق
مجھے کوئی تدبیر سوجھی جیسے ڈوبے ہوئے آدمی کو

برون از مدارا ندیدم طریق
نیل کے سوا مین نے اور کوئی طریقہ نہ دیکھا

چو بینی کہ جاہل بکین اندرست
جب دیکھے کہ جاہل فساد پر آمادہ ہے

سلامت بہ تسلیم ولین اندرست
تو سلامتی ملائمیت اور آسان لینے مین ہے

مہین بر ہمن راستودم بلند
مین نے بڑے پنڈے کی پکار کے تعریف کی

کہ ای پیر نفسیر استا وژند
کہ اے بڈھے تیری ذات تو استاد اور ژند کی تفسیر ہے

مرا نیز با نقش این بت خوشست
مجھے بھی اس بت کی صورت اچھی معلوم ہوتی ہے

کہ شکلی خوش و صورتی دلکشست
کیونکہ اسکی شکل عمدہ اور صورت پاکیزہ ہے

بدیع آیدم صورتش در نظر
دیکھنے مین تو اسکا ظاہر مجھے ہی اچھا معلوم ہوتا ہے

ولیکن ز معنے ندارم خبر
مگر باطن کی مجھے خبر نہین ہے

کہ سالوک این منزلم عنقریب
کہ مجھے یہان آئے تھوڑے دن ہوے

بد از نیک نادر شناسد غریب
مسافر کو اچھے برے کی کم تمیز ہوتی ہے

تو دانی کہ فرزین این رقعہ
وہ تجھے معلوم ہوگا کہ تو اس بساط کا وزیر ہے

نصیحتگر شاہ این بقعہ
اور یہان کے بادشاہ کا نصیحت کرنے والا

عبادت بتقلید گمراہیست
کسیکے کہنے پر عبادت کرنا گمراہی ہے

خنک رہروی را کہ آگاہیست
واہ کیا اچھا وہ شخص ہے جو خود آگاہ ہو

چہ معنیست در صورت این صنم
اس تصویر مین کیا عمدہ بات و خوبی ہے بتا

کہ اول پرستندگانش منم
کہ مین پہلے اسکی خدمت کرونگا

برہمن شادی برافروخت روی
برہمن کا مدعے خوشی کے چہرہ شگفتہ ہو گیا

پسندیدہ گفت ای پسندیدہ گوی
اسنے میری بات بہت پسند کی اور کہا تیری بات بہت پسند ہے

سوالت صوابست و فعلت جمیل
تیرا سوال اور تیرا کام عمدہ ہے

بمنزل رسد ہر کہ جوید دلیل
جو شخص راہ سوجھتا ہو وہی منزل پر پہنچتا ہے

بسی چون تو گردیدم اندر سفر
مین بھی تیری طرح بہت پھرا ہون

بتان دیدم از خویشتن بیخبر
بہت بت دیکھے جنکو اپنی خبر نہین

جز این بت کہ ہر صبح از نیجا کہ ہست
سوائے اوس بت کے کوئی طاقت حرکت کی نہین رکھتا

برآرد بہ یزدان دادار دست
اور یہ جہان سے خدا کی طرف دعا کیواسطے

وگر خواہی امشب ہمین جا بباش
اگر تو چاہتا ہے تو رات کو یہان ٹھہر

کہ فردا شود سر این بر تو فاش
کہ کل صبح کو تجھپر یہ راز ظاہر ہو جائیگا

شب آنجا ببودم بفرمانِ پیر
رات کو اس پیر مغان کے کہنے سے وہین رہا

شبی همچو روزِ قیامت دراز
وہ ایک رات قیامت کی طرح دراز تھی

کشیشان هرگز نیازرده آب
علمائے مجوس جنہوں نے ہرگز پانی کو تکلیف نہ دی کہ منہ بھی نہ دھویا

مگر کرده بودم گناهے عظیم
بیشک مین نے کوئی بڑا گناہ کیا تھا

همه شب درین قید غم مبتلا
تمام رات اسی قید غم مین مبتلا تھا

که ناگه دهل زن فرو کوفت کوس
کہ دفعۃً نقارچی نے نقارہ بجایا

خطیب سیه پوش شب بیخلاف
رات کے سیہ پوش خطیب نے بلا روک ٹوک

فتاد آتشِ صبح در سوخته
صبح کی آگ سوختے مین لگی

تو گفتی که در خطهٔ زنگبار
گویا ملک زنگبار مین

مغان شبه رای و ناشسته روی
پنڈے بدکار بغیر منہ دھوئے ہوئے

کس از مرد در شهر و برزن نماند
مردون مین سے کوئی شہر اور کسی کوچہ مین نہ رہ گیا

من از غصه رنجور و از خواب مست
مین غصہ سے بیمار اور نیند مین مست تھا

بیکبار از بتها برآمد خروش
یکبارگی وہ بت پرست چلا اوٹھے

چو بتخانه خالی شد از انجمن
جب بتخانہ محفل سے خالی ہوگیا

برهمن نگه کرد خندان به من
برہمن نے ہنسکے میری طرف دیکھا

چو بیژن بچاه بلا در اسیر
جیسے بیژن کنوین مین قید اور گرفتار رہا

مغان گرد من بی وضو در نماز
اور پنڈے میرے آس پاس بے وضو بحالت نماز تھے

بغلها چو مروارد در آفتاب
اونکی بغلین جیسے دھوپ مین مردہ مچھلی ہوا

که بردم دران شب عذاب الیم
کہ اوس رات کو مین نے بڑا عذاب سہا

یکم دست بر دل یکم بر دعا
ایک ہاتھ دل پر ایک دعا مین

بخواند از قضای برهمن خروس
اور برہمن کے بولنے کی مرغ نے بانگ دی اسی خبر کی

برآورد تمشیر روز از غلاف
دنیا کی تلوار میان شب سے نکالی اے روز روشن ہوا

بیکدم جهانے شد افروخته
یکدم مین ایک جہان جل گیا

ز یک گوشه ناگه در آمد تتار
ایک طرف سے اہل تاتار داخل ہوے ایسی دن ہوگیا

بدیر آمد از در و دشت و کوی
اس مندر مین سوئی برابر جگہ نہ رہی

دران تنگده جای درزن نماند
اوس مندر مین سے ایک کونہ مین ایک عورت نہ رہی

که ناگه نماتیل برداشت دست
کہ دفعۃً اوس تصویر ای بت نے ہاتھ اوٹھائے

تو گفتی که دریا در آمد بجوش
گویا دریا جوش و خروش مین آگیا

که دانم ترا پیش مشکل نماند
کہ مین یقین کرلونگا کہ مجھسے اب شک نہوگا

حقیقت عیان گشت و باطل نماند
سب حال دیکھ لیا اب وہمین کچھ جھوٹ نہین

چو دیدم که جهل اندرو محکمست
جب مین نے دیکھا کہ جہالت اوسکی ذات مین خوب مضبوط ہے

خیال محال اندرو مدغمست
خیال محال اوسکے دل مین جما ہوا ہے

نیارستم از حق دگر هیچ گفت
مین سوائے اسکے اور کچھ نہ کہسکا سچ ہو

که حق ز اهل باطل بباید نهفت
کیونکہ سچ کو جھوٹون سے چھپانا چاہیے

چو بینی زبردست را زیردست
جب دیکھے کہ کسی زبردست سے مقابلہ ہے

نه مردی بود پنجه خود شکست
تو اپنا پنجہ توڑنا کچھ بہادری نہین

زمانی بسالوس گریان شدم
تھوڑی دیر تک مین فریب دینے کیواسطے رویا کیا

که من ز انچه گفتم پشیمان شدم
اور مین نے جو کچھ کہا تھا اوس سے پشیمان ہوا

بگریه دل کافران کرد میل
رونے کے سبب سے کافرون کا دل پسیجا

عجب نیست سنگ ار بگردد سبیل
کیونکہ سیلاب مین پتھرون کا بہنا کچھ تعجب نہین ہے

دویدند خدمت کنان سوی من
خدمت کرنے والے میری طرف دوڑے

بعزت گرفتند بازوی من
اور عزت کے ساتھ میرا بازو پکڑلیا

شدم عذر گویان بر شخص عاج
مین بہانہ سے عذر کرتا ہوا اوس ہاتھی دانت کی بت تک پہونچا

بکرسی زر کوفت بر تخت ساج
کہ سالکھو کے تخت پر کرسی زرین پر بیٹھا تھا

تبک رایکی بوسه دادم بدست
بت کے ہاتھ مین نے چوم لیے

که لعنت بر و باد و بر بت پرست
اور دل مین کہا کہ اس بت اور بت پرست دونون پر لعنت ہے

بتقلید کافر شدم روز چند
اونکی پیروی کی تھوڑے دنون تک کافر بنا

برهمن شدم در مقالات تزند
برہمن کتاب ژند کی باتین سننے سے مین برہمن مشہور ہوا

چو دیدم که در دیر کشتم امین
جب مین نے دیکھا کہ اوس مندر مین امانت سے ہم مشہور ہوا

نلنجیدم از خرمی در زمین
تو مارے خوشی کے زمین پر پاؤن نہ رکھتا تھا

در دیر محکم به بستم سبک
ایک بات کو مین نے مندر کا دروازہ خوب مضبوط بند کیا

دویدم چپ و راست چون عقربی
داہنے بائین اینچ پینچ کیطرح دوڑنے لگا

نگه کردم از زیر تخت و زبر
مین نے اوس تخت کے نیچے اور اوپر نظر کی

یکی پرده دیدم مکلل بزر
ایک پردہ زردوزی کا پڑا ہوا دیکھا

پس پرده مطرانی آذر پرست
اوس پردے کے پیچھے ایک سوداگر آتش پرست کا

مجاور سر ریسمانی بدست
مجاور تھا اور ایک رسی کا سرا ہاتھ مین لیے ہوے

عام جگہ کا لفظ جس مین عبادت کی جاتی ہو مثلاً مسجد کنیسہ بت خانہ وغیرہ

بفورم در انخال معلوم شد — چو داؤد کاہن بر و موم شد
غور کرا وہ حال مجھ معلوم ہوگیا کہ محبت کا ہاتھ اوجھا تا آسانی سے — جیسے حضرت داؤدؑ کے ہاتھ مین لوہا موم ہوتا تھا

کہ ناچار چون در کشد ریسمان — برآرد صنم دست فریاد خوان
کہ جب وہ رسی کھینچتا ہے تو مجبور ہوکے — وہ بت عاجزی سے دعا کرتا ہے

برہمن شد از روی من شرمسار — کہ شنعت بود بخیہ بر روی کار
وہ برہمن میرے دیکھنے سے شرمندہ ہوا — کہ اُسکا راز فاش ہونا بُرا تھا

بتازید دمن در پیش تاختم — نگونش بچاہے در انداختم
دوڑا گا اور مین اُسکے پیچھے دوڑا — اور اُسکو اوندھا ایک کنوین مین ڈالدیا

کہ دانستم ار زندہ آن برہمن — بماند کند سعی در خون من
کہ مین سمجھ گیا اگر یہ برہمن زندہ رہیگا — میرے قتل کیواسطے کوشش کریگا

پسندد کہ از من برآید دمار — مبادا کہ رازش کنم آشکار
چاہیگا کہ میرا مغز نکالا جاوے — نا گہ ایسا نہو کہ مین اسکا راز ظاہر کردون

چو از کار مفسد خبر یافتے — زدستش برآور چو دریافتی
جبکہ مفسد کے کام سے تجھے خبر ہوجاے — قابو پاکے اوسکا مغز ہاتھ سے نکال لے

اگر زندہ اش مانے آن بی ہنر — نخواہد ترا زندگانے دگر
کیونکہ اگر تو اوسے زندہ رکھے گا — تو پھر وہ تیری زندگی کبھی نچ ہیگا

دگر سر بخدمت نہد بر درت — اگر دست یابد ببرد سرت
اور اگر عاجزی سے تیرے دروازے پر سر بھی رکھدے — کیونکہ جب قابو پائیگا تو تیرا سر کاٹ لیگا

فریبندہ را پاے در پی منہ — چو رفتی و دیدی امانش مدہ
فریب دینے والے کے پیچھے نہ پڑ — مگر جب جاکے دیکھ تو اوسے پناہ نہ دے

تمامش بکشتم بسنگ آن خبیث — کہ از مردہ دیگر نیاید حدیث
مین نے اوس خبیث کو اچھی طرح سے مار ڈالا — کیونکہ مردہ پھر حال نہین بتا سکتا

چو دیدم کہ غوغاے انگیختم — رہا کردم آن بوم و بگریختم
جب مین نے دیکھا کہ شور اور فساد برپا کیا — مین وہ سونا مین چھوڑ کے بھاگ کھڑا ہوا

چو اندر نیستانش آتش زدی — ز شیران بپرہیز اگر بگذری
جب زنگلون کے جنگل مین آگ لگا دی — پس اگر صحیح سلامت ہے تو شیرون سے پرہیز کر

نگر تا بچہ مار مردم گزای — چو کشتی در ان خانہ دیگر مپای
آدمی کے کاٹنے والے سانپ کا بچہ — اگر مار ڈالا تو پھر اُس جگہ کبھی نہ

چو زنبور خانہ بیاشوفتے
جب بروں کا چھتا اوجاڑا

اگر یزاز محلت کہ گرم اوفتے
تو اس جگہ سے بھاگ جا نہین تو جلد گر جائیگا

بچابک ترازخود مینداز تیر
اپنے سے زیادہ چالاکی کے ساتھ تیر اندازی نکر

چو افتاد دامن بدندان بگیر
گر جب وہ مقابلہ مین گر گیا تو جیسے پھاڑ ڈال

دراوراق سعدی چنین بندنیست
سعدی کی کتاب مین اس سے عمدہ کوئی نصیحت نہین

کہ چون پای دیوار کندی مایست
کہ جب دیوار کی جڑ کمزور کر دے تو وہان کبھی کھڑا ہوا

بہند آمدم بعدازان رستخیز
اس آفت کے بعد مین ہندوستان مین آیا

درانجا براہ یمن تاجیز
اور وہانسے یمن کی راہ ہوکر حجاز مین

ازان جملہ تلخی کہ برمن گذشت
ان تکلیفون سے جو بھر گذرین

دہانم جزامروز شیرین نگشت
آجکے سوا کبھی زبان شیرین نہوئی اسے آرام ملا

دراقبال تائید بوبکر سعد
بوبکر سعد کے سایہ دولت مین

کہ مادر نزاید چنو قبل و بعد
کہ ایسا لڑکا اس سے پیشتر اور بعد کسی عورت کے نہین ہوا

زجور فلک دادخواہ آمدم
مین آسمان کے ظلم سے فریادی آیا ہون

درین سایہ گستر پناہ آمدم
اس رحیم کے سایہ مین پناہ لی ہے

دعاگوی این دولتم بندہ وار
مین غلامون کی طرح اس دولت کا دعاگو ہون

خدایا تو این سایہ پایندہ دار
اے خدا تو اس سایہ کو ہمیشہ رکھ

کہ مرہم نہادم ندوم خوردریش
کہ اسنے مرہم لگادیا اور زخم کے موافق نہین

کہ درخورد وانعام واکرام خویش
بلکہ اپنے بخشش اور انعام کے موافق دیا

کی این شکر نعمت بجا آورم
شکر اس نعمت کا کہان ادا کر سکتا ہون

دگر پای گردد بخدمت سرم
اگر اسکی خدمت کیواسطے میرا سر بھی پیر ہوجاے

فرح یافتم بعدازان بندہا
اُن تکلیفون کے بعد مجھے اب آرام ملا

ہنوزم بگوشست ازان پندہا
ابھی تک وہ سب نصیحتین مجھے یاد ہین

یکی آنکہ ہرگہ کہ دست نیاز
ایک یہ کہ جب مین آرزو کا ہاتھ

برآرم بدرگاہ دانای راز
راز جاننے والیکی درگاہ مین اٹھاؤن اور دعا مانگون

بیاد آید آن لعبت چین بیم
وہ چین کی تصویر مجھے یاد آتی ہے

کند خاک در چشم خود بینیم
اور میری خودبینی کی آنکھ مین خاک ڈالتی ہے اور غرور ٹوٹتا ہے

بدانم کہ دستی کہ برداشتم
مین جانتا ہون کہ مین نے ہاتھ جو اوٹھایا

بہ نیروی خود برنیفراشتم
وہ اپنے ہاتھ کی قوت سے نہین اٹھایا

نه صاحبدلان دست بر میکشند — که سر رشته از غیب در میکشند

صاحبدل ہاتھ دعا کا خود نہیں اوٹھاتے ہیں — بلکہ توفیق دینے کارگزاران قضاوقدر نے غیب سے

در خیر باز ست و طاعت ولیک — نه هر کس تواناست بر فعل نیک

نیکی اور عبادت کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے — مگر نیک کام سب کے سب پابند نہیں ہوتے

همینست مانع که در بارگاه — نشاید شدن جز بفرمان شاه

یہی بات مانع ہے کہ بارگاہ میں — بے حکم بادشاہ کے نہیں جا سکتے

کلید قدر نیست در دست کس — توانائی مطلق خداست و بس

تقدیر کی کنجی کسیکے ہاتھ میں نہیں کہ تقدیر پر کچھ کہا جا سکے — صرف خدا کے سوا کوئی قادر مطلق نہیں

پس ای مرد بیننده بر راه راست — ترا نیست منت خداوند راست

پھر اے مرد بینا بادشاہ تو جو راہ راست پر چلتا ہے — تو کچھ خوبی نہیں بلکہ خدا کا احسان سمجھنا چاہیے

چو در غیب نیکو نهادت سرشت — نیاید ز خوی تو کردار زشت

جب تقدیر نے تیری اصل اچھی کی ہے — تو تیری عادت سے خرام کام کبھی سرزد نہ ہونگے

ز زنبور کرد این حلاوت پدید — همان کس که در مار زهر آفرید

جس خدا نے مکھی کے منہ میں ایسا میٹھا شہد ظاہر کیا ہے — اسی نے سانپ کے منہ میں زہر پیدا کیا

چو خواهد که ملک تو ویران کند — نخست از تو خلقی پریشان کند

پس اگر وہ چاہتا ہے کہ تیرا ملک ویران ہو — پہلے تیرے ظلم سے خلق کو پریشان کرتا ہے

وگر باشدش بر تو بخشایشی — رساند بخلق از تو آسایشی

اور جب اسکو تجھ پر بخشش منظور ہے — تو خلق کو تیرے لیے آرام پہونچاتا ہے

تکبر مکن بر ره راستی — که دستت گرفتند و برخاستی

اپنی راہ راست اے اسلام و شریعت پر غرور نہ کر — کیونکہ کارکنان قضاوقدر نے تیرا ہاتھ پکڑ اٹھایا ہے

سخن سودمندست گر بشنوی — بمردان رسی گر طریقت روی

یہ بات فائدہ مند ہے اگر تو اوسپر عمل کریگا — اگر راہ راست پر چلیگا تو مردوں سے ملیگا

مقامی بیابی گرت ره دهند — که بر خوان عزت سماطت نهند

اگر تجھے نزدیک کرینگے تو تو بھی عزت پائیگا — کہ تجھ سے ساتھ خوان پر بیٹھ کر دسترخوان بچھائینگے

ولیکن نباید که تنها خوری — نه درویش درمانده یاد آوری

مگر تجھے تنہا خوری نجا ہے — کہ محتاج فقیر عاجز کو بھی یاد کرنا

فرستی مگر رحمتی در پیم — که بر کرده خویش واثق نیم

اے میرے مربی بعد مجھ پر دعائے مغفرت پڑھنا — کہ مجھے اپنے اعمال کا اعتبار نہیں ہے

باب نہم در توبہ

نہان باب توبہ کے بیان مین

بیا ای کہ عمرت بہفتاد رفت
خبر دار شو ای غلام از خلاف
ہمہ برگ بودن ہمی ساختے
بتدبیر رفتن نپرداختے
قیامت کہ بازار مینو نہند
منازل باعمال نیکو دہند
بضاعت بچندانکہ آری بری
وگر مفلسے شرمساری بری
کہ بازار چندانکہ آگندہ تر
تہیدست را دل پراگندہ تر
زپنجہ درم پنج اگر کم شود
دلت ریش سر پنجۂ غم شود
چو پنجاہ سالت فزون شد زدست
غنیمت شمر پنج روزے کہ ہست
اگر مردہ مسکین زبان داشتی
بفریاد و زاری فغان داشتی
کہ ای زندہ چون ہستت امکان گفت
لب از ذکر چون مردہ بر ہم مخفت
چو ہا را بغفلت بشد روزگار
تو باری دمی چند فرصت شمار

مگر خفتہ بودی کہ برباد رفت
شنا ہو تو خواب غفلت مین تھا جو سب عمر برباد ہوئی اب کچھ کیا
بتدبیر رفتن نپرداختے
چلنے اے عقبہ کی تدبیر کی فکر نہوئی
منازل باعمال نیکو دہند
نیک کامون کے موافق مرتبہ ملیگا
وگر مفلسے شرمساری بری
اگر تو مفلس ہو تو شرمندہ ہونا پڑیگا
تہیدست را دل پراگندہ تر
مفلس کو اوسیقدر حسرت ہوتی ہے
دلت ریش سر پنجۂ غم شود
تو تیرے دل کو فرور رنج و ملال ہوگا
غنیمت شمر پنج روزے کہ ہست
پس ان پانچ دنونکو تو غنیمت سمجھکے کچھ اپنی عقبی کو توشہ حاصل کر
بفریاد و زاری فغان داشتی
تو فریاد اور زاری سے پہونچتا
لب از ذکر چون مردہ بر ہم مخفت
خدا کی یاد سے مردے کی طرح خاموش رہ
تو باری دمی چند فرصت شمار
ہان تو اس تھوڑے وقت کو غنیمت جان

حکایت پیر مرد و تحسر بر روزگار جوانی

ذکر ایک بڈھے کا جوانی کے دنون پر حسرت کرنا

شبی در جوانی و طیب نعم
جوانان نشستیم چندی بہم
چو بلبل سرایان چو گل تازہ روی
ز شوخی در افگندہ غلغل بکوی
ایک رات کو جوانی مین خوشی اور آرام کے ساتھ ہم کئی جوان ایک جا بیٹھے تھے
بلبل کی طرح چہچہاتے اور گل کی طرح ہنس رہے تھے تیزی سے اپنے محلہ مین جھنکہ رہے تھے

جہاندیدہ پیری زما برکنار — زدورِ فلک لیل مویش نہار
ایک جہاندیدہ بالکل بڈھا ہمسے علیحدہ — جسکے رات کیطرح سیاہ بال زمانہ کی گردش سے بیکیطرح سفید ہو گئے

چو قندق زبان از سخن بستہ بود — نہ چون ما لب از خندہ چون پستہ بود
جسکا منہ بات کرنے سے اخروٹ کیطرح بند تھا — نہ ذکر ہماری طرح ہنسنے سے لب مثل پستہ کے خندان تھا

جوانی فرا رفت کای پیر مرد — چہ در کنج حسرت نشینی بدرد
ایک جوان اوسکے پاس گیا اور کہا — کہ اے پیر مرد کیا گوشہ حسرت مین درد آلودہ بیٹھا ہے

یکی سر برآراز غریبان نجم — بآرام دل با جوانان بچم
ایک بار گریبان غم سے سر اوٹھا کے — جوانون کے ساتھ چل

برآورد سر سالخوردہ از نہفت — جوابش نگر تا چہ پیرانہ گفت
اوس بڈھے نے سر گریبان سے اوٹھایا — خیال کر کہ اوسنے بڈھون کی طرح کیا اچھا جواب دیا

چو بادِ صبا برگلستان وزد — چمیدن درخت جوان را سزد
جب بادِ صبا باغ مین چلتی ہے — تو پودے درخت کا ہلنا اچھا معلوم ہوتا ہے

چند تا جوانست و سرسبز خوید — شکستہ شود چون بزردی رسید
خود جبکہ سرسبز اور جوان ہو خوب لہلہاتی ہو — جب زرد ای پختہ ہو جاتی ہے تو ٹوٹ جاتی ہو

بہاران کہ باد آورد بید مشک — بریزد درخت جوان برگ خشک
ہوا فصل بہار کی بید مشک سے دواے خوشبو دار کرتی ہے — اسی سے پرانے درختون کے نیچے مشک پتے جھڑتے ہین

نزیبد مرا با جوانان چمید — کہ بر عارضم صبح پیرے دمید
مجھے جوانون کے ساتھ نہ تھا — جبکہ میری رخسارون پر صبح سفیدی نمودار ہوئی

بقیدم اندر حجرہ بازی کہ بود — دمادم سر رشتہ خواہد ربود
میرے قید مین جو حجرہ باز تھا — وہ ہر دم تا کے کا سر کاٹتا ہے

شمارست نوبت برین خوان نشست — کہ ما از تنعم بشستیم دست
اب صرف گنتی کے نیکو من دنیا کر — کیونکہ مین نے آیش و عیش سے ہاتھ دھویا

چو بر سر نشست از بزرگی غبار — وگر چشمہ عیشی جوانے مدار
جب سر پہ بزرگی کا غبار جمع گیا — پھر جوانی کے چین کی امید نہ رکھ

مرا برف بارید بر پرز زاغ — نشاید چو بلبل تماشاے باغ
میرے کوے کے پر پہ برف پڑی ہے ہی حال سفید ہو گئے — اب بلبل کی طرح باغ کی سیر نہیں

کند جلوہ طاؤس صاحب جمال — چہ میخواہے از باز بر کندہ بال
البتہ طاؤس خوبصورت اپنی خوبی دکھاتا ہے — بے پر باز سے کیا لطف حاصل ہوگا

مرا غلہ تنگ اندر آمد درو — شمارا کنون می دمد سبزہ نو
میرے غلہ کے کٹنے کا وقت اب موت بالکل قریب ہے — تمہارا کھیت اب سرسبز ہوتا ہے

گلستان مارا طراوت گذشت — کہ گلدستہ بندد چو پژمردہ گشت
میرے باغ کی سرسبزی جاتی رہی — کھلائے ہوئے پھولوں کا کوئی گلدستہ نہیں بناتا

مرا تکیہ جان پدر بر عصاست — وگر تکیہ بر زندگانی خطاست
اے جان پدر میرا سہارا یہ لاٹھی ہے — اب زندگی کا بھروسہ کرنا بیفائدہ ہے

مسلم جوان راست بر پای چست — کہ پیران برند استعانت بدست
جوانوں کی چالاکی اور کھیل کود ٹھیک ہے — کیونکہ بوڑھے بغیر ہاتھ کے سہارے کے اٹھ نہیں سکتے

گل سرخ رویم نگر زرد ناب — فرو رفت چون زرد شد آفتاب
میرے گلابی سے رخسار سے زرد ہو گئے ہیں موت قریب ہے — جب آفتاب زرد ہوتا ہے تو غروب ہوتا ہے

ہوس پختن از کودک ناتمام — چنان زشت بود کہ از پیر خام
نابالغ لڑکوں کا کھیلنا کودنا — ایسا واہیات نہیں معلوم ہوتا ہے جیسے بڈھے جاہل کا

مرا می بباید چو طفلان گریست — زشرم گناہان نہ طفلانہ زیست
مجھے بچوں کی طرح رونا چاہیے — اپنے گناہوں کی شرم سے نہ بچوں کی طرح زندگی بسر کرنا

نکو گفت لقمان کہ نازیستن — بہ از سالہا بر خطا زیستن
لقمان نے کیا اچھی بات کہی ہے کہ زندہ نہ رہنا — برسوں گناہ کرکے اور زندہ رہنے سے بہتر ہے

ہم از بامداوان در کلبہ بست — بہ از سود و سرمایہ دادن بدست
صبح کے وقت دکان بند کر لینا اچھا ہے — اصل اور نفع کے کھونے سے

جوان تا رساند سیاہی بنور — برو پیر مسکین سیاہی بگور
جبتک جوان اپنی سیاہی کو روشن کرے گا اپنی نسبت رہوگا — بڈھا ضعیف اعمال سیاہ اپنے ساتھ قبر میں لیجائے گا

حکایت

کہن سالی آمد بنزد طبیب — زنالیدنش تا برد دم قریب
ایک بڈھا ایک طبیب کے پاس گیا — اور برسوں کو اسکے رونے کے تھوڑے دن باقی تھے معلوم ہوئے

کہ دستم بہ رگ بر نہ ای نیک رای — کہ پایم ہمی بر نیاید ز پای
کہا اے نیک بخت میری نبض دیکھ — کہ اب میرا پیر بڈھے کہیں ہلتا

بدو آن ماندہ این قامت خفتہ ام — کہ گوئی بگل در فرو رفتہ ام
یہ ہے بستہ بدن اکیا ہو گیا — کہ گویا میں مٹی میں دبا ہوا ہوں

بدو گفت دست از جہان برگسل — کہ پایت قیامت برآید ز گل

طبیب نے اس سے کہا کہ دنیا کی امید چھوڑ — کہ اب قیامت میں تیرا پیر کیچڑ سے نکلے گا

اگر در جوانی زدی دست و پای — در ایام پیری بہشتی بیاش ورا

جب جوانی میں بہت ہاتھ پیر مارے اب بڑھاپے میں حواس اور عقل سنبھال

چو دوران عمر از چہل برگذشت — مزن دست و پا کابت از سر گذشت

جب عمر کا زمانہ چالیس سے بڑھا اب ہاتھ پیر مارنا بیکار ہے کہ پانی سر سے گذر گیا

نشاط آنگہ از من بمیدن گرفت — کہ شاخم سپیدہ بمیدن گرفت

خوشی اس وقت مجھ سے نفرت کرنے لگی کہ میری داڑھی سپیدہ دم ہوئی یا کال سے سفید ہو گئے

بباید ہوس کردن از سر بدر — کہ دور ہوس بازی آمد بسر

ہوش سر سے دور کرنا چاہیے کہ زمانہ عشق بازی کا گذر گیا اے جوانی گئی

بسبزی کجا تازہ گردد دلم — کہ سبزی بخواہد دمید از گلم

کب میرا دل تازہ ہوگا جبکہ میری مٹی پر خود سبزہ جما جاہتا ہے

تفرج کنان در ہوا و ہوس — گذشتیم بر خاک بسیار کس

ہوا و ہوس میں سیر کرتا ہوا بہت سے آدمیوں کی قبر پر گذرا

کسانیکہ دیگر بغیب اندراند — بجایند و بر خاک ما بگذرند

پس جو لوگ کہ اب پیدا ہو گئے وہ آگے میری قبر پر سیر کریں گے

دریغا کہ فصل جوانی برفت — بلہو و لعب زندگانی برفت

افسوس کہ جوانی کا زمانہ گذر گیا کھیلنے کودنے میں زندگی بسر ہوئی

دریغا چنان روح پرور زمان — کہ بگذشت برما چو برق یمان

افسوس کہ ایسا زمانہ روح پرور جیسے یمن میں برق بھر ایسا بسر ہوا

دریغا آن نوشم واین خورم — نپرداختم تا غم دین خورم

اس فکر میں ہوا کہ کھانے پینے اور عیش کا خیال تھا آخرت کا ذرا بھی خیال نہ ہوا

دریغا کہ مشغول باطل شدیم — زحق دور ماندیم و غافل شدیم

افسوس کہ باطل امور میں پھنسا رہا اور حق سے مجھے دور اور غافل رہا

چو خوش گفت باکودک آموزگار — کہ کاری نکردیم و شد روزگار

لکھنے کے وقت استاد نے کیا ہی بات کہی کہ میں نے کوئی کام نہیں کیا اور عمر ختم ہو گئی

کفایند مردم بحکمت شمردن — قوت جوانی پیش از ضعف پیری

قولہ ۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ بڑھاپے اور کمزوری سے پہلے جوانی کو اچھا بنانا چاہیے

جوانا رہ طاعت امروز گیر
اے جوان آج عبادت کی راہ پر چل ای عبادت کر
کہ فردا جوانے نیاید ز پیر
کہ کل بڑھاپے سے جوانی نہو سکے گی

فراخ دلت ہست و نیروی تن
ابھی جب تیرے دل کو فراغت ہین اور جسم مین قوت ہے کوئی کام کرلے
چو میدان فراخست گوئی بزن
جب فرصت بہت ہو اقبال نیک کرلے

من این روز را قدر نشناختم
مین نے اندنون کی کچھ قدر نجانی
بدانستم اکنون کہ در باختم
اب آخر ہونے پر اوسکی قدر معلوم ہوئی

قضا روزگاری زمن در ربود
تقدیر نے سیر اوقت چھینا لیا
کہ ہر روز می ازوی شب قدر بود
جسکا ایک دن شب قدر تھا

چو کوشش کند پیر خرز یر بار
بڈھا گدھا لادا ہوا بوجھ سے کیا کرسکتا ہے
تو میرو کہ بر باد پائے سوار
تو چل کہ گھوڑے پر سوار ہے

شکستہ قدح گر بہ بندند چست
ٹوٹے ہوے پیالے کو کیا ہی مضبوط جوڑین
نیاورد خواہد بہای درست
مگر اوسکی قیمت معقول کبھی نہ لے گی پس ایسی ہی بڈھے سے

کنون کو فتادت بغفلت ز دست
اب جو وہ غفلت مین تیرے ہاتھ سے چھوٹ پڑا
طریقی ندارد بجز ہار بست
سوائے جوڑنے کے اور کوئی تدبیر نہین

کہ گفتت بجیحون در انداز تن
کہنے تجھے دریاے جیحون مین گرنے کو بتایا
چو افتاد ہم دست و پای بزن
مگر جب گر پڑا تو ہاتھ پیر مارنے کی کوشش تو کر

بغفلت بدادی ز دست آب پاک
پانی پاک غفلت مین ہاتھ سے پھینکدیا
چہ چارہ کنون جز تیمم بخاک
اب سوائے خاک پر تیمم کرنے کی اور کوئی تدبیر نہین

چو از ہا بکان درد ویدن گرو
جب تو تیز اور چالاکون کے برابر دوڑ نہین سکتا
نبردی ہم اقران و خیزان برو
اور تھمتے تھمتے چلا جا

گران بادپایان برفتند تیز
دوڑنے والے تو دوڑ گئے
تو بیدو پای از نشستن بخیز
تو ابا بیٹھے بیٹھے اوٹھ ہی کھڑا ہو

حکایت

نظم

شبی خوابم اندر بیابان فتید
ایک رات کو نیند نے مجھے جنگل مین مارے نیند کے
فرو بست پای دویدن ز تید
میرے پیر دوڑنے سے رہ گئے

شتربانے آمد بجول و ستیز
ایک شتربان آیا اوسے بھالا اور ڈراکے
زمام شتر بر سرم زد کہ خیز
اونٹ کی مہار میرے سر پر ماری کہ اوٹھ

مگر دل نهادی بمردن زپس — که بر می نخیزی بآنگ جرس

قافلہ کے پیچھے رہ کے تجھے جان دینا منظور ہے — کہ گھنٹی کی آواز پر اونگھتا نہیں

مرا هم چو تو خواب خوش در سرست — ولیکن بیابان بهبیش اندرست

میرا بھی دل تیری طرح خوب سونے کو چاہتا ہے — مگر ابھی جنگل بہت طے کرنا ہے

تو کز خواب نوشین بآنگ رحیل — نخیزی دگر کی رسی در سبیل

تجھ پر مین سے سونے کے سبب سے کوچ کا گھنٹا سنائی نہیں دیتا — اوٹھا نہیں پس قافلہ کے ساتھ کہان راہ پر پہونچے گا

فرو کوفت طبل شتر ساروان — بمنزل رسید اوّل کاروان

اونٹ پر کا نقارہ ساربان نے بجا دیا — اول قافلہ منزل پر پہونچ گیا

خنک هوشیاران فرخنده بخت — که پیش از دهل زن ببازند رخت

اون خوش نصیبون کا کیا اچھا حال ہے — جو نقارہ بجنے سے پہلے سامان تیار کر چکے ہین

بره خفتگان تا برآرند سر — نه بینند ره رفتگان را اثر

جو راہ مین سو رہے وہ بہنک سر اوٹھا — اوس راہ کے گذرے ہوؤن کا نشان بھی نہ پائین گے

سبق برده ره رو که برخاست زود — پس از نقل بیدار بودن چه سود

جو مسافر جلد اوٹھا — اوسنے ہیشدستی کی

چو شیبت درآمد بروی شباب — شبت روز شد دیده بر کن ز خواب

جب بڑھاپہ جوانی سے نمدار ہوا — ظاہر ہوا رات دن ہوگیا اب تو جاگ

من آنروز بر کندم از جان امید — که افتادم اندر سیاهی سپید

مین اوسی دن سے اپنی جان سے — مایوس ہوا کہ سیاہی پر سفیدی معلوم ہوئی

دریغا که بگذشت عمر عزیز — بخواهد گذشت این دمی چند نیز

افسوس کہ عمر عزیز گذر گئی — یہ تھوڑے دم بھی گذر جائینگے

گذشت انچه در ناصوابی گذشت — وزین نیز دم در دنیابی گذشت

جو کچھ گذرا بیکار ضائع ہوا — جو دم باقی ہین وہ بھی گذر جائینگے

کنون وقت تخمست گر پروری — گر امید داری که خرمن بری

اب بیج بونے کا وقت ہے اگر تو کاوش کرے — اور پرورش کر تو گر کھلیان جمع کرنیکی امید ہے تو فائدہ حاصل کریگا

بشهر قیامت مرو تنگدست — که وجهی ندارد بحسرت نشست

قیامت کے شہر مین مفلس نہ جا — کہ تجھ کو کوئی وجہ حسرت سے بیٹھنے کی نہیں ہے

گرت چشم عقلست تدبیر گور — کنون کن که چشمت نخوردست مور

اگر تیری عقل کی آنکھ کشادہ ہے — تو آج اپنی قبر کی فکر کر لے جبکہ تیرا جسم کیڑون نے نہین کھایا ہے

بمایہ توان ای پسر سود کرد — چہ سود افتد آنرا کہ سرمایہ خورد
اے لڑکے مال سے نفع حاصل ہوتا ہے — اوس شخص کو کیا فائدہ ہوگا جسنے اپنا مال برباد کیا

کنون کاش کاب ذکر در گذشت — نہ وقتی کہ سیلاب از سر گذشت
ابھی کر ہی تک پانی ہے جو کوشش کرنا ہو کرلے — جب سیلاب سر سے گذر جائے گا تو کچھ فائدہ نہ ہوگا

کنونت کہ چشمست اشکی ببار — زبان در دہان ست عذری بیار
ابھی آنکھمین پانی ہین رولے اے ندامت گناہ سے — زبان منہ مین ہے عذر خواہی اے توبہ کرلے

نہ پیوستہ باشد روان در بدن — نہ ہموارہ گردد زبان در دہن
ہمیشہ جان بدن مین — ہمیشہ زبان اے گویائی منہ مین نہین رہیگی

زدانندگان بشنو امروز قول — کہ فردا بگیرد بتیر سد زہول
جاننے والون کی نصیحت آج سن لے — کل منکر نکیر تجھ سے ڈراکر پوچھین گے

غنیمت شمار این گرامی نفس — کہ بی مرغ قیمت ندارد قفس
اس بیش قیمت دم کو غنیمت جان — کہ بغیر چڑیا کے پنجرے کی کچھ قدر نہین ہوتی

مکن عمر ضائع بافسوس وحیف — کہ فرصت عزیزست و الوقت سیف
افسوس اور حسرت مین عمر ضائع نہ کر — کہ فرصت کو غنیمت جاننا چاہیے کیونکہ وقت تلوار کی طرح ہے

حکایت

قصہ

قضا زندہ را رگ جان برید — دگر کس بمرگش گریبان درید
قضا نے ایک زندہ کی رگ جان کاٹ دی اسے مرگیا — ایک اور آدمی نے اوسکے مرنے سے گریبان چاک کیا

چنین گفت بیننده تیز هوش — چو فریاد و زاری رسیدش بگوش
ایک سمجھنے والے عقلمند نے یہ بات کہی — جب اوسکی فریاد و زاری اوسنے سنی

ز دست شما مرده بر خویشتن — گریبش دست بودی و بر دی کفن
تمہارے ہاتھون سے مردہ — اگر قابو پاتا تو اپنا گریبان چاک کرتا اسے بیقرار ہوتا

که چندین زنیمار رود روم پیچ — که روزی دو پیش از تو کردم بسیج
اور کہتا کہ اسقدر میرے غم سے بیتاب نہ ہو — کیونکہ مین نے تم سے دو روز پہلے سفر کیا

فراموش کردی مگر مرگ خویش — که مرگ منت ناتوان کرد و ریش
شاید تو اپنی موت — میری موت سے اس طرح بیتاب ہے

مه مقبره چون بر مرده ریزد و گلش — نه بروی که بر خود بسوزد دلش
اے بصارت سے کسی مردے پر مٹی ڈالنے والو دفن کرنے مین — اوسپر نہین بلکہ اپنے اوپر روتے ہین

دریغ آن طفلیکہ در خاک رفت — چہ نالی کہ پاک آمد و پاک رفت
کسی تو کے کے مرنے سے تو کیون رتا ہو — کہ پیدا ہوا اور بیگانا مرگیا
تو پاک آمدی بر حذر باش و پاک — کہ ننگست ناپاک رفتن بخاک
تو بیگناہ پیدا ہوا تھا تجھے پرہیز کرنا اور ڈرنا چاہیے — کہ تیرا گناہکار مرنا شرم و افسوس کا باعث ہو
کنون باید این مرغ را پای بست — نہ وقتیکہ سر رشتہ بروت زدست
ابھی تجھ اس مرغ کے پیر باندھنا چاہیے اے نفس کے — وہ وقت کہ ہاتھ تو ترے اے سر مل جاے
نشستی بجای دگر کس بسے — نشیند بجاے تو دیگر کسے
تو بہت دن بیٹھا کسی جگہ نیچا — اب تیری جگہ اور کوئی بیٹھیگا اے قائم مقام ہوگا
اگر پہلوانے وگر تیغ زن — نخواہی بدر بردن الا کفن
چاہے تو پہلوان ہو یا بہادر — تیرے ساتھ کفن کے سوا کچھ نہوگا
خروشی اگر بگسلاند کمند — چو در ریگ ماند شود پای بند
جنگلی گدھا اگرچہ کمند توڑ لیجاتا ہے — مگر ریگستان مین مجبور ہوکے جنبش نہین کرسکتا
ترا نیز چندان بود دست زور — کہ پایت نرفتست در ریگ گور
اگر تجھ بھی اسقدر طاقت ہو — یہ صرف داد سید فتنا ہی جیتک تیرا پیر قبر کی ریگ مین نہین پہنچا
منہ دل برین سالخوردہ مکان — کہ گنبد نپاید برو گردگان
اس پرانے مکان اور دنیا پر دل نلگا اسے قیام نہین — کیونکہ آخر وہ گنبد پر گنبد نہین ٹھہرتا
چو دی رفت فردا نیاید بدست — حساب زمہمین یکنفس کن کہ ہست
جبکہ کل کا دن اور لعب مین گذر گیا — پس یہی ایکدم جو باقی ہے اسیکا شمار غنیمت جان

حکایت

قصہ

فرو رفت جم را یکے نازنین — کفن کرد چون گرمش ابریشمین
جمشید کا ایک نازنین لڑکا مرگیا — اور سنہ رشم کے کیڑے کی طرح اور سے ریشمی کفن دیا
چو مہ رو در آمد پس از چند روز — کہ بر وے بگرید بزاری و سوز
تھوڑے دنون بعد اس نازنین مہ جان کو عشق ہوگیا — کہ اوسپر بیقرار ہوکے رو دیوے
بچو بوسیدہ دیدش حریرین کفن — بفکرت چنین گفت با خویشتن
جب دیکھا کہ اور سا کا ریشمی کفن گل گیا — تو فکر کرکے اپنے دل سے کہا
من از کرم پرکندہ بودم ببرد — بکندند از و باز کردان گرد
میں نے ریشم کے کیڑون سے چھینا تھا — قبر کے کیڑون نے پھر اوسے لے لیا

دو بیتم جگر کرد روزے کباب
دو شعروں نے میرا مگر کباب کردیا

کہ بیگفت گو بندۂ بارباب
کہ ایک مطرب اسیر سازمین بہاتا تھا

ورینا کہ بے مایسی روزگار
افسوس میرے بہم بہت دنون تک زمانہ مین

بروید گل و بشگفد لالہ زار
پھول پھولین گے اور لالہ زار ہنسے گا

بسی تیرو دی رہ واردی بہشت
بہت سے سینہ ساون اور مہ پیس اور مالدہ پہاڑ کے گذرین گے

برآید کہ ماخاک باشیم و خشت
مگر ہم اینٹ اور گارا ہی رہین گے

حکایت

قصہ

یکی پارسا سیرت حق پرست
کسی پرہیزگار خدا پرست کے

سرہوشمندش چنان خیرہ کرد
اوسنے اوس عقلمند کے سر مین ایسا اثر پیدا کیا

ہمہ شب دراندیشہ کاین گنج و مال
تمام رات سوچتا تھا کہ یہ خزانہ اور مال

وگر قامت عجزم از بہر خواست
اب عاجزی سے مجھے سوال کے واسطے

سرائے کہنم پای بستش رخام
مین ایک گھر بناؤنگا جسکا فرش اور بنیاد سنگ مرمر کا ہوگی

یکی حجرہ شایستۂ دوستان
ایک کمرہ دوستون کے لائق

بفرسودم از رقعہ بر رقعہ دوخت
پیوند پر پیوند پہننے سے بالکل دبلا ہوگیا اے عاجز ہوا

وگر زیردستان پرندم خورش
اب اوسے ماتحت میرا کھانا پکائین گے

بسختی بکشت این نمد بسترم
اس رنج کے بعد کہ نیند نے مجھے مارڈالا

خیالش حزف کرد کایزد رنگ
اسی خیال مین مبہوت اور دیوانہ بنا

قضا دش یکی خشت زرین بدست
ایک سونے کی اینٹ ہاتھ لگی

کہ سود ادل روشنش تیرہ کرد
کہ پریشانی نے اوسکا روشن دل سیاہ کردیا

درو تازیم رہ نیابد زوال
جبتک مین زندہ رہونگا کم نہوگا

نباید برکس دوتا کرد و راست
کسیکی سامنے ہمکو دوبارہ کسیکی تعظیم کرنا پڑے گی

درختان سقفش ہمہ عود و خام
اور چھت کی لکڑی عود خالص کی

درحجرہ اندر سرا بوستان
پائین باغ مین بناؤنگا

تف دیگران چشم و مغزم بسوخت
لوگون کا کھانا پکاتے جلاتے میری انکھین کو بیمار جلا گیا

براحت دہم روح را پرورش
اسمین سے میری روح پرورش پائیگی

روم زین پیش مبقری گسترم
اب جاکے مبقری فرش بچھاؤنگا

بمغز فرو برد خبر چنگ چنگ
انھون نے دل کے اندر کنکرے لگے ہیں ہاتھ مین

فراغ مناجات و رازش نماند — خور و خواب و ذکر و نمازش نماند

اوسے دعا اور مراقبہ کی بھی فرصت نہ رہی — کھانا اور سونا اور ذکر اور نماز سب بھولا یا اور سو گیا

بصحرا برآمد سر از عشوہ مست — کہ جای نبودش قرار و نشست

جنگل مین نکل گیا اور سر مین یہی واہیات خیال تھا — کیونکہ اوسے ایک جگہ قیام نہ تھا

یکی بر سر گور گل می سرشت — کہ حاصل کند زان گل گور خشت

ایک شخص کو دیکھا کہ ایک قبر کی مٹی اسواسطے سانتا تھا — کہ اوس قبر کی مٹی کی اینٹین بنا ئے

بیندیشہ در خود فرو رفت پیر — کہ ای نفس کوتہ نظر پند گیر

رہ بڑھا اپنے دلمین سوچنے لگا — کہ اے نفس نادان نصیحت مان

چہ بندی درین خشت زرین دولت — کہ یک روز خشتی کنند از گلت

اس سونے کی اینٹ پر کیا بھولا ہی — ایک روز تیری مٹی کی بھی اینٹین بنائین گے

طمع رانہ چندان دہانست باز — کہ بازش شیند بیک لقمہ آز

طمع کا منھ اسقدر نہین کھلا ہے — کہ ایک لقمہ مین اوسکی حرص موقوف ہو جاے

بدارای فرومایہ زین خشت دست — کہ جیحون نشاید بیک خشت بست

اے عقلمند اس اینٹ سے ہاتھ اٹھا — کیونکہ دریا ایک اینٹ سے بند نہین ہو سکتا

تو غافل درین اندیشۂ سود و مال — کہ سرمایۂ عمر شد پایمال

تو مال اور نفع کی فکر مین غافل ہی — کہ دفعتہ سرمایہ عمر کا برباد ہو جا یگا

برین خاک چندان صبا بگذرد — کہ ہر ذرہ از ما بجاے برد

اس خاک پر ایسی ہوا چلے گی — کہ ہر ذرہ ایک جگہ سے دوسری جگہ پہونچا یگی

غبار ہوا چشم غفلت بدوخت — سموم ہوس کشت عمرت بسوخت

خواہش نفس کے غبار نے تیری آنکھین بند کر دی ہین — طمع کی لو نے تیری عمر کا کھیت جلا دیا برباد کیا

بکن سرمۂ غفلت از چشم پاک — کہ فردا شوی سرمہ در زیر خاک

غفلت کا سرمہ آنکھ سے پاک کر غفلت چھوڑ — کہ کل کو تو خود خاک مین مل کر زیر زمین سرمہ ہو جا یگا

حکایت عداوت درمیان دو شخص

دو شخصون کی دشمنی کا قصہ

میان دو تن دشمنی بود و جنگ — سر از کبر بر یکدگر چون پلنگ

دو آدمیون مین لڑائی اور دشمنی تھی — مرد سے باہم چیتے کی طرح مقابل رہتے

ندیدند رہ تا بجوی روان — کہ بر ہر دو تنگ آمدی آسمان

ہر ایک کو دوسرے کا ان سے ایسا نفرت

یکی را اجل بر سر آورد جیش
موت کے لشکر نے ایک پر چڑھائی کی
سر آمد بروزگاران عیش
اوسکے عیش کا زمانہ آخر ہوگیا اور مرگیا

بداندیش دشمن درون شاد گشت
اوسکے دشمن کا دل خوش ہوا
بگورش پس از مدتی بر گذشت
اوسکی قبر پر ایک مدت کے بعد اوسکا گذر ہوا

نخستین سرایش زراندوده دید
جسکے دروازہ پر سونیکا ملمع اوسکی کسوت دیکھا تھا
که وقتی سرایش زراندوده دید

سیاہ پایا
اوسکی قبر کا شب خانہ

یکی تخته برکندش از روی گور
ایک تختہ اوسکی قبر کا
زروی عداوت بباد دی زور
عداوت کے سبب سے خوب زور کرکے

دو چشم جهان بینش آگنده خاک
دونوں آنکھیں جو جہان کو دیکھتی تھیں اونمیں خاک بھر گئی
سر تاجور دیدش اندر مغاک
جس سر پر تاج تھا اوسکو گڑھے میں دیکھا اے عاجز

تنش طعمهٔ کرم و تاراج مور
اوسکا جسم قبر کے قید خانہ میں قید دیکھا
وجودش گرفتار زندان گور

اوسکے بدن کو کیڑوں اور چیونٹیوں نے برباد کرکے کھالیا
زدورِ فلک بدر رویش هلال
وہ کلمہ جو دو سو رات کے چاند کیطرح چمکتا تھا اوسکی گردش سے ہلال ہوگیا
زجورِ زمان سرو قدش خلال
اور سرو سا قد زمانہ کی گردش سے خمیدہ ہوا

کفِ دست و سر پنجهٔ زورمند
ہاتھ کی ہتیلی اور زبردست پنجہ کا
جدا کرده ایام بندش ز بند
دونوں کی گردش نے ہر بند بند علیحدہ کردیا

چنانش بر و رحمت آمد ز دل
اوسکا حال دیکھکے اوسکے دل میں ایسا رحم آیا
که بشست برخاکش از گریه گل
کہ اوس قبر کی خاک کو روتے روتے گلا کر دیا

پشیمان شد از کرده خوی زشت
اپنی بدی سے بہت پشیمان ہوا
بفرمود بر سنگ گورش نبشت
حکم کیا کہ اسکی لحد کے تختہ پر یہ لکھدو

مکن شادمانی بمرگ کسے
کسیکی موت سے خوش نہونا
که دهرت پس از وی نماند بسے
کہ اوسکے بعد تجھے بھی بہت دنوں نہیں رہنا ہے

شنیدم این سخن عارفِ هوشیار
یہ بات ایک فقیر عقلمند نے سنی
بنالید کای قادرِ کردگار
اوسنے دعا کی اور کہا کہ اے قادر و مالک

عجب گر تو رحمت نیاری برو
تعجب ہے کہ تو اوسپر رحم نہ کرے گا
که بگریست دشمن بزاری برو
جبکہ دشمن اوسکے حال پر رویا ہے

تن ما شود نیز روزی چنان
میرا بدن بھی ایک روز ایسا ہی ہوجائے گا
که بر وی بسوزد دل دشمنان
جسپر دشمنوں کا دل اسطرح کڑھیگا

مگر در دل او دست رحم آیدم — چو بیند که دشمن بخشایدم
اسوقت بیشک دست خداوند کریم بھی رحم فرمائیگا — جب دشمنوں کو بھی میری حالت پر رحم آئیگا

بجائے رسد کار سر بر رود — که گوئی دروغ دیده هرگز نبود
پھر سر کی ایسی حالت بہت جلد ہو جائیگی — کہ گویا اوسمین کبھی آنکھین تھی ہی نہین

زدم تیشه یک روز در تل خاک — بگوشم آمد ناله دردناک
مین نے ایک روز ایک پشتہ خاک پر کدال ماری — میرے کان مین دفعتہ ایک دردناک آواز آئی بزبان حال

که زنهار اگر مردی آهسته تر — که چشم و بنا گوش درویست و سر
کہ خبردار اگر تو انسان ہی تو آہستہ آہستہ کھود — کہ یہ آنکھ اور لو اور چہرہ اور سر ہے

حکایت پدر و دختر

قصہ ایک لڑکی اور اسکے باپکا

شبی خفته بودم بعزم سفر — پی کاروانی گرفتم مگر
ایک رات مین سفر کے ارادے مین لیٹا تھا — اور شاید کسی قافلہ کے ساتھ تھا

برآمد یکی سهمگین باد و گرد — که بر چشم مردم جهان تیره کرد
دفعتہ ایک بونڈل بڑے زور و شور سے آیا — کہ سب آدمیون کی آنکھون مین غبار بھر گیا

بره بر یکی دختر خانه بود — بمعجر غبار از پدر میزدود
راہ مین ایک ناکتخدا لڑکی کھڑی تھی — جو اوسکے باپ کی آنکھون کی گرد جھاڑتی تھی

پدر گفتش ای نازنین چهر من — که شوریده داری دل از مهر من
اوسکے باپ نے کہا کہ اے میری نازنین بیٹی — میری محبت سے دل کیون پریشان کرتی ہے

نه چندان نشیند درین دیده گرد — که بازش بمعجر توان پاک کرد
ان آنکھون مین ایسی خاک بھر جائیگی — جو پھر اوڑھنی سے بھی پاک نہ ہو سکے گی

ترا نفس رعنا چو سرکش ستور — دوان می برد تا بسر شیب گور
تجھے نفس خودپسند بدذات گھوڑے کیطرح — دوڑتا ہوا سر کے بھل قبر کے گڑھے مین گرائیگا

اجل ناگهان بگسلاند رکیب — عنان باز نتوان گرفت از نشیب
موت دفعتہ اوسکی رکاب توڑ دے گی — پھر تو نشیب قبر مین اوسکی باگ نہ پکڑ سکے گی

موعظت و پند

وفضائح نصیحت

خبرداری از دستوان نفس — که جان تو مرغست و دانش قفس
تجھکو اپنے نفس کے بیقابو ہونے سے خبردار ہونا چاہیئے — کہ تیری جان اور تیرا علم اور عقل اور سمجھ کے پرندوں کے لیے پنجرہ ہے

چو مرغ از قفس رفت و بگست قید
جب قید سے چھوٹ کے مرغ پنجرے سے اوڑا

دگر رہ نگردد بہ سعی تو صید
پھر تیری کوشش سے کبھی گرفتار ہوگا

نگہدار فرصت کہ عالم دمیست
وقت کو غنیمت سمجھنا چاہیے کہ عالم دم بھر کا ہے

دمی پیش دانا بہ از عالمیست
پس عقلمند ایک دم کو تمام دنیا سے بہتر اور بیش قیمت

سکندر کہ بر عالمی حکم داشت
سکندر جسکی حکومت تمام دنیا مین تھی

در اندم کہ بگذشت و عالم گذاشت
جب مر گیا اور دنیا کو چھوڑ گیا

میسر نبودش کز و عالمے
اسکو بھی یہ بات میسر نہوئی کہ اوس سے تمام عالم ایلین

ستانند و مہلت دہندش دمے
اور اوسکے عوض دم بھر کی مہلت دین

برفتند و ہر کس درو دانچہ کشت
سب گذر گئے اور جو کچھ اچھا یا برا جو بویا تھا وہی کاٹا

نماند بجز نام نیکو و زشت
اچھے اور برے نام کے سوا کچھ نہین رہتا

چرا دل برین کارو انگہ نہیم
اس قافلہ کی اتر نے کی جگہ کیا دل لگائین

کہ یاران برفتند و ما بر رہیم
کیونکہ یار چل کھڑے ہوئے اور ہم بھی رستے مین ہین

پس از ما ہمین گل دہد بوستان
ہمارے بعد بھی یہ باغ اسیطرح پھولتا رہیگا

نشینند با یکدگر دوستان
اور دوست بھی باہم بیٹھین گے

دل اندر دلارام دنیا مبند
دنیا جو مثل معشوق کے ہے اوسپر دل نہ لگانا

کہ نہ نشست باکس کہ دل بر نکند
کہ وہ کسیکی صحبت مین نہین رہی جسکو مایوس نہ کیا ہو

چو در خاکدان لحد خفت مرد
جب قبر کے تودۂ خاک پر سر کے لیٹے گا

قیامت بیفشاند از روے گرد
تو قیامت مین اوسکے چہرہ کی گرد جھاڑنے کی نوبت آئیگی

سر از جیب غفلت بر آور کنون
غفلت کے گریبان سے ابھی سر نکالکے ہوشیار ہوجا

کہ فردا نماند بحسرت نگون
کہ کل قیامت مین سر جھکائے ایوس ہونا پڑیگا

نہ چون خواہی آمد بشیراز در
اے نفس کیا تو ایسا نہین کرتا ہے جب شیراز سے وطن اصلی

سر و تن بشوئی ز گرد سفر
تو سر و تن کو گرد سفر سے دھوتا ہے

پس اے خاکسار کنہ عنقریب
اے گرد اکودہ کناہ بہت جلد

سفر کردہ خواہی بشہر غریب
تجھے شہر غربان اے قسم کا سفر درپیش ہے

بران از دو سر چشمۂ دیدہ جوی
پس اپنی دونون آنکھون کی چشمون کو بہا کر اے اشک حسرت سے

ور آلایشی داری از خود بشوی
قبر یا آلایش گناہ ہو اوسے دھو ڈال اے توبہ کر

حکایت در عالم طفولیت

قصہ لڑکپن کا

زعہد پدر یادم آید ہمے
مجھے اپنے باپ کا زاہد یاد ہے
کہ بد خرید یم لوح و دفتر خرید
کہ اس نے مجھ بچپن میں لوح کے واسطے تختی اور کتاب مول لی
بدر کرد ناگہ یکے مشتری
کہ دفعۃ ایکبار ایک خریدار نے
چو نشناسد انگشتری طفل خرد
چھوٹے لڑکے انگوٹھی کی قدر کیا جانین
تو ہم قیمت عمر نشناختے
تو نے بھی اپنی بیش قیمت عمر کو کچھ نہ جانا
قیامت کہ نیکان بر اعلی رسند
قیامت مین جبکہ اچھے آدمی بڑی عزت پائین گے
تراخود بماند سر از ننگ پیش
تو ندامت سے سر جھکائے رہجائیگا
برادر ز کاربدان شرم دار
اے بھائی بد کامون سے شرمانا
در آثر و زکر فعل پرسند قول
جسکو آدمی کے قول اور فعل کی پرسش ہوگی میخے روز جزا
بجائیکہ دہشت خورند انبیا
جہان انبیا خوف کرین گے
زنانی کہ طاعت بر غبت برند
جو عورتین رغبت سے عبادت کرتی ہین
ترا شرم ناید ز مردی خویش
تجھے اپنی مردی پر شرم نہین آتی
زنان را بعذری معین کہ ہست
عورتین عذر یکسبب سے یعنے ایام حیض مین
تو بیعذر یکسو نشینی چو زن
تو بلا عذر عورتون کی طرح گوشہ کرتا ہے

کہ باران رحمت بر دہر دے
کہ خدا ہمیشہ اوسپر رحم کا مینہ برسائے
ز بہرم یکے خاتم زر خرید
اور ایک سونے کی انگوٹھی میرے لیے خرید کی
بخرما ے از دستم انگشتری
ایک خرما پکے میری انگوٹھی اوتار لی
بشمشیر بنی ازو ے تواند برد
شمشیر بنی اوسے اوتار لے سکتے ہین
کہ در عیش شیرین بر اندا ختے
کہ عیش کی شیرینی مین اوسے کھو یا
ز قعر ترے بر ثریا رسند
تحت الثری سے ثریا تک پہونچین گے
کہ گردت بر آید عملہا ے خویش
کہ تیرے اعمال چارطرف سے تجھے گھیر ہونگے
کہ در روی نیکان شوی شرمسار
کہ نیکون کے سامنے شرمانا پڑیگا
اولوالعزم راتن بلرزد ز ہول
جسو قت بڑی ہمت والے کانپین گے
تو عذر کنہ راچہ داری بیا
تو تجھے اپنے گناہون کا کیا عذر ہوگا بتا
ز مردان ناپارسا بگذرند
وہ ناپارسا مردون سے سبقت لیجائین گی
کہ باشد زنان را قبول از تو بیش
کہ جو تجھ سے زیادہ مقبول ہون
دعا حت ہدارند گاہ و دست
کبھی کبھی عبادت سے مجبور ہوجاتی ہین
ردا ی کم ز زن لاف مردی مزن
دوپٹہ اوڑھنے والی سے بھی کم ہو مردی کا دعوی مگر

مراخود چہ باشد زبان آوری
چنین گفت شاہ سخن عنصری

مراخود ببین ای عجب در میان
ببین تا چہ گفت مند پیشینیان

چو از راستی بگذری خم بود
چہ مردی بود کز زنے کم بود

بناز و طرب نفس پروردہ گیر
بایام دشمن مجوے کردہ گیر

یکے بچۂ گرگ مے پروریند
چو پروردہ شد خواجہ برہم درید

چو بر پہلوے جان سپردن بخفت
جہاندیدۂ برسرش رفت و گفت

تو دشمن چنین نازنین پروری
ندانی کہ ناچار زخمش خوری

نہ ابلیس در حق ما طعنہ زد
کزاینان نیاید بجز کار بد

فغان از بدیہا کہ در نفس ماست
کہ ترسم شود ظن ابلیس راست

چو ملعون پسند آمدش قہر ما
خدایش برانداخت از بہر ما

کجا سر برآریم ازین عار و ننگ
کہ با او بصلحیم و با حق بجنگ

نظر دوست نادر کند سوی تو
چو در روی دشمن بود روی تو

گرت دوست باید کزو برخوری
نباید کہ فرمان دشمن بری

بسے سیب تا چہ خواہی خرید
کہ خواہی دل از مہر یوسف برید

ہوشیار ہو کر سنو کہ یہ کیا کہہ رہا ہے

مصرعہ شاعر کی کیا حقیقت ہے

سیر نے قول پر تعجب کی نظر سے نہ دیکھ

جب راست نہ ہوگا تو وہ کج ہوگا

اگر تو ناز و نعمت سے نفس کی پرورش کریگا

ایک شخص نے ایک بھیڑیے کا بچہ پالا تھا

جب وہ موٹا ہوا تو اپنے اوسی مالک کو مار ڈالا

ایک جہاندیدہ ادھر سے گذرا اوسنے کہا

تو دشمن کو خود اس ناز سے پالا

نہیں جانتا تھا کہ تجھی کو زخمی کرے گا

کیا شیطان نے ہمکو طعنہ نہیں دیا تھا

آہ اسقدر برائیاں ہمارے نفس میں موجود ہیں

جب اوس ملعون نے ہم پر غلبہ چاہا

پس ہم اس ندامت سے کیا سر اٹھا سکتے ہیں

دوست ہماری طرف بہت کم نظر کرتے ہیں

اگر تو دوست سے پھل کھانا چاہتا ہے تو

تجھے دشمن کی فرمانبرداری نہ چاہیے

جب ہمارا مقصد دشمن کی طرف ہو

روادار از دوست بیگانگی — کہ دشمن گزیند بہم خانگی
وہ شخص دوست سے بیگانہ ہونے کو روادار ہوگا — جو دشمن کو اپنے گھر مین رکھے گا

ندانی کہ کمتر نہند دوست پای — چو بیند کہ دشمن بود در سرای
کیا تو یہ نہین جانتا ہو کہ دوست بہت کم آتا ہے — جب اپنے دشمن کو دوست کے گھر مین پاتا ہے

حکایت

قصہ

یکی[۱] بر د با پادشاہی ستیز — بدشمن سپردش کہ خونش بریز
ایک غلام نے اپنے بادشاہ سے مخالفت کی — اوسنے اوسکے دشمن کو سپرد کردیا کہ اسے قتل کر

گرفتار در دست آن کینہ توز — ہمیگفت با خود بزاری و سوز
وہ جب اوس کینہ ور کے ہاتھون مین گرفتار تھا — تو اپنے دل مین غمگین تھا اور رو رو کے یہ کہتا تھا

اگر دوست بر خود نیازردمے — کی از دست دشمن جفا بردمی
اگر مین اپنے دوست کو نہ ستاتا — تو دشمن کے ہاتھ سے کیون تکلیف اوٹھاتا

تو از دوست گر عاقلے بر گرد — کہ دشمن نیارد نگہ در تو کرد
اگر تو عقلمند ہے تو دوست سے خدا سے مخالفت نہ کر — کہ دشمن اسے شیطان تیری طرف آنکھ اٹھاکے بھی نہ دیکھ سکے گا

بنا جور دشمن بدندش بپوست — رفیقی کہ بر خود بیازرد دوست
چھوڑدے تاکہ دشمن اوسکی کھال نوچے — جو دوست اپنے دوست کو ستاتا ہے

تو با دوست یکدل شو و یک سخن — کہ خود بیخ دشمن بر آید ز بن
تو دوست سے یکدل اور یکرائے ہوجا اسے اتفاق کرلے — تاکہ دشمن کی جڑ خود ہی نہ جمنے پائے

نہ پندارم این زشت نامی نکوست — بہ خشنودی دشمن آزار دوست
مجھے تو یہ بدنامی کبھی اچھی نہ معلوم ہوگی — کہ دوست کو ستاکے دشمن کو خوش کرین

حکایت

قصہ

یکے[۲] مال مردم بہ تلبیس خورد — چو بر خاست لعنت بر ابلیس کرد
ایک شخص نے فریب دغا سے کسی آدمی کا مال ہضم کیا — جب وہان سے چلا تو لعنت بھیجی شیطان کو بھی

چنین گفت ابلیس اندر رہے — کہ ہرگز ندیدم چنین ابلہے
شیطان نے اوس سے راہ مین یہ بات کہی — کہ مین نے تیرا سا احمق کہین نہین دیکھا

ترا با نست از نہان آشتی — چرا تیغ پیکار بر داشتی
دیکھ وہ تو تجھسے تجھ تو صلح ہے — پس کہان اوسنے کو تو نے تلوار نکالی اے لعنت ال

دریغت فرمودہ دیو زشت — کہ دست ملک بر تو خواہد نبشت

الموس شیطان مردود کا حکم — فرشتہ تیرے نامۂ اعمال میں لکھے

مبادی ز جہل و نا پاکیت — کہ پاکان نویسند ناپاکیت

تجھ میں جاہلیت کی ناپاکی ہونے کے سبب سے ہو — کہ پاک مقبول فرشتہ تیری بداعمالی لکھیں

طریقی بدست آر و صلحی بجوے — شفیعی برانگیز و عذری بگوے

راہ راست اور طریقہ اسلام اور نیکوکاری اختیار کر — ایک شفاعت کرنیوالا تلاش کر اور گناہ ہونے سے توبہ کر

کہ یک لحظہ صورت نہ بندد امان — چو پیمانہ پُر شد بدو رزمان

کہ موم بھر مہلت اور امان نہ ملے گی — جب زمانہ کی گردش سے عمر کا پیمانہ لبریز ہوگا اسی وقت

اگر دست قوت ندارد بکار — چو بیچارگان دست زاری بر آر

اور جب کسی کام کی قوت تیرے اختیار میں — غریب بیچارہ کی طرح عاجزی کر

وگر رفت ز اندازہ بیرون بدی — چو گفتی کہ بد رفت نیک آمدی

اور اگر حد سے زیادہ ہو گئے — جب تو عذر کریگا کہ مجھ سے خطا ہوئی تو عذر قبول کرلیگا

فرا شو چو بینی در صلح باز — کہ ناگہ در توبہ گردد فراز

پیش قدمی کر اے جب صلح کا دروازہ کھلا دیکھتا ہو — کیونکہ دفعتہً توبہ کا دروازہ بند ہو جائیگا

مرو زیر بار گنہ ای پسر — کہ حمال عاجز بود در سفر

اے لڑکے گناہ کا پشتارہ لاد کے نہ چل — کہ جسکے سر پر بوجھ ہوتا ہے وہی سفر میں تھکتا ہے

بے نیکمردان بباید شتافت — کہ ہر کہ این سعادت طلب کرد یافت

نیکمردوں کے پیچھے دوڑنا چاہیے — کیونکہ جسنے یہ نیکبختی تلاش کی اوسے راہ ملی

ولیکن تو در بال و پر کاہلی — ندانم کہ در صالحان چون رسی

مگر تو کمبخت شیطان کا پیرو ہے — میں نہیں جانتا کہ تو نیکبختوں سے کیونکر ملیگا

پیمبر کسی را شفاعتگر ست — کہ بر جادۂ شرع پیغمبر ست

پیمبر صلعم اوس شخص کے شافع ہیں — جو پیغمبر کی شریعت کے طریقہ پر ہے

رہ راست رو تا بمنزل رسی — تو بر رہ نہ زین قبل دلیسی

سیدھی راہ چل تاکہ تو منزل پر پہونچے — تو راہ پر نہیں چلتا اسی سبب سے چکر کھاتا ہے

چو گاو یکہ عصار چشمش ببست — دوان تا بشب شب ہمانجا کہ ہست

بیل کے بیل کی طرح کہ جب وہ اسکی آنکھیں بندکر دیتا ہے — رات بھر پھرتا ہے مگر وہیں رہتا ہے جہاں تھا

حکایت

گل آلودہ راہ مسجد گرفت — زبخت نگون طالع اندر شگفت
ایک فاسق فاجر مسجد کی طرف چلا — وہ اپنی بدنصیبی اور بدبختی سے تعجب میں تھا

یکی زجر کردش کہ تبت یداک — مرو دامن آلودہ در جای پاک
کسی نے اسے للکارا کہ تیرے ہاتھ خشک ہوں — اس پاک جگہ میں گنہگار ناپاک نہ جا

مرا رقتی در دل آمد برین — کہ پاکست و خرم بہشت برین
مجھے یہ بات سنکے رقت آئی — کہ بہشت برین پاک اور بہتر ہے

دران جای پاکان امیدوار — گل آلودۂ معصیت را چہ کار
وہ جگہ پاک اور امیدواروں کی ہے — جو گناہوں کی کیچڑ میں پھنسا ہے اوسکا کیا کام

بہشت آن ستاند کہ طاعت برد — کہ را نقد باشد بضاعت برد
بہشت اوسکو ملے گی جو عبادت کرتا ہے — جسکے پاس نقد ہوگا وہی مال خریدے گا

مکن دامن از گرد ذلت بشوے — کہ ناگہ ز بالا بہ بندند جوے
گناہ اور دامن سے ذلت کی گرد ہو تو اول آغاز تقصیر کر — کہ دفعتہ اوپر سے دریا کو بند کر دینگے پھر تو کار دشوار ہو جائیگا

مگو مرغ دولت ز قیدم بجست — ہنوزش سر رشتہ داری بدست
یہ کہ دولت کا مرغ میرے قبضہ سے نکل گیا — ابھی تک اوسکے تاگے کا سرا تیرے ہاتھ میں ہے یعنی لوٹنیکا امید ہے

وگر دیر شد گرم روباش و چست — ز دیر آمدن غم ندارد درست
اور اگر چہ دیر ہوگئی مگر ابھی چستی سے دوڑ چلو — دیر ہونیکا کچھ غم نہیں ہے اگر چست سامان درست ہے

ہنوزت اجل دست خواہش نہ بست — بر آور بدرگاہ داور دست
ابھی تک قضا نے تیرے حواس کا ہاتھ نہیں روکا ہے — خدا کی درگاہ میں ہاتھ اوٹھا اے خدا توبہ کر

مخسب ای گنہ کردۂ خفتہ خیز — بعذر گنہ آب چشمی بریز
اے غافل گنہگار سو نہیں اوٹھ اے ہوشیار ہو — گناہوں کا عذر کہ آنکھ سے آنسو بہا

چو حکم ضرورت بود کار بروے — بریز ند باری برین خاک کوے
اگر بحکم ضرورت تجھے آبرو دنیا میں کاروبار کرنا ہو تو قدر — تو البتہ اس کوچہ کی خاک پر بار بار آنسو بہانا بہتر ہے

ورا بت نماند شفیع آر پیش — کسی را کہ ہست آبروی ز تو بیش
اور اگر تیری آنکھوں سے آنسو بھی نہ نکلیں تو بھی شفیع تلاش کر — جسکی عزت اور قدر درگاہ خداوند میں تجھ سے زیادہ ہو

بقہار بر اند خدا ے از درم — روان بزرگان شفیع آورم
اگر قہر سے خدا مجھے اپنے دروازہ سے نکالے گا — تو میں بزرگوں کی روح کو اپنا شفیع لاؤں گا

حکایت

قصہ

همی یادم آید ز عهد صغر — که عیدی برون آمدم با پدر
مجھے اپنے لڑکپن کا زمانہ یاد ہے — کہ ایکبار عید کے روز مین اپنے باپ کیساتھ گھر سے باہر نکلا

بیازیچه مشغول مردم شدم — در آشوب خلق از پدر گم شدم
کھیل مین آدمیون کی طرف مخاطب ہوا — خلق کے انبوہ مین اپنے باپ سے جدا ہو گیا

بر آوردم از هول و دهشت خروش — پدر نا گهانم بمالید گوش
مین گھبرایا اور ڈر کے رونے لگا — میرے باپ نے اوسیوقت میرے کان اینٹھے

که ای شوخ چشم آخرت چند بار — نه گفتم که دستم ز دامن مدار
کہ اے بیحیا آخر مین نے تجھے کئی بار کہا — کہ اپنے ہاتھ سے میرا دامن نچھوڑنا

به تنها ندانند رشدن طفل خرد — که مشکل بود راه نادیده برد
چھوٹا لڑکا اکیلا کہین نہین جا سکتا — کیونکہ اوسے نہ پہچانی ہوئی راہ چلنا دشوار ہے

تو هم طفل راهی بسی ای فقیر — برو دامن نیکمردان بگیر
اے فقیر تو بھی اس راہ مین طفل نادان ہے — جا اور نیکمردون کا دامن پکڑے رہ

مکن با فرومایه مردم نشست — چو کردی ز همت فرو شوی دست
کمینون کی صحبت مین نہ بیٹھ — اور اگر بیٹھا تو قدر و منزلت سے ہاتھ اوٹھا

بفتراک پاکان در آویز چنگ — که عارف ندارد ز دریوزه ننگ
نیکمردون کے فتراک کو پکڑ — کیونکہ واقف کار گدائی سے فرو نہین

مریدان بقوت ز طفلان کم اند — مشائخ چو دیوار مستحکم اند
مرید طاقت مین بچون کے برابر بھی نہین — بزرگ مثل مضبوط دیوار کے ہین جنمین خون نہین ہے

بیاموز رفتار ازان طفل خرد — که چون استعانت بدیوار برد
پس اوس چھوٹے بچے سے راہ چلنے کا طریقہ سیکھو — کہ وہ کیونکر دیوار کے سہارے سے چلتے ہین

ز زنجیر نا پارسایان برست — که در حلقهٔ پارسایان نشست
وہ بدکارون کی چال کی زنجیر سے چھوٹ گیا — جو پرہیزگارون کے حلقہ مین بیٹھ رہا

اگر حاجتی داری این حلقه گیر — که سلطان ازین در ندارد گزیر
اگر تجھے کوئی حاجت ہو تو اس حلقہ مین آ — بادشاہ بھی اس دروازے کا محتاج ہے

برو خوشه چین باش سعدی صفت — که گرد آوری خرمن معرفت
جا سعدی کی طرح خوشہ چین بن — تاکہ کھلیان معرفت کا جمع ہو جاوے

حکایت مست خرمن سوز

ذکر مست کا جسنے کھلیان جلا دیا

یکی غلہ مردم تودہ کرد
کسی نے بھاد و نکا غلہ کھلیان مین جمع کیا اور بہات کا

زتیماردی خاطر آسودہ کرد
اگر کے بھوکے مرنے والے ہادی کی فکر سے آسودہ ہوا

شبی مست شد واتشی برفروخت
ایک رات کو شراب پی کے مست ہوا اور آگ جلا کے

نگون بخت کالیوہ خرمن بسوخت
کمبخت احمق نے کھلیان پھونک دیا

دگر روز در خوشہ چیدن نشست
دوسرے دن سے بالی چننے لگا پھٹے بھیک مانگنے لگا

کہ یک جوز خرمن نماندش بدست
کہ ایک جو بھی کھلیان کا ایک جو بھی باقی نہ رہا

چو سرگشتہ دیدند درویش را
جب اوس فقیر لوگون نے پریشان پایا

یکی گفت بپروردہ خویش را
ایک شخص نے اپنے لڑکے کو یہ سمجھایا

بخواہی کہ گردی چنین تیرہ روز
اگر تو چاہتا ہے کہ اسکی طرح بدبخت ہو

بدیوانگی خرمن خود مسوز
دیوانگی سے اپنا کھلیان نجلا اے عزیز بادنگر

گر ازدست عمرت شد اندر بدی
اور اگر تو نے نادان ہوکے عمر بدکاری مین ضائع کی

توانی کہ در خرمن آتش زدی
تو تو نے بھی اوسی طرح اپنے کھلیان مین آگ لگادی

فضاعت بود خرمن اندوختن
رسوائی ہے بالیان چن چن کے کھلیان جمع کرنا

پس از خرمن خویشتن سوختن
اپنا کھلیان جلا دینے کے بعد

مکن جان من سنجم دین ورزداد
اے میری جان دین اور انصاف کا بیج بو

مدہ خرمن نیکنامی بباد
نادانی نکر اور نیکنامی کا کھلیان نجلا

چو برگشتہ بختی در افتد ببند
اگر کوئی بدنصیب گرفتار بلا ہوتا ہے

از و نیکبختان بگیرند پند
تو اوس سے نیکبختون کو نصیحت حاصل ہوتی ہے

تو پیش از عقوبت در عفو کوب
تو سزا سے پہلے عفو کا دروازہ کھٹکھٹا اے عفو تقصیر جلو

کہ سودی ندارد فغان زیر چوب
کہ مار پڑتے وقت کے رونے سے کچھ فائدہ نہین

برآر از غریبان غفلت سرت
غفلت کے گریبان سے سر اوٹھا

کہ فردا نماند عجل در برت
کہ کل قیامت مین شرمندہ ہوکے سر جھکانا پڑے

حکایت

یکی متفق بود بر منکری
ایک شخص ایک بدکام کا خوگر تھا

گذر کرد بروی نکو محضری
اوسکے پاس ایک نیکمرد آیا

نشست از خجالت عرق کرد روے
ندامت ہوا اوسکے چہرہ پر پسینہ آگیا اور شرمندہ ہوکے بیٹھا

کہ آیا خجل گشتم از شیخ کوے
اور کہا کہ افسوس کہ شیخ صاحب کے سامنے مجھے ندامت حاصل ہوئی

ع اختلاف ہے ساکت ہے ایک شخص نے فضل سے فضل ہوا فضل نے فضل کا ایک شخص نے فضل سے فضل ہوا فضل نے فضل کا ایک شخص نے فضل سے فضل ہوا فضل نے فضل کا

انسان کو چاہیے کہ بری عادت چھوڑ دے ملک سے فرار ہو اسوسطے کہ لوگ اسکی روزمرہ کرنے طبیعان انسانی عادت ثانیہ ہوجاتی ہے اور بگڑا ہوا آدمی بگڑا ہی رہتا ہے

شنید این سخن پیر روشن روان — برو بر بشورید و گفت ای جوان

جب اس بڈھے روشن دل نے یہ بات سنی — اس پر بہت غصہ ہو کے کہا کہ اے جوان

نیاید همی شرمت از خویشتن — که حق حاضر و شرم داری زمن

تجھے اپنی حالت پر شرم نہیں آتی — کہ خدا حاضر و ناظر ہو اس پر بھی تجھ سے شرماتا ہے

نیاسائی از جانب هیچکس — برو جانب حق نگهدار و بس

کسی اور سے تجھے کبھی آرام نہ ملے گا — جا کے فقط خدا ہی پر تکیہ کر

چنان شرم دار از خداوند خویش — که شرمت زبیگانگان است و خویش

ملک اپنے سے ایسی شرم رکھ — جیسی شرم کہ بیگانوں اور عزیزوں سے ہے

حکایت

قصہ

زلیخا چو گشت ازمی عشق مست — بدامان یوسف در آویخت دست

زلیخا جب عشق کی شراب سے مست ہوئی — حضرت یوسف علیہ السلام کا دامن ہاتھ سے پکڑا

چنان دیو شهوت رضا داده بود — که چون گرگ در یوسف افتاده بود

شہوت کے دیو نے اسے ایسا راضی کیا تھا — کہ بھیڑیے کی طرح حضرت یوسف کے پیچھے پڑی تھی

نبی داشت بانوی مصر از رخام — برو معتکف با مداد ان و شام

عزیز مصر کی بی بی اس کے پاس سنگ مرمر کا ایک بت تھا — صبح اور شام جس کی عبادت کرتی تھی

دران لحظه رویش بپوشید و سر — مبادا که زشت آید ش در نظر

اوسوقت اوسکے منہ اور سر کو کپڑے سے چھپا دیا — کہ کہیں ایسا نہ ہو اس فعل بد کو دیکھ لے

غم آلوده یوسف نجبی نشست — بسر بر ز نفس ستمگاره دست

یوسف نامی غمگین ہو کے ایک گوشہ میں بیٹھ رہے — اس ظالم کے ظلم سے سر پیٹتے تھے

زلیخا دو دستش بپوسید و پای — که ای دست و پیمان و سر کش درای

زلیخا نے اوسکے دونوں ہاتھ پر پاؤں بوسہ دیا — کہ اے ہیروت بیوفا ادھر آ اے مشغول

بسندان دلی روی برهم مکش — به بندی پریشان مکن وقت خویش

سخت دلی سے بیزار نہ ہو — غصہ سے یہ عمدہ وقت ضائع نہ کر

روان کشتش از دیده بر چهره جوی — که برگردد ناپاکی از من بجوی

اوکی آنکھوں سے چہرہ پر دریا بہنے لگا اے روئے — کہ بار خدا اور فعل بد کی مجھ سے امید نہ رکھ

تو در روی سنگی شدی شرمسار — مرا شرم ناید ز پروردگار

تو پتھر کے بت کے دیکھنے سے تو شرمندہ ہوئی — مجھے پروردگار سے کیوں شرم نہ آئیگی جو حاضر و ناظر ہے

چہ سود از پشیمانی آید بکف
پشیمانی سے کیا فائدہ ہاتھ آئیگا
چو سرمایۂ عمر کردی تلف
جب عمر کا سرمایہ برباد ہوا اسے عمر ضائع ہوئی

شراب از پی سرخروئی خورند
سرخروئی کے واسطے شراب پیتے ہین
وزو عاقبت زردروئی برند
اور اوس سے آخر کو شرمندگی حاصل ہوتی ہے

بعذر آوری خواہش امروز کن
آج عذر کرنیکی تمنا کر
کہ فردا نماید مجال سخن
کہ کل بات کرنیکی طاقت نہ ہوگی

حکایت

قصہ

پلیدی کند گر بہ بر جای پاک
بلی کی طرح پاک جگہ نجاست کرتی ہے
چو زشتش نماید ہوشد بخاک
مگر جب اوسے برا معلوم ہوتا ہے تو خاک سے چھپا دیتی ہے

تو آزادی از ناپسندیدہا
تو آزاد ہے بیہودہ ہو کے گناہ کرتا ہے
نترسی کہ بروی فتد دیدہا
اور نہین ڈرتا کہ اوسپر نظرین پڑینگی اور آگاہ ہوکر اوسکو تہین دیکھین گے

براندیش ازان بندۂ پر گناہ
اوس گنہگار غلام کو دیکھ کے تنبیہ حاصل کر
کہ در خواجہ آبق شود چند گاہ
جو مالک کے پاس سے کئی بار بھاگا ہو

اگر باز گردد بصدق و نیاز
اور اگر راستی اور عاجزی سے پھر آویگا
بنز نجیر و بندش نیارند باز
تو زنجیر ڈال کے اوسے پھر قید نکرین گے

بکین آوری با کسی برستیز
لڑائی مین ایسے آدمی سے مقابلہ کر
کہ ازوی گزیرت بود یا گریز
کہ جس سے لڑنے کا کوئی چارہ ہو یا اوس سے بھاگ کے بچ سکے

کنون کردباید عمل را حساب
ابھی اعمال کا حساب کر یعنی نیک اعمال زیادہ اور بد کم کر
نہ وقتی کہ منشور گردد کتاب
کہ جبکہ نامۂ اعمال پراگندہ ہو جاوے یعنی قیامت آئے

کسے گرچہ بد کرد ہم بد نکرد
کسی نے اگرچہ گناہ کیے مگر وہ بھی گنہگار نہین
کہ پیش از قیامت غم خود بخورد
کہ اوسنے مرنے سے پہلے توبہ کی اور اپنے اعمال سے پشیمان ہوا

گر آئینہ از آہ گردد سیاہ
اگر آئینہ آہ کی نمی سے زنگ آلودہ ہو جاتا ہے
شود روشن آئینۂ دل بآہ
مگر دل کا آئینہ دل آہ دنالہ سے روشن ہو جاتا ہے

تبرس از گناہان خویش این نفس
اسوقت اپنے گناہون سے ڈر
کہ روز قیامت نترسی ز کس
کہ قیامت کے دن تو کسی سے نڈرے

حکایت

قصہ

غریبے آمدم در سواد حبش
مین غماح ملک مین ایک بار مسافر تھا

دل از دہر فارغ سراز عیش خوش
دل زمانہ سے بے پروا سر آرام سے خوش اے بیفکر

برہ بر یکے دکہ دیدم بلند
راہ مین مین نے ایک بلند چبوترہ دیکھا

تنی چند مسکین برو پای بند
کئی غریب وہان قید سے تھے

پسے سفر کردم اندر نفس
مین اوسیوقت سفر پر آمادہ ہوا

بیابان گرفتم چو مرغ از قفس
جنگل کی راہ لی جیسے چڑیا پنجرے سے نکل گئی

یکے گفت کاین بندیان شب وند
ایک شخص نے کہا یہ قیدی رات کو

نصیحت نگیرند و حق نشنوند
نصیحت سنتے ہین نہ راہ راست پر آتے ہین

چو بر کس نماند ز دستت ستم
اگر تو نے کسی پر ظلم نہ کیا ہو

ترا گر جہان شحنہ گیرد چہ غم
پس اگر مجھے کوتوال گرفتار بھی کرے گا تو کیا غم ہے

نکو نام را کس نگیرد اسیر
نیک نام کو کوئی گرفتار نہین کر سکتا

بترس از خدای و مترس از امیر
خدا سے ڈر اور امیر سے مت ڈر

نیاورد عاقل غش اندر میان
جس عاقل نے غلطی نہ کیا ہو

نیندیشد از رفع دیوانیان
وہ محاسبون کی حساب کبھی سے کبھی نہ ڈریگا

وگر عفتش را فریبست زیر
اور اگر اوسکی پاکی کے لباس مین فریب پوشیدہ ہے

زبان حسابش نگردد دلیر
تو اوسکی زبان حساب مین دلیر نہوگی

چو خدمت پسندیدہ آرم بجای
جب مین اچھی طرح سے خدمت بجا لاتا ہون

نیندیشم از دشمن تیرہ رای
تو دشمن کمبخت کیا کسے ڈر ہے

اگر بندہ کوشش کند بندہ وار
جو غلام غلاموں کی طرح مستعد رہیگا

عزیزش بدارد خداوندگار
مالک پیار اوسپر زیادہ ہوگا

وگر کند ہ ایست در بندگی
اور اگر کام مین سست و بیفکر ہے

ز جانداری افتد بخر بندگی
انسان کی خدمتگذاری سے گدہونپر مقرر کیا جائے گا

قدم پیش نہ کز ملک بگذری
قدم خدمت کا آگے بڑہا نا کہ فرشتون سے برسہ جائے

کہ گہ بازمانی زدو کمتری
کیونکہ کبھی خدمت نہونسے تو تو چار پایہ سے بھی کم ہے

حکایت

قصہ

یکے را بجوگان شہ دامغان
ایک شخص کو چوگان کے کھیل مین دامغان کے بادشاہ نے

بزد تا چو طبلش برآمد فغان
ایسا مارا کہ طبل کی طرح وہ چلا اوٹھا

شبِ بیقراری نیارست خفت
رات کو بیتابی سے نیند نہ آئی

برو پارسائی گذر کرد و گفت
اوسکی طرف سے ایک پارسا نکلا اور سنے کہا

بشب گر ببردی برِ شحنہ سوز
رات کو اگر تو دارو کے سامنے عذر خواہی کرتا

گناہ آبرویش نبردی بروز
تو گناہ اوسکی آبرو دن کو مارے خاک مین نہ ملاتا

کسی روز محشر نگردد خجل
وہ شخص قیامت مین شرمندہ نہوگا

کہ شبہا بدرگہ ببرد سوز دل
کہ راتون کو بارگاہ الٰہی مین سوز دل سے رویا کرے

اگر ہوشمندی زدادر بخواہ
اگر تو عقلمند ہے تو خدا سے

شب توبہ تقصیر روز گناہ
رات کو دن کے گناہون کی توبہ کر

ہنوز ار سرِ صلح داری چہ بیم
اب بھی اگر عذر خواہی کا خیال سر مین ہے تو ڈر نہ رہ

درِ عذر خواہان نہ بندد کریم
کہ عذر کرنیوالے کا دروازہ خدا بند نہین کرتا

لطیفی کہ آورد ستار نیست
جس پاک نے کہ تجھے نیست سے ہست کیا

عجب گر بیفتی نگیرت دست
تعجب ہو کہ عاجزی کے وقت وہ تیری مدد نہ کریگا

اگر بندۂ دست حاجت برار
اگر تو بندہ ہو دعا کا ہاتھ اوٹھا

وگر شرمسار آب حسرت ببار
اور اگر شرمندہ ہے ندامت سے آنسو بہا

نیامد برین در کسی عذر خواہ
اس دروازہ پر کوئی ایسا عذر خواہ نہین آیا

کہ سیل ندامت نشستش گناہ
جسکے گناہ کو کی گرد پشیمانی کے سیلاب نے نہ دھو ڈالی

نریزد خدا آبروی کسے
اوس شخص کی خدا آبرو نہین مٹاتا ہے

کہ ریزد گناہ آب چشمش بسی
جو کہ گناہون کے سبب سے نادم ہوکے بہت رویا کرتا ہے

حکایت

قصہ

بصنعا درم طفلی اندر گذشت
ملک صنعا مین میرا ایک لڑکا مرگیا

چہ گویم کز انم چہ بر سر گذشت
اوسکے غم مین جو میرا احوال ہوا وہ بیان نہین ہو سکتا

قضا نقش یوسف جمالی نکرد
حکم خدا کے قلم نے کسی یوسف کی سی صورت نہ بنائی

کہ ماہی گورش چو یونس نخورد
جسکو قبر کی مچھلی نے یونس کی طرح نہ نگل لیا ہو

درین باغ سروے نیامد بلند
اس باغ دنیا مین کوئی سرو بلند ایسا نہ جما

کہ بادِ اجل بیخش از بن نکند
جسے موت کی آندھی نے جڑ سے نہ اکھیڑا

عجب نیست بر خاک اگر گل شگفت
اس خاک پر جو طرح طرح کے پھول کھلتے ہین تو کچھ عجب نہین ہو

کہ چندین گل اندام در خاک خفت
کیونکہ بہت سے گل اندام اسی مٹی مین مل گئے

بدل گفتم ای ننگ مردان بمیر — که کودک رود پاک وآلودہ پیر
میرے دل نے کہا تو مردون کا ننگ ہے تجھ کو مرجانا چاہیے کہ بچہ تو پاک جاتا ہے اور بڈھا گنہگار

زسودا و آشفتگی برقدش — براندا ختم سنگی از مرقدش
مین جو اوسکے قد کے سودا اور عشق سے بیخود تھا — تو اوسکی قبر کا ایک پتھر اوکھیڑا

زهولم دران جای تاریک و تنگ — بشورید حال و بگردید رنگ
اوس تنگ اور تاریک جگہ کو دیکھکے مارے خوف کے — میرا حال پریشان اور رنگ فق ہوگیا

چو باز آمدم زان تغیر بهوش — زفرزند دلبندم آمد بگوش
جب مین اوس بیخودی سے ہوش مین آیا — میرے اوس پیارے لڑکے کی آواز کان مین آئی یعنی زبان حال

گرت وحشت آمد زتاریک جای — بهش باش باروشنائی ورای
اگر تجکو یہ تنگ اور تاریک جگہ دیکھکر کر وحشت معلوم ہو — ہوشیار رہو اور روشنی کے ساتھ آ

شب گور خواهی منور چو روز — ازنیجا چراغ عمل برفروز
اگر تو قبر کی رات دن کی طرح روشن چاہتا ہے — تو یہین سے اچھے کام کے چراغ روشن کرلے

تن کار کن مے بلرزد زتب — مبادا که نخلش نیارد رطب
درخت بونے والے کا بدن تپ سے کانپ رہا ہو — تو مجھے ڈر ہے کہ کہین ایسا نہو کہ اوسکا درخت پھل

گروهی فراوان طمع ظن برند — که گندم نیفشانده خرمن برند
بڑے لالچی کیا یہ بھی گمان کرتے ہین — کہ بغیر تخم ڈالے کھلیان جمع کرلین گے

برآن خور وسعدی که بیخی نشاند — کسی برد خرمن که تخمی فشاند
اے سعدی جسنے درخت لگایا اوسی نے پھل بھی کھایا — جسنے تخم بویا اوسنے کھلیان بھی جمع کیا

باب دہم در مناجات

دسوان باب مناجات مین

بیا تا برآریم دستی زدل — که نتوان برآورد فردا زگل
اے نفس ہوشیار ہو تاکہ ہم دلسے ہاتھ اٹھائین اور دعا کرین — کیونکہ قبر سے نہین اوٹھا سکین گے

بفصل خزان ور نه بینی درخت — که بی برگ ماند زسرمای سخت
کیا تو نے نہین دیکھا ہے کہ جاڑے کے دنون مین درخت — ننگا ہوکے سرخوب جاڑا کھاتا ہے

برآرد تهی دستهای نیاز — زرحمت نگردد تهیدست باز
محتاجی سے جو حاجت کا ہاتھ پھیلاتا ہے — اوسکی رحمت سے محروم نہین رہتا

چندارازین در که هرگز نه بست — که نومید گردد برآورده دست
خدا کا گھر ایسے دروازے سے جو کبھی کسیکے واسطے بند نہین ہوا یہ سمجھنا — کہ کوئی حاجتمند محروم پھر جائے

همه طاعت آرند و مسکین نیاز
ابدال سب دعا و دکا حمد و ثنا اور ہم غریب عاجزی اور مایوسی

بیا تا بدرگاه مسکین نواز
آؤ ہم بھی غریب نواز کی درگاہ مین چلین

چو شاخ برهنه بر آریم دست
ننگی شاخون کی طرح ہاتھ پھیلاؤن

که بی برگ ازین بیش نتوان نشست
کہ اس سے زیادہ مجھے بیسامانی کی برداشت نہین ہو سکتی

خداوندگارا نظر کن بجور
اے خدا ہمپر رحم کی نظر کر

که جرم آمد از بندگان در وجود
کہ ہم بندون سے گناہ ہوا

گنه آید از بنده خاکسار
اس ذلیل غلام سے گناہ

بامید عفو خداوندگار
مالک کی بخشش کی امید پر ہوے ہین

کریما برزق تو پرورده ایم
اے کریم ہم نے تیرے رزق سے پرورش پائی

بانعام و لطف تو خو کرده ایم
اور تیری بخشش اور رحم کا خوگر ہو گیا ہون

گدا چون کرم بیند و لطف و ناز
فقیر جب مہربانی اور بخشش اور رحم دیکھتا ہے

نگردد ز دنبال بخشنده باز
وہ دینے والے کے پیچھے سے کبھی نہین پھرتا

چو ما را بدنیا تو کردی عزیز
جب تو نے مجھے دنیا مین عزت دی

بعقبی همین چشم داریم نیز
بس قیامت مین بھی مجھے یہی امید ہے

عزیزی و خواری تو بخشی و بس
عزت اور ذلت فقط تیرے ہی اختیار مین ہے

عزیزی تو خواری نه بیند ز کس
جسکو تو نے عزت دی اسے کوئی نہین ذلیل کر سکتا

خدایا بعزت که خوارم مکن
اے خدا تجھے اپنے عز و جلال کی قسم ہے مجھے ذلیل نہ کرنا

بذل گنه شرمسارم مکن
گناہون کی ذلت سے شرمندہ نہ کرنا

مسلط مکن چو منی بر سرم
ہم ایسے کو ہمپر غالب نہ کر

ز دست تو به گر عقوبت برم
تیرا ہی سزا دینا میرے واسطے بہتر ہے

بگیتی بتر زین نباشد بدی
دنیا مین اس سے زیادہ برائی کوئی نہین

جفا بردن از دست همچون خودی
اپنے ایسے کے ہاتھ کا ظلم سہنا

مرا شرمساری ز روی تو بس
مجھے تیرے سامنے کی شرمندگی کافی ہے

وگر شرمسارم مکن پیش کس
اور کسیکے سامنے شرمندہ نہ کرنا

گرم بر سر افتد ز تو سایه
اگر تیری عنایت کا سایہ میرے سر پر پڑ جاے

سپهرم بود کمترین پایه
تو آسمان کی بھی میرے آگے کچھ حقیقت نہین

اگر تاج بخشی سر افرازدم
اگر تاج بخشی یعنے عزت دیگا تو مجھے

تو بردار تا کس نیندازدم
تو عزت دے تا کہ کوئی ذلیل نہ کر سکے

حکایت

قصہ

نظم

مے بلرزد چو یاد آورم — مناجات شوریدۂ درحرم

ایک مست کی جب مناجات مجھے یاد آتی ہے — کہ وہ حرم مین کھڑا تھا

کہ میگفت باحق بزاری بسی — میفگن کہ دستم نگیرد کسی

خوب رو کے اسطرح خدا سے عرض کرتا تھا — مجھے نہ گرا کہ کوئی میرا ہاتھ پکڑنے والا نہین

بلطفم بخوان یا بران ازدرم — ندارد بجز آستانت سرم

چاہے مہربانی سے بلا یا اپنے دروازے سے نکال — تیرے دروازے کے سوا میرا اور کہین ٹھکانا نہین

تو دانی کہ مسکین و بیچارہ ایم — فرومانده با نفس اماره ایم

تو جانتا ہی کہ مین غریب اور لاچار ہون — اس نفس نافرمان کے ہاتھون سے پریشان ہون

نمیتازد این نفس سرکش چنان — کہ عقلش تواند گرفتن عنان

یہ نفس سرکش ایسا نہین بھاگتا ہے — کہ جسکی باگ عقل روک سکے

کہ با نفس و شیطان برآید بزور — نبرد پلنگان نیاید زمور

نفس و شیطان کے ساتھ کون زور آزمائی کرسکتا ہی — چیونٹی سے چیتون کا مقابلہ نہین ہو سکتا

بمردان راہت کہ راہی بدہ — وزین دشمنانم پناہی بدہ

مجھے اپنے مردان راہ کی قسم ہے مجھے بھی راہ دے — اور ان دشمنون سے پناہ مین رکھ

خدایا بذات خداوندیت — باوصاف بیمثل و مانندیت

اے خدا اپنی خداوندی کی برکت سے — اور اپنے صفات بیمثل اور بے مانند کے تصدق مین

بلبیک حجاج بیت الحرام — بمدفون یثرب علیہ السلام

غازیون کے اللہ اکبر کے تصدق مین — اور اونکے تصدق مین جو یثرب مین دفن ہین

بہ تکبیر مردان شمشیر زن — کہ مرد و غارا شمارند زن

حاجیون کے لبیک کی برکت سے — جو بہادرون کو عورتون کی طرح سمجھتے ہین

بطاعات پیران آراستہ — بصدق جوانان نوخاستہ

نفرض بڈھون کی عبادت کے تصدق مین — نوجوانون کے سچے اعتقاد کی برکت سے

کہ مارا دران ورطۂ یک نفس — زننگ دو گفتن بفریاد رس

کہ مین جب مرنے کے بعد دین کے تاوان کی حالت مین — شرک کی ندامت اور خرمندگی سے بچانا

امیدست ازانانکہ طاعت کنند — کہ بی طاعتان را شفاعت کنند

ان لوگون سے امید ہے جو عبادت کرتے ہین — جو عبادت نہین کرتے اونکی شفاعت کرین

بپاکان کز آلایشم دور دار
پاکون کے طفیل مین مجھے گناہون سے بچا

وگر زلتے رفت معذور دار
اور اگر کوئی گناہ ہوگیا ہو تو معاف کر

بہ پیران پیشت از عبادت دوتا
اون بڈھون کے تصدق مین جنکی پیٹھ عبادت سے خم ہوگئی

زشرم گنہ دیدہ بر پشت پا
اور جنکی گناہونکی ندامت سے پیرون پر نظر ہے

کہ چشمم زروی سعادت مبند
کہ ہمیشہ میری نظر نیکبختی کے چہرہ پر پڑتی ہے یعنی نیک اعمال کرون

زبانم بوقت شہادت مبند
اور کلمۂ شہادت کے وقت میری زبان بند نہو

چراغ یقینم فراراہ دار
ایمان کا چراغ میری راہ مین رکھ دے

زبد کردنم دست کوتاہ دار
بد کامون سے میرے ہاتھ کوتاہ کر

بگردان زنا دیدنی دیدہ ام
جو امر دیکھنے کے لائق نہین اون سے میری آنکھ بند رکھ

مدہ دست برناپسندیدہ ام
بد باتون پر مجھے قوت نہ دے

من آن ذرہ ام در ہوائی تو نیست
مین وہ ذرہ ہون جو تیری تمنا مین نیست ہون

وجود وعدم در ظلامم یکیست
تاریکی مین میرا ہونا نہونا برابر ہے

زخورشید لطفت شعاعی بسم
تیرے آفتاب رحم کی ایک شعاع میرے واسطے کافی ہے

کہ جز در شفاعت نہ بیند کسم
کہ بغیر اوسکی رہنمائی کے مجھے کوئی نہین دیکھے گا

بدی را نگہ کن کہ بہتر کسست
اس بدتر پر توجہ کر کہ وہ اچھا ہوجائے

گدا را ز شاہ التفاتی بسست
بادشاہ کی صرف توجہ فقیر کے واسطے کافی ہے

مرا گر بگیری بانصاف و داد
مجھے اگر تو ساپے کتاب کے واسطے گرفتار کریگا

بنالم کہ عفوم نہ این وعدہ داد
تو مین فریاد کرونگا کہ تیری بخشش و رحم کا یہ وعدہ نہ تھا

خدایا بذلت مران از درم
اے خدا مجھے ذلت سے اپنے دروازے سے نہ ہٹا

کہ در صورت نہ بندد در دیگرم
کہ میرے واسطے اور کوئی دروازہ نہین

وراز جہل غائب شدم روز چند
اور اگر نادانی سے مین عرصہ تک بھاگا رہا

کنون کا مدم در بر ویم مبند
اب جو آیا در ازہ پر میرے واسطے بند نہ کر بلکہ توجہ فرما

چہ عذر آرم از ننگ تردامنی
گناہون سے مین کیا عذر کرسکتا ہون

مگر عجز پیش آورم کای غنی
ہان عاجزی کرتا ہون کہ اے غنی

فقیرم بجرم گناہم مگیر
مین فقیر ہون گناہ کے عوض مجھ گرفتار نہ کر

غنی را بر حم بود بر فقیر
مالدار فقیر پر رحم کرتے ہین

اگر من ضعیفم پناہم قویست
اگر مین ضعیف ہون پناہ میری قوی ہے

خدایا بغفلت شکستیم عهد — چه زور آورد با قضا دست جهد
اے خدا بسبب غفلت کے مین اپنے اقرار سے پھر گیا — کوشش کا پنجہ قضا سے کبھی زور آزمائی نہین کر سکتا
چه بر خیزد از دست تدبیر ما — همین نکته بس عذر تقصیر ما
میرے تدبیر کے ہاتھ سے کیا ہو سکتا ہے — میرے عذر تقصیر کے واسطے یہ نکتہ کافی ہے
همه هر چه کردم تو بر هم زدی — چه قوت کند با خدائی خودی
مین نے جو کچھ قصد کیا تھا تو نے برہم کر دیا — خدائی مین خودی کا کچھ دخل نہین
نه من سر ز حکمت بدر میبرم — که حکمت چنین میرود بر سرم
مین تیرے حکم سے سر نہین پھیرتا — کیونکر یہی حکم تیرا میری تقدیر مین لکھ گیا

حکایت

قصہ

سیه چرده را کسی زشت خواند — جوابی بگفتش که حیران بماند
ایک سیہ فام کو کسی نے بدصورت کہا — اوسنے ایسا جواب دیا کہ دنگ ہو گیا
نه من صورت خویش خود کرده ام — که عیبم شمارے که بد کرده ام
مین نے اپنی صورت آپ نہین بنائی ہے — جو تو میرا عیب بتائے کہ مین نے برا کیا
ترا با من از زشت روئی چه کار — نه آخر منم زشت و زیبا نگار
تجھے میری بدصورتی سے کیا غرض ہے — آخر مین خوبرو اور بدصورت بنانے والا تو نہین
ازانم که بر سر نبشتی ز پیش — نه کم کردم ای بنده پرور نه بیش
مین وہی ہون کہ تو نے میری قسمت مین جو لکھا تھا پیش کر دیا — پس اے بندہ پرور اب یہ بیش و کم کی بیشی نہین کر سکتا
تو دانائی آخر که قادر یمم — توانائی مطلق توئی من کیمم
آخر تو خوب جانتا ہے کہ مجھے کچھ اختیار نہین — تجھے بالکل اختیار ہے مین کیا چیز ہون
گر م ره نمائی رسیدم بخیر — وگر گم کنی باز ماندم ز سیر
اگر مجھکو راہ لگایا تو ٹھیک کام کروگے — اور اگر بھلایا تو عالم معرفت کی سیر سے محروم رہونگا
جهان آفرین گر نه یاری کند — کجا بنده پرهیزگاری کند
اگر خدا توفیق نہ دے اور مدد نہ کرے — بندہ سے کہان پرہیزگاری ہو سکتی ہے

حکایت

قصہ

چه خوش گفت درویش کوتاه دست — که شب توبه کرد و سحر گه شکست
اوس فقیر مفلس نے کیا اچھی بات کہی — کہ رات کو توبہ کی اور صبح کو توڑ دی

گر او توبہ بخشد بماند درست — کہ پیمان ما بی ثباتست و سست

اگر وہ توفیق توبہ کی دے تو قائم رہے — کیونکہ میرے اوس سست اقرار کا کچھ قیام نہین

بحقت کہ چشمم ز باطل بدوز — بہ نورت کہ فردا نبارم بسوز

تجھے اوس خدائی کی قسم ہے کہ جسنے آنکھ کو — تجھے اوس نور کی قسم ہے کہ قیامت مین مجھ کو دوزخ کی آگ مین نجلانا

ز مسکینیم رونمی در خاک رفت — غبار گناہم بر افلاک رفت

غریبی سے میرا سر خاک مین ملگیا — اور میرے گناہون کا غبار آسمانپر چڑھ گیا

تو یک نوبت ای ابر بر رحمت ببار — کہ در پیش باران نپاید غبار

اے ابر رحمت تو ایک بار برس جا — کہ پانی مین غبار نہین رہتا

ز جرمم درین مملکت جاہ نیست — ولیکن بملک دگر راہ نیست

کثرت گناہون سے اس بارگاہ خدا مین میری کچھ عزت نہین — مگر اور طرف بھی میری راہ نہین ہے

تو دانی ضمیر زبان بستگان — تو مرہم نہی بر دل خستگان

تو اوسکے دل کا حال جانتا ہے جو خاموش ہین — تو ہی گھائل اولون کے زخم پر مرہم لگاتا ہے

حکایت

قصہ

مغی در بروی از جہان بستہ بود — بتی را بخدمت میان بستہ بود

ایک بت پرست نے تمام جہان سے دروازہ بند کیا تھا — کسی بت کی خدمت مین مستعد رہتا

پس از چند سال آن نکو ہیدہ کیش — قضا حالتی صعبش آورد پیش

قضا سے کار بعد چند سال کے — اوسے ایک ضرورت پیش آئی

بیاے بت اندر بامید خیر — بنالید بیچارہ بر خاک دیر

وہ غریب بہتری کی امید پر اوس بت کے قدمونپر گرا — اور اوس بتخانہ مین خوب رویا

کہ درماندہ ام دستگیرای صنم — بجان آمدم رحم کن بر تنم

کہ اے بت مین مجبور ہون میری مدد کر — بہت ہی عاجز ہوا میری جان پر رحم کر

بزاریدو در خدمتش بارہا — کہ ہیچش بسامان نشد کارہا

اوسکی خدمت مین کتنے ہی بار رویا — اوسکے کام کا کوئی سرانجام نہوا

بتی چون برآرد مہمات کس — کہ نتواند از خود براندن مگس

جو اپنے جسم کی مکھی خود نہین اوڑا سکتا — وہ بت کسیکی حاجت روائی کرسکتا ہے

بباطل پرستید مت چند سال — بخشائش کانی پای بند ضلال

بھلا کے کہا کہ اے گرفتار گمراہی — مین نے چند سال جہالت باطل کی پرستش کی

مهمی که در پیش دارم برار — وگر نه بخواهم ز پروردگار
جو مشکل مجھے درپیش ہے برآکر — نہین تو مین خدا سے دعا کرتا ہون

هنوز از بت آلوده رویش بخاک — که کامش برآورد یزدان پاک
ابھی وہ بت کے سامنے سجدے مین تھا — کہ خدائے پاک نے اوسکی حاجت روائی

حقائق شناسی درین خیره شد — سر وقت صافی بر و تیره شد
ایک عارف اس بات سے حیران ہوا — اوسکی صفائی کی حالت پر تاریکی کا پردہ پڑگیا

که سرگشته دون یزدان پرست — هنوزت سر از خم بتخانه مست
کہ گمراہ کمینہ بت پرست نے — جو بتخانہ مین ابھی اوسیطرح مست تھا

دل از کفر و دست از خبایت نشست — خدایش برآورد کامی که بست
اوسنے دل کفر سے اور ہاتھ گناہ سے نہین ہوا تھا — کہ خدا نے جو مطلب اوسکے دلمین تھا دیا

فرو رفته خاطر درین مسکلش — که پیغامی آمد بگوش دلش
اوسکا دل اسی مشکل مین گرفتار تھا — کہ اوسکے دل کے کانون مین یہ آواز آئی - یعنے الہام ہوا

که پیش صنم پیر ناقص عقول — بسی گفت و گوش نیاید قبول
کہ اوس بیعقل بڈھے نے بت کے سامنے — بت کے التجا کی اور قبول نہوئی

گر از درگه ما شود نیز رد — پس انگه چه فرق از صنم تا صمد
اگر میری درگاہ سے بھی اوسکی حاجت روائی نہو — تو پھر بت اور خدا مین کیا فرق ہوتا

دل اندر صمد باید اید و بست — که عاجز تر ست از صنم هر چه هست
اے دوست دل خدا سے لگانا چاہیے — کہ جو چیز دنیا مین ہے وہ بت سے بھی زیادہ عاجز ہے

محالست اگر سر برین در نهی — که باز آیدت دست حاجت تهی
یہ بات مشکل ہے کہ اس بارگاہ مین سر جھکا کے — اہل حاجت خالی ہاتھ پھرے

خدایا مقصر بکار آمدیم — گنهکار و امیدوار آمدیم
اے خدا ہم اپنے کام مین کمی کی ہے — ہم گنہگار اور امیدوار ہوکے تیری بارگاہ مین آئے ہین

حکایت

قصہ

شنیدم که مستی ز تاب نبید — بمقصوره مسجدی در دوید
مین نے سنا ہے کہ ایک مست شراب خرابے کی گرمی سے — ایک مسجد کے حجرہ کی طرف دوڑا

بنالید بر آستان کرم — که یارب بفردوس اعلے برم
اور سجدے مین سر رکھ کے رویا — کہ اے خدا مجھے بہشت برین مین بھیجا

مؤذن گریبان گرفتش کہ ہین — سگ و مسجدای فارغ از عقل و دین

موذن نے اوسکا گریبان پکڑا کہ خبردار۔ دان بجا — کتے کا مسجد مین کیا کام تو عقل و دین سے بالکل خالی ہے

چہ شایستہ کردی کہ خواہی بہشت — نمی زیبدت ناز باروی زشت

تونے کون اچھا کام کیا جو بہشت چاہتا ہے — اس بدصورت پر غصہ اچھا نہین

بگفت این سخن پیر و بگریست مست — کہ مستم بدار از من ای خواجہ دست

جب اوس بڈھے نے یہ بات کہی تو مست بہت رویا — اور کہا مین مست ہون اے صاحب مجھے معاف کر

عجب داری از لطف پروردگار — کہ باشد گنہگاری امیدوار

تجھے خدا کے رحم سے کیا تعجب ہے — کہ کوئی گنہگار۔ اوسکی بارگاہ مین امیدوار ہو

ترا می نگویم کہ عذرم پذیر — درِ توبہ بازست وحق دستگیر

تجھ سے مین نہین کہتا کہ میرا عذر سن اور قبول کر — تو ہمکا دروازہ کھلا اور خدا توفیق دینے والا ہے

ہمی شرم دارم ز لطف کریم — کہ خوانم گنہ پیش عفوش عظیم

مجھے شرم آتی ہے کہ خدائے کریم کی رحمت کے مقابلہ مین عفو اسکا — مین اپنا گناہ اوسکو زیادہ بتاؤن

کسی را کہ پیری در آرد ز پای — چو دستش نگیرد نخیزد ز جای

ضعیفی کے سبب سے جو گر پڑتا ہے — بیشک اوسکا ہاتھ نہین پکڑتے نہین اوٹھتا

من آنم ز پای اندر افتاد پیر — خدایا بفضلت تو ام دستگیر

مین ایسا ہی ضعیف گرا پڑا ہون — اے خدا تو اپنے فضل وکرم سے میری مدد کر

نگویم بزرگے و جاہم بہ بخش — فرومانگی و گناہم بہ بخش

مین یہ نہین چاہتا کہ مجھکو بزرگی اور عزت دے — میری عاجزی اور گناہون پر رحم کر

اگر یاری اندک زلل راندم — بنا بخردے شہرہ گرداندم

اگر کوئی دوست میری ذراسی لغزش دیکھ جاتا ہے — تو مجھے نادان مشہور کردیتا ہے

تو بینا و ما خائف از یکدگر — کہ تو پردہ پوشے و ما پردہ در

تو ہر ایک کو دیکھتا ہے اور ہم ہمجنسون سے ڈرتے ہین — تو پردہ پوش ہے اور ہم عیب ظاہر کرنے والے ہین

برآوردہ مردم ز بیرون خروش — تو با بندہ در پردہ و پردہ پوش

آدمی علودہ سے دیکھ کے غل مچاتے ہین — تو بندون کے ساتھ موجود اور پردہ پوش ہے

بنادانی از بندگان سر کشند — خداوندگان رقلم در کشند

نادانی سے اگر غلام قصور کرتے ہین — مالک معاف ہی کردیتے ہین

اگر جرم بخشی بمقدار جود — نماند گرفتارے اندر وجود

اگر اپنی بخشش کے اندازہ سے گناہ بخشدیگا — تو کوئی گنہگار باقی نہ رہجائیگا

وگر خشم گیری بقدر گناہ
اور اگر گناہوں کے اندازہ پر تو عتاب فرمائے

بدوزخ فرست و ترازو مخواہ
تو بلا پرسش دوزخ کو بھیج ہر گز حساب و کتاب

گرم دست گیری بجائے رسم
اگر تو میری مدد کرے گا تو میرا اٹھکانا ہے

وگر بفکنی بر گیرد کسم
اور اگر مردود کرے گا تو کہیں ٹھکانا نہیں ہے

کہ زور آورد گر تو یاری دہی
اگر تو مددگار ہے تو کون مقابلہ کر سکتا ہے

کہ گیرد چو تو رستگاری دہی
اگر تو عفو کرے تو کون پکڑ سکتا ہے

دو خواہند بودن بمحشر فریق
محشر میں دو فرقہ ہونگے

ندانم کدامان دہندم طریق
مجھے نہیں معلوم کس میں کھڑا کریں یعنے کارکنان قضا و قدر

عجب گر بود راہ راست آیدم
اگر مجھے راہ راست پر کھڑا کریں گے تو بڑا تعجب ہے

کہ از دست من جز کژی برنخاست
کیونکہ سوائے کجی کے مجھسے تو کوئی سیدھا کام نہیں ہوا

دلم میدہد ہر وقت وقت این امید
میرا دل ہر وقت یہ امید دلاتا ہے

کہ حق شرم دارد ز موئے سفید
کہ خدا سفید بالوں سے شرماتا ہے

عجب دارم از شرم دار و زمن
مجھے تعجب ہے کہ وہ مجھسے شرماتا ہے

کہ شرمم نمے آید از خویشتن
اور مجھے اپنا مصور سے شرم نہیں آتی

نہ یوسف کہ چندین بلا دید و بند
کیا مجھے معلوم نہیں ہے کہ یوسف علیہ السلام اتنی مصیبت اور قید و بند

چو حکمش روان گشت و قدرش بلند
جب حکومت اور عزت پائی

گنہ عفو کرد آل یعقوب را
آل یعقوب کے گناہ معاف کئے

کہ معنی بود صورت خوب را
نیک صورتوں کا باطن بھی اچھا ہوتا ہے

بکردار بدشان مقید نکرد
اونکی بدیوں کے عوض انہیں قید نہ کیا

بضاعات مزجات شان رد نکرد
اونکا کم حقیقت مال بھی قبول کرلیا

ز لطفت ہمین چشم داریم نیز
بس مجھے بھی تیرے رحم و کرم سے یہی امید ہے

بدین بی بضاعت بخشش الیعزیز
کہ اے خدا اس غریب کو بخشدے

بضاعت نیاورد م الا امید
میں مال لیکر نہیں آیا بس امیدوار ہو کے آیا ہوں

خدایا ز عفوم مکن ناامید
اے خدا مجھے اپنی بخشش سے مایوس نہ فرمائیو

تمت

بفضل خالق دو جہان کتاب بوستان بعد حفظ حق ترجمہ و تحشیہ باہتمام ابو الحسنات قطب الدین احمد بار سوم در مطبع نامی واقع لکھنؤ ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۰ ہجری طبع گردید

اشتہارات

مکتب نامہ

اس کتاب مین وہ ضروری امورات ہین جنکا تعلق دنیاوی معاملات سے ہمیشہ رہتا ہے قیمت فی جلد ۳ر محصول ڈاک ۰ر

فرہنگ یوسف زلیخا

اس کتاب مین تمام لغات مشکلہ اور عبارت عربی کتاب یوسف زلیخا جامی رحمہ اللہ کا ترجمہ اردو زبان مین لکھا گیا ہے قیمت فی جلد ۱ر محصول ڈاک ۰ر

فرہنگ بہار دانش

اس کتاب مین تمام لغات مشکلہ اور عبارت عربی کتاب بہار دانش کا ترجمہ اردو زبان مین لکھا ہے قیمت فی جلد ۰ر محصول ڈاک ۰ر

فرہنگ سکندر نامہ

اس فرہنگ مین تمام لغات مشکلہ سکندر نامہ برّی حضرت نظامی رحمہ اللہ کا ترجمہ اردو زبان مین لکھا گیا ہے قیمت فی جلد ۱ر محصول ڈاک ۰ر

سنستان فرہنگ گلستان

اس کتاب مین تمام عربی اشعار و نثر اور لغات کتاب گلستان کا ترجمہ اردو زبان مین کر دیا ہے قیمت فی جلد ۱ر محصول ڈاک ۰ر

بستان فرہنگ بوستان

اس فرہنگ مین اکثر لغات کا ترجمہ اردو زبان مین لکھا گیا ہے قیمت فی جلد ۱ر محصول ڈاک ۰ر

اشرف اللغات

اس بسوط لغت کو دو جلدون اور فی صفحہ تین کالمون مین مطبع نامی لکھنؤ نے طبع کیا ہے تخمیناً پچیس ہزار لغات اور اصطلاحات عربی - فارسی - اردو - ترکی - یونانی وغیرہ کے معنے اردو زبان مین لکھے گئے قیمت فی جلد عام محصول ڈاک ۴ر

کریم اللغات

اردو زبان کے لغت کی کتابون مین یہ لغت بھی اول درجہ کی مقبول اور کارآمد ہے قیمت فی جلد ۱ر محصول ڈاک ۰ر

مصطلحات اُردو

یہ کتاب لکھنؤ اور دہلی کے محاورات مین مع اشعار مثالیہ ایسی تالیف ہوئی ہے کہ کچھ شعرا ہی کے واسطے ایسی کتاب کی ضرورت نہ تھی بلکہ نثار کے واسطے بھی یہ کتاب نعمت غیر مترقبہ ہے قیمت فی جلد ۱ر محصول ڈاک ۲ر

دستور الشعرا

یہ کتاب بڑی کوشش سے شعرائے متقدمین کے کلام شائستہ اشعار سے مرتب کی گئی ہے اسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ فلان لفظ کے یہ معنے اور یہ لفظ فلان زبان کی ہے اور شعرائے دہلی و لکھنؤ نے اسکو تانیث مانا ہے یا تذکیر قیمت فی جلد ۸ر محصول ڈاک ۱ر

پندنامۂ گیلانی ترجمہ درر السنیہ

یہ کتاب زبان عربی اخلاق مین تھی اسکا ترجمہ اردو زبان مین اہل ہند کے واسطے کیا گیا ہے چونکہ اس کتاب کو نسبت حضرت غوث پاک کے ساتھ ہے زائد تعریف کی ضرورت نہین قیمت فی جلد ۰ر محصول ڈاک ۰ر

الفاظ عزیزیہ

یہ مختصر لغت کی کتاب ہے لڑکون اور کم استعداد معلمون کا بہت اس کتاب سے مطلب نکلتا ہے قیمت فی جلد ۲ر محصول ڈاک ۰ر

التماس

یہ جملہ کتب قیمت وصول ہونے پر یا بذریعہ ویلیو پی ایبل ارسال ہوسکتی ہین اور ہر قسم کا کام مطبع مین طبع ہوتا ہے جسکا نرخ خط و کتابت سے دریافت ہوگا - فہرست کتب موجودہ کتبخانۂ تجارتی مطبع نامی و دیگر اشیا کی علیحدہ فہرسین موجود ہے شائقین کیمیتین بلا قیمت عند الطلب ۰ر کا ٹکٹ بھیجنے سے پیشدوا بذریعہ رجسٹرڈ ارسال کیجاتی ہے -

المشتہر

ولی اللہ منیجر مطبع نامی لکھنؤ کوٹھی ابو تراب خان مکان نمبر ۲

اعلان

اس

مطبع مین

ہرایک قسم کی کتابین عربی - فارسی - اُردو - ناگری

موجود ہین عند الطلب شائقین علوم وتاجران کتب

مطبع سے ارسال کیجاتی ہین - جن صاحب کو کوئی کتاب

طبع کرانا منظور ہو وہ بھی بعد انفصال قیمت طبع کر دیجاویگی

اگر کوئی کتاب مفید عام کسی صاحب نے تالیف فرمائی یا کسی

کتاب عربی - فارسی - انگریزی کا ترجمہ اُردو مین کیا ہو وہ

بلا معاوضہ مطبع طبع کر دیگا - فہرست کتب و دیگر اشتہار

بلا قیمت ۱/ کا ٹکٹ بھیجنے سے پیڈ والا بیرنگ

ارسال ہوگی -

العبد

ابو الحسنات

قطب الدین احمد عفا عنہ

شعبان

۱۳۰۴ھ

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ جرمانہ لیا جائے گا۔